

ایران میں متعہ کی ظاہری صورت

www.KitaboSunnat.com

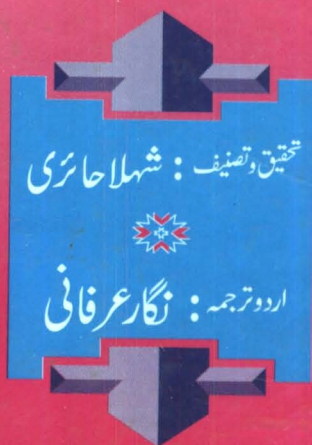
نفسانی خواہش کا قانون

LAW OF DESIRE

BY

Shahla Haeri

انگریزی سے اردو ترجمہ



الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی (پاکستان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل

اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

ایران میں متعہ کی ظاہری صورت

نفسانی خواہش کا قانون

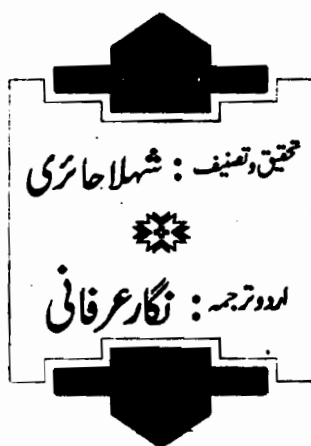
LAW OF DESIRE

BY

Shahla Haeri

www.KitaboSunnat.com

انگریزی سے اردو ترجمہ



الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

1A-7/3 ناظم آباد نمبر 1 کراچی (پاکستان)

(جملہ حقوق محفوظ حق ناشر)

کوئی صاحب یا وارہ اس اردو ترجمے 'نفسانی خواہش کا قانون'
کو ناشر الرحمان ٹرسٹ سے تحریری اجازت لئے بغیر شائع نہ کریں
نفسانی خواہش کا قانون

Law of Desire

انگریزی سے اردو میں ترجمہ

'نفسانی خواہش کا قانون'

نام کتاب

انگریزی سے اردو میں ترجمہ: نگار عرفانی (صحافی - ادیب)

Law of Desire Shahla Haeri : بیادوی کتاب اور مصنف

اکتوبر ۱۹۹۹ء

سال اشاعت :

۵۲۰

صفحات :

ایک ہزار

تعداد اشاعت :

حصہ ۱ روپے

قیمت :

الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناشر :

مکان نمبر 3-7-A بلاک نمبر 1 ناظم آباد نمبر 1

کراچی - 74600 PC (سندھ پاکستان)

☆ عنوانات ☆

www.KitaboSunnat.com

۸-۵	- شفاعت احمد (ناشر)	پیش لفظ
۱۲-۹	- مفتی محمد طاہر (مبصر)	تعارف
۱۹-۱۳	- نگار عرفانی (ترجم)	اظہار خیال
۲۳-۲۳	- نگار عرفانی (ترجم)	شہلا حارّی (تعارف)
۳۰-۲۵	- شہلا حارّی	مقدمہ
۳۲-۳۱	- شہلا حارّی	حرف و لفظ کی منتقلی
۳۵-۳۳	- نگار عرفانی (ترجم)	چند انگریزی الفاظ کی اُردو تشریح
۸۲-۳۷	- شہلا حارّی	تمہید

۲۰۲-۸۳

حصہ اول : قانون نفاذ کی حیثیت سے

۱۳۵-۸۵

۱ - نکاح : معاہدے کی حیثیت سے

۱۳۵-۱۰۵

۲ - مستقل شادی : نکاح

۲۰۲-۱۳۷

۳ - عارضی نکاح : متعہ

حصہ دوم : قانون مقامی آگاہی کی حیثیت سے

۲۵۹-۲۰۳

۲۵۹-۲۰۵

۴ - ابہام کی قوت

حصہ سوم : قانون جیسا سمجھا گیا

۲۷۷-۲۶۱

۳۵۸-۲۶۳

۵ - عورتوں کی سرگزشتیں

۳۵۰-۳۵۹

۶ - مردوں کی سرگزشتیں

۳۷۷-۳۵۱

□ خلاصہ الکلام

۳۹۰-۳۷۹

اصلاحات کے معنی (فرہنگ)

۵۱۱-۳۹۱

کتابیات

۵۲۰-۵۱۲

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ

پیش لفظ

www.KitaboSunnat.com

لندن، اسلام آباد اور تہران کے بعض احباب نے مجھے ایرانی اسکالر محترمہ شہلا حارّی کی کتاب 'Law of Desire' دکھائی اور اس کے فہم مضمون اور اظہار بیان کی تعریف کرتے ہوئے، یہ خیال ظاہر کیا کہ اس کا اردو ترجمہ شائع ہو جائے تو کتنا اچھا ہو، تاکہ اردو دنیا کے لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایران میں متعہ (عارضی نکاح) کی ظاہری صورت کیا ہے اور معاشرے میں اس کے کیا ہولناک اور ناقابل نظر انداز نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور ایرانی عورت کس قدر قابل رحم حالت میں ہے! یہ باتیں سن کر، میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں اس کتاب کا مطالعہ کروں اور اگر مناسب ہو تو اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کر دیا جائے۔ میں نے اس کتاب کو الف تاجے، خالص علمی academic پایا، جس میں ریسرچ، شہلا حارّی نے ایران اور شیعہ اسلام میں متعہ (عارضی نکاح) کے متعلق مذہبی، معاشرتی، معاشی اور عمرانی حقائق بیان کیے ہیں اور علم البشریات Anthropology کی روشنی میں ایک مکمل تحقیقی مقالہ لکھا ہے اور اس کی بنیاد پر انہیں امریکہ کی ایک مشہور یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے اور اب وہ وہاں ہارورڈ یونیورسٹی کے مطالعات مشرق وسطیٰ کے مرکز میں ریسرچ ایسوسی ایٹ (رفیق تحقیق) ہیں۔ جس طرح یہ ایک اہم اور متنازعہ مسئلہ پر، علمی تحقیق ہے، اسی طرح ہم نے تحقیق کی خاطر، اس کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اور اس میں کسی قسم کے تعصب اور تنگ نظری کو دخل نہیں۔ ہم اس علمی کاوش پر، محترمہ شہلا حارّی کو قابل تعریف سمجھتے ہیں کہ انہوں نے متعہ کے اصل حقائق منظر عام پر لا کر، عالم انسانیت کی بڑی خدمت کی ہے۔

ہم نے اس کتاب کا اردو ترجمہ، ایک نامور صحافی ادیب محترم نگار عرفانی سے

کر لیا ہے، جنہوں نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور اس کی تحقیقی روح اور انداز کو برقرار رکھا ہے، اور ساتھ ہی اردو زبان کے ادب و روز مرہ اور خونی عہد کا خاص خیال رکھا ہے، اس کے بلا وصف اگر کوئی خامی یا کمی محسوس ہو تو ہمیں ضرور لکھیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے دور کیا جاسکے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کو یہ ترجمہ ضرور پسند آئے گا اور اس کتاب کی افادیت کو محسوس کریں گے۔

اس کتاب کی تیاری میں، پہلے مرحلے سے آخری مرحلے تک، جن احباب اور مہربان حضرات نے جو تعاون کیا ہے، میں ان کا تہ دل سے ممنون ہوں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ انہیں دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے نوازے آمین!

اس تحریر میں، ہم قارئین کو یہ مشورہ دیں گے کہ اسے علماء، اہل فکر، شائقین مطالعہ، وکلاء، معالجین، خاتون-ورکرز، سماجی کارکن اور جامعات کے پروفیسر صاحبان ضرور پڑھیں اور اسلام کے مثبت اور انسان دوست رہبر-اصولوں کی صداقت اور قوت اثر کو محسوس کریں اور (سنی) اسلام کی حقانیت کو اہل عالم پر ظاہر کریں۔ خواہ عورت، ناکتہ، اہویا بیوہ، نکاح مسنونہ کے فضائل بیان کریں اور نکاح کی کسی دوسری صورت (مثلاً متعہ وغیرہ) پر قطعی دھیان نہ دیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ نکاح مسنونہ کے علاوہ مرد و عورت کا کسی بھی قسم کا جنسی ملاپ، صرف اور صرف 'زنا' ہوتا ہے اور زنا گناہ کبیرہ ہے۔ زمانہ قبل از اسلام میں بھی اسے معیوب ہی تصور کیا جاتا تھا اور آج کی 'آزاد جنسی عیاشی' کے باوجود زنا کو بدی سمجھا جاتا ہے اور مستقل نکاح احسن اور اہم سمجھا جاتا ہے۔

بدقسمتی سے خطہ ایران کے لوگ زمانہ تاریخ سے 'جنسی مذاہب' کے پیروکار رہے ہیں، جمال زر تشری اور مائی مذاہب نے ماؤں اور بہوں تک کو حلال کر دیا تھا لیکن جب یہاں اسلام کی اشاعت ہوئی تو ان میں ایسے لوگ بھی مسلمان ہو گئے، جنہوں نے اپنی جنسیت sexuality کی جبلت کی تسکین کے لئے 'متعہ' جینی بدکاری کو جائز قرار دے لیا اور اسے قرآن مجید، احادیث نبویؐ اور بالخصوص حضرت علیؑ اور ان کی اولاد کے

حوالوں سے جائز قرار دے رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے ایک مختصر سی کتاب 'متحہ حلال ہے؟' اپریل ۱۹۸۷ء میں شائع کی تھی جسے علامہ حافظ قاری حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی (مرحوم) نے تحریر کیا تھا اور اس میں 'متحہ' کے متعلق حقائق بیان کیے تھے۔

ہم اپنے تبصرہ میں 'حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کی کتاب 'ایرانی انقلاب' (۱۹۸۸ء) سے 'متحہ' کی حقیقت کی بہت ذیل کی عبارت پیش کر رہے ہیں: 'متحہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرد کسی بھی بے شوہر والی، غیر محرم عورت سے وقت کے تعین کے ساتھ، مقررہ اجرت پر، متحہ کے عنوان سے معاملہ طے کر لے تو اس وقت کے اندر اندر دونوں مباشرت اور ہم بستری کر سکتے ہیں۔ اس میں شاہد، گواہ، قاضی، وکیل کی اور اعلان کی، بلکہ کسی تیسرے آدمی کے باخبر ہونے کی بھی ضرورت نہیں، چوری جیسے بھی، یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ (اور معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر ایسا ہی ہوتا ہے۔ واللہ اعلم)۔ متحہ کرنے والے مرد پر، عورت کے نان نفقہ اور لباس، رہائش وغیرہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی، بس مقررہ اجرت ہی ادا کرنی ہوتی ہے۔ مقررہ مدت یا وقت ختم ہونے کے ساتھ 'متحہ' بھی ختم ہو جاتا ہے۔ جناب روح اللہ ٹینی صاحب کی 'تحریم الوسیلہ' کے حوالے سے، یہ بات ناظرین کرام کو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ متحہ جسم فروشی کا پیشہ کرنے والی، زنان بازاری سے بھی کیا جاسکتا ہے اور وہ صرف گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔'

اب یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ متحہ اور اس کی کوئی بھی صورت form زنا اور صرف زنا ہے۔ محترمہ شہلا حارّی کی تحقیقی کتاب Law of Desire (نفسانی خواہش کا قانون) کے مطالعے کے بعد آپ متحہ کے متعلق اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ متحہ محض زنا ہے اور بس! اسی جذبے اور صداقت کے پیش نظر ہم نے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اور اس سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں بلکہ اصلاح و تعلیم اور خیر کثیر ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ 'متحہ کے حامیوں اور اس کے شکاروں (خواہ عورتیں اور مرد ہوں) پر رحم فرمائے اور انہیں 'صراطِ مستقیم' دکھائے تاکہ وہ گناہ و

گمراہی سے محفوظ ہو جائیں۔ سچ تو یہ ہے کہ متعہ کے معنی و مفہوم میں زنا صرف یہ ہے کہ زنا بالجبر ہو، اور جو زنا برضا و رغبت ہو، وہ زنا نہیں بلکہ نکاح ہے اور حلال ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ زنا ہر صورت میں حرام ہے اور ناقابل معافی جرم ہے اور نکاح مسنونہ ہی درست اور حلال ہے جیسا کہ قرآن و سنت سے ثابت ہے اور جائز بلکہ پسندیدہ امر قرار دیا گیا ہے۔ اور دنیا کے تمام مذہب معاشروں میں نکاح کو صحیح اور جائز سمجھتا ہے۔
والعلیہ السلام

دعا گو شفاعت احمد

الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد۔ کراچی (سندھ پاکستان)

کراچی : پیر : ۷ جون ۱۹۹۹ء

بسم الله الرحمن الرحيم O

تعارف

مفتی محمد طاہر

صدر قرآنی مرکز مورنگ آباد کراچی

کائنات کے سب سے بڑے انسان صلی اللہ علیہ وسلم کے ربانی غور و فکر کا نتیجہ یہ ارشاد گرامی ہے کہ

مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ اللَّحْيَيْنِ وَمَا بَيْنَ الْفَخَذَيْنِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: جو شخص مجھے ان دو چیزوں کو کنٹرول میں رکھنے کی ضمانت دیدے جو دو جبروں کے درمیان (زبان) ہے اور جو دو درانوں کے درمیان (شرمگاہ) ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس سے واضح ہے کہ معاشرے میں فساد کی اصل بنیاد دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک زبان کی بے لگامی جسے جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دوسرے شرمگاہ کی بے لگامی جسے زنا کہتے ہیں۔

زنا کی عام طور پر دو قسمیں سمجھی جاتی ہیں۔ ایک زنا بالجبر جسے کوئی مذہب معاشرہ تسلیم نہیں کرتا۔ دوسرے نوجوان مرد اور عورت کا باہمی رضامندی سے زنا۔ اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ مغربی تہذیب اس دوسری قسم کے زنا کو جرم نہیں سمجھتی۔

اسلام نے معاشرہ کو فحاشی، بے حیائی اور عورتوں کے جنسی استحصال سے پاک کرنے کے لئے میاں بیوی کا جو تصور دیا ہے اس میں مہر کے طور پر دیئے گئے تحفہ کے علاوہ..... (جو مرد کے اس عزم کا سہل ہے کہ وہ گھر کے تمام اخراجات اٹھائے گا) جن میں تین باتوں کو اہمیت دی گئی ہے وہ یہ ہیں:

(۱) مُحْصِنِینَ ۵/۵ یعنی نکاح کا معاہدہ ایسا گھر مسمانے کی نیت سے کیا جائے جو قلعہ کی طرح پائیدار ہو۔ سوائے اتفاقی حادثہ کے اس کے منہدم ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ اس نکتہ کی گہرائی کو سمجھنے کے لئے گھر کے ارقاقی تصور کو اگر پیش نظر رکھیں تو شاید زیادہ سہولت ہو۔ تمدن کی ابتدائی سطح پر، آج بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ درختوں کے نیچے گھر مسمائے جاتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر خیمے کا گھر سامنے آتا ہے، پھر جھونپڑی کی شکل میں، پھر کچا گھر، اس کے بعد پکا گھر، بلاآخر قصر (قلعہ) کی تعمیر ہوتی ہے۔ اسے عربی میں 'حصن' کہتے ہیں اسی سے یہ لفظ مُحْصِنِینَ اور مُحْصَنَاتٌ بنا ہے۔

(۲) مُحْصِنِینَ کے بعد ارشاد الہی ہے عَمَّا مُسْتَفِیحِینَ ۵/۵ یعنی مرد دوزن کے ملاپ کی شرائط میں قلعہ کی طرح دوامی پہلو ہونے کے ساتھ، مزید یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ اس کا مقصد صرف پانی بہانا نہ ہو، کیونکہ یہ تو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا، ہمدردی کا، اور مشکلات زندگی میں ایک دوسرے کے دست و بازو بننے کا معاملہ ہے، خود غرضانہ انداز میں، اپنی ہوس کی آگ چھانے اور مستی جھانے کا نہیں۔ غیر مُسْتَفِیحِینَ کے اس ارشاد گرامی کی یہ وضاحت سورہ روم نمبر ۳۰ کی آیت نمبر ۲۱ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۳) وَلَمَّا تَخَذُوا مَعَدَانَ ۵/۵ اسلامی نکاح کے لئے تیسری اہم بات یہ ہے کہ یہ تعلق خفیہ بھی نہ ہو، سب کو معلوم ہو کہ معاہدہ نکاح کرنے والے یہ دونوں مرد و عورت صرف جنسی آگ چھانے کے لئے ایک دوسرے کے قریب نہیں آئے بلکہ ایک دوسرے کا مستقل ساتھ دینے کا پیمانہ باندھ رہے ہیں۔ اس اعلان کی کم سے مقدار دو گواہوں کے سامنے، اس معاہدہ کا اقرار کرنا ہے ۶۵/۲ اور نہ اس اقرار کے موقع پر

جتنے زیادہ افراد موجود ہوں اتنا ہی پسندیدہ ہے۔ اسی لئے مسلمانوں میں اس موقع پر زیادہ سے زیادہ احباب و اقرباء کو شریک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض مقامات پر توف اور پہنڈ باجے سے بھی اعلان عام کا کام لیا جاتا ہے۔

نکاح کے اس قرآنی تصور کو پیش نظر رکھتے اور متعہ پر غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ متعہ میں ان تینوں شرائط میں سے کوئی شرط بھی نہیں پائی جاتی بلکہ متعہ ان تینوں شرائط کے برخلاف ہے کیونکہ متعہ میں ایک دوسرے کے ساتھ مستقل رہنے کا تصور نہیں ہوتا۔ یہ مُحْصِنِین کے خلاف ہے نمبر ۲ متعہ کا مقصد ہی پانی پمانا ہوتا ہے جو غیر مُسَافِحِین کے خلاف ہے۔ نمبر ۳ متعہ میں اعلان تو کیا اعلان کی کم سے کم شرط یعنی دو گواہ ہونے بھی ضروری نہیں ہیں جو لا متخذی اعدان کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے متعہ میں تو قرآنی نکاح والی کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی۔ مغربی تہذیب کے مطابق اسے باہمی رضامندی سے 'زنا' کہنے کی شاید گنجائش ہو، اور باہمی رضامندی سے 'زنا' کے جو اثرات معاشرے پر پڑتے ہیں، اس کے نتائج پر کھنے کے لئے بھی، شاید مغربی معاشرہ کا مطالعہ ہی نسبتاً زیادہ مناسب ہے کہ اسے بغیر تعصب اور فرقہ وارانہ تحفظ کے دیکھا جاسکتا ہے۔

روایت پرستی اور اندھی تقلید کا مرض ایسا خوفناک مرض ہے کہ غور و فکر کی صلاحیتوں کو شل کر کے، سنجیدگی کے جائے اشتعال کی فضا پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حلقہ میں متعہ جیسی خلاف قرآن و خلاف دانش چیز کی تائید میں جذباتیت کی فضا پیدا کی جاتی رہی ہے لیکن اللہ کا فضل و کرم ہے کہ جس طرح دوسرے مسلم حلقوں میں اس روایت پرستی اور اندھی تقلید کے مرض سے رفتہ رفتہ خود کو آزاد کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، اسی طرح شیعہ حلقے میں بھی کچھ لوگ غیر قرآنی افکار پر نظر ثانی کی ضروری محسوس کر رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب کی مولفہ محترمہ شہلا حائری بھی، انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ایک آیت اللہ کے مذہبی گھرانے کی خاتون ہونے کے باوجود معاشرے کے اس نازک مسئلہ کو غور و فکر کا عنوان بنایا اور حقائق تک پہنچنے کی کوشش کی۔

اس کتاب کا خلاصہ ہفت روزہ بحیرہ کراچی کی کئی قسطوں میں اور ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور کے ایک نمبر کی شکل میں اگرچہ شائع ہو چکا ہے لیکن ضرورت تھی کہ پوری کتاب کا ترجمہ شائع ہو، تاکہ مطالعہ کرنے والے حضرات ریسرچر خاتون کی پوری تحقیق سے مستفید ہو سکیں اور عورتوں کے استحصال کی اس خوفناک شکل کا مداوا کرنے کی کوششوں میں حسب استطاعت حصہ لے سکیں۔

مفتی محمد طاہر

صدر قرآنی مرکز

مہتمم مدینۃ العلوم، ناظم ادارہء فکر اسلامی

اظہار خیال

یہ کتاب Law of Desire (نفسانی خواہش کا قانون) مسلک شیعہ کے ایب نہ ہی۔ جنسی عقیدہ و عمل 'متعہ' اور اس کے رواج کا ایک علمی و تحقیقی جائزہ ہے، اس 'سی کاوش پر' ایک ایرانی شیعہ مسلم خاتون 'شہلا حارّی کو ایک امریکی یونیورسٹی نے 'ثقافتی لغریات' Cultural Anthropology میں پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے۔ اس تحقیقی کارنامے کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ محترمہ حارّی 'ایران کے ایک مشہور آیت اللہ کی نواسی بھی ہیں۔ اب وہ ہارورڈ یونیورسٹی (یو ایس اے) کے شعبہ مطالعات شرق وسط میں 'شریکہ تحقیق' ریسرچ ایسوسی ایٹ ہیں انہوں نے انسان کے معاشرتی حالات اور اس کی ثقافتی ترقی کے علم لغریات کا وسیع اور گہرا مطالعہ کیا ہے اور لغریات کے حوالے سے شیعہ عقیدہ و رواج 'متعہ' کے متعلق ریسرچ کی ہے اور شیعہ کتب فکر اور ایرانی ثقافت کو بیان کیا ہے، محترمہ نے دین اسلام اور اہل سنت والجماعت (عرف عام میں سنی مسلک) کے عقائد و اعمال سے کوئی حصہ نہیں کی ہے بلکہ صرف شیعہ مسلک کے نقطہ نگاہ کی وکالت کی ہے اور حقائق پر گفتگو کی ہے، مسائل و نتائج اخذ کیئے ہیں اور نہایت جرأت و آزادی کے ساتھ اپنی آراء کا اظہار کیا ہے جو ایرانی علماء کرام، مفکرین، قانونی سازوں اور دانشوروں کے لئے 'سامان فکر' ہیں بلکہ چیلنج کا درجہ رکھتے ہیں۔

جیسا کہ محترمہ حارّی کہتی ہیں کہ یہ کتاب 'متعہ' رعا رضی نکاح اور اس کے رواج کے بارے کا ایک مطالعہ ہے، اس میں عورت کے متعلق بہت کچھ ہے لیکن یہ کتاب 'عورتوں کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ کچھ ایرانی مردوں اور عورتوں کی

معاشرتی و ثقافتی زندگیوں سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ یہ متعہ رعا رضی نکاح کے معاہدے سے ہندھی ہوتی ہیں۔ شہلا حاری کے اپنے الفاظ میں: 'یہ کتاب قانون اور رواج مذہب اور اخلاقیات عامہ، نجی معاہدوں، شہوانیت اور حرص و نفسانی خواہش کے متعلق ہے۔' انہوں نے ایرانی عورتوں اور مردوں سے جو انٹرویو+ زکیے ہیں اور اس کتاب میں ان کے خیالات و آراء کو بھی شامل کیا ہے، ایران میں متعہ کی ظاہری صورت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

محترمہ حاری کہتی ہیں کہ ایک مسلم معاشرے کو سمجھنا کسی خفیہ تحریر میں دیئے ہوئے پیغام کو پڑھتا ہے جیسا کہ معاشرہ عورتوں کو پر اسرار سمجھتا ہے اس لئے انہوں نے نکاح کے ڈھانچے میں مرد اور عورتوں کے رشتوں اور ان کے معانی کی تشریح کی ہے لیکن انہوں نے شیعہ مسلک کے 'نکاح اور اس کے حقائق بالخصوص متعہ اور اس کی مختلف صورتوں کو بیان کر کے' ایران سے باہر کی دنیا کے لئے نئے نئے روشن دریچے وا کر دیئے ہیں ان طرح یہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ ایران میں نکاح (مستقل) متعہ (عاری نکاح) اور شہوانیت و جنسیت کے متعلق شیعہ فقہ، مرد و عورت کے باہمی رشتوں کو کس طرح استوار کرتی ہے۔

اسی کے ساتھ، محترمہ حاری نے ایران میں مسلم معاشرے کی ایک 'خفیہ تحریر' یعنی متعہ اور اس کی مختلف صورتوں کو پڑھا ہے اور خوب پڑھا ہے۔ 'متعہ' کی بات ان کی اس تحقیقی اور علمی کتاب میں 'تاریخ میں پہلی مرتبہ' متعہ کے حقائق اور تفصیلات کو نہایت جرأت اور دلیری سے منظر عام پر پیش کیا گیا ہے جن کو اہل تشیع نے 'تقیہ' کے ذریعہ صدیوں 'راڑ سر بسہ' کی طرح دکھا۔ اس لئے ان کی یہ علمی کاوش 'بشریات کے موضوع پر ایک مقالہ' تحقیق ہی نہیں بلکہ شیعہ مکتب فکر کے متعلق ایک حیران کن سعی و جرأت ہے اور بغاوت کی ایک لہر بھی ہے جیسا کہ ایران کی شہری آبادی کا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ اور بالخصوص مغربی تصورات کا حامی 'جدید طبقہ' متعہ' (صیغہ: سرکاری اصطلاح) کو پسند نہیں کرتا اور پہلوی عہد حکومت اور موجودہ اسلامی انقلاب (۱۹۷۹ء) میں اس ادارے کے خلاف تنقید بھی ہوتی رہتی ہے جیسا کہ محترمہ حاری

کی یہ کتاب 'نفسانی خواہش کا قانون' بھی حقہ کے خلاف صدائے بازگشت ہے اور احتجاج بھی!

ایران کے بدامی شیعوں میں 'متعہ' کو نہ ہی اور قانونی درجہ حاصل ہے اور ایران کی کثیر اور غالب آبادی ان ہی پر مشتمل ہے۔ پہلوی عہد حکومت میں 'متعہ' کی جائے مغربی جنسی آزادی sex-free کو ترجیح دی جاتی تھی لیکن انقلاب اسلامی (۷۹-۱۹۷۸ء) کے بعد 'شیعہ علماء کی حکومت نے ایک قانون کے ذریعہ 'متعہ' کا نیا نام 'میغہ' رکھا اور اس کے قواعد و ضوابط مقرر کر دیئے۔ ہائی اسکولوں میں 'حقہ' کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ سرکاری طور پر نہ صرف حوصلہ افزائی کی جاتی ہے بلکہ زبردست پبلیٹی کی جاتی ہے سرکاری طور سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حقہ 'مغرب کے انحطاط پذیر معاشرے کے آزاد جنسی تعلقات سے بہتر ہے۔ اس کی حمایت میں' ۱۹۷۹ء کے انقلاب ایران (رہبر وبائی آیت اللہ خمینی) کے وقت سے 'شیعہ اسلامی حکومت نے ایک زبردست مہم چلا رکھی ہے جس کے ذریعہ 'حقہ' (عارضی نکاح) کی صورت کو حیات نو عطا کی جا رہی ہے اور 'شیعہ علماء' اس عمل از دولتی کو مثبت 'خود اوعایت اور ضروریات انسانی کی تسکین کا ایک قانونی حق بتاتے ہیں۔ لیکن ایران کے سیکولر اور لیبرل تعلیم یافتہ شہری، مرد اور عورت اور اہل مغرب (سیکی اور سیکولر علماء) نے 'حقہ' کی شدید مخالفت شروع کر رکھی ہے اور وہ اسے 'قانونی زنا کاری' قرار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی دنیا کے سولہ اعظم (عرف عام: سنی مسلمان) نے اپنے عقیدے اور اجتہاد کی بنیاد پر 'قرآن و سنت نبوی' کی تعلیمات کی روشنی میں 'حقہ' کو خلاف شریعت، ناجائز، ناپسندیدہ اور حرام قرار دیا ہے اور وہ اسے بے دینی، بے حیائی اور فحاشی و زنا کاری سمجھتے ہیں۔

بہر حال یہ ایران کے شیعہ علماء کا مسئلہ ہے کہ وہ ایرانی مسلم معاشرے میں 'متعہ' رولج کی پیچیدگیوں کی صراحت کریں اور ان الزامات کا جواب فراہم کریں جو 'متعہ' یعنی عورت کو 'شے' اجادہ کی حیثیت سے استعمال کرنے کے متعلق ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ 'متعہ' کی حمایت اور عمل 'حوا کی بیٹی' عورت کو گالی دینے کے مترادف ہے

جیسا کہ مشاہدہ، تحقیق، عقلی استدلال اور متعہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے نتائج و اثرات سے یہ صاف صاف نظر آتا ہے کہ متعہ رواج ایک قانونی فاشی، صحت فروش اور بہ مشکل عارضی زوجہ 'طوائفیت' کے سوا کچھ بھی نہیں۔

شہلا حارّی صاحبہ نے ایک ریسرچ کی حیثیت سے ایرانی مرد و عورتوں کے معلومات سے بھرپور انٹرویو + ز دیئے ہیں جن کی صداقت اور افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ محترمہ حارّی معاہدہ متعہ کے تصور کو اس طرح بیان کرتی ہیں کہ اس معاہدے کے مطابق، ایک مرد اور ایک غیر شادی شدہ عورت (مطلقہ، بیوہ اور بعض کنواری) یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ متعہ / عارضی نکاح کی حالت میں کتنی مدت (ایک گھنٹے سے لے کر ۹۹ برس) تک، ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور عارضی / معنی زوجہ کو کتنی رقم (سرکاری اصطلاح: اجرد لسن) دینا چاہیے؟ یہ معاہدہ طے ہونے کے بعد، یہ دونوں اس مقررہ وقت کے اندر اندر جنسی مباشرت اور ہم بستری کر سکتے ہیں۔ روح اللہ ثمنی صاحب (حوالہ: تحریر الوسیلہ) نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ جسم فروشی کا پیشہ کرنے والی زنان بازار سے بھی 'متعہ' کیا جاسکتا ہے اور وہ صرف گھنٹے دو گھنٹے کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ متعہ کو عارضی نکاح کہتے ہیں اس میں مستقل نکاح کے لوازمات نہیں ہوتے، اس میں قاضی، وکیل، گواہ، اور اعلان کی ضرورت نہیں، یہ چھپے چوری ہو سکتا ہے، متعہ کرنے والے مرد پر عورت کے لباس، رہائش، نان نفقہ وغیرہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ صرف طے شدہ رقم (اجرد لسن) ہی کافی ہے اور مقررہ مدت ختم ہونے کے ساتھ عارضی نکاح بھی ختم ہو جاتا ہے۔

شیعی معتبر ترین کتب 'الجامع الکافی' کے آخری حصے 'کتاب الردضہ' (صفحہ ۱۲۷) کی ایک روایت، متعہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے کافی ہے: '(محمد بن مسلم نے بیان کیا) پھر اسی جمعہ کی دوپہر کو یہ واقعہ ہوا کہ میں اپنے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ سامنے سے ایک لڑکی گزری جو مجھے بہت اچھی لگی، میں نے اپنے غلام سے اس کو بلانے کے لئے کہا۔ وہ اس کو لے آیا اور میرے پاس پہنچایا۔ میں نے اس کے ساتھ متعہ کیا۔ میری بیوی نے کسی طرح اس کو محسوس کر لیا، وہ ایک دم اس کمرے میں گھس آئی۔ لڑکی تو فوراً

دروازے کی طرف بھاگ گئی۔ میں اکیلا رہ گیا تو بیوی نے میرے کپڑے جو میں عید وغیرہ کے مواقع پر پہنا کرتا تھا۔ کھڑے کھڑے کر دیئے۔

محترمہ شہلا حارّی نے اپنی کتاب میں جو انٹرویو + ز دیئے ہیں۔ یہ ان کے بے پناہ اور پرخطر فیلڈ ورک کا حاصل ہیں جو انہوں نے متحہ کرنے والے مرد اور عورتوں سے کیئے تھے۔ ان سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے مذہب اور شہوانیت، مرد کی برتری اور عورت کی کمتری اور مظلومیت ابھر کر سامنے آتی ہے۔

فیلڈ ورک کے علاوہ محترمہ حارّی نے بے شمار کتابوں کے مطالعے اور ان کے حوالوں کے ساتھ، متحہ کی حقیقت اور اس کی ظاہری صورت اور نتائج کے ساتھ، اپنے موقف کی وضاحت کی ہے، ان کی یہ منفرد تحقیقی کتاب، ایک اہم دستاویز ہے جس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شیعہ کتب فکر میں شہوانیت، اخلاق، مذہبی قوانین اور ثقافتی و تعلیمی سرگرمیاں ایک ہی نقطے پر مرکوز ہیں۔

جہاں محترمہ حارّی نے کتابوں اور انٹرویو + ز سے معلومات اور مواد حاصل کیا ہے، وہاں کتاب کو مفید اور قابل فہم بنانے کے لئے خاتمہ کتاب کے بعد ایک باب 'نوٹس' شامل کیا ہے جس میں متعلقہ باب کے عنوان اور متعلقہ عبارت یا لفظ پر جو 'نمبر' ڈالے گئے تھے ان کی مختصر اور جامع تشریح بیان کر دی ہے، میں (مترجم) نے ہر باب کے خاتمے پر 'مختصر تشریحات' کے عنوان سے متعلقہ نمبر + ز کی تشریح بیان کر دی ہے اور اصل کتاب کی طرح بالکل، آخری میں الگ، مسلسل مختصر تشریحات (نوٹس) نہیں دی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اردو قارئین 'قریب ترین' تحریر اور حوالہ جات کے علوی ہیں۔ اس کے علاوہ محترمہ حارّی نے ایک عنوان 'فرہنگ' کے تحت اصطلاحات و معانی لکھے ہیں، میں (مترجم) نے بھی یہ عنوان 'اردو معانی' کے ساتھ شامل کر دیا ہے تاکہ قارئین کسی دشواری یا الجھن کا شکار نہ ہوں۔ محترمہ حارّی نے ان تمام کتب، رسائل و جرائد کی مکمل فہرست فراہم کر دی ہے جن کے حوالے، اس تحقیق کے دوران استعمال کیئے گئے ہیں ہم نے 'مکتبیات' کے عنوان سے ان تمام کتب و حوالہ جات کو درج کر دیا ہے۔ ان کتابوں کی آگہی سے اردو دنیا کے قارئین، براہ راست ان کا

حکامہ کر سکتے ہیں اور نہایت تفصیل سے علموانگی حاصل کر سکتے ہیں۔ کتب کے اثر میں امتداد اور یکساں کیا گیا ہے ہم نے بھی امتداد یہ نواں کتب کے شعبہ صفحات کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ غرض یہ کتب علمی ہے اس لئے ہم نے بھی اس کی علمی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے ترجمہ و پیش کش کی ہے حالانکہ پاکستان میں اس کے گیارہ ترجمے شائع ہوئے ہیں جو مکمل نہیں تھے جو نیکہ ترجمہ صرف اردو قارئین کے لئے تھا۔

اس کے علاوہ کتب میں اردو شعبہ کا ایک خاکہ اور ایک امتدادی کتب بھی دیا گیا ہے جسے ہم نے اسی جگہ اور اسی طرح شامل کر دیا ہے۔

اس کتب کے ترجمہ کے حوالہ میرے عزیز دوست محترم سلیم قادری نے ارسال کر رکھے جو اتر خٹہ ٹرسٹ کے اردو ترجمہ میرا اصل بولتے تھے۔ ہم سب اس کتب کی پوری کے حوالہ میں اس کی غرض کرتے رہے اور آئندہ صرف اس کی پوری زبانی کرتی رہے گی۔ اس کے علاوہ اتر خٹہ ٹرسٹ کے دیگر احباب اور بالخصوص مجلس دوست محترم احمد رضا خان صاحب عرف علی میاں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے سہولت کی کمیونٹک کے درمیان مکمل رابطہ کا کام انجام دیا اور کمیونٹک کے صفحات کی فرسٹ ریڈنگ بھی کی۔ جس سے مجھے یہ آسانی ہوئی کہ دوسری تیسری ریڈنگ میں مجھے نیکہ شوری پیش نہیں آئی اور یہ کہ وقت میں صبح کا کام مکمل ہو گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کتب کو پھر جانے کے لئے نہایت مفید حوالے بھی دیئے اور جن پر میں نے عمل بھی کیا۔

آخر میں میں قارئین سے گزارش کروں گا کہ اگر کتب کے ترجمے میں کوئی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا تدارک ہو سکے۔

سلامتاری صاحب کا یہ ہم علمی، تحقیقی کام ثقافتی تحریک کے سہارا ہے اور علامہ اسلامی دینیاتہ قریب تر شرق وسط کے علاوہ فضلاء و علماء دانش و حضرات اور حقوق نسواں کی حمایت میں کام کرنے والی سبکی کا دل کن خواتین کے لئے مفید اور دلچسپ مطالعہ و فکر فراہم کرتا ہے اور یہ کتب جدید شرقی ماحول میں

ازدواجی زندگی کے کردار اور شہوانیت و جنسیت کے تعلق کو سمجھنے میں مدد کرتی رہے گی۔ شیعہ علماء کا لوازمہ 'صحہ' کو قانونی طور پر جائز قرار دینا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بسم اللہ شریف پڑھ کر شراب پی لیا کرے۔ گویا ثواب و شراب دونوں مزے ساتھ چلتے ہیں! اس موقع پر میں لوازمہ الرحمن پبلیشنگ ٹرسٹ کے ناشر محترم شفاعت احمد صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ موصوف ضعیف العمری کے باوجود الرحمن پبلیشنگ ٹرسٹ کی اشاعت میں معروف ہیں وہ ایک بے غرض اور قلم انسان ہیں اور ایک سچے باعمل مسلمان بھی ہیں۔ انھوں نے اب تک الرحمن ٹرسٹ سے بے شمار اور نہایت معرکتہ الآرا کتب شائع کی ہیں۔ اگر ان سب کے عنوانات اور موضوعات کا جائزہ لیا جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ناشر موصوف نہ صرف مسلمانوں میں عقیدہ و رسوم کی اصلاح کے لئے کام کر رہے ہیں بلکہ 'فی الحقیقت' وہ اصلاح فکر بھی کر رہے ہیں جس سے عمل کے جدید اور عقلی دھارے پھوٹتے ہیں جو روشنی کی شعاعوں کی طرح ہیں اور اسی لئے جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ان کی شائع کردہ کتب کی ضرورت اور افادیت بڑھتی جائے گی اور ہماری آئندہ نسلیں، اندھی پیروی کی بھول بھلیاں سے نکل کر، صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اجر کثیر عطا فرمائے اور الرحمن ٹرسٹ کو فعال رکھے۔ آمین

آخر میں، میں محترمہ شہلا حاضری صاحبہ اور قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کے ترجمہ و تیاری اور پیش کش میں اگر کسی قسم کی فروگزاشت رہ گئی ہو تو درگزر فرمائیں اور میرے اور میرے رفقاء کے لئے دعائے خیر بھی کریں۔

کراچی۔ منگل: ۱۸ مئی ۱۹۹۹ء

آپ کا قلم
نگار عرفانی
مترجم

کتاب : Law of Desire

'نفسانی خواہش کا قانون'

اس راز کو عورت کی بھیرت ہی کرے فاش
 مجبور ہیں، معذور ہیں، مردان فرو مند
 کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
 آزادی نسواں کہ زمرہ کا گلوںد؟

حکیم الامت علامہ محمد اقبال
 ضربِ کلیم، صفحہ ۹۵: آزادی نسواں

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
(کبھی نہیں مرے گا وہ دل جسے محبت نے زندہ رکھا ہو)

اپنے والدین کے نام
جمال اور بہجت

شہلا حاضری

۱۹۸۰ء کے عشرے میں، تعلیم و تعلم کی معنوں سے بھر کر، عالمی مذہبی و سماجی سطحوں میں شہرت حاصل کرنے والی خاتون، شہلا حاضری ہیں جو کتب *Law of Desire* (انگریزی) کی محقق اور مصنف ہیں۔

شہلا حاضری امریکی شیعہ مسلم خاتون ہونے کے ساتھ ایک شیعہ آیت اللہ کی نوایں بھی ہیں۔ ان کے شوہر ایک امریکی سیکرٹری مسٹر وائٹ (رشی) کرپ ہیں جو ان کے طبی و تحقیقی کاموں میں کوئی مداخلت نہیں کرتے۔

شہلا حاضری نے ایران ہی میں اپنی تعلیم کی تکمیل کی اور لوس اینجلس (یوٹاہ) میں پندرہ سال کی عمر میں *Cultural Anthropology* (ثقافتی تعریفات) میں پی ایچ ڈی کیا۔ ۸۷-۸۸ء میں وہ لندن یونیورسٹی کے کیمبرج سیکرٹری میں محققوں کے حلقے میں شہرت کے لیے پہنچیں اور ریسرچ کے شعبے میں پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوشپ میں رہیں اور اب وہ ڈیونڈ (یوٹاہ) کے سینٹر برائے ٹرانس کولٹورل اسٹڈیز (مطالعات شرق وسط) میں ریسرچ ایسوسی ایٹ (رہنما محقق) ہیں۔ گھرے اور حقیقت پرندہ مطالعے کی بدولت ایران، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جرمانہ اور پاکستان میں ان کی بڑی قدر و حرکت ہے۔

شہلا حارری نے 'متعہ' (عارضی نکاح / صیغہ) کی بابت یہ علمی کتاب Law of Desire (نفسانی خواہش کا قانون) تصنیف کر کے 'اہل تشیع' کے 'تقیہ' (ایک راز جو خوف کی وجہ سے افشا نہیں کیا جاتا) کے ذریعہ 'مدیوں' سے گوشہء تاریکی میں پڑے ہوئے 'متعہ' کے حقائق اور تفصیلات کو مددِ غ میں پہلی مرتبہ نہایت جرأت و جسارت سے منظر عام پر پیش کیا ہے اس لئے ان کی یہ تصنیف 'بغریات' کے موضوع پر محض ایک مقالہء تحقیق ہی نہیں بلکہ شیعہ مکتب فکر کے متعلق 'چونکا دینے والی سعی و کوشش' بھی ہے۔

نگار عرفانی (ترجمہ کار)

مقدمہ

یہ کتب عارضی نکاح / شادی : 'حتمہ' اور اس کے رواج کے اوارے کا ایک مطالعہ ہے۔ عرف عام میں اسے ہم عصر ایران میں 'میخہ' کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب عورتوں کے بارے میں نہیں ہے اگرچہ اس کا ایک بڑا حصہ 'عورتوں کے متعلق عالمی تصورات'، 'بہودی اور مقام' حیثیت کے میان پر مشتمل ہے۔ میرا نقطہ نگاہ اس اوارے کے لوراک و فہم پر ہے جس سے کچھ ایرانی مرد اور عورتوں کی دلیہ کی ہے جیسا کہ ان کی زندگیوں 'عارضی نکاح' حتمہ کے ایک معاہدے سے مدد ملی ہوئی ہیں۔ یہ کتاب قانون اور رواج، مذہب اور اخلاقیات عامہ، 'نئی معاہدوں' شہوانیت اور حرص و نفسانی خواہش کے متعلق ہے۔ ایک اہم باب 'شیعہ قانونی تصریحات کے لئے وقف کیا گیا ہے' ان کی اساسی منطق اور مفروضات کی دریافت ہے جو عورتوں 'مردوں' نکاح / شادی اور جنسیت سے متعلق ہیں حالانکہ اسلامی قانون، مستشرقین کی توجہ کا غالب حصہ حاصل کر چکا ہے۔ شیعہ مدرسہ و قانون اور اس کی معینہ تصریحات پر 'شیعوں کے اپنے حصے اور کردار کے ماسوا' (غیر جانبدار مفکرین کی طرف سے) محتاط اور مکمل انکار و مباحث کا اظہار نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ سنی قانونی نظام پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ کم سے کم حالیہ دور تک (شیعہ مسلک کے لئے) نہیں لکھا گیا البتہ ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب نے شیعہ اسلام سے دلچسپی پیدا کی۔ میرا حال اب بھی 'قانون اور رشتہ ازدواج' مستقل اور عارضی نکاح / شادی (حتمہ) کے معاہدے، 'جنسیت اور ازدواجی رشتوں کی بدلتی شیعہ نقطہ نگاہ کے متعلق بہت کم لکھا گیا ہے۔

یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ایک مسلم معاشرے کو سمجھنا ایسا ہے جیسے کسی غیبی تحریر میں لکھے ہوئے پیغام کو پڑھنا جیسا کہ معاشرہ عورتوں کو (پراسرار) سمجھتا ہے۔

Sabbah 1983- اس نظریے سے اتفاق کرتے ہوئے، میں تجویز کرتی ہوں کہ نکاح / شادی کا دائرہ، معاشرے میں اپنی مرکزی قدر و قیمت کے ساتھ، ایک دائرہ کار (فریم ورک) پیش کر دیتا ہے اس عقدے کو دکر دیتا ہے، اور مسلم عورتوں کی مطالعے میں ڈالنے والی زندگی کی محرک افشائی کر دیتا ہے۔ ثقافتی طور پر، مخصوص و مقررہ اہمیت کے ذریعہ نکاح / شادی اپنی زبان، خود ہی بتاتی ہے جس کا علم، ایک شخص کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ معاشرتی تنظیم کی ایک مخصوص صورت، اس کا ڈھانچہ اور اس کے درمیان ذکر و اثاث (مرد اور عورتوں) کے رشتوں کے معانی کی تعریف و تھید کر سکا ہے۔ اسی خیال کے مطابق، میری خواہش ہے کہ میں نکاح / شادی اور اس کے ملحقہ نظریاتی مفروضات، تصورات اور عورتوں و مردوں کے خیال افروز خاکوں کی پر اہمیت منطبق کو روشنی میں لانے کی کوشش کروں اور نکاح / شادی، اور جنسیت کے شیعہ اسلامی قانون کے اندر ذکر و اثاث کے رشتوں کی وضاحت کروں۔

ایک شیعہ نکاح / شادی کی تعریف ایک ایسے معاہدہ مبادلہ کے طور پر کی جاتی ہے کہ جس میں ایک قسم کی ملکیت شامل ہوتی ہے یہ بات اس طرح کہنا چاہئے کہ جنسی ملاپ کا حق (مرد کو) عطا کرنے کے بدلے میں، ایک عورت کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ زر Money کی ایک مقررہ رقم یا قیمتی اشیاء حاصل کرے۔ HHSI 517- اسلامی معاہدوں کی صورت اور طریقہ عمل کی بابت بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، مگر کم لکھا گیا ہے تو نکاح / شادی کے معاہدے کی اہم منطق کے حلق بہت کم لکھا گیا ہے۔ موجودہ مطالعے کی مرکزی مقصد یہ ہے اور قدر و قیمت، معاشرے میں ذکر و اثاث کے رشتوں کی منطق اور اس کی پیچیدگیوں کو دریافت کرنے میں ہے۔ اس لئے میں یہ سوالات دریافت کر رہی ہوں: ایک معاہدہ مبادلہ کے حوالے سے نکاح / شادی کے مدارکات کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ ایسی تصورات سازی: عورتوں، مردوں اور ان کے رشتوں کے حلق کون سے قانونی مفروضات کا انکشاف کرتی ہے؟ ایک معاہداتی تبدیلی استعارہ کو ازدواجی رشتوں پر، پھیلا یا جائے تو بچے مفروضات کیا ہو سکتے ہیں؟ اس زبان، اس ملاحتی ترتیب کی منطقی، ذکر و اثاث اور دوسروں کی دولت پر

کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟ مجھے تو یہ ہے کہ میں اس حقیقت کو روشنی میں لاسکوں گی کہ ایک مسلم معاشرے میں معاہدے، باہمی شخصی ذمہ داریوں اور تجارتی لین دین کی محض ایک غالب خصوصیت ہی نہیں ہیں بلکہ وہ مسلم معاشرے میں ذکور و اناث کے باہمی شخصی رشتوں کے لئے نمونے (مڈل + ز) بھی ہیں Geertz 1973 - اور وہ ذات اور دوسروں کی طرف، ذکور و اناث کے جدلیاتی عالمی تصورات بناتے ہیں (یعنی ایسے دلائل ہوتے ہیں کہ جن میں ایک دوسرے سے متضاد نظریات کے درمیان کشمکش کا انکشاف ہوتا ہے)۔

مذہبی سرشتہ Religious Establishment کے باہر، اور شیعہ دینی علماء کے درمیان چلنے والے تنازعات میں، 'عارضی نکاح' شادی (حتمہ) کی طرف رجحان، لہذا دوگرگی ambivalence اور حداثہ کے ساتھ مکروہ اور مسترد رہا ہے۔

۱۹۷۹ء کے انقلاب سے قبل، 'سیکیولر' (غیر مذہبی) متوسط طبقات نے عارضی نکاح، شادی (حتمہ) کو صحت فروشی کی ایک صورت قرار دیتے ہوئے نا منظور کیا (جبکہ) اسے مذہبی سرشتہ نے جائز قرار دیا ہے جسے ایک مقبول عام فارسی ضرب المثل "جس کے سر پر ایک مذہبی کلاہ رکھ دی گئی ہے" کے مطابق بیان کیا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف مذہبی موروثی نظام، پہلوی حکمرانی کے انحطاط کے دور میں بدھتی ہوئی آواز اور تنقید کا نشانہ بنا رہا ہے بالخصوص عورتوں کی خود مختاری کے سلسلہ میں ان کی قوت برداشت نے، 'عارضی نکاح' شادی (حتمہ) کو انسانیت پر خدا کا رحم قرار دیا جسے فرد کی صحت اور سلامتی نظم و ضبط کے لئے ضروری سمجھا گیا۔

میرا موضوع صحت و دونوں نقطہ نگاہ ہیں جو ایک پیچیدہ اور متحرک سلامتی لوارے کی سادہ کاری اور تسہیل ہیں۔ نکاح، شادی کی اس صورت میں ورثے میں ملنے والے ایمام اور اعتقاد نے اسے اپنی طویل تاریخ کے ذریعہ سدا دیا ہے اور اسے ایران میں، 'ملی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے ساتھ' نہایت قریب سے باہمی تعلق رکھنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ کبھی اس لوارے کو ریاست نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ یہ پارینہ

لور متروک ہے، پسماندگی کے پچھلے ہیں جواب ایک جدید ریاست کے لئے زیادہ موزوں نہیں ہیں جو ترقیاتی کام کرتی ہے لور ترقی کے دورا ہے پر ہے۔ جبکہ دوسرے مواقع پر اسے ”اسلام کے بھترین روشن قوانین“ کی حیثیت سے Mubah hari 1981, 52 مذہبی سرشتے نے آگے بڑھایا ہے جسے (اسلام نے) بنی نوع انسان لور اس کے معاشرے کی بہبودی کے لئے وضع کیا ہے۔ مساوات اسے عورتیں، اظہار خود مختاری کے طور پر استعمال کرتی ہیں لور (اس لئے) اپنی زندگیوں پر، کسی حد تک کنٹرول کی مقدور بھر کوشش کرتی ہیں جبکہ دوسرے مواقع پر اسی مجموعہ قوانین کے ذریعہ انہیں ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ اکثر مرد قانون کی حقیر کرتے ہیں لیکن انہیں دوسرے مواقع پر ان ہی (مردوں کو) اپنی ضروریات لور نفسانی لور شہوانی خواہشات کی تسکین لور فرماں برداری کے لئے عمل میں لاتی ہیں۔ اکثر لوقات عارضی نکاح ر شادی (متحہ) کو، مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری Segregation کے ڈھانچے کو تقویت پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لور دوسرے مواقع پر اسے تباہی برپا کرنے والے ادارے کی حیثیت سے متایا جاتا ہے۔

اس لئے اس لورے (متحہ) کی غیر مشروط مذمت کرنا یا اسے بے قصور ٹھہرانا، یہاں میں نے ایک ایسی کوشش نہیں کی ہے۔ نہ ہی میں ایسے رجحانات میں یقین رکھتی ہوں۔۔۔ یہ بعض ایرانیوں میں مخصوص بھی نہیں۔۔۔ جو ایران میں عارضی نکاح ر شادی (متحہ) کے رول کو مدد داشت کرنے کے اسرار و موز کو بے نقاب کرنے میں مدد دیں گے۔

اسی طرح سے، یہ دو قطبی مخالفانہ لور بے جان صحت کہ مسلم عورتوں کا معاشرے میں مقام بلند یا پست ہے، اس کتاب میں نہیں کی گئی ہے کیونکہ یہ دونوں نظریات جامد لور پرکاری سے محروم سادہ مہیں جو کبھی کبھی مذہبی کٹر عقائد کے قیاسی استدلال کی سرحدوں پر جا پڑتے ہیں۔ میں نے مسلم عورتوں کے مقام و حیثیت کے ترقی پذیر انداز کی طرف قدم بڑھایا ہے لور یہ مظاہرہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان کی (ادوار، زندگی، قانون، حیثیت، میراث، مالی، برائی، نہ جس جس وہ ان کے

چکروں کے، یکے بعد دیگرے مرحلوں (کنوار پن، نکاح، شادی، لور میوگی یا طلاق) سے گزرتی ہیں، ہر مرحلہ اپنے قانونی حقوق اور اپنے مقام و حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ مسلم عورتوں کے قانونی مقام و حیثیت میں اتار چڑھاؤ کو سمجھنے کے لئے اور مطابقت رکھنے والی سلامتی تبدیلیاں، جو مسلم عورتوں کے سحر انگیز لور کشش و تصادم سے مد معلومات ہیں، ان کی حیثیت پر نقد و نظر کرنے میں مددگار ہوتی ہیں جو کہ مشرق وسطے سے انہر رہی ہیں۔

آخر میں، شیعہ مسلم عالمی نظریے کے پہلو، جو مرد اور عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور معاشرے میں سلسلہ دار، ان کے رتبے اور رشتے ایسے ہیں کہ بلاشبہ دوسرے معاشروں اور دوسرے عالمی مذہب میں، کسی حد تک ان کی صدائے بازگشت ملتی ہے۔ میں نے ایک عالمی مذہبی نظریے سے دوسرے عالمی مذہبی نظریے کا مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے، نہ کسی کی خامیوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کو تقویت دی ہے۔ اب میں، ایک خاص مذہب کی ایک خاص شاخ، ایک خاص لوارے کے ایک خاص قانونی نظام کے اندر، ایک خاص گروہ انسانی کے ایک خاص معاشرے میں دلچسپی رکھتی ہوں (یعنی شیعہ مسلک، حترجم)۔

سوشل سائنس ریسرچ کو نسل اور امریکن کو نسل آف لرنیڈ سوسائٹیز کی گرانٹ نے ڈاکٹریٹ کے ایک امیدوار کے تحریری مقالے کے لئے، مجھے سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں ایم اے جانے کے قابل بنایا۔ UCLA میں شعبہ لغریات نے ۸۸-۱۹ء کے موسم گرما میں لمدائی سفر کرنے کے لئے گرانٹ دی۔ ان کی امداد و حمایت کے لئے میں، نہایت احسان مند ہوں۔

تحقیقی کام کے دور ان، بہت سے رفقائے کار اور احباب میری لئے ہر ممکنہ امداد فراہم کرتے رہے اور میرا یقین ہے کہ ان سب کی دانشورانہ ہمدردیوں اور حوصلہ افزائیوں کے بغیر، یہ کتاب کم مایہ ہی رہتی۔ UCLA میں اپنے تحقیقی مقالے کے صدر نشیں، پروفیسر جون جی کینیڈی، لور پروفیسر + زسیلی ایف مور۔ لیوس ایل لینک نیس۔ امین مائی، جارج سبائغ اور نیسی لیوائن کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

کیواصفا صفہائی- ڈیل ایف ایگل مین- ایلزبتھ ویڈ- فرزانہ میلانی- وکٹوریہ جو ریل مین- میری ای ریگ لینڈ- رفیق کاشوچی- میری ایچ پھرٹ- اسمیلی ڈبلیو گیان فور ٹونی لور جیمز رس ٹو حضرات بھی شکریے کے بے حد الفاظ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مسودے کے کئی ڈرافٹ پڑھے اور انمول قیمتی تبصرے فراہم کیے۔ میں جون ایمرسن کا شکریہ ادا کرنے کی متعنی ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی فرہنگ Glossary اور کتبیات Bibliography کی محتاط اور باریک رس 'پروف ریڈنگ' کی۔

یہ اندازہ کرنا بہت مشکل ہو گا کہ میرے خاندان کی محبت و حمایت کے بغیر یہ کتاب کس طرح مکمل ہوتی۔ میری تمہ دل سے تعریف و توصیف بالخصوص میرے شوہر والٹر (رشی) کرمپ کے لئے ہے جو اس وقت پر سکون اور خاموش رہتے کہ جب میں اس کتاب کے انصرام و اہتمام اور نگرانی کے درمیان چڑچڑے پن کا اظہار کرتی۔ میں اپنی سب سے چھوٹی بہن 'نیلو فرحاری' کی شکر گزار ہوں کہ اس نے نہایت صلاحیت کے ساتھ اس مسودے کو ترتیب دیا اور پروف پڑھے۔ میں اپنے بھائی محمد رضا حارّی کی ممنون ہوں کہ انہوں نے ایران کی نیشنل لائبریری تک میری رسائی ممکن بنائی۔

میری میزبان کبریٰ خانم لور ان کی والدہ کا پر مزاج جذبہ اور غیر متزلزل ملی فی معصومہ کی کرم فرمائی نہ ہوتی تو قم میں میری زندگی خشک اور بے رنگ ہوتی۔ آخر میں کاشان کے محترم مسعود عطرھا، تران کے ڈاکٹر حسین اومبی اور مشد کے محترم و محترمہ عبائی لور اپنے بہت سے اطلاع دہندگان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے ایک ایسے وقت میں کہ جب ایرانی معاشرہ ڈرامائی سیاسی اور معاشرتی تبدیلیوں سے گزر رہا تھا، مجھے اپنی زندگیوں کی عزیز تفصیلات بتانے میں رضامندی کا مظاہرہ کیا۔

شہلا حارّی

ریسرچ-مصنفہ

بو شمن : مساجیو سیٹس

اکتوبر ۱۹۸۸ء

کتاب : Law of Desire

(اردو نام : نفسانی خواہش کا قانون)

حرف و لفظ کی منتقلی، حوالہ اور توارخ

حرف و لفظ کی منتقلی Transliteration کا کوئی نظام اپنے مسائل و مشکلات کے بغیر ممکن نہیں اور اکثر و بیشتر حروف و الفاظ کی منتقلی (یکساں آواز) کو اپنے ذہن کے مطابق چھوڑ دیا جاتا ہے میں نے کانگریس لائبریری کے اختیار کردہ 'حرف و لفظ کی منتقلی کے نظام' (ٹرانس لیٹریشن) کو استعمال کیا ہے لیکن کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ لیا گیا ہے۔ میں نے عربی زبان سے مستعار الفاظ و اسماء کے لئے 'قاعدے کے مطابق' فارسی تلفظ (لب و لہجہ کی لواٹنگی) کی پیروی کی ہے۔ مثال کے طور پر 'المیودی Maybudi کی جگہ 'میودی' al-Maybudi - 'جعفر الصادق' کی جگہ 'جعفر صادق' Jafar + Sadiq - ایسے الفاظ جن کے خاتمے پر 'ہ' (h) کی لواٹنگی نہیں ہوتی، میں نے وہاں 'ہ' (h) کی جگہ 'ہ' (ah, ih) کو منتخب کیا ہے جو کہ فارسی تلفظ اور لواٹنگی کے نزدیک بہتر ہے۔ ایسے الفاظ جو انگریزی زبان میں عام ہو چکے ہیں ان کے لئے میں نے کانگریس لائبریری سسٹم کی پیروی کرنے کی بجائے ایسے الفاظ کی مستقل قائم شدہ صورت FORM کو استعمال کیا ہے مثلاً ایسے الفاظ جیسے عالم Alim اور علماء Ulama، آیت اللہ Ayatollah شیعہ، Shi'ī اور Shi'ites، ملا Mullah، شیخ Shaikh اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا ہے۔ انگریزیت میں ڈھلے ہوئے الفاظ کے سوا تمام غیر ملکی الفاظ کو ترجیحے الفاظ italicized میں دیا گیا ہے۔ امتیاز کرنے والے نشانات کو صرف اصطلاحات و معانی (فرہنگ) Glossary میں استعمال کیا گیا ہے جہاں پر اس کتب میں فارسی الفاظ و اصطلاحات کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ کتاب میں جب ایک فارسی اصطلاح پہلی بار آتی ہے، وہاں ایک مختصر تعریف definition بھی دی گئی ہے اور جب تعریفات بار بار آتی ہیں تو میں نے فخل ہونے والے معانی و لہجہ کے تدریجی

ابھار کے معانی، جو ان میں بہت سی اصطلاحات کے ہیں، قاری کی توجہ منعطف کرانے کے ارادے سے سیاق و سباق پر انحصار کیا ہے۔

ایسے حوالے جو کثرت سے آئے ہیں، انہیں کتاب میں دیئے حوالوں میں، الفاظ کے اختصار Abbreviated میں دیا گیا ہے۔ حلی Hilli کے لئے، جن کا دو ذرائع سے حوالہ دیا گیا ہے، ذیل کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے: 'Si' شارح الاسلام - Sharay al-Islam کے لئے اور 'MN' مختصر نفی Mukhtasar-i Nafi کے لئے استعمال کئے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے ایسے الفاظ و اصطلاحات بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً لعاء - Lu-maih کے تمام حوالے اس کے قاری ترجمے کی جلد دوم سے دیئے گئے ہیں۔

سادگی عیانی کی خاطر، کتاب میں تمام بیان کردہ تاریخوں کو گریگورین کیلنڈر کے مطابق دیا گیا ہے البتہ مقامی تاریخوں کے ساتھ بیان صرف کتابیات-Bibliography میں دیا گیا ہے۔

شہلا حائری

ریسرچ - مصنفہ

چند انگریزی الفاظ اور انکی اردو تشریح

(علم البشریات کے حوالے سے)

ہم نے قارئین کی سہولت فہم کے لئے ذیل میں چند انگریزی الفاظ جو علم لبشریات Anthropology میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں، کی تشریح کر دی ہے تاکہ عبارت پڑھنے کے دوران وہ صحیح معنی و مفہوم ہی قبول کریں۔

۱- علم البشریات : Anthropology یہ علم انسان اور نوع انسان کا مطالعہ اس کی جسمانی اور ذہنی ہیئت کے لحاظ سے کرتا ہے نیز ماضی و حال کے حوالے سے انسان کی ثقافتی ترقی اور معاشرتی حالات کا جائزہ لیتا ہے۔ محترمہ شہلا حاضری نے ایران میں 'متحدہ کا تحقیق و علمی جائزہ' بھریات کے اصولوں سے مرتب کیا ہے۔

۲- Ethnographic یہ نسلی جغرافیہ سے متعلق 'بھریات کی ایسی شاخ' ہے جس میں مختلف ثقافتوں کی سائنسی روداد پیش کی جاتی ہے اور ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔

۳- Grapevine غیر مصدقہ اور بے بنیاد باتیں یا لوگوں کے درمیان خبریں پہنچانے کا غیر رسمی طریقہ 'مثلاً گپ شب' -

۴- Ambivalence دو گر فکلی : کسی خاص فرد میں کسی شے یا اقدام کے بارے میں متضاد احساسات کی ایک جالی و یک جالی۔ مثلاً مرد و عورت ایک معاہدہ و متحدہ کے دوران یا آخر میں اپنے اپنے متضاد احساسات کا اظہار کرتے ہیں۔

۵- Usufruct : حق استعمال - تنادہ - کسی شے کا دوسرا شخص ایسا استعمال کرے کہ جس سے اس شخص استعمال کی اصلیت (وجود) کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور وہ مباد بھی نہ

ہو، مثلاً ایک شوہر کا بیوی کے جسم کے ہر عضو یا کسی بھی عضو کو استعمال کرنے کا حق نہ ہو اسے یا اس کے وجود کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ یا دوسری مثال، کرائے کا مکان، جس کو کرایہ دار استعمال کرتا ہے مگر اسے مبادیا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ نیز رومی اور اسکاٹس کا قانون واصلات: کسی دوسرے کی چیز کے استعمال کے تمام فوائد سے مستثنیٰ ہونے کا مناسب و موزوں حق۔

۶- Segregation جدائی، دوری، فاصلہ، تنہا سازی، نسلی و صمعی امتیاز کی بنا پر معاشرے کی اکثریت سے جدا یا دور کر دینا۔ مثلاً لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت کے درمیان، دوری یا فاصلہ تاکہ صمعی تقاضوں کی تکمیل ہو اور جس کے لئے ان کی دوری ضروری ہو۔ میں (مترجم) نے اس مفہوم کے لئے لفظ 'دوری' فاصلہ، اور 'جدائی' استعمال کیئے ہیں۔

۷- Conceptualization تصور سازی (کا عمل)، مثلاً کسی عمل کا جائزہ لے کر، تصور قائم کرنا یا تصور میں ڈھالنا۔ تصورات کی صورت گری۔

۸- Spouse زوج۔ شادی شدہ فرد۔ شوہر یا بیوی۔

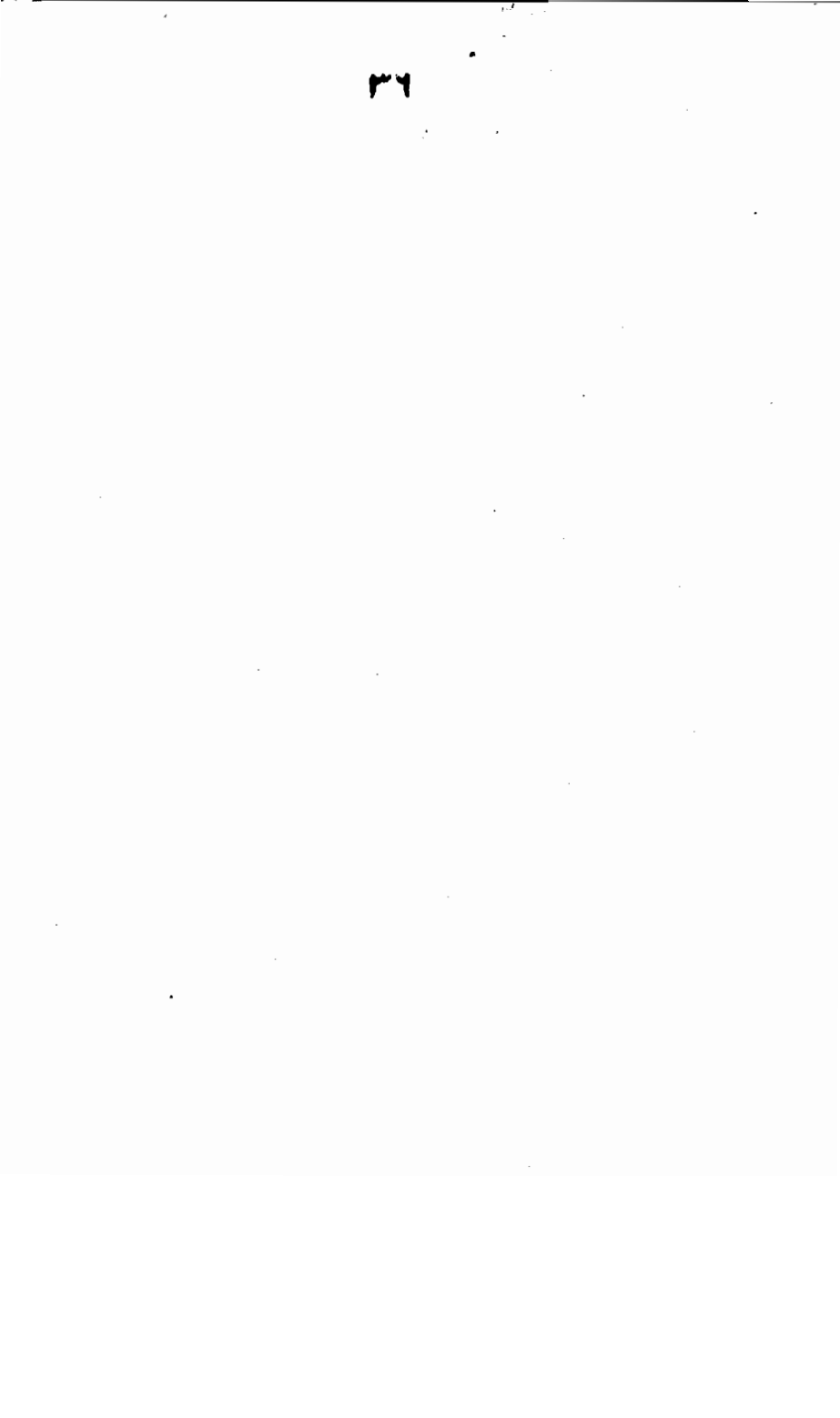
Spousal رسم نکاح۔ عروسی۔ ازدواجی۔

۹- Secular اور Secularism لادنی دنیا میں متنازعہ اصطلاحات ہیں۔ سیکولر کے لغوی معنی: اس دنیا کا یا موجودہ زندگی۔ دنیوی جو روحانی زندگی سے مترا ہو۔ جو چرچ (یا مذہبی اداروں) کے ماتحت نہ ہو یعنی صرف سول civil ہو۔ مذہب سے تعلق نہ ہو یعنی تقدس و شہادت نہ ہو۔ جو مذہبی یقین و عمل سے دلبرہ نہ ہو۔ Secularism (سیکیولرزم) یہ عقیدہ ہے کہ اخلاقیات Morality مذہب اور مذہبی نظاموں اور ضابطوں کے حوالہ کے بغیر ہو یا یہ عقیدہ کہ مذہب کو تعلیم یا سیاست یا امور شہر داری کے عام معاملات میں شامل نہ کیا جائے۔ اردو دنیا میں سیکولر اور سیکولرزم کے لئے 'غیر مذہبی' یا 'لا دینی' الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں لیکن ان انگریزی الفاظ اور اصطلاحات میں مذہب کے وجود اور صداقت سے انکار نہیں، اور صرف تعلیم و سیاست میں ان کا حوالہ درست نہیں سمجھا جاتا، اس لئے میں نے ہر جگہ سیکولر، یا سیکولرزم،

استعمال کیئے ہیں اور غیر مذہبی یا لادینی اصطلاحات نہیں۔ اسکے علاوہ 'فارسی کے الفاظ اور اصطلاحات کے ساتھ ان کے اردو یا انگریزی یا دونوں معانی لکھ دیئے گئے ہیں اور فرہنگ 'الفاظ و معانی' میں تفصیل سے موجود ہیں۔

اب آپ اس کتاب کا مطالعہ کر سکتے ہیں، اگر آپ نے فقہ اسلامی 'جدید قانون اور علم البشریات' اور جنسیات (صحیبت علم) کا مطالعہ کیا ہے تو آپ اس کتاب 'نفسانی خواہش کا قانون' کے مطالعے سے لطف اور استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ ویسے کسی بھی کتاب کا مطالعہ انسان کو کچھ معلومات اور افکار ضرور فراہم کرتا ہے اور یہ ذہن و اظہار کی قوت و یقین کو فروغ دیتے ہیں۔

نگار عرفانی
ترجمہ کار



تمہید

یہ مطالعہ عارضی نکاح / شادی 'متعہ' کے ادارے اور اس کے عمل کو سمجھنے کے لئے ایک ثقافتی و تنقیدی کوشش ہے۔ یہ ایک پیچیدہ شیعہ مذہبی رواج ہے جس سے 'مہربانی اعتبار سے بہت زیادہ ثقافتی و اخلاقی متضاد احساسات کی یک جانی رد و گیرائی ambivalence (دوگر فکلی) وابستہ ہے تاہم ایران میں ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے یہ (متعہ) اور زیادہ عام ہو گیا ہے (۱) متعہ کے معنی ہیں مسرت کی شادی جو عرب کی ایک ماقبل اسلام روایت ہے (جو) اب تک بارہ امامی شیعوں کے درمیان حلال و مباح کی حیثیت سے برقرار ہے جن کی غالب آبادی، اگرچہ بلا شرکت غیرے نہیں، ایران میں آباد ہے۔ متعہ عارضی نکاح / شادی ایک معاہدہ 'عقد' ہے جس میں ایک مرد اور ایک غیر منکوحہ عورت یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ حالت نکاح میں ایک دوسرے کے ساتھ کتنی مدت تک رہیں گے؟ اور عارضی بیوی کو کتنی نقدی / روپیہ دیا جائے گا؟ عورت کے ساتھ متعہ کا رواج، جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں (حضرت) عمرؓ نے خلاف قانون قرار دیدیا تھا۔ (۲) لیکن شیعہ ان کے اس فرمان کو قانونی طور پر ناقابل تعمیل اور مذہبی اعتبار سے غیر موثر سمجھتے چلے آ رہے ہیں اس کے جواب میں ان کا استدلال یہ ہے کہ متعہ عارضی نکاح / شادی کی قرآن مجید کی سورت النساء ۴- آیت ۲۴ میں منظوری دی گئی ہے اور یہ کہ رسول اکرم محمدؐ نے خود اس کی اجازت دی ہے :

اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لوٹنے والوں کے طور پر) تمہارے قبضہ میں آجائیں (یہ حکم) اللہ نے تم کو لکھ دیا ہے۔

اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بشرطیکہ (نکاح) سے مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی،

تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مهر جو مقرر کیا ہوا کر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مهر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

-- قرآن مجید: سورہ نساء ۴: آیت ۲۴

ابتدائی عہد میں اس ادارے کی ممانعت کے باوجود متعہ عارضی نکاح / شادی کا رواج سنی مسلمانوں کے درمیان قطعی ختم نہیں ہوا۔ (۳) اور اہل تشیع میں برابر چلا آ رہا ہے اور نہ ہی بعض سیکولر (مذہبی اور مقدس حوالے سے خالی) رہنماؤں نے اسے مقابلہ آرائی کیے بغیر چھوڑا۔ نویں صدی میں خلیفہ ماموں نے اپنے فرمان کے ذریعہ متعہ عارضی نکاح / شادی کو ایک بار پھر قانونی (جائز) قرار دیا لیکن اسے سنی علماء کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور اس کی علی الاعلان مذمت و ملامت کی گئی اور وہ اپنے اس حکم نامے کو واپس لینے پر مجبور ہو گیا: "Muta' " 1931, 1: 166; Levy 1957, 132;

1927; Snouck Hurgronje 1931, 12-13.

یہ مسئلہ (متعہ کی حرمت) سنی اور شیعہ کے درمیان پرانے وقتوں سے باعقباتی اور شدید جذباتی تنازعہ ہے اور اکثر اوقات دشمنی (بڑھانے) کا سبب ہوتا ہے۔ ایران میں یاکمیں اور بھی متعہ عارضی نکاح / شادی کی معاشرتی تاریخ اور حقیقی اعمال کی مفصل دستاویزات کو چالاکی سے نظر انداز کیا گیا ہے جو اس کے قانونی طریق عمل اور عدالتی کارروائیوں کے متعلق وقف تھیں۔ (۴)

اہدائی سطح پر، ہم عصر ایران میں یہ ایک شہری مظہر ہے اور عارضی نکاح / متعہ نکاح زیارتوں اور طویل فاصلوں کی تجارت سے وابستہ رہا ہے یہ عظیم مذہبی پیشواؤں کے آستانوں کے اطراف بہت کثرت سے ہوتا ہے لیکن (ایران میں) اسلامی حکومت کی حمایت اور امدادی پالیسیوں سے متعہ کا رواج (فروغ پانے کے ساتھ) تبدیل ہو جا رہا ہے۔ عارضی نکاح / متعہ ایک مرد اور ایک غیر شادی شدہ عورت کے درمیان ایک معاہدہ ہے خواہ یہ عورت کنواری (دوشیزہ) 'مطلقہ یا بیوہ ہو۔ اس معاہدے میں ان دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے کہ نکاح / شادی (متعہ) کتنی مدت کے لئے ہے اور سکے رائج الوقت کی کیا مقدار ہوگی؟ متعہ نکاح کے معاہدے میں گواہوں کی ضرورت نہیں ہوتی اور اس کے اندراج (رجسٹریشن) کی ضرورت بھی نہیں ہوتی حالانکہ عملیہ دونوں شرائط متنوع اور مقامی ضروریات کے مطابق رہی ہیں ایک عارضی شادی (متعہ) کی زندگی کی توقع اتنی ہی طویل یا مختصر ہوتی ہے جتنی کہ فریقین (پارٹنرز) چاہتے ہیں۔ یہ مدت ایک گھنٹے سے ننانوے سال تک ہو سکتی ہے مقررہ مدت کے خاتمے پر عارضی زن و شو کے درمیان طلاق کے اہتمام کے بغیر ہی ایک دوسرے کی قرمت و مصاحبت ختم ہو جاتی ہے۔ نظریاتی طور پر، شیعہ اصول عقیدہ عارضی نکاح / متعہ اور مستقل نکاح / شادی کے درمیان فرق روا رکھتا ہے یہ کہ متعہ کا مقصد 'استمتاع' یعنی جنسی مسرت کا حصول ہے جبکہ نکاح کا مقصد 'تولید نسل' ہے۔ (۵) Tusi 1964, 497- 502; Hilli SI, 524; Khomeini

1977P#2431-32.

ایک شیعہ مسلم مرد کو یہ اجازت ہوتی ہے کہ وہ بیک وقت اپنی خواہش کے مطابق کتنے ہی عارضی نکاح / متعہ کر سکتا ہے یہ (سہولت) ان چار بیویوں کے علاوہ ہے جو تمام مسلم مردوں کے لئے قانونی طور پر جائز ہیں۔ امام جعفر صادقؑ شیعہ قانون کے بانی۔ مرتب (Nasr 1974, 14) سے دریافت کیا گیا تھا: 'کیا ایک متعہ زوجہ ان چار ازواج میں سے ایک ہے (جن چار ازواج کو اسلام نے قانونی طور پر جائز کیا ہے)؟ امام موصوف کے لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ جواب دیا: 'ان (متعہ زوجاؤں) میں

سے ایک ہزار سے عارضی نکاح / شادی کر لو کیونکہ وہ اجیر (یعنی اجرت کمانے والی) ہیں (۶) - Hilli SI, 487- یا یہ کہ مرد ایک وقت چار عارضی بیویوں سے زیادہ عارضی بیویاں کر سکتا ہے یا یہ کہ شادی شدہ آدمی عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کر سکتا ہے یا کرنا چاہئے۔ بہر حال بعض معاصر علماء نے اسے متنازعہ بنا دیا ہے - Mutahhari

1974,50; Khomeini 1982 a, 89.

ایک شیعہ مسلم عورت خواہ وہ کنواری ہو یا مطہرہ اسے یہ اجازت ہوتی ہے کہ وہ ایک وقت میں صرف ایک مرد کے ساتھ متعہ / عارضی نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ ہر عارضی ملاپ (متعہ نکاح) کے خاتمے کے بعد، خواہ وہ کتنی ہی مختصر مدت کا ہو، اسے ایک مدت کے لئے جنسی اجتناب سے گزرنا پڑتا ہے یہ اس لئے ہے کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے تو یہ شناخت کیا جاسکے کہ (نوزائیدہ) بچے کا جائز باپ کون ہے؟ عارضی ملاپوں (متعہ) کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے جائز (حلال اولاد) تصور کیئے جاتے ہیں اور نظری اعتبار سے اپنے (خونی رشتے کے) بہن بھائیوں کے مساوی حیثیت رکھتے ہیں جو مستقل نکاح سے پیدا ہوئے ہوں۔ یہاں متعہ کی قانونی یکتائی پائی جاتی ہے جو نظریاتی طور پر، نکاح کی زبردست مشابہت کے باوجود، عصمت فروشی سے فرق پیدا کر دیتی ہے (۸)۔

حالانکہ ماں اور بچے کے لئے ایک ظاہری قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے قانون اس وقت اپنی روح کی تقریباً نفی کر لیتا ہے کہ جب وہ باپ کو بچے کو جائز تسلیم کرنے سے انکار کا حق دیتا ہے (۹)۔ ہر گاہ کہ اگر یہ مستقل نکاح کا معاملہ ہو گا تو اسے عذاب دائمی لعن کا حلف اٹھانے کے طریق عمل کے جلال آمیز خوف میں رہنا ہو گا لیکن ایک متعہ نکاح کے معاملہ میں اسے اس قسم کی قانونی اور اخلاقی آزمائش سے نہیں گزرنا ہو گا (۱۰)۔ تاہم یہ ایک غلطی ہو گی کہ متعہ کو عصمت فروشی کی محض ایک دوسری نوع کی حیثیت سے برطرف کر دیا جائے یا اسے اس نقطہ نگاہ سے سرسری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ یہ مسئلہ اس وقت زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے کہ جب ظاہری یکسانیتیں مختلف مسائل کی طرف اشارہ کریں۔ ان دو اقسام کے جنسی ملاپوں (مستقل نکاح اور متعہ)

کے درمیان قانونی فرق کے علاوہ مزید تصوراتی اور نظریاتی امتیاز و اختلاف کا وجود بھی ہے جس پر میں (مصنفہ) بحث کروں گی۔

عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی صورت اور ساخت میں جو موروثی ایہامات قائم ہو جاتے ہیں، جو نظریہء قانون کو ادارتی مقدار معلوم کے غیر متغیر سیٹ کی حیثیت سے چیلنج کرتے ہیں، یہ تصور کہ معاشرتی ساخت کو نظریہء حیات / آئیڈیالوجی Cf Moore 1978 میں 'موزوں' طور پر رہنا چاہئے اور یہ نقطہء نظر کہ قوانین دوسرے عمرانی مظاہر سے علیحدہ اور آزاد ہوتے ہیں c f. Nader 1965 متعہ نکاح کے حقیقی اعمال ان رجحانات کا مقابلہ کرتے ہیں جو ذکور و اناث کے درمیان جنسی دوری (segregation) کو دیکھتے ہیں جیسا کہ مسلم معاشروں میں ہوتا ہے یہ دوریاں مسلم قانون کی تصویریت کو حقیقت بناتی ہیں اور لوگ اسے غیر متغیر اور قطعی کی حیثیت سے دیکھتے ہیں نکاح کی اس صورت میں پائے جانے والے ایہامات اور معانی کی کثرت، متبادل تشریحات کے وسیع سلسلے، حسن تدابیر اور ادارے کے مذاکرات مستعد دیتے ہیں نہ صرف ان کے ذریعہ جو قانون کی تشریح کرتے ہیں بلکہ ان کے ذریعہ بھی جو شہوانی مسرت تلاش کرتے ہیں یا اپنے اقدام کے لئے اخلاقی رہنما اصولوں کی خواہش کرتے ہیں: باہمی شخصی رشتے قائم کرنا صنف / جنس مخالف کے افراد کے ساتھ رابطہ قائم کرنا، اور معاشرہ میں مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کی حدود کو پار کرنا ہے۔

متعہ / عارضی نکاح ایک ادارہ ہے جس میں اصناف (مرد و عورت)، نکاح / شادی، جنسیت، اخلاقیات، مذہبی ضابطے، سیکولر قوانین اور ثقافتی سرگرمیاں ایک ہی مرکز (متعہ) کی طرف مائل رہتے ہیں اس وقت متعہ ایک ایسی قسم کا رواج ہے کہ جس میں مذہب اور مقبول عام ثقافت کا بے جوڑ ربط ملتا ہے۔ ہر گاہ کہ مذہبی طور پر کنواری عورتوں کو عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے کے لئے کوئی پابندی نہیں اور مقبول عام ثقافت کا مطالبہ یہ ہے کہ اپنے پہلے مستقل نکاح (شادی) کے موقع پر ایک عورت کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ کنواری (دوشیزہ) ہو۔ ایک طرف تو عارضی نکاح /

متعہ کا ادارہ نظری اعتبار سے ان مسائل کو روشنی میں لاتا ہے جن کا تعلق اصولوں، قدروں اور معانی کے نظاموں کے درمیان رشتوں سے ہوتا ہے اور دوسری طرف اقدام اور فیصلہ کرنے کے نظاموں کو سامنے لاتا ہے متعہ کی طرف بہت سے ایرانیوں کی غفلت شعاری یا اس ادارے کے ساتھ ان کا تحقیر آمیز رویہ، اس کی اثر پذیری پر پردہ ڈال دیتا ہے حالانکہ معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں میں گہرا اثر رکھتا ہے (۱۱)۔ میرے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ میں عارضی نکاح ر متعہ کے قانون کے ابہامات کو ہم عصر علماء کے دعاوی کے باوجود جو اس کے برعکس ہیں، عمل میں اس کی انواع پر نظر ڈالتے ہوئے روشنی میں لاؤں۔

نکاح ر شادی کی دونوں صورتیں، عارضی (متعہ) اور مستقل نکاح، معاہدے کی حیثیت سے ان کی درجہ بندی کی گئی ہے لیکن معاہدوں کی کسی درجہ بندی سے ان کا اصل تعلق کیا ہے؟ شیعہ ادبیات میں اس مضمون کو اکثر مبہم اور غیر واضح چھوڑ دیا گیا ہے اور ہم عصر علماء کی کتب میں یہ اور بھی کم ہے ایران میں نکاح ر شادی کی ان دو صورتوں کے درمیان گہرے قانونی اور تصوراتی فرق اور اختلافات کو کم کرنے کی کوشش میں معاصر شیعہ علماء نے جنسی ملاپوں (نکاحوں) کی ان دو صورتوں کے درمیان فرق کو نہایت استقامت سے نظر انداز کر دیا ہے اور یہ زور دیا جاتا ہے کہ یہ دونوں صورتیں نکاح ہیں اور ان میں فرق صرف یہ ہے کہ ایک (متعہ) میں وقت کی حد مقرر ہے اور دوسری صورت (نکاح) میں کوئی حد نہیں، جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ عارضی نکاح ر متعہ کے ادارے کی غلط فہمائی ہے اور بہت سی عورتوں کی رہبری کرتا ہے جو ازدواجی ذمہ داریوں اور رشتوں کی غلط توقعات کے ساتھ اس رواج کو استعمال کرتے ہیں میرا استدلال ہے کہ یہ دو صورتیں عارضی (متعہ) اور مستقل (نکاح) معاہدوں کی دو علاحدہ درجہ بندیوں میں آتی ہیں اسما وہ کرایہ (لیز) اور فروخت (سیل) علی الترتیب ہیں۔ زیادہ وضاحت کے ساتھ، حصہ اول ”قانون: نفاذ کی حیثیت سے“ میں معاہدے کے تصور کی اہمیت اور ایرانی معاشرے میں اس کی ہر جگہ ضرورت و اہمیت پر بحث کی گئی ہے ایک دوسرے سے رشتے کی نسبت سے ہر قسم

کے معاہدہ نکاح / شادی کو سمجھنے کے لئے، میں نے مستقل اور عارضی نکاحوں کے قانونی ڈھانچوں کو میان کیا ہے اور ان کا جائزہ لیا ہے۔ حصہ دوم ”قانون: مقامی آگاہی کی حیثیت سے“ میں عارضی نکاح / متعہ کے مرکزی موضوع کی بابت ہر وقت کی جانے والی تدابیر کی تفتیش کرتا ہے اور ان باتوں کو روشنی میں لاتا ہے جو بہت سے بااثر ایرانی اس ادارے (متعہ) کی تشریحات اور عملی تدابیر کے سلسلہ میں اسے قدرے مختلف شکل دیدیتے ہیں (یعنی تبدیل کر دیتے ہیں) عارضی نکاح / متعہ کی قانونی حدیں اور سیاق و سباق کی حدیں جو اس طرح قائم ہوئی ہیں اس سلسلہ میں حصہ سوم: ”قانون: جیسا سمجھا گیا ہے“ ایرانی مرد اور عورتیں جنہوں نے انفرادی طور پر عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے عملی طور پر کیئے ہیں، ان ایرانی مرد اور عورتوں کی سرگزشتیں اور ان کے اور اک و فہم کو پیش کرتا ہے کتاب کے آخری میان ”خلاصہ الکلام“ میں، میں نے اپنے اطلاع دہندگان کی سرگزشتوں میں بار بار پلٹ آنے والے واقعات (اور موضوعات) پر ایک نظر ڈالی ہے ان پر معاہدوں کی منطق کے حوالے سے، اسی منطق کی حدود میں رہتے ہوئے بحث کی ہے۔

قانون اور جنسیات کی طرف اسلامی انداز فکر

اسلامی قانون کی تاریخ، قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوتی ہے جیسا کہ وہ ساتویں صدی عیسوی میں رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا مسلمانوں کے لئے قرآن مجید ایک آسمانی معجزہ ہے جو اعلیٰ ترین صداقت کا حامل ہے یہ خدا کا کلام ہے اور اسی لئے اسے الہیاتی کامل اور لامحدود زمانے کے لئے یقین کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں دی گئی قانون سازی، معاشرتی زندگی کے نسبتاً ایک محدود علاقے کو سمیٹتی ہے، بڑھتے ہوئے زیادہ پیچیدہ اسلامی معاشرے کے دوسرے کڑوں کو ہر وقت فکر و عمل اور انفرادی تشریح کے لئے کھلا چھوڑ دیتی ہے۔ ان الہیاتی قانونی سازیوں کی مطابقت پذیری اور قانونی آراء کے اختلاف کو رکھنے کے لئے رسول اکرم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات و روایات کو جمع کیا گیا اور قانونی و عدالتی امور میں تنازعات کا تصفیہ کرنے کے لئے اس کے قانونی رہنما اصولوں کو استعمال کیا گیا جو (قرآن مجید کے بعد) الہیاتی اثر و نفوذ کا دوسرا مخرج ہے۔ اسلامی قانون کے ان دو ابتدائی مخارج میں حصہ لینے کے باوجود، مختلف احادیث کے ساتھ اگرچہ معتبر احادیث کے جسد مردہ سے تجاوز کے ساتھ، شیعہ اور سنی (فرقے) ابھرے اسی طرح اسلامی قانون کے دائرہ عمل کی حدود کو محدود کرنے کی کوششوں کے باوجود اسلامی قانون ان شخصیات کے دانش ورانہ نشان کا صریح طور پر حامل ہے جنہوں نے اس کو جمع کیا اور سلسلہ وار ترتیب دیا خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی۔ اسلامی قانون کے سرکامی طور پر تسلیم شدہ پانچ مکاتب فکر کا ہونا اس امر کی شہادت ہے۔ اس کے باوجود اسلامی قانون کے تمام مکاتب فکر، مقدس کتاب (قرآن مجید) کو من جانب اللہ اور ناقابل تغیر سمجھتے ہیں اور دوسری تمام انسانی قانون سازیوں اور تشریحات پر اس کی برتری تسلیم کرتے ہیں۔ اسلامی قانون کے آخری ہونے کے لئے شیعہ مسلم عقیدہ قیاسی طور پر غیر متغیر قوانین کے ایک دوسرے مجموعے میں، صرف یکساں عقیدے کے متوازی ہے اسما فطرت کا قانون جو ایک مرد اور ایک عورت کی شخصیت کی تشکیل کرنے کے ساتھ یہ بھی تعین کرتا ہے کہ ان کے باہمی رشتے کیا ہوں؟ اس طرح فطرت مرد اور عورتوں کو بنیادی طور پر مختلف انداز میں اور ایک دوسرے سے ناقابل اجتناب حالت میں ڈھالتی ہے جس طرح یقین کیا جاتا ہے کہ قانون 'مطلق' ہے کیونکہ اس کی جڑیں قرآن مجید میں ہیں اور یہ رسول اکرم کے عمل و اقدام سے اثر پذیر ہے اسی طرح جنسیات کو مطلق تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی جائے پناہ فطرت میں ہے، یہ جبلت سے پیدا ہوتی ہے اور یہ ناقابل تغیر و تبدل اور ناگزیر عمل ہے (۱۲)۔ الہیات اور فطرت کی یہ دوہری لڑی، شیعہ عقائد اور عالمی تصورات کی ضابطہ بندی کرتی ہے اور آگہی فراہم کرتی ہے اور جنسیات (واضائف) کی بابت علماء کے دلائل کی ریڑھ کی ہڈی کی صورت میں ان کی ہیئت اور ان کے رشتے استوار کرتی ہے اور ان دلائل کے ضمن میں ان کی صداقت کے ثبوت فراہم کرتی ہے۔

نکاح، شادی اور جنسیات کی بابت اسلامی تصور زندگی (آئیڈیالوجی) کو شیعہ علماء مثبت خود اعتمادی کا اظہار اور انسانی ضروریات کے لئے ذی اور اک تعلیم کرتے ہیں نکاح، شادی رسول اکرم کی سنت ہے اور تقویٰ کے عمل کی حیثیت کے حوالے سے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے دوسری طرف تجرد (اور رہبانیت) کو برائی اور خلاف فطرت سمجھا جاتا ہے۔ شیعہ علماء کی اکثریت کے مطابق اسلام ایک الہیاتی مذہب ہے جو انسانی 'فطرت' میں جاگزیں ہے۔ اس کا مقصد انسانی دکھوں اور تکالیف کو کم کرنا ہے اور نہ صرف یہ کہ روح کی تشنگی کو بلکہ بدن کی تپش کو بھی تسکین دیتا ہے۔ Tabataba'i et. al 1985 بدن اور گوشت کی مسرتوں کو تسلیم کرتے ہوئے شیعہ علماء اسے بیک وقت معاشرتی نظم و ضبط کے لئے خطرناک اور پریشان کن عنصر کی حیثیت سے دیکھتے ہیں (اس لئے) اسے قانون کا پابند کرنا اور اخلاقی طور سے رہبری کرنا ضروری سمجھا گیا ایران میں 'جس طرح بہت سے دوسرے مسلم ممالک میں، معاشرتی ڈھانچہ مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کے اصول پر بنایا گیا ہے (یہ ترکیب) ان مضمرات کے ساتھ ہے کہ فطرت کی قوتوں (مثلاً جنسی جبلت) کے سامنے اخلاقی احساس اضطراب، ضمیر کو متاثر کرتا ہے اور اندر کی طرف ہی پھٹتا ہے اس لئے نہ صرف ذکور و اناث سے پرہیز کے لئے سخت اصول اور معاشرتی طور طریقے بنانا ضروری سمجھا گیا بلکہ بیرونی قوتوں کو مرد و عورت (اصناف) کے طرز عمل کو برداشت کرنے کے قابل بنانا بھی ضروری سمجھا گیا اور انہیں ایک دوسرے سے جدا رکھنا بھی ضروری سمجھا گیا ہے۔

عارضی نکاح (متعہ) کے ادارے اور مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کے مثالی نمونے کی ہم وجودیت، اول اول عقل و قیاس کے اظہار کے خلاف دکھائی دے سکتی ہے تاہم وہ حقیقت میں ایک عالمی نظریے کے اعزازی پہلو ہیں اس میں جنسیات کو اہمیت حاصل ہے لیکن اسے مذہب کی مقررہ اور منظور کردہ حدود میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے اس تصور میں 'ایک سطح پر ذکور و اناث کے میل جول سے انکار کیا جاتا ہے تو دوسری سطح پر ایسے میل جول کو سہل الحصول بنانے کے لئے یہ متبادل قانونی

ڈھانچے تشکیل کرتا ہے۔

بعض خصوصی سیاق و سباق کے سوالات جو میں نے دریافت کیئے ہیں یہ ہیں: کس طرح نکاح / شادی کی ایک مقررہ صورت (متعہ) کو جو ابھی تک مبہم ہے (اسے) ایک ادارے کی صورت دی گئی؟ اور عملی طور پر اس کی رواج کے طور پر ترجمانی کی گئی؟ یہ آئیڈیالوجی (تصور زندگی) کہ جنس اچھی ہے مگر یہ روزمرہ زندگی میں اصناف (مرد و عورت) کو علاحدہ رکھنے کے لئے (یہ جنس) اپنا کام کس طرح کرتی ہے؟ کس طرح وسیع تر ثقافتی اور ادارتی تصور سازی افراد کی زندگیوں پر ان کے ذاتی محرکات اور محرکات پر اثر ڈالتے ہیں؟ یا اس کے برعکس کس طرح افراد اپنی تشکیل شدہ بندشوں کی فراہم کردہ ترتیبوں کو منتخب کرتے اختیار کرتے یا سلیقے سے استعمال کرتے ہیں؟ ایک زیادہ ٹھوس سطح پر متعہ کون کرتا ہے؟ انہیں کون سی شے متحرک کرتی ہے؟ متعہ / عارضی نکاح کے صحیح طرز عمل اور واجب الاحرام حدوں کے متعلق مرد اور عورتیں کیا سوچتے ہیں؟ وہ کون سے قابل گفت و شنید امور ہیں جن کو قانونی دائرہ کار (فریم ورک) کا لحاظ کئے بغیر یا قانونی حوالے کی روشنی میں سلیقے سے انجام دیا جاسکتا ہے؟

خاموش رضامندی اور کبھی صراحت کے ساتھ عصمت فروشی اور عارضی نکاح / متعہ کے درمیان یکسانیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے، شیعہ علماء انفرادی، بیہودی اور معاشرتی نظم و ضبط کی پیچیدگیوں کی بنیاد پر، 'اول الذکر' (عصمت فروشی) کا، آخر الذکر (متعہ) سے فرق کس طرح پیدا کرتے ہیں؟ نظریاتی طور پر، ایک تحکم پسند بزرگ سری خاندان اور ظاہری طور پر مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کے معاشرے میں، جیسا کہ ایران میں عصمت فروش عورتوں کو سماج دشمن اور نافرمان تصور کیا جاتا ہے، عصمت فروشی معاشرتی نظم و ضبط کی نفی ہے اور منظور شدہ اور قائم و دائم قواعد و ضوابط کے لئے ایک چیلنج ہے، یہ زنا کاری ہے اور قرآن میں صراحت کے ساتھ اس کی مذمت کی گئی ہے، یہ گناہوں اور غیر قانونی سرگرمیوں سے لطف اندوزی ہے، اسے معاشرے کی عام صحت و بہودی کے لئے مضرت رسا سمجھا جاتا ہے اور یہ

اپنی بیان کردہ اخلاقیات اور قومی مزاج کے خلاف ہے اس کے برعکس علماء کا خیال ہے کہ عارضی نکاح، متعہ ایک فرد کے لئے یکساں جنسی افعال انجام دینے کے ساتھ معاشرتی نظم و ضبط کو علامت عطا کرتا ہے جیسا کہ اسے (متعہ کو) معاشرتی نظم و ضبط میں اپنی ہم آہنگی کا خلا نظر آتا ہے۔ جو لوگ اس رواج کے پابند ہیں اس لئے ان کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ بعض فطری ضروریات کی تسکین کے لئے وہ راستہ اختیار کرتے ہیں جس کی خدا نے ہدایت کی ہے ایک مذہبی اور قانونی زاویہ نگاہ سے عارضی نکاح، متعہ کو نہ صرف غیر اخلاقی نہیں سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ حقیقت میں یہ (متعہ) بگاڑ، کرپشن اور غیر اخلاقی طرز عمل سے نبرد آزما ہے۔

تاہم ثقافتی سطح پر، متعہ اور عصمت فروشی کے درمیان امتیازات اتنی زیادہ قربت نہیں رکھتے نظارہ گاہ پر دیکھنے سے جہاں ایران میں اجازت یافتہ جنسیات سے ممنوعہ جنسیات الگ نظر آتی ہے متعہ، عارضی نکاح کے مقبول عام اور اکات مستقل نکاح، شادی اور عصمت فروشی کے دو قطبین کے درمیان، خالصیت اور آلودگی، بگاڑ اور مباح کے درمیان، ڈرامائی طور پر کسی اسلوب کے بغیر، نمایاں طور پر ہچکولے کھاتے رہتے ہیں اپنی قانونی منظوری اور مذہبی تشریعی حالت کے باوجود عارضی نکاح، متعہ کے رواج نے کبھی بھی زبردست ہردلعزیز حمایت حاصل نہیں کی ہے کم از کم ۱۹۷۹ء کے انقلاب تک یہ ممکن نہیں ہوا۔ مذہبی حلقوں کے باہر عارضی نکاح، متعہ کو کچھ اس طرح سمجھا جاتا ہے کہ یہ رسوائی کا داغ ہے اس کی حیثیت غیر یقینی اور نہایت کم تر ہے۔ تعلیم یافتہ افراد کی زیادہ تعداد ایرانی شہری طبقہ متوسط، متعہ کو ایک قانونی عصمت فروشی تصور کرتا ہے۔ مذہب کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھنے والے ایرانی اسے خدا کی طرف سے انعام یافتہ سرگرمی کے طور پر دیکھتے ہیں جو مغربی طرز کے انحطاط پذیر مرد و عورت کے آزادانہ رول بط پر ترجیح رکھتا ہے (۱۳)۔ جیسا کہ عارضی نکاح، متعہ کی ظاہری معاشرتی قبولیت اور اس کے رواج کی مقبولیت کا گراف ظاہر کرتا ہے تاہم حکمران طبقہ اور مذہبی نظام مدارج (شیعہ علماء کے مراتب کا نظام۔ مترجم) کے ساتھ اس کے تعلق کی موجودہ پالیسیوں اور رجحانات کے مطابق اوپر چڑھتا اور

نیچے گرتا رہتا ہے بہر حال پہلوی عہد حکومت (۷۹-۱۹۲۵) کا رویہ اس رواج کے ساتھ مکروہ اور حقدت آمیز تھا اور اس کی پالیسی مشفقانہ بلکہ التفاتی تھی (جبکہ) موجودہ اسلامی حکومت نے عوامی سطح پر عارضی نکاح ر متہ کے رواج کی توثیق کر دی ہے اور انسانی جنسیات کے معاملہ میں اسلامی تقسیم و تدبیر کی شہادت کے طور پر اس کی وکالت کر رہی ہے۔

منفی قدر و قیمت کی کثرت کے باوجود یا شاید اس کے دفاع میں عارضی نکاح ر متہ کے رواج کے اطراف اقوال و عقائد کا ایک پورا مجموعہ فروغ پا چکا ہے یہ اقوال اس کے مذہبی فوائد کی زبردست اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ یہ (متہ) خدا کی طرف سے انعام ”ثواب“ ہے (۱۴)۔ اسے رسول اکرمؐ نے منظور کیا ہے اور یہ کہ ان کے بہت سے صحابہ کرامؓ اور تقدس سآب شیعہ رہنماؤں نے عمل کیا ہے۔ Amini 1952, 5-6; 220-38. ایک قول جس کا بہت زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے اور جو امام جعفر صادقؑ سے منسوب کیا جاتا ہے: ”(جنسی مباشرت کے بعد غسل ضروری ہوتا ہے) غسل کے پانی کا ہر قطرہ ستر فرشتوں میں بدل جاتا ہے جو قیامت کے دن متہ کرنے والے شخص کی بابت یہ تصدیق کریں گے کہ اس شخص نے متہ کیا ہے۔“ Ardistanti n.d., 236, Muhammad ba. 1985,

144-47; and personal communication with mullas. ایک دوسرا قول بھی جو امام صادق سے منسوب ہے یہ ہے: ”میں متہ کے مسئلہ پر کبھی بھی تقیہ نہیں کرتا۔“ (یعنی اس معاملہ کو زمانہ سازی یا اکثریت کے خوف سے نہیں چھپاتا۔ مترجم) Qa'imi 1974, 297

ایک اور قول اتنی ہی کثرت سے بیان کیا جاتا ہے جو امام جعفر صادقؑ اور ان کے والد امام محمد باقرؑ سے منسوب ہے، اس شخص کے متعلق ہے کہ جس نے امام سے یہ پوچھا کہ کیا عارضی نکاح ر متہ میں ثواب ہوتا ہے؟ امام کے جواب کے لئے کہا جاتا ہے: ”جو شخص محض خدا کی خوشنودی کے لئے ایک عورت سے متہ کرتا ہے یا مذہب کی تعلیمات اور رسول اکرمؐ کی روایت کی متابعت کرتا چاہتا ہے یا اس کے فرمان کی

نا فرمانی کرنا چاہتا ہے جس نے متعہ پر پابندی عائد کی (حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ مترجم) تو ہر وہ لفظ جو اس عورت سے مبادلہ کرتا ہے تو رحم کرنے والا خدا اس کا ایک ثواب لکھتا ہے جب وہ شخص اس عورت کی طرف اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو خدا اس کا ایک ثواب لکھتا ہے جیسے ہی وہ نکاح میں خلوت صحیحہ (مباشرت انٹر کورس) کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جب وہ غسل طہارت کرتا ہے تو خدا کا رحم اور غنہ اس طہارت کے پانی سے اس کے ہر بال کے برابر نازل ہوتا ہے' cited in Ar Distani n.d., 236; Muhammad ca. 1985, 144.

مزید برآں یہ کہ عارضی نکاح / متعہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ خدا کا انعام ہے کیونکہ یہ انعام ساتویں صدی عیسوی کے وسط میں خلیفہ عدوم (حضرت عمر فاروقؓ) کی طرف سے متعہ کے عمل کی ممانعت کو براہ راست دعوت مبارزت دیتا ہے۔ شیعوں نے اس ممانعت کو میکار محض قرار دیا ہے جس پر بعد میں بحث ہوگی۔

۱۹۷۹ء میں اسلامی حکومت کا قیام ریاستی پالیسیوں میں نمایاں رخ کی نشان دہی کرتا ہے جن کا مقصد عارضی نکاح / متعہ کی بابت عوامی تقسیم میں ایک مثبت تبدیلی برپا کرنا ہے۔ ۱۹۷۹ء سے پہلے متعہ کی بابت عوام کی آگئی مبہم تھی اور اپنی انتہائی بہتری کے ساتھ اس کا رجحان متضاد احساسات کی ایک جانی وجہ بیت (دوگرنگی) ambiv-alent کی طرف تھا جو لوگ اس (متعہ) پر عمل کرتے ہیں اس کی اہم باتیں ابتدائی طور پر ایک ملا (ایک مذہبی افسر کے لئے عام اصطلاح) ایک دوست یا ایک ہمسائے سے سیکھتے ہیں پہلوی عہد حکومت میں اگرچہ متعہ عارضی نکاح / شادی کو قطعی طور پر خلاف قانون قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس پر پابندی تھی اور جو مرد عورتیں عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کرتے تھے وہ اپنے ساتھ اپنا ایک مختصر سوانحی خاکہ رکھتے تھے یا اپنے معاہدوں کو مکمل طور پر راز میں رکھتے تھے (جبکہ دوسری طرف اسلامی حکومت نے متعہ کے ادارے اس کی الہیاتی جڑوں اور اس کی معاصرانہ ترتیب حال کی تعلیم دینے کی ایک ایسی جدوجہد شروع کر رکھی ہے جو موسیقی سے پہلے نغمہ ساز ترتیب دینے کی طرح ہے اور انفرادی و معاشرتی اخلاقی صحت پر مثبت اثرات کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے

(۱۵)۔ ہائی اسلولوں، مسجدوں اور مذہبی اجتماعات میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اور اخبارات میں اسلامی حکومت عارضی نکاح ر متعہ کی برکتوں کی وکالت کر رہی ہے اور ادارہ متعہ کی پسندیدگی اور استعمال کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ عارضی نکاح ر متعہ کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ عوامی مهم خصوصیت کے ساتھ (اور بھی) شدت اختیار کر گئی کیونکہ ایران عراق جنگ میں صد ہا ہزار آدمی موت کی نیند سو گئے تھے۔ Rafsanjani ca-

1985, 13

سر دست اسلامی حکومت عارضی نکاح ر متعہ کے ادارے کو از سر نو زندگی دینے کے لئے زبردست مهم چلا رہی ہے اور اسلام کے ایک ”درخشاں قانون“ کی حیثیت سے از سر نو اس کی تشریح کر رہی ہے اور کثیر جنسی شراکت داروں کے لئے انسانی (مردوں کی ’پڑھیے‘) ضروریات کو طے کرنے میں اسے (متعہ کو) موزوں اسلامی جو امی عمل کی حیثیت سے معاشرے میں دوبارہ متعارف کرایا جا رہا ہے Tabataba'i et al ca. 1985, 39. اس کے قانونی اور اخلاقی دائرہ کار / فریم ورک کی طرف توجہ منعطف کراتے ہوئے علماء نکاح ر شادی کی اس صورت کو ’آزادانہ‘ مردوں کے رشتوں کے مغرب کے ”انحطاط پذیر“ طرز کے مقابلہ میں متعہ کو اسلامی متبادل کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کا استدلال ہے کہ عارضی نکاح ر متعہ جو مستقل نکاح سے مختلف ہوتا ہے آسانی سے اس کا معاہدہ ہو جاتا ہے اور اس میں دو طرفہ ذمہ داری کم ہی ہوتی ہے ان کے دلائل یہاں تک آتے ہیں کہ اس طرح یہ نہایت بروقت اور جدید ذریعہ ہے جس سے تعلیمی اور پیشہ ورانہ مقاصد کی جہد میں کسی مزاحمت کے بغیر نوجوانوں کی جنسی ضروریات کی تسکین ہوتی ہے۔ Tabataba'i et al ca. 1985. رسول اکرمؐ کے زمانے اور ایران و عراق کے درمیان حالیہ جنگ متوازی خطوط کشیدہ ہوئے، آیت اللہ خمینی نے مردوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ شہداء جنگ کی بیواؤں سے مستقل یا عارضی مناکحت کریں۔ انہوں نے شہداء کی بیواؤں کو بھی مشورہ دیا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر زیادہ بے چین نہ ہوں اور اس جنگ کے سپاہیوں سے مناکحت کریں Ittila' at , March 15, 1982, 1-2

بہت سے ملاؤں اور مذہبی واعظوں نے موزوں طور پر، مردوں اور عورتوں کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ جنگ کی بیواؤں اور سپاہیوں کے درمیان مناکحت کریں۔ مسز مریم بہروزی پارلیمنٹ میں ایک خاتون نمائندہ ایرانی عورتوں کو متعہ کے فائدوں کے متعلق لیکچر دیتی ہیں اور اس دوران، اپنے ملامت کرنے والے ذاتی احساسات کو علاحدہ رکھنے کے لئے کہتی ہیں: 'اگر آپ کے شوہر دوسری عورتوں سے صیغہ / متعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کریں تو آپ اپنے شوہروں کی 'فطری ضروریات' کو زیادہ سمجھنے اور ان کی طرف زیادہ توجہ دینے کی کوشش کیا کریں'۔ (۱۶)

عوام الناس کو عوامی سطح پر اور رسمی طور پر تعلیم دیتے ہوئے اور متعہ نکاح کے رواج کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسلامی حکومت نے جنسیات (جسے خوش کامی سے مناکحت / شادی کہا جاتا ہے) کی استطاعت اور اہلیت حصول کے عوامی شعور کو بلند کیا ہے اور سرگرمیوں کے دائرے تجویز کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم جلد ہی جان لیں گے کہ سابقہ دور کی تمام باتیں، شاید، بہت زیادہ کمر آلودہ تھیں۔

طریقہ

شاید سب سے زیادہ دشوار، لوگوں کو شناخت کرنے کا متنازعہ طریقہ methodological مسئلہ تھا جو قم، مشهد اور دوسرے شہروں کے زیارت گاہی مراکز میں عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کرتے ہیں اور پھر ایک نمونے کو منتخب کرتا ہے جو نمائندہ ہو۔ متعہ کے رواج کی طرف دو گہرائی ambivalent کا احساس کرتے ہوئے متعہ کرنے والے بہت سے ایرانی اپنے عارضی نکاح / متعہ کو از ہی میں رکھتے ہیں یا سب سے زیادہ یہ کہ اس خبر کو تھوڑے سے گئے چنے لوگوں تک محدود رکھتے ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے بعد بھی اور متعہ کے حق میں اسلامی حکومت کے مثبت رجحان کے باوصف، بہت سے لوگ اپنے مشاہدات کو اجنبیوں کے سامنے زیر گفتگو لانے کے لئے تیار نہیں اور اس ایک فرد، کو ان لوگوں کے رابطے میں لانے کے لئے رضامند نہیں

جنہوں نے عارضی نکاح / متعہ کیا ہو اس حقیقت کے باوجود کہ بہت سے لوگ متعہ نکاح کے مذہبی فوائد کی اہمیت، جسمانی اور نفسیاتی طور سے صحت عامہ کے میدان میں اس کے کردار کو بیان کر سکتے ہیں بہت آگے نکل جاتے ہیں۔

متعہ / عارضی نکاحوں کے صحیح ترین اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ ایسا کچھ تو اس لئے ہے کہ مردم شماری (کے فارم) میں ایسا کوئی علاحدہ اور منفرد اندراج نہیں جو ایک عارضی نکاح / متعہ کو مستقل نکاح / شادی سے امتیاز کرنے کے لئے ہو اور کچھ اس لئے ہے کہ اس کے اندراج / رجسٹریشن کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی (۱۷) اور کچھ اس لئے ہے کہ اس عمل (اور رواج) کے اطراف رازدارانہ فضا پائی جاتی ہے۔ ۱۹۷۸ء میں اپنے ابتدائی بیرون مرکز کام (فیلڈ ورک) کے دوران میں نے دیکھا کہ تھران میں بہت سے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ عارضی نکاح / متعہ متروک ہو چکا ہے۔ بعض دوسرے لوگ قم اور مشهد میں یقین محکم رکھتے تھے کہ اس رواج کے خاتمے کی اطلاعات بہت زیادہ مبالغہ آرائی پر مبنی تھیں آخر الذکر کے دعاوی تحمل سے گوارا کیئے گئے۔ کیونکہ ۱۹۸۱ء سے معنوی طور پر ہر شخص جس سے بھی میں نے بات کی یہ یقین رکھتا تھا کہ متعہ مناکحت تیز رفتاری کے ساتھ واپس آرہی ہے یہ رواج نہ صرف زیارت گاہوں کے مراکز میں بلکہ اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی زور پکڑ رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ بیرون مرکز (فیلڈ) میں اپنے طریقے method کو بیان کروں، میری خواہش ہے کہ میں زیادتی مراکز میں زیارت گاہوں کی فضا اور گرد و پیش کو مختصر طور پر بیان کروں جن کے لئے مشہور ہے کہ یہاں عارضی نکاحوں (متعہ) کے زیادہ تر معاہدے ہوتے ہیں ایران میں یہ بات ہر ایک کے علم میں ہے کہ اگر کسی مرد کو عارضی نکاح / متعہ کرنا ہے تو اسے قم یا مشهد جانا چاہیے جو ایران میں دو بہت زیادہ اہم اور مقبول عام زیارتی مراکز ہیں تعمیراتی اعتبار سے یہ زیارت گاہیں 'قدیم یادگار عمارتیں ہیں جو کئی متعلقہ پیچیدہ عمارتوں پر مشتمل ہیں جہاں ہمیشہ مومنین اور عابدین کا زبردست ہجوم رہتا ہے ان زیارتی مراکز میں عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پردے میں رہیں (اس لئے) وہ یہاں عصمت و عنایت کے اصولوں پر نہایت سختی سے

عمل کرتی ہیں ان مقدس مقامات کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ ان مقبروں کے اندرونی خلوت خانوں سے مرد اور عورتوں کا زمینی رشتہ ہے (یعنی ان مقامات پر انہیں تنہائی و سکون میسر آتا ہے۔ مترجم) جب تک مرد اور عورتیں (جنسی اعتبار سے) 'غیر متحرک' ہیں زیارت گاہ کی بیچ دار گزرگاہوں (کورڈور + ز) یا بالا خانوں میں بیٹھتے ہیں یا عبادت کرتے ہیں (اور وہ) جدا جدا کوارٹرز میں جمع ہونا پسند کرتے ہیں۔ بہر حال وہ چل پھر رہے ہوں یا یہ خواہش کہ وہ مقبروں کے اطراف، فولاد اور چاندی سے بنی ہوئی سلاخوں والی جالیوں کے قریب تر ہو جائیں (اس طرح) حقیقت میں وہ ایک دوسرے کے نہایت طبعی قرب میں آجاتے ہیں۔ مرد و عورت عبادت گزاروں کا یہ خصوصی اجتماع ایسا ہے جو مردوں کی رفاقت اور کنارہ کشی کے سلسلہ میں باہمی متصادم، بے زبان پیغامات ارسال کرتا رہتا ہے زیارت گاہ کے احاطے میں انسانی جسموں کی محض طبعی قرمت، بدن کی گرمی، خوشبو اور توانائی جو وہاں پیدا ہوتی ہے اور مقدس مقبروں کے اطراف زائرین کے مستقل طواف کے ساتھ مل کر، حواسیہ کے اک مستحکم حواس (منسوم) کو ارسال کرتی ہے یہ احساس اس روحانیت کی بیک وقت موجودگی کی نفی نہیں کرتا ہے جو ہزار ہا زائرین کے درمیان صحیح طور پر پیدا ہو سکتا ہے نکتہ یہ ہے کہ اگرچہ طواف کے دوران مرد و عورت سختی سے پردے (نقاب / چادر) اور کنارہ کشی کا مظاہرہ کرتے ہیں ٹھیک اسی وقت چلنے کے دوران لوگ ان طبعی حدوں کو توڑ کر مقبرے کے اندرونی حصے میں بہت قریب آجاتے ہیں اور اس طرح ایک دوسرے سے قریب تر آجاتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ حواسیہ (حرص، خصوصیت کے ساتھ) اور پردے (نقاب / چادر) کے رواج کی تباہ کاری (جو دیکھنے میں آتی ہے) ان میں سے کسی کو بھی اسلامی حکومت نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ جیسے ہی اس نے اپنی نیاسی قوت کو مستحکم کیا اس نے مقبروں کے اطراف مرد و عورت کی عبادت کے کوارٹروں کو الگ کرنے کی غرض سے شیشے کی دیوار کھڑی کر دی۔ زائرین کو اب اندرونی تقدس گاہ میں ایک ساتھ طواف کرنے کی اجازت نہیں۔ فی الحال زیارت گاہ کے اندرونی حصے میں

نصف سے ذرا زیادہ جگہ مردوں کے لئے وقف ہے جبکہ دوسرا حصہ عورتوں کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے (۱۸)۔ ایسی سرکاری پالیسیوں کا مقصد 'مرد اور عورتوں کو جدا جدا رکھنا ہے تاہم حقیقت میں یہ ایک صنف کو دوسری صنف کی موجودگی کا انتہائی شعور و احساس پیدا کرتا ہے۔

زیارت گاہوں میں ہمیشہ موجود رہنے اور بدلتے رہنے والے ہجوم اور ان زيارتی مراکز میں زائرین کی مسلسل آمد 'صنف مخالف کے افراد سے براہ راست یا بالواسطہ رابطہ کرنے میں مددگار ہوتی ہے اور دلچسپی رکھنے والے زائرین کو عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے کے انتظامات میں 'سہولت فراہم کرتی ہے کچھ عرصہ تم اور مشہد میں رہنے کی وجہ سے 'میں نے یہ صاف صاف سمجھنا شروع کر دیا کہ ان عظیم الشان زیارت گاہوں کی دوسب سے زیادہ ممتاز خصوصیات ہیں جو اگرچہ فوری طور پر قابل فہم نہیں ہوتیں (اولاً) ندرت مقام 'مشاہدہ و تجربہ اور لوگ ہیں اور (ثانیاً) ماحول کی 'بے نامی' ہے زائرین جو ان زیارت گاہوں تک سفر کرتے ہیں اپنی معلوم اور دنیاوی شان اپنے پیچھے چھوڑ آتے ہیں اور وقتی طور پر وہ اپنے روزمرہ کے معمولات سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے عارضی قیام کے دوران 'اپنے لوگوں سے مختلف' بہت سے لوگوں کے رابطے میں آتے ہیں جو مختلف شہروں 'وہمات یا بستوں سے آتے ہیں ایک 'تغیر پذیر' حالت میں ہونے کی حیثیت سے زائرین اس طرح ایک ایسی مثالی (آئیڈیل) حالت میں ہوتے ہیں جو اس وسیلہ انسانی سے عارضی نکاح / متعہ کے مختصر مدت کے معاہدے کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح زائرین کے لئے حد شعوری 'معیار تصدیق ہے جو ٹرنر کے الفاظ میں جو نہ صرف اپنی حیثیت سے بلکہ تمام سماجی حیثیتوں سے ایک طرف کھڑے ہیں اور (وہ) متبادل معاشرتی انتظامات کی لامحدود قوت سے بھرپور سلسلہ - نم کر رہے ہیں۔ Turner, 1974, 14

زیارت گاہوں میں انسانی برادریوں اور حد شعوری کے عام مزاج کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ زائرین کی طرح ملوث ہو جائے اور یہ زیارت گاہوں کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہے اور اپنے ماحولیاتی مزاج کی طرف اشارہ کرتی ہے Turner: 1974, 166 ان پر ہجوم نقدس گاہوں کی چوکھٹ

پر قدم رکھنے کے بعد زائرین اپنی تشکیل شدہ اور روزمرہ زندگیوں کو کمال بلندی پر پہنچاتے ہیں اور ان ایہامات (کی فصل) کے فائدے حاصل کرتے ہیں جن کی وہ استطاعت رکھتے ہیں اور جوان کی حالت تغیر پذیریری کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح دوسری تمام عورتوں سے جو موجود ہوتی ہیں صیغہ / متعہ عورتیں بڑی قوت سے شناخت کی جاتی ہیں اور امتیازی طور پر الگ سمجھتی جاتی ہیں یا اس کے برعکس عورتیں کس طرح مردوں کو نشانہ بناتی ہیں، مرد و عورت دونوں کی طرف سے کچھ صلاحیت و ہنرمندی کی ضرورت ہوتی ہے اور عام معتقدات اور رسوم سے آگاہی ضروری ہوتی ہے۔ میری توقعات کے برعکس، میں نے اپنے اطلاع دہندوں سے یہ جانا کہ عورتیں مختلف طریقوں سے اقدام کر سکتی ہیں اور ایک عارضی ماپ (متعہ) کے لئے اپنی خواہش (مردینک) پہنچا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک عورت اپنی چادر لوڑھ سکتی ہے اور اس میں سے باہر کی طرف اپنی دلچسپی اور دستیابی کا اشارہ (مرد کو) دے سکتی ہے (۱۹)۔ یادہ یہی پیغام دینے کے لئے اپنے چہرے کا نقاب 'پٹیہ' استعمال کر سکتی ہے۔ جس طریقے سے عورتیں خود کو لے کر چلتی ہیں وہ (طریقہ) بھی ان کے ارادوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو عورتیں بے مقصد چلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں یا وہ عورتیں جو اپنے چاروں طرف ہر ایک کو بار بار دیکھتی ہیں، ان کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی دستیابی اور دلچسپی کے اشارے دے رہی ہیں۔ قیاس و عقل کے اظہارات کے طور پر بہر حال یہ نظر آتا ہے کہ ایک عورت جتنی زیادہ ڈھکی چھپی ہوتی ہے اور جتنی زیادہ پردے میں ہوتی ہے اس کے ارادے اتنے ہی زیادہ صاف شفاف نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ ایک براہ راست رسائی ہمیشہ قابل تعریف ہوتی ہے۔ مشد کے ایک مذہبی واعظ امین آقائے اس بات کو مختصر اور جامع الفاظ میں بیان کیا ہے: "جو تلاش کرتا ہے، پایا لیتا ہے" جو سندہ یا مدہ۔ (دیکھئے اس کا انٹرویو باب ۶)

میں نے اپنے وقت کا زیادہ حصہ قم اور مشد کے شہروں میں گزارا، جمال پر عظیم شیعہ زیارت گاہیں واقع ہیں۔ صحرائے نمک کی سرحد پر قم، کشش سے خالی اور جبر و تشدد کا عادی شہر ہے یہ تران کے جنوب میں ۳۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

قم میں حضرت معصومہ کی زیارت گاہ ہے جو اہل تشیع کے آٹھویں امام رضا کی بہن ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے پہلے یہ ایران میں واحد بڑا شہری مرکز تھا جہاں عورتوں کو سر تاپا مکمل پردہ کرنے پر مجبور رکھا جاتا تھا۔ ایک باپردہ عورت کی طرح قم، جسیم اور بے صورت ہے اور یہ اپنی حقیقی شناخت کے خلاف ہر کوشش کا زبردست مقابلہ کرتا ہے۔ ایران میں قم مذہبی تربیت اور تعلیم کے دو سب سے زیادہ مکرم و مشہور مراکز میں سے ایک ہے۔ مذہبی سرشت establishment کی شدید ناراضگی کے باوجود، یہ ایک صیغہ / متعہ شہر کی شہرت کا حامل ہے۔

دوسری طرف مشہد سیاسی، مذہبی اور ثقافتی اعتبار سے کم ہم رنگ ہے اور زیادہ تر مختلف الجہت ہے یہ عظیم ترین شیعہ زیارت گاہی مراکز میں سے ایک ہے جو خراسان کے شمال مشرقی صوبے میں واقع ہے۔ مشہد ملک میں سب سے زیادہ گنجان آباد اور خوش حال شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ آٹھویں امام امام رضا کا عظیم الشان مقبرہ یہاں کشش کا مرکز ہے۔

زیارت گاہوں کے پیچیدہ ڈیزائن + ز اور ان کی بھول بھلیوں کے ڈھانچوں کے اندر کی طرف، مقررہ و مخصوص علاقے ہیں جو عارضی نکاح / متعہ کے متعلق سرگرمیوں کے حوالے سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ مرد اور عورتیں جو مستقبل کے عارضی زن و شو سے ملنا چاہتے ہیں ان مقبول عام مشہور مقامات پر جمع ہو جاتے ہیں۔ مسجد کے بعض گوشے مثلاً چراغ کا پول، ایک مخصوص بڑا دروازہ اور اسی طرح کی جگہیں معروف ہیں، ایک ایسی ہی جگہ جو اس سلسلہ میں حسن تدبیر کا نتیجہ ہو سکتی ہے مگر متنازعہ بھی ہے یہ نام کوہ لوہے کی سلاخوں والی کھڑکی 'پنجرہ فولاد' ہے یہ ایک فرش کے طول کے برابر، عظیم الجسامت لوہے کی سلاخوں والی کھڑکی ہے اور صحن زیارت گاہ سے امام رضا کے روضہ کی جھلک دکھائی دیتی ہے یہ افواہ ہے کہ یہاں جو عورتیں کثرت سے عارضی نکاح / متعہ میں منسلک ہوتی ہیں "صیغہ رو" کے نام سے مشہور ہیں اور اس علاقے میں ادھر ادھر پھرتی رہتی ہیں بعض دو طرفہ سمجھے ہوئے خفیہ اشارات کے ذریعہ دلچسپی رکھنے والے زائرین کو اپنے ارادے ارسال کرتی رہتی ہیں یا وہ مستقبل کے

مردوں سے اشارات وصول کرتی ہیں۔ نتیجہ میں ”پنجرہ فولاد“ کی کھڑکی (۲۰) کے نیچے اشارات و کنایات کا عمل مقامی فارسی زبان میں ایک ضرب المثل بن چکا ہے جس میں ایک قسم کی قابل اعتراض جنسی سرگرمی کا مفہوم مضمر ہوتا ہے۔

شیعوں کا مقدس شہر، عراق میں نجف، ایک دوسرا اہم مذہبی مرکز ہے جسے مشہد اور قم جیسی شہرت حاصل ہے۔ عشرہ ۱۹۵۰ء کے آخری سالوں میں عام رواج سے ہٹ کر، عراق میں جو تبدیلیاں ہوئیں نجف، متعہ نکاحوں کے معاملہ میں دوسرے دوشروں سے بازی لے گیا۔

ان اہم شہروں سے باہر، ایران کے عظیم شہری علاقے، متعہ، صیغہ نکاحوں کی شراکت میں اپنا حصہ ادا کرتے ہیں اگرچہ کوئی عارضی نکاحوں (متعہ) کی صحیح تعداد کبھی نہیں جان سکے گا جو ان مرکوزوں میں سے کسی ایک مرکز میں بھی ہوتی ہیں۔ دارالحکومت کے شہر، تہران میں متعدد مقامات اسے دوسرے شہروں سے منفرد و ممتاز کر دیتے ہیں بالخصوص جنوبی تہران میں، قدیم شہر رے میں شاہ عبدالعظیم کی زیارت گاہ مشہور ہے۔ مزید یہ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپ (۲۱) میں کبھی کبھار عارضی نکاح، متعہ ہوتے رہتے ہیں۔

اس کتاب کے لئے، ’معلوم مواد‘ Data موسم گرما کے ۱۹۷۸ء میں اور ۱۹۸۱ء کے دوسرے نصف حصے میں، دو بیرونی سفروں کے دوران جمع کیا گیا اس مختصر سی مدت میں ایرانی معاشرہ ایک زبردست تغیر و تبدل سے گزرا۔ ساری ایرانی قوم ایک نظریاتی تبدیلیء صورت و عادت سے گزر رہی تھی: ایک ایسے معاشرے سے، جو سابقہ اسلامی شان و شوکت کے منظر کے ساتھ، شاہ کی حکمرانی (۱۹۴۱ء تا ۱۹۷۹ء) کے عہد میں مغربی میکانولوجی اور سائنس کی معاونت سے نئی گرفت میں آ رہا تھا جو ایک شخص کی نگاہ میں، سابقہ اسلامی شان و شوکت کی واپسی تھا جسے مغرب اور اس کی میکانولوجی اور فلسفے کو قطعی مسترد کر کے حاصل کرنا تھا۔ واحد صاف و صریح خصوصیات کے یہ دو عالمی نظریات نظارہ ماضی سے وابستہ رہنے کے ساتھ اپنا حصہ ادا کرتے ہیں: ایک تو یہ کہ سابقہ اسلامی۔ زرتشت دور اور دوسرا اسلام سے وابستگی کا دور۔

۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران میں، میں قم میں ایک خاندان کے ساتھ رہتی تھی جو میرے نانا دادا کے ملنے والے تھے۔ ایک ایرانی، ایک عورت اور ایک مشہور آیت اللہ کی نواسی ہونے کی حیثیت سے مجھے ہر طرف آسانی سے قبول کیا گیا اور میں اپنی ہمسائیگی کے باشندوں کے ساتھ رشتے قائم کرنے کے لائق ہوئی۔ میں نے زندگی کے ہر شعبے اور ہر عمر کے گروپ کے بہت سے مردوں اور عورتوں سے رسی اور غیر رسی بات چیت کی تھی۔ میں نے عورتوں کے مذہبی اجتماعات میں شرکت کی جو اس زمانے میں روز بروز مقبول عام ہو رہے تھے، بہت سی خاتون واعظوں کے انٹرویو کیے اور عورتوں سے اجتماعی اور انفرادی طور پر بات چیت کی، میں قم میں حضرت معصومہ کی زیارت گاہ میں بارہا گئی اور آیت اللہ شریعت مداری کی رہائش گاہ کے پرہجوم صحن میں گئی۔ میرے والد نے جو خود ایک آیت اللہ کے فرزند ہیں، قم میں اس وقت کے دو اعلیٰ ترین منصب کے آیت اللہ صاحبان کے سامعین میں، مجھے شرکت کا موقع فراہم کیا۔ وہ آیت اللہ نجفی مرعشی اور آیت اللہ شریعت مداری تھے (۲۲)۔ اہماء میں، میرے والد نے میرے ساتھ قم تک کا سفر کیا وہ بڑے فیصلہ کن انداز میں کئی ملاؤں سے میری ملاقاتیں کراتے اور دوسرے بہت سے افراد سے، مجھے انٹرویو کرنے کا موقع فراہم کرتے تھے۔ میرے بعض انٹرویو + زمیں ان کی موجودگی اور قم میں ان کی وقفہ وقفہ سے آمد، ملاؤں اور اس انسانی برادری میں جہاں میرا قیام تھا، مجھے عزت حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوئی اور میری ریسرچ، جدوجہد، کو اعتبار اور جائز ہونے کی حیثیت ملی۔

۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں، میں نے بہت سے دن زیارت گاہوں میں گزارے اور جہاں تک ممکن ہو سکا بہت سے مردوں اور عورتوں سے بات چیت کی۔ دوسرے بہت سے زائرین کی طرح میں زیارت گاہ کے مختلف حصوں میں بیٹھ جاتی اور ان لوگوں سے بات چیت شروع کر دیتی جو میرے پاس بیٹھے ہوتے تھے زیارت گاہ میں انداز اظہار، گروہی تھا اور بہت سے لوگ جو ان زیادتی مراکز میں آتے تھے، شہر کے باہر سے آئے ہوئے اجنبی ہوتے تھے۔ وہ ساتھیوں کی تلاش میں آگے کی طرف دیکھتے

تھے 'خواہ وہ' عارضی' ہی ہوں۔

ان "بیٹھنے کی جگہوں" کو منتخب کرنے میں میرا معیار 'ہجوم کی ساخت ہوتا تھا۔ ایک خاص جگہ میں۔ ان جمع ہونے والے لوگوں کی نسبتاً عمر اور صنف کی یک رنگی و یک نوعی ضروری تھی۔ مثال کے طور پر میں ایک ایسا گوشہ منتخب کرتی جہاں کم از کم ایک ملا ضرور قیام رکھتا تھا (۲۳)۔ عورتیں بالعموم ایک ملا کے گرد جمع ہو جاتیں، اس سے سوالات کرتیں اور اپنی ضرورت کے اہم مسائل پر تبادلہء خیال کرتی تھیں، میں نے ان میں سے بعض مباحث کو معقولیت و شائستگی، عصمت و عفت اور مرد و عورت کی باہمی شرکت کو اپنے پہلے سے طے شدہ نشانات کو چیلنج کرتے ہوئے پایا۔ ایسی بات چیت میں اکثر مختلف موضوعات پر ایک ملا اور عورتوں کے درمیان بے جھجک مکالمہ آرائی ہوتی تھی ان میں بچوں کی پرورش و نگہداشت، اپنے شوہروں اور سوکنوں سے رشتے اور ایک زیادہ عام سطح پر اپنے مذہبی فرائض اور رسوم کی انجام دہی کے صحیح طریقے شامل تھے۔ اس طرح سے میں ان کی بات چیت میں داخل ہو جاتی لوگ مجھے صاف طور پر محسوس بھی نہیں کر پاتے اور میں ملاؤں یا عورتوں سے سوالات دریافت کرنے لگتی تھی۔ بہر حال اگر میں ایک ملا سے بات چیت کرنا چاہتی تو اس ملا کی طرف، جس کے اطراف زیادہ بیرو نہیں ہوتے تھے کیونکہ بصورت دیگر ایک بات چیت کو تسلسل سے سننا اور سمجھنا مشکل ہو جاتا۔ ایک اصول کے مطابق، میں متوسط عمر یا ضعیف العمر عورتوں کو تلاش کر لیتی کیونکہ ایسے مواقع بہت محدود ہوتے تھے کہ ایسی نوجوان عورتیں مل جائیں جن کی عارضی طور سے (بذریعہ متعہ) شادی ہوئی ہو یا وہ کسی ایسے شخص یا عورت کو جانتی ہوں۔ کیونکہ ایران میں پہلی شادی کے موقع پر کنوار پن (دوشیزگی) کی اہمیت ہوتی ہے اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ نوجوان کنواری عورتیں متعہ نہیں کرتی ہیں حالانکہ قانون انہیں اس سے منع نہیں کرتا ہے۔ تم کی پانچ عورتیں میری دوست ہو گئی تھیں جو اصولاً متعہ کی حمایت کرنے کا دعویٰ کرتی تھیں مگر ذاتی طور سے اس رواج کو ناپسند کرتی تھیں۔ ان کی عقلی دلیل یہ تھی کہ متعہ نکاح ان کی نیک نامی کو خطرے میں ڈال دیا اور ایک موزوں مستقل شادی کے لئے ان کے مواقع

کم کر دے گا (۲۴)۔

بہت سے مرد اور عورت زائرین مجھ سے بات کرنے کے لئے بالکل دوستانہ اور رضامند تھے ذرا سی ابتدائی بات چیت کے بعد میں ان کو بتا دیتی کہ میں اسلام میں نکاح / شادی کی مختلف اقسام کی بابت ایک کتاب لکھ رہی ہوں اور اسی لئے میں ان لوگوں کو انٹرویو کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں جنہوں نے عارضی نکاح / متعہ کیا تھا اور میں ان کی زندگی کی داستانیں 'سرگزشت' ذاتی طور پر سننا چاہتی ہوں۔ اکثر ایسا ہوا کہ اس وقت ان سب نے عارضی نکاح / متعہ نہیں کیئے تھے۔ کم سے کم وہ مجھ سے اس امر کا اعتراف نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ لیکن بہت سے تازہ ترین معاملات cases کو جانتے تھے جو انہوں نے مجھ سے بیان کیئے۔

میں نے زیارت گاہ کے کارکنوں 'خدام' کو اپنی ریسرچ کے بارے میں بتادیا اور زائرین کو انٹرویو کرنے کے بارے میں اپنے ارادے سے مطلع کر دیا تھا انہوں نے میری ریسرچ پر زیادہ جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا البتہ انہوں نے میری ریسرچ اور انٹرویو کرنے میں 'کسی پر بھی اعتراض نہیں کیا' خاص طور سے 'جب انہیں ایک باریہ معلوم ہو گیا کہ میں ایک آیت اللہ کی نواسی ہوں اور میں نے ایسے اہم مذہبی رہنماؤں جیسے آیت اللہ نجفی مرعشی اور آیت اللہ شریعت مداری کے انٹرویو کیئے ہیں تو انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

۱۹۸۱ء میں 'میں دوبارہ قم گئی لیکن صورت حال بڑی حد تک تبدیل ہو گئی تھی۔ اس سے ایک سال قبل میری میزبان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا اور نسبتاً ایک جوان بیوہ ہونے کی حیثیت سے وہ اس بات سے کہ "دوسرے کیا کہیں گے" یا "لوگ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے" مستقل طور پر پریشان رہتی تھی 'اس کی پریشانی اس وقت ایک نازک سطح پر پہنچ گئی کہ جب میرے ایک اطلاع دہندہ ملا افشاگر 'ایک دوپہر کو مکان پر مجھ سے ملنے آگئے اور اپنے ہمسایوں کی گپ شپ کے خوف سے 'مجھے بتائے بغیر اس نے اپنا مکان چھوڑ دیا اور مجھے ملا کے ساتھ اکیلا چھوڑ گئی 'بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس کے اس اقدام نے مجھے اور ملا کو ایک زبردست خطرناک صورت حال

سے دوچار کر دیا اور ہم اسی طرح انقلابی محافظوں سے خطرہ محسوس کر رہے تھے اس لئے مجھے ان لوگوں سے بہت ہوشیار رہنا پڑتا تھا جن سے میرا واسطہ پڑتا تھا یا جنہیں میں ملاقات کے لئے بلاتی تھی۔

سیاسی اعتبار سے اسلامی حکومت نے اپنی طاقت کو مجتمع و مستحکم کر لیا تھا یہ غمال بنانے کا بحر ان (۸۱-۱۹۷۹ء) ابھی ختم ہوا تھا اور جنگ جاری رکھنے کے عمل کی زور دار تقریریں اور تحریریں اور امریکی حکومت کے خلاف دشمنی اور جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حلیف تھے، ان کے خلاف دشمنی، ایک نئی بلندی پر پہنچ گئی تھی فضا شک و شبہات سے بھری تھی۔ جاسوسی کرنے کا ایک بے جیاد الزام کسی شخص کو سالہا سال نہ سہی، مبینوں کے لئے جیل بھیج دینے کے لئے کافی تھا، نتیجہ میں بہت سے اپنی نجی زندگیاں مجھے بیان کرنے میں شدید تشویش محسوس کر رہے تھے، کم سے کم وہ ایک عوامی جگہ پر، یہ انکشافات نہیں کر سکتے تھے، جیسا کہ یہ ایک زیارت گاہ تھی۔ میں بھی اس خیال سے بہت گھبرائی ہوئی تھی کہ کہیں مجھے غلط تو نہیں سمجھا جا رہا ہے یا مجھے کسی غلطی کا ملزم ٹھہرایا جا رہا ہو۔ مجھے زیارت گاہ کے خدام سے بہت ہوشیار رہنا پڑتا تھا جو لوگوں کے ”موزوں“ اسلامی طرز عمل کی بابت بہت ہی چوکسی اور نگہبانی کرتے تھے۔ نتیجہ میں، میں ایک مکالمے کو شروع کرنے میں بہت تامل سے کام لیتی تھی اور اگر میں ایسا کرتی تو اس کے افشا ہونے کا خوف مجھے روکتا تھا حالانکہ فی الحقیقت میں ملاؤں کی کافی تعداد سے اور زیارت گاہوں میں بھڑے عورتوں سے عارضی نکاح رمتہ کے متعلق بات چیت کرتی تھی۔ ہماری بات چیت ذاتی اور شخصی معاملات کے مقابلہ میں موضوع کی محویت کار جمان رکھتی تھی اور رسمی ہوتی تھی۔

ایسے شمار یاتی مسائل سے مقابلہ کرتے ہوئے، میں نے دوستوں اور رشتہ داروں کے ایک نیٹ ورک پر زیادہ اعتماد کیا اور زیارت گاہوں میں زیارتی مراکز میں ’غیر محدود‘ انٹرویو کی اپنی تکنیک پر کم اعتماد کیا۔ میں نے ہر ایک کو بتا دیا کہ میں صرف ان مردوں اور عورتوں سے ملنے اور انٹرویو کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں جنہوں نے متعہ نکاح کے معاہدے کیے ہوں۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ جب یہ نتیجہ سامنے آیا کہ

بہت سے لوگ کم از کم ایک ایسے شخص کو ضرور جانتے تھے، جس نے ایک یا دو مرتبہ عارضی طور پر نکاح (متعہ) کیئے تھے تاہم یہ بات زیادہ حیرت افزا نہ تھی کہ بعض اپنے دوستوں اور شناساؤں سے براہ راست ملاقات کرنے اور ان سے یہ پوچھنے پر کہ وہ مجھ (مصنفہ) سے بات کریں، کترا گئے اور بعض نے انٹرویو کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم بہت سے دوسرے لوگ بھی تھے جنہوں نے مجھ سے ملنے میں رضامندی کا اظہار کیا۔ ان انٹرویو + ز کے علاوہ میں نے فی الواقعہ، ہر شخص سے جس سے میں ملی، یہی پوچھا کہ مجھے اپنی کہانیاں سنائیں اور متعہ نکاح کے وہ معاملات cases بتائیں جن کی بابت وہ ذاتی طور سے جانتے ہوں۔ موضوع کی حسیت اور اس کی طرف لوگوں کی دوگر فکری ambivalence ایران میں غیر یقینی صورت حال اور بدلتے ہوئے سفری قوانین، جنہوں نے ایران میں میرے بیرون مرکز کام (فیلڈ ورک) کی طوالت (مدت) پر اثر ڈالا، ان سب باتوں نے وسیع پیمانے پر ڈیٹا (معلوم مواد) جمع کرنے کے طریق عمل کی بنیاد پر ایک زیادہ بڑا نمونہ بنانے کو عملی ناممکن بنا دیا۔ جب میں ایران میں تھی تب اسلامی حکومت نے ایک قانون منظور کیا جس نے ان ایرانیوں کے قیام کو غیر قانونی بنا دیا جو غیر ممالک میں مستقل رہائش رکھتے تھے اور اب ایران میں چھ ماہ سے زیادہ قیام نہیں کر سکتے تھے مزید یہ کہ قانون کوئی کام کرے یا نہ کرے مگر یہ وعدہ ضرور کرتا تھا کہ ہر سال صرف ایک مرتبہ آنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس لئے مجھے بے حد افسوس کے ساتھ پہلی مرتبہ ایران چھوڑنا پڑا کیونکہ میری چھ ماہ کی مدت مکمل ہو چکی تھی۔ رسائی اور رہائش کی اجازت پر پابندیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے، میں نے اپنی ریسرچ کی جہت کو ۱۶ سوانحی خاکوں case histories اور ان کے ساتھ منسلک انٹرویو + ز کے مجموعہ کی بنیاد پر مقرر کیا۔

متعہ نکاح کے رواج کی اہمیت کی پیمائش، محض اس کی شماریاتی کثرت سے نہیں کی جاسکتی۔ مردم شماری کے ایرانی بیورو کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۱ء میں سے گزرتے ہوئے، پہلی مرتبہ کی جانے والی عارضی (متعہ) شادیوں کی مجموعی تعداد مرد اور عورت دونوں کی بابت ۱۳۶ اور ۱۰۵ (علی الترتیب) دی گئی ہے۔

Salnamih-i-Amari 1974, 43 جن عورتوں نے اپنی دوسری عارضی شادی (متعہ) کو رجسٹر کرانے پر توجہ دی، تین اور ایک کے مقابلہ میں مردوں کی تعداد سے زیادہ ۱۹۸ تا ۶۰ تھی جو اسی مدت کے لئے تھی۔ (گویا) یہ بات واضح ہو گئی کہ نکاح رشادی کی یہ صورت (متعہ) تاریخی اعتبار سے اور حالیہ مستقل نکاحوں رشادیوں تک بھی گواہوں یا اندراج (رجسٹریشن) کی ضرورت نہیں تھی۔ ایرانی مردم شماری میں جو ڈیٹا (معلوم مواد) فراہم کیا گیا ہے نہ تو قابل اعتبار ہے اور نہ ہی نمائندہ، تاہم عارضی شادی (متعہ) کی شماریاتی نمایاںی نے اس ادارے (متعہ) کے زیر آب رتبے کو برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے اور اس طرح اسے بہت سے ایرانیوں کے لئے غیر واضح اور معمہ ہی رہنے دیا۔ اس میں وہ افراد بھی شامل ہیں جنہوں نے اسے (متعہ کو) استعمال کیا۔ عارضی نکاح (متعہ) کی بہت سی اہمیت قدرے اپنے شفاف وجود میں ہوتی ہے یہ حقیقت کہ یہ (متعہ) قانونی طور پر جائز ہے، یہ کہ مذہبی اعتبار سے اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور یہ کہ اس ظاہری محتاط کٹر معاشرے میں یہ (متعہ) معاہدہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہ تمام دیواروں اور پردوں کے باوجود یہی ایک ڈھانچہ ہے جو اصناف (مرد و عورت) کے درمیان باہمی میل جول سے منع کرتا ہے (اور) اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ غیر تقریباتی اور غیر معروف طور پر محض نجی ماحول میں متعہ نکاح کے سیدھے سادے مقررہ الفاظ (فارمولے) کی زبان سے ادائیگی کے بعد ایک ساتھ چل سکتے ہیں۔

میں نے اپنے مضمون کو جو ہیئت و نوعیت دی ہے، اس میں شریک مشاہدہ کے عصری شرف یافتہ، علم بشریاتی طریقے نے ایک کمزور نظارے کو پیش کیا ہے۔ عارضی نکاح (متعہ) کرنے والے افراد کی کمیونٹی (مداوری) جیسی کوئی شے نہیں ہے کہ جس میں ایک شخص دوسرے کے خیمے کو اکھاڑ رہا ہو اور زن و شو کے درمیان باہمی رد عمل کا مشاہدہ ہو رہا ہو۔ دوسرے یہ کہ بہت سے عارضی زن و شوہر (متعی) ایک علیحدہ گھریا کی تنظیم نہیں کرتے، اکثر وہ ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں اور علیحدہ فیملی یونٹ + س میں رہتے ہیں جیسا کہ ہم دیکھیں گے۔ نتیجہ میں، میں نے اپنی جدوجہد کا

رخ سوانحی خا کوں اور زندگی کے تاریخی واقعات جمع کرنے کی طرف موڑ دیا اور اس بات پر روشنی ڈالی کہ لوگ کیا کہتے ہیں اور خود کو اور دوسروں کو کیا سمجھتے ہیں اس تناظر میں جو انہوں نے اختیار کیے ہیں اور جو مرد و عورت (ذکور و اثاث) کے فرق کے ساتھ ان کے میانہ اسالیب میں موجود ہے۔

میں نے اپنے ساتھ عیاق و سباق کے سوالات کی ایک وسیع فہرست رکھی اور اپنے اطلاع دہندوں کے انٹرویو + ز ایک ایسے انداز میں کیے جن کو ایرانی ”درد دل“ یعنی دل پر پڑنے والی کہانیاں کہتے ہیں۔ یہ فقرہ ایک مانوس رسمی اور غیر محدود مکالمے کا حوالہ دیتا ہے۔ میں نے جو اہم ترین سیاق و سباق کی معلومات جمع کی ہیں ان میں ایسی متنوع باتیں بھی تھیں جیسے معاشرتی، معاشی اور مذہبی پس منظر، تعلیم، پیشہ، عمر، متاہلانہ زندگی، متعہ کی طرف رجحان، قانونی معلومات، متعہ کے کردار اور وظائف کی آگاہی اور اسی قسم کی باتیں شامل تھیں۔ بہر حال میں نے ایک سلسلہ وار سوالات و تفتیش کی طرف بڑھنے سے پہلے اپنے اطلاع دہندوں کو یہ موقع دیا کہ وہ مجھے اپنی زندگی کی بابت وہ باتیں بتائیں جن سے انہوں نے سکون محسوس کیا۔

رسائی کا یہ طریقہ عورتوں کے لئے موزوں تھا۔ وہ عام طور سے اپنی زندگی کے چکروں میں نازک واقعات کے بیان سے شروع کرتی تھیں۔ بہر حال اپنی کہانیوں کو دوبارہ بیان کرنے میں میں نے ایک زیادہ تاریخ وارانہ فکر کا طریقہ استعمال کیا ہے اور میں اطلاع دہندوں کے بیانات کے اسلوب سے وفادار بھی رہی جیسے جیسے بات چیت میں زندگی پیدا ہوتی گئی اور وہ قرب و انسیت سے قریب تر ہو جاتی تھیں اور میں بر محل سوالات دریافت کرنے کے ذریعہ خود عملی طور پر زیادہ حصہ لیتی اور اگر ہم محسوس کرتے کہ ہم مضمون سے کافی دور نکل گئے ہیں تو میں بات چیت کو اصل موضوع کی طرف لانے کی ہدایت کرتی۔ میں نے بعض اطلاع دہندوں کو چند بار انٹرویو کیا اور دوسروں سے بھی وسیع تر انٹرویو + ز کیے اور بعض سے میں باہمی شناسائی کے ذریعہ اضافی معلومات جمع کرنے کے قابل ہو جاتی۔

میں نے مختلف عمروں اور پس منظروں کی چالیس سے زیادہ عورتوں سے

باتیں کیں اور ان میں سے تیرہ سے میں نے وسیع انٹرویو + جمع کیے ان عورتوں میں سے آٹھ ایک یا زیادہ عارضی نکاحوں (متہ) میں شامل رہی ہیں اور باقی پانچ کی سونکس تھیں۔ اس کتاب کے مرکزی نقطے کی وجہ سے میں نے بعد کی کہانیاں سوانحی خاکوں میں شامل نہیں کیں لیکن اس کے مطالعے کے حصہء خصوصی میں ان کی آراء اور نظریات کو شامل کیا ہے۔ اس طرح سے مرد اطلاع دہندوں کے جو نمونے یہاں شامل کیے گئے ہیں ان میں نو انٹرویو + ز نہایت وسیع اور معلوماتی ہیں جو میں نے مردوں سے کیے تھے اور ان میں آٹھ مرد مختلف منصوبوں کے ملا تھے صرف آیت اللہ نجفی مرعشی اور آیت اللہ شریعت مدیری کے سوا باقی ماندہ اطلاع دہندوں کے اسماء افسانوی ہیں۔

ایک ایرانی مسلم عورت ہونے کی وجہ سے (اور) فارسی زبان (میر ہی مادری زبان) سے میری گہری واقفیت سے اور ثقافت کی بابت میرے علم و آگہی اپنے اطلاع دہندوں پر اعتماد اور رابطہ قائم کرنے کے لئے میرا نہایت قیمتی اثاثہ تھے۔ تعین رخ کرنے، ماحول سے مطابقت پیدا کرنے، قبولیت اور زبان کی رکاوٹوں پر قابو پانے کی عام علم بشریاتی درد سری سے جگمگی اس وجہ سے اسلامی حکومت نے میری ریسرچ پر مدت کی جو پابندی عائد کی تھی، زیادہ تر اس کو کارآمد بنانے کے قابل ہو گئی اور ڈیٹا (فراہم شدہ معلومات) جمع کرنے میں کامیاب رہی جب کہ ایسے ہی (دشوار) حالات میں کسی دوسرے کے لئے یہ کام کرنا بڑا مشکل ہوتا لیکن ایک دیسی رہم وطن ہونے کی حیثیت سے مجھے سہولت رہی، دوسری طرف متوطن ایرانی اور عورت ہونے کی حیثیت سے میری اپنی مجبوریاں بھی تھیں۔ مجھے بعض پابندیوں پر سختی سے عمل کرنا پڑتا تھا جو عنف و عصمت، جنسی فاصلہ پسندی اور عورت کی شائستگی اور معقولیت کی روایتی توقعات کی بابت تھیں اور یہ ایسی پابندیاں تھیں جن سے شاید ایک بیرونی شخص کو مستثنیٰ کر دیا جاتا۔

میری مہم کی منفرد حیثیت اور یہ حقیقت کہ میں ایرانی بھی تھی مگر میں عملی طور پر ایرانیوں کے درمیان نہیں رہتی تھی۔ تاہم ان دونوں باتوں نے مجھے اور میرے اطلاع دہندوں کو 'فاصلہء شناسائی' کی استطاعت دی۔ Crapanzano 1980, 12.

کہ جس نے میرے اطلاع دہندوں کی یہ حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی زندگیوں کے بھڑے آشنا پہلوؤں کے سلسلہ میں کھل جائیں اور میرے ساتھ گفتگو میں حصہ لیں۔ مجھے خوشی تھی اور حیرت بھی کہ ان میں سے بہت سے افراد میرے سوالات سننے اور ان پر ہوشیاری کے ساتھ غور و فکر کرنے اور اپنی زندگیوں کی کہانیاں سننے کے متمنی تھے، بہت سی عورتوں کے لئے یہ ایک موقع تھا، جیسے وہ اپنی تمام زندگی ایسے مناسب و موزوں موقع کا انتظار کر رہی تھیں کہ وہ کسی کے سامنے اپنے دل کو باہر رکھ دیں، جو انہیں سننے کے لئے تیار ہو۔

میرے بہت سے مرد اطلاع دہندہ، مختلف منصبوں اور مرتبوں کے ملا تھے میں نے ان میں سے چند ایک سے قم اور مشہد کی زیارت گاہوں میں ملاقات کی تھی اور بعض ایسے تھے کہ جن سے مجھے دوسرے ملاؤں نے ملاقات کرائی تھی اور جن کا میں نے انٹرویو کیا تھا، جب میں نے یہ کہا کہ مجھے ان مردوں سے متعارف کرایا جائے جنہوں نے عارضی (متعہ) شادیاں کی تھیں مجھے اکثر ملاؤں سے رجوع کرنے کی ہدایت کی گئی۔ چونکہ وسیع پیمانے پر یہ یقین کیا جاتا ہے اور بہت سے ملاؤں نے بھی ہدایت کی کہ مذہبی شخصیات، روحانیاں، دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں متعہ نکاح کے معاہدے کرنے کی طرف زیادہ مائل تھے شاید ملا اپنی مذہبی علیت، قد و قامت اور عوامی کردار کی وجہ سے عام طور سے زیادہ متفق نظر آتے تھے اور ایسے موضوعات پر دوسرے آدمیوں کی نسبت گفتگو کرنے کے لئے زیادہ راضی مند ہوتے تھے، ایک وجہ یہ بھی تھی، چونکہ میں نے اس مضمون کے متعلق ابتدائی شیعہ ماخذ کی کتابیں پڑھی تھیں، میں انہیں، ان کی علمی سطح پر بات چیت اور بحث میں مصروف رکھنے کے قابل تھی۔ میرا یقین ہے کہ اس بات نے نہ صرف ان کا شرف بلکہ ان کی رضامندی بھی حاصل کر لی کہ وہ مجھ سے گفتگو کریں۔ حالانکہ اکثریت سازی کرتے ہوئے ملا ہی واحد لوگ نہیں تھے جو عارضی نکاحوں، متعہ کا بندوبست کرتے تھے۔ دوسرے آدمی بھی عارضی نکاح، متعہ کا فائدہ اٹھاتے تھے جیسا کہ میری خاتون اطلاع دہندوں کی سرگزشتوں سے واضح ہوگا۔

ملا مذہبی تعلیم و تربیت کے ایجنٹ ہیں جو زیارت گاہوں، مسجدوں اور ان کے

گمروں میں لوگوں کے لئے کثیر اور طرح طرح کی مذہبی رسوم اور دعائیں پڑھا کرتے تھے اس کے نتیجہ میں وہ خاندانوں اور افراد کے درمیان الحاق و اتحاد قائم کرتے ہیں اور اس طرح وہ مردوں، عورتوں اور ان کے خاندانوں کے وسیع ترین ورگ + س سے واقفیت حاصل کر لیتے ہیں یہ امر انہیں ایک طاقتور حیثیت عطا کرتا ہے اور چونکہ شاید وہ عزت و عظمت، جوان کے مرتبے، کردار اور وظائف سے دلہنتہ ہے اس لئے بہت سے یقین رکھنے والے مردان پر رشک کرتے ہیں اور بہت سی عورتیں بالخصوص وہ جو مطلقہ ہیں یا بیوہ انہیں سکون، زہری اور مذہبی تصدیق کے لئے تلاش کر لیتی ہیں جس طرح خاتون اطلاع دہندگان تھیں اسی طرح یہ مرد اپنی آراء میں نہایت تعاون کرنے والے اور صاف گو تھے۔ ان کے بیانات عورتوں سے مختلف تھے تاہم وہ اپنے انفرادی تجربات کے بارے میں بات چیت کو بالعموم نظر انداز کرتے تھے وہ متعہ نکاح کے لوازم کے متعلق زیادہ تر عام اصول بیان کرنے اور طویل بیانات کا خلاصہ کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے وہ متعہ نکاح کے عوامی پہلوؤں پر زور دینے کا رجحان رکھتے تھے شاید یہ حقیقت کہ ان کی اکثریت ملاؤں پر مشتمل تھی۔۔۔ یا یہ کہ ان سے انٹرویو کرنے والی ایک عورت تھی۔ ایسے خوش گو اور رد عملوں کی تشریح جزوی طور پر کرتے ہیں۔ انہوں نے بار بار زور دیا کہ 'کیا ہے' پر غور کرنے کے بدلے میں 'کیا (صلہ) ہونا چاہئے؟' پر زور دیا ان میں سے بعض مطالعہء متعہ کے لئے میرے ارادوں کی بات بے حد متجسس تھے انہیں انٹرویو کرنے میں کوئی افادیت نظر نہیں آتی تھی اور عورتوں سے گفتگو کرنے میں تو کوئی قائدہ نظر نہیں آتا تھا بالخصوص جب وہ اپنی ذاتی آراء کا اظہار کر چکے ہوتے تھے۔ ان کا استدلال تھا کہ اس کام کی جائے مجھے مطالعہء اسلامی قانون کے لئے اپنا وقت وقف کرنا چاہئے (تھا) ان کی نظر میں اس ادارہ متعہ کو سمجھنے کے لئے یہی مطالعہ کافی تھا بہت سے لوگ مدرسانہ رسائی رکھتے تھے اور یہ حیرت کی بات نہ تھی کہ وہ اچھے واعظ ثابت ہوئے تھے۔

اس کتاب میں نسلی جغرافیہ کا جوڈیٹا (معلوم مواد) دیا گیا ہے اس نظریے کی تصدیق کرتا ہے، چونکہ جنسی فاصلہ پسندی کا اوجھانچہ اور وہ خاص حیثیت جو معاشرتی

ڈھانچے میں مرد اور عورتیں رکھتے ہیں، اور ہر ایک نے مختلف نتائج ظاہر کیے ہیں حالانکہ انہوں نے حقیقت کے مدرکات کو حاشیے سے باہر تک پھیلا دیا ہے۔ see Rosen 1978, 562 دوسری طرف یہ ڈیٹا (معلوم مواد) اس نظریے کو چیلنج کرتا ہے جو ایران میں مرد و عورت کے جنسی فاصلوں کے ڈھانچے کے تصور کی تجسیم بنانے کا رجحان رکھتا ہے اور اس امر کا یقین رکھتا ہے کہ یہ جامد، معلوم مواد اور غیر متغیر ہے see vieill 1978 اور مرد و عورت (اصناف) کے احساسات و افکار ان کے رشتے اور باہمی عمل و رد عمل جو اس مطالعے سے ابھر کر سامنے آتے ہیں، مختلف ہیں نہ صرف ان سے جن کا بیرونی مشاہدین نے اور ان کا کیا ہے بلکہ اس سے بھی مختلف ہے جو سرکاری شیعہ نظریے نے پیش کیا ہے عارضی نکاح، متعہ کے سلسلہ میں عورتوں کے تجربات کا مختلف النوع ہونا اور ان کے محرکات کے نقل و گویائی سرکاری روحانی کمائی، Myth کو چیلنج کرتے ہیں متعہ نکاح کے حصول کے لئے عورت کی قوت عمر کہ صاف طور پر مالی مسئلہ ہے اور یہ اہم گمان ہے کہ تمام عورتیں قدرتی طور پر مفعول Passive ہیں اور اپنے مادی اور جنسی تعلقات میں بھی یہی (مالی) مقصد پیش نظر رکھتی ہیں میرے مقالے کی تحقیق نے نہ صرف عورتوں اور قانون سازوں کے درمیان مدرکات کے انتشار و انحراف کو پیش کیا ہے بلکہ یہ خود عورتوں کے درمیان بھی ہے۔ ایک منطقی نتیجہ کی حیثیت سے میں نے یہ کوشش کی ہے کہ میں اس یقین کا بوجھ اتار دوں جو رشتہء نکاح کرنے اور تعلق زنا قائم کرنے میں صرف مردوں کے ”ہمیشہ مستعد کردار“ ever-active role کو ادا کرنے کی حمایت کرتے ہیں۔

متعہ نکاح کے ادوارے کی معاشرتی تاریخ اور حقیقی عمل کی بابت ڈیٹا (معلوم مواد) کا اختصار، اس رواج کے بہت سے معاشرتی ثقافتی پہلوؤں کے تعین حدود اور خاکہ سازی میں رکاوٹ ہے حالانکہ بے بنیاد باتیں اور ”لکیر کی فقیر قسم“ کی باتیں بھرت ہیں، متعہ کی بابت حقیقی عمل اور معاشرتی حالات کی بابت ٹھوس معلومات کی کمی ہے۔ ایران میں عارضی نکاح، متعہ کی معاشرتی تاریخ کے پہلوؤں کی دوبارہ تشکیل کے لئے، میں نے ذیل کے مخارج و منابع پر اعتماد کیا ہے۔

گذشتہ دو صدیوں کے دوران جو مغربی سفارت کار، سیاح اور مسیحی مبلغ کسی پیشہ ورانہ ضرورت یا کسی دوسرے کام کی غرض سے اس سرزمین سے گزرے، ان کی یادداشتوں سے ہم ایران میں متعہ نکاح کے رواج (عمل) کی جھلکیاں دیکھ سکتے

ہیں۔ Morier 1855; Sheil 1856; Binning 1857; Wille 1866; Curzon 1892; Browne 1893; Wishard 1908; Sykes 1910; Wilson

1941۔ ہم فی الواقعہ کچھ نہیں سیکھتے، تاہم حصہ لینے والوں کے سلسلہ عمر کی بات، ہم ان کے معاشرتی، معاشی، پیشہ ورانہ یا تعلیمی پس منظروں کی ایک تصویر بھی حاصل نہیں کر پاتے۔ عارضی نکاح، متعہ میں مضر زنا کاری سے کشش کئے گئے اور اکثر اوقات خوف زدہ بھی کیئے گئے، مشاہدین نے اپنی نسلی برتری کے تعصبات کو آزادی کے ساتھ بیان کیا ہے ”لکیر کی فقیر“ باتیں، سنی سنائی باتیں، قدر و قیمت کے حامل فیصلے اور غیر منطقی خیالات بیان کئے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈیلائے بیان کرتا ہے: ”یہ نچلے طبقے کی عورتیں ہیں جو، صیغہ، کہلاتی ہیں یا زیادہ صحیح طور پر ”صحی“ کہلاتی ہیں جنہوں نے خود کو اس مقصد کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ De lorey and Sladen 1907, 130 یا مشہد کا شہر جہاں متعہ عام رہا ہے، ایک ایسے شہر کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے: ”شاید ایشیا میں سب سے زیادہ خراب اخلاق شہر ہے۔“ Curzon 1892, 165۔ ڈاکٹر لورے De Lorey اپنی کتاب Queer Things About Persia (فارسی کی بابت عجیب و غریب باتیں) میں، عارضی نکاح، متعہ کا ماقبل اسلام ایرانی رسم و رواج سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں: عارضی نکاح، متعہ اہل فارس کا ایک قدیم ادارہ ہے اگر کوئی ایک روایتی داستان کے ذریعہ فیصلہ کر سکتا ہے جو یہ کہتی ہے کہ ایران کے ہر کلیز، رستم نے ایک تفریحی شکار کے دوران تہمینہ سے ایسا معاہدہ (متعہ) کیا جو شاہ سمگان کی بیٹی تھی، ایک فرزند نامور، سراب پیدا ہوا De lory

1907, 129.

تقریباً بیس برس قبل بینجامن (۱۸۸۷ء) نے یہی داستان میان کی ہے لیکن فارسی ناموں کے زیادہ درست تلفظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ لگتا ہے کہ اس نے بھی

داستانی شوہر اور بیوی کے درمیان ملاقات کی ”مختصر طوالت“ کو اس نکاح کی صورت (متعہ) کی عارضی حیثیت کے ساتھ گڈنڈ کر دیا ہے اس حقیقت کی بنیاد پر کہ شیعہ مسلموں کو مجوسیوں (آتش پرستوں) کے ساتھ عارضی نکاح / متعہ کرنے کی اجازت ہے، بیجا من اعلان کرتا ہے: ”نکاح / شادی کی یہ صورت form اس کی زر تشریحی بنیاد ہے جو رستم و تہمینہ کے متعہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی شہادت ہے۔“

Benjamin 1887, 451

قدرے پیچیدہ اور علامتی کثیر زنی نکاح (ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا رواج) جو زمانہ ماقبل اسلام میں زر تشریح کے پیروں میں رائج تھے بلاشبہ عرب میں رواج پذیر ماقبل اسلام کے نکاحوں / شادیوں کی صورتیں Forms بعض بنیادی خصوصیات میں مشترک ہیں تاہم ان یکنایتوں کی بابت ایک گفتگو / بیان اس تحقیقی موضوع کے دائرے سے باہر ہے یہ کہنا ہی کافی ہے کہ حالانکہ ظاہری طور پر عارضی نکاح کی صورت (کوئی معروف علاقائی اصطلاح نہیں پائی جاتی تھی) ایران ماقبل اسلام میں وجود رکھتی تھی (اگرچہ) یہ ویسی نہ تھی جیسے نکاح کا ادارہ ہے اپنے زر تشریحی معنی و مفہوم میں شوہر یا خاندان کا سربراہ یہ حق رکھتا تھا کہ وہ اپنی بیوی (یا اپنی بیٹی) کو -- ایک رسمی طریق عمل کے ذریعہ اور ایک رسمی درخواست کے جوابی عمل میں -- عارضی بیوی کی حیثیت سے ایک خاص مدت کے لئے اپنی ہی برادری (کیونٹی) کے کسی دوسرے آدمی کے حوالے کر دے Parsa 1983, 650; Perikhanian 1983, 650; et al 1967, 123-31; cf. surushian 1973, 183-84 ایسی صورت میں بیوی مستقل طور پر اپنے پہلے شوہر کے پاس مستقل نکاح میں رہتی، جبکہ بالکل اسی دوران اپنے ہم وطن مرد کے ساتھ ایک عارضی نکاح میں بھی ہوتی۔ اس عارضی ملاپ کے دوران اگر کوئی چھ (بچے) پیدا ہوتا / ہوتے تو وہ بیوی کے مستقل شوہر سے منسوب ہوتا تھا یا بیوی کے (بیٹی ہونے کی صورت میں) باپ کے نام منسوب

ہوتا، جیسا بھی معاملہ ہو (۲۵)۔ Perikhanian 1983, 650.

متلاشی اہل مغرب سے مختلف حالیہ برسوں سے ایرانی دانشوروں نے مردو

عورت یا معاشرہ کے لئے عارضی نکاح / متعہ کے مضمرات بیان کرنے، دستاویزی قلم ہانے، ڈراما کرنے یا تجزیہ کرنے پر ذرا سی توجہ مبذول کی ہے (۲۶)۔ ۱۹۰۶ء کے آئینی انقلاب نے دانشوروں میں دانش ورانہ شدت احساس اور جوش و جذبہ پیدا کیا اور انہیں حسب موقع و محل براہ راست موقف اختیار کرنے کے لئے ابھارا ہے۔ ایسے مسائل، جیسے پردہ، بچوں کی شادی اور عورتوں کے لئے تعلیمی مواقع کی کمی پر لکھا گیا۔ بہر حال عارضی نکاح / متعہ کے مضمون کی بابت مشکل ہی سے براہ راست یا موزوں اظہار کے ساتھ تبصرے کیئے گئے یا ایران میں یا دنیا میں کہیں اور، مردوں اور عورتوں کے لئے اس کے مضمرات پر اظہار خیال کیا گیا ہو۔

اس مرکزی خیال کو عملی طور پر چند ناول نگاروں نے اپنا یا جنہوں نے عارضی نکاح / متعہ کے رواج کی مختلف جتوں کو بوہمی ہوئی دالات اور شائستگی کے ساتھ ڈرامائی انداز میں لکھا، بالخصوص عورتوں پر اس کے منفی اثرات بیان کیئے۔ مشفق کاظمی (۱۹۶۱ء) نے اپنی ایک ناول 'تیراں خوف' میں اسے ایک ذیلی موضوع کی حیثیت سے، ایک عارضی بیوی (مہمی) کی خستہ و برباد زندگی کی منظر کشی کی ہے جو معاشرتی زندگی کی ایک غیر رضامند شکار تھی۔ چوبک (۱۹۶۷ء) اپنی طویل کہانی 'سنگ صبور' میں ایک عارضی بیوی (مہمی) کی زندگی اور موت پر روشنی ڈالتا ہے لیکن وہ عورت کو ایسی آواز نہیں دیتا کہ وہ اپنے خیالات و احساسات کا اظہار کر سکے، وہ کہانی کی ابتدا ہی میں قتل کر دی جاتی ہے۔

آل احمد (۱۹۶۹ء) نے اپنی مختصر کہانی میں جس کا عنوان 'جشن فرخندہ' ہے اس رواج کی تدبیر عمل کو ایک مذہبی رہنما کے ذریعہ روشنی میں لاتا ہے جس کو ۱۹۲۶ میں حکم ملا ہے کہ وہ حکومت کے زیر اہتمام ہونے والی عورتوں کی حریت پارٹی میں شرکت کرے (۲۸)۔ حکومت کے نئے نافذ کردہ قانون بے پردگی سے بغاوت کرتے ہوئے مگر شاہی حکم کی خلاف ورزی کا ارادہ نہ کرتے ہوئے ایک اعلیٰ منصب کا ملا ایک دوست کی بیٹی سے دو گھنٹے کے لئے ایک عارضی نکاح / متعہ کرتا ہے۔ وہ اپنی دو گھنٹے کی بے پردہ عارضی بیوی کے ساتھ تقریب میں شرکت کرتا ہے اور ٹھیک اسی وقت

اس دوران وہ گھر پر اپنی (مستقل) بیوی کو الگ تھلگ رکھتے ہوئے بے پردگی کے ریاستی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

گلستان (۱۹۶۷ء) اپنے ناول 'سفر عصمت' میں نہایت مہارت کے ساتھ ایک نوجوان توبہ کرنے والی بازاری عورت کی 'عصمت' فروشی سے عارضی نکاح / متعہ کی طرف منتقلی کو ڈرامائی انداز میں دکھاتا ہے اور 'عصمت' فروشی اور عارضی نکاح / متعہ کے درمیان ایک تشکیلی متوازنیت کا خاکہ کھینچتا ہے اس جدوجہد میں اس کا رہبر ایک نوجوان خوبصورت ملا ہے۔ آخر کار جمال زادہ (۱۹۵۴ء) اپنے ناول 'معصومہ شیراز' میں ایک بدنام صیغہ (متعہ) عورت کی روح کے حسن کا ایک اعلیٰ منصب ملا کی کثرت جماع کی عادی اور کمیٹی روح سے موازنہ کرتا ہے۔

پہلوی حکومت کے آخری دو عشروں میں کئی حلقوں سے عارضی نکاح / متعہ کا موضوع 'حملوں کی زد میں آیا۔ ان میں خواتین کے جراثیم جیسے 'زن روز' (آج کی عورت) بھی شامل تھے۔ Zan-i-Ruz, see also Manuchihrian 1978. بہر حال ان تنقیدی مضامین کے تیز و تند جوابی عمل نے 'بعض مذہبی رہنماؤں کو اظہار خیال کرنے پر اکسایا اور مرحوم آیت اللہ مطہری نے نمایاں حصہ لیا (۲۹)۔

عمرانی علوم کے مطالعات کی شدید کمی اس موضوع کی بابت مذہبی اور قانونی دستاویزات کی کثرت کی مخالفت میں جی ہوئی ہے (۳۰) اسلام میں عورت 'نکاح' اور خاندان کے متعلق بے شمار کتابیں اور مضامین لکھے گئے ہیں ان سب نے قانون کے قانونی اور اخلاقی پہلوؤں پر زور دیتے ہوئے بتایا ہے کہ کیا ہونا چاہیے؟ سنی مسلمانوں کے الزامات 'زنا کاری' کے دوش بدوش 'اکثر مذہبی قانونی دستاویزات' ادارہ متعہ کے دفاع پر مشتمل ہیں۔ مغرب کی نئی مخالفتوں سے مقابلہ آرائی کرتے ہوئے 'بہر حال بعض تعلیم یافتہ ایرانی عورتوں اور مردوں کی طرح متعہ کی سرکاری شیعہ تشریح 'سرک کر' نکاح / شادی کی ایک صورت کی حیثیت سے اس کے دفاع میں آگئی ہے اور ہم غسر معاشرہ کی ضروریات کی مطابقت کے حوالے سے اس ادارے کی صداقت ثابت کی جا رہی ہے۔

ان سب شائع شدہ ذرائع کے ڈیٹا (معلوم مواد) 'عارضی نکاح / متعہ مرد و

عورت تعلقات، عورت مرد، جنسیات، عصمت فروشی اور اسی قسم کے دوسرے مسائل کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ سب مردوں کی تحریریں ہیں خواہ اس مضمون کی طرف حقارت آمیز یا ہمدردانہ رویہ ہو یا تنقیدی یا حمایتی انداز اختیار کیا گیا ہو۔ اس مضمون کے متعلق عورتوں کے اپنے خیالات اور مدرکات کو بے سروپا باتیں تصور کیا گیا ہے اور روایت کے مطابق ان باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔

مختصر تشریحات

تمہید

(۱) اصطلاح 'متعہ' کی بنیاد عربی زبان ہے اور اس کا ترجمہ کیا گیا ہے جیسے 'مشروط نکاح'، 'حق متمتع'، 'نکاح'، 'عارضی نکاح' اور 'طے شدہ معاہدہ'، 'نکاح' حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ 'مسرت کا نکاح' / 'شادی' ہے۔ ہم نے یہاں اصطلاح 'عارضی نکاح' / 'شادی' استعمال کی ہے کیونکہ یہ متعہ نکاح کی فارسی اصطلاح کا زیادہ صحیح ترجمہ ہے جو ازدواج موقت (نکاح جس کا وقت / میعاد مقرر) ہوتی ہے۔

(۲) اگرچہ شجّت Schacht یہ دلیل دیتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے 'متعہ' کی روایت کو ممنوع قرار دیئے جانے پر اسے ترک کر دینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور اسے (عمرؓ کی روایت کو) دوسری متبادل روایات کے مقابلے میں زیادہ معتبر کیوں نہ تصور کیا جائے۔ Schacht, 1950, 267 بہر حال یہ سوال کہ متعہ پر واقعاً کس نے پابندی لگائی؟ یہاں موضوع بحث نہیں ہے میں مقبول عام شیعہ عقیدت کو تسلیم کروں گی جو حضرت عمرؓ کو اس پر پابندی عائد کرنے کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔

(۳) بعض سنیوں نے اس قانون کو چالاکی سے زیر دامن لانے میں قطعی

جدت طبع سے کام لیا ہے، یہ کہ وہ نجی طور پر ایک ٹائم نیل سے اتفاق کر لیتے ہیں لیکن اسے نکاح شادی کے معاہدے میں شامل نہیں کرتے اور مخصوص وقت کے خاتمے پر، شوہر طلاق کا فارمولا زبان سے ادا کرتا ہے اور اس طرح شادی کا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔ - See "Muta" 1927, 775; Levy 1933, 2: 149;

Snouck Hurgronje 1931, 12-13

(۴) اہل تشیع، شیعہ فقہ (قانون) کی بنیاد کو امام جعفر صادق (وفات ۷۶۵ء) کے فرمودات سے بتاتے ہیں جو رسول اکرم محمدؐ کی آل اولاد میں سے ہیں اور شیعوں کے امام ششم ہیں جیسا کہ دوسرے بادہ امامی شیعوں کی طرح امام صادق کو میرا عن الخطا سمجھتے ہیں Nasr 1977, 14 اس لئے ان کے فرمودات میں غیبی اختیار تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کے تصورات اور اعلانات، شیعہ فقہ کے ایک سب سے زیادہ مخصوص مخرج Source کی تشکیل کرتے ہیں۔ دسویں صدی عیسوی کے آخری حصے کے بعد تین شیعہ علماء نے شیعہ فقہ کو منظم کیا اور باقاعدہ ترتیب دیا تھا ان میں سے ایک مشہور و معروف (عالم) گیارہویں صدی کے ابتدائی دور کے عالم شیخ ابو جعفر محمدی طوسی (۱۰۶۷-۹۵۵ء) تھے جن کی کتاب 'النہایہ' (۱۹۶۳ء) سے میں نے وسیع پیمانے پر فائدہ اٹھایا ہے دوسرے میں نے اس دور کی ایک یاد وہیت اہم کتابوں کو تاریخی ادوار سے اور تاریخی ترتیب کے ساتھ منتخب کیا ہے، ان میں شامل ہیں: رشید الدین المیودی نے خواجہ عبداللہ انصاری (۱۰۶۹-۱۰۰۶ء) کی تفسیر کے بارہویں صدی کے ایڈیشن کو مرتب کیا ہے جو کشف الاسرار وحدت الابرار (۶۱-۱۹۵۲ء) کے نام سے مشہور ہے۔ شیخ ابو الفتوح حسین ابن علی رضی کی بارہویں صدی کی تفسیر (۶۸-۱۹۶۳) محقق نجم الدین ابو القاسم جعفر حلی (۷۷-۱۲۰۵ء) شرائع الاسلام (۱۹۶۸ء) اور 'مختصر ثانی' (۱۹۶۳ء) جیسا کہ حلی کی باقاعدہ مربوط کتاب کو مذہبی اور فقہی تعلیمات میں نہایت وسعت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، میں نے دوسروں کے مقابلہ میں اس کے منفرد اسلوب سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔ دیکھیے 'خدامن لمعالج' مصنفہ مدی غنفری

(۱۹۵۷ء): یہ مصنف یہ تسلیم کرتا ہے کہ 'لمعالجہ' کا یہ نسخہ محمد ابن مکی اسماعیلی جزینی (۸۳-۱۳۳۳ء) کی کتاب 'لمعالجہ دمشق' کی شرح ہے یہ مصنف (اسماعیلی جزینی) شہید اول کے نام سے بھی معروف ہے اور یہ کہ یہ کتاب ابتدا کی طور پر زین الدین ابن اسماعیلی الجبلی (۵۸-۱۵۰۶ء) کی کتاب 'روضۃ البہائیہ' سے لی گئی ہے جو 'شہید ثانی' کے نام سے بھی معروف ہے ابن مضعین کی عظیم علمی کتابیں موجودہ دور میں قم اور مشهد کے مذہبی مراکز میں بطور نصابی کتب استعمال کی جاتی ہیں اس ماخذ کی مقبولیت کی وجہ سے میں اس رواج کی پیروی کروں گی اور حوالے کے لئے مصنف کے نام کی جگہ مضمون و موضوع کو بیان کروں گی:

'کتاب النقص' (۱۹۵۲ء) مصنف ابو الجلیل رضی قزوینی (پندرہویں صدی) کتاب 'حلیۃ المتقین' مصنف علامہ محمد باقر مجلسی (۱۷۰۰-۱۶۲۸ء) میں نے معاصر علماء کی کتب سے 'آئین ما' (۱۹۶۸ء) مصنف محمد حسین کاشف الغطاء (۱۹۵۳-۱۸۷۷ء) مذہبی کتابوں کی شرحیں 'توضیح المسائل' مصنف آیت اللہ خمینی (ولادت ۱۹۵۲ء) اور دوسری کتاب مصنف حاج سید ابو القاسم خوئی (ولادت ۱۸۹۹ء) 'شیعہ اسلام' (۱۹۷۷ء) مصنف آیت اللہ علامہ سید محمد حسین طباطبائی (۸۲-۱۹۰۳ء) اور 'نظام حقوق زن در اسلام' (اسلام میں عورتوں کے قانونی حقوق ۱۹۷۳ء) مصنف آیت اللہ مرتضیٰ مطہری (وفات ۱۹۷۹ء)۔ آخر الذکر مصنف نے اسلام میں عورت کی حیثیت، نکاح اور جنسیت کے متعلق نہایت سلیط لکھا ہے۔

(۵) خاص مسائل کی وضاحت کے لئے اپنی مذہبی تشریحی کتابوں میں آیت اللہ حضرات نے جہاں کوئی خاص جواب یا وضاحت کی ہے وہاں نشان P استعمال کیا گیا ہے اس کتاب میں آیت اللہ خمینی کے دو نسخے استعمال کیے گئے ہیں ابن مکی ایک پر کوئی تاریخ درج نہیں اور دوسرے پر ۱۹۷۷ء کا سال لکھا گیا ہے اس لئے جہاں بھی حرف P مختص کیا گیا ہے تو یہ اس خاص صفحے کے نمبر کا حوالہ ہے۔

(۶) ابن کے علاوہ جو مخصوص نہیں ہیں وہ میں نے فارسی سے انگلش میں دوسرے تمام تراجم کیے ہیں۔

(۷) حالانکہ دونوں صورتوں (مستقل نکاح اور متحد) کے چھ قانونی طور پر

یکساں حقوق رکھتے ہیں لیکن حقیقت میں عارضی ملاپ سے پیدا ہونے والے بچوں کے لئے کسی حد تک بدنامی و رسوائی کا معاشرتی درجہ سمجھا جاتا ہے اس وقت جب کسی (صحی) بچے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے تو ان دور شستوں کے درمیان اختلافات کو ذیل کے محاورہ سے اس طرح بیان کیا جاتا ہے: 'کیا میں صینہ (متعہ) سے پیدا ہونے والا چہ ہوں؟' (۸) آئیڈیالوجی و نظریہء حیات سے میرا مفہوم ہے 'ثقافت کا وہ حصہ جس کا

تعلق عقیدہ و قدر کے نمونوں کے قیام اور دفاع سے ہوتا ہے۔' Fallers, cited by

Geertz 1973, 231

(۹) عارضی نکاح (متعہ) کے بعد ہنوں کے ڈھیلے پن کو ان تبصروں سے نمایاں کیا جاسکتا ہے جو حجۃ الاسلام ممدوی کرمانی نے جریدہ ہفت روزہ 'زن روز' (آج کی عورت) کے وقائع نگاروں سے بات چیت کے دوران کیئے تھے جنہوں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ اس صورت کی شادی میں عورتوں اور بچوں کی حیثیت کی وضاحت کریں۔ انہوں نے کہا: 'میں نے اپنی بیویوں کو اکثر و بیشتر یاد دلایا ہے کہ نکاح کرنے کا حق ان کے پاس ہے جہاں تک ممکن ہو سکے ایک دستاویز (تحریر) کے بغیر عارضی نکاح (متعہ) نہ کریں اگر آپ ایسا کرنے (کسی دستاویز کے بغیر نکاح کرنے) پر رضامند ہیں تو ایک آدمی ایک ماہ یا دو ماہ کے لئے عارضی نکاح (متعہ) کرنے پر زیادہ مسرت محسوس کریگا اور پھر وہ اپنے کاروبار کے لئے رخصت ہو جائے گا بالخصوص اس وقت کہ جب یہ آدمی غیر ذمہ دار اور نکما واقع ہوا ہو۔ اب چونکہ یہ عارضی نکاح (متعہ) ہے (اس لئے) عدالتیں قانون پر پوری قوت سے عملدرآمد نہیں کراتیں۔ اس لئے ایک چہ جو اس قسم کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے 'اپنے باپ کو نہیں جانتا تو جب وہ (ایسی عورتیں) ان کی ولدیت قائم کرنے سے قاصر ہوتی ہیں تو عدالت سے رجوع کرتی ہیں اس لئے کہ ایک شخص ایک قیاسی نام 'حسن علی' رکھتا ہے تو ہم اسے ولادت کا سرٹیفکیٹ جاری

نہیں کر سکتے۔ Za'ri Rauz: 1986, 1060, 16.

(۱۰) 'لن کا طریقہء کار حسب ذیل ہے: ایک شخص کو جس نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہے جج کے سامنے چار مرتبہ قسم کھانا پڑتی ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہا ہے۔ تب

اسے پانچویں بار 'لعنت لبدی' کا حلف اٹھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ 'خدا کا عذاب مجھ پر نازل ہو اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں' تب حج اس کی زوجہ سے کہتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے الزامات پر اپنا رویہ ظاہر کرے۔ اگر وہ اس کے الزامات کو تسلیم کر لیتی ہے تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا اور اب اگر وہ اصرار کرتی ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو اسے چار مرتبہ قسم کھانا پڑتی ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ تب پانچویں بار حج اسے حلف اٹھانے اور یہ کہنے کے لئے کہتا ہے کہ 'خدا کا قہر مجھ پر نازل ہو اگر وہ (شوہر) حق پر ہے'۔ تب حج اس مستقل نکاح / شادی کو ہمیشہ کے لئے منقطع کر دیتا ہے۔ شوہر کے کوڑے مارے جائیں گے اگر وہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ اور (بھورت دیگر) اگر وہ حق پر ہوتا ہے تو زوجہ کو سنگساری کے ذریعہ ہلاک کر دیا جائے گا۔ Tusi 1964, 532-37; Hilli SI, 939-55 and MN, 265-67, "Nikah" 1953, 569; Katuzian 1978, 107; Langarudi 1977, 123; Shafa'i, 1973, 211

(۱۱) ۱۹۷۸ء میں جیسے جیسے میری ریسرچ ترقی کرتی گئی، ایک دلچسپ مظر کا آغاز ہونے لگا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے دعوؤں سے دستبرداری کے باوجود مزید تفتیش ہونے پر اپنے رشتے دار دوست یا شناسا کی شناخت کی جس نے عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کیا۔ دو۔ مجھے یقین ہے کہ ایک عارضی نکاح / متعہ پہلے عام تھا اور اب بھی زیادہ عام ہے جبکہ بہت سے ایرانی اقرار کریں یا تسلیم نہیں کریں گے۔

(۱۲) ان دونوں موضوعات پر ایک معاصرانہ جائزہ لینے کے لئے آیت اللہ مطہری کی کتاب 'نظام حقوق زن در اسلام' (اسلام میں عورتوں کے قانونی حقوق) Mutahhari 1974. اور اخلاق جنسی در اسلام و جہان غرب (اسلام میں اخلاق جنسیت اور جہان مغرب (n.d) اور اسی طرح طباطبائی (et al) کی کتاب 'متعہ ازدواج موقت' (متعہ عارضی نکاح c a 1985 دیکھئے۔

(۱۳) اسی طرح ایران کے بہت سے دیہی علاقوں اور دیہات میں متعہ / نکاح شادی کو شرمناک سمجھا جاتا ہے جبکہ یہ فعل شہری علاقوں میں زیادہ پسندیدہ ہے جیسا کہ

دیسی مسعیاں چھوٹی ہوتی ہیں اور مرد لوریاں ایک دوسرے کے بالتقابل رہتی ہیں لوگ اپنے ہی دیہات میں متحدہ ر عارضی نکاح کا معاہدہ کرنے کو نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ ایسے تعلقات کو راز میں رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے لوگ جو عارضی نکاح ر متحدہ کے خواہشمند ہوتے ہیں وہ اکثر ایران میں متحدہ زیارت گاہوں میں سے کسی ایک زیارت گاہ کا سفر کرتے ہیں۔ (۱۴) 'ثواب' کے لغوی معنی انعام ر صلہ ہوتے ہیں اسے خدا اور بنی نوع انسان کے درمیان ایک ر اور راست رابطہ سمجھا جاتا ہے یہ اعلیٰ ترین معبود اور اس کے بندوں کے درمیان خداوندی معاہدہ ہوتا ہے اور جیسا کہ اچھے کاموں کا اچھا بدلہ دیا جاتا ہے بیلے کی توقع انعام یافتہ حمایت کے ساتھ کی جاتی ہے۔

(۱۵) حالانکہ معاصر علماء حیثیت مجموعی یہ استدلال کرتے ہیں کہ متحدہ ر عارضی نکاح کا وجود صحت عامہ کو فروغ دیتا ہے (اسے ر قرار بھی رکھتا ہے) اور ان (علماء) کی طرف سے صحت عامہ کامیاب نظریاتی طور پر ایک ایسا مفروضہ ہے کہ جس کے لئے ثبوت درکار ہوتا ہے۔ وہ مرد کی جنسی تسکین اور صحت عامہ کے درمیان ایک اضافی اشتراک سماتے ہیں یعنی اگر آدمی جنسی طور پر مطمئن ہیں تو صحت عامہ ر قرار رہتی ہے ان علماء کا یقین ہے کہ عارضی نکاح ر متحدہ نہ صرف مردوں کو جنسی طور پر مطمئن رکھتا ہے بلکہ یہ انہیں پیشہ ور طوائفوں کے پاس جانے سے بچاتا ہے اس لئے صحت عامہ کی ضمانت دی جاتی ہے اور اخلاق کو بلند رکھا جاتا ہے یہ علماء عارضی نکاح ر متحدہ اور خطرات صحت (جیسے امراض خبیثہ جو ہم بستی سے پیدا ہوتے ہیں) کے امکان کے درمیان اشتراک کو مسترد کرتے ہیں۔

See Mutahhari 1974; Taba taba'i et. al. ca. 1985; Bihishti ca. 1981 and Bahunar et. al 1980 جہاں تک میرے علم میں ہے عارضی نکاح ر متحدہ کے سلسلہ میں جنسی اختلاط سے پیدا ہونے والی 'ایڈز' (ماری) کے حلقہ کچھ نہیں کہا گیا ہے۔

(۱۶) اس موضوع پر لیکچر ۱۹۸۰ء میں مسجد حسینہ لارشا میں دیئے گئے جو شمالی تہران میں ایک مشہور معروف مسجد اور تعلیمی مرکز ہے۔ ۱۹۷۸ء میں جب شاہ کے خلاف

بغلات لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی میں نے ایک 'نص خواتین مذہبی اجتماع' میں شرکت کی تھی جس میں ایک نوخیز لڑکی کلیدی واعظہ تھی اس نے اسلام میں عورت کے کردار پر تقریر کی اور امام علیؑ (شیعوں کے پہلے امام اور رسول کے داماد) سے اتفاق کرتے ہوئے اپنی تقریر کے خاتمے پر کہا: 'مردوں کے سامنے عورت 'ذہانت' مذہب اور ورثے میں کم ہے۔ بعد میں ایک معروف متقی عورت جو قم میں ایک مکمل نسوانی اقامت گاہی اسکول کی ڈائریکٹر ہے' کے مکان پر نجی طور پر' میں نے اس سے انٹرویو کیا۔ تبم بہرہ وزی کی طرح اس نوجوان پر جوش واعظہ نے کہا کہ اسے اپنے شوہر کے محض نکاح / نکاحوں پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا مگر طیکہ وہ ان کا تمنائی ہو۔ اس لئے ایسا لگتا تھا کہ اس نے غالب نظریئے (متحدہ) کو پوری طرح اندرونی حیثیت دیدی تھی یہ کہ اس کی عقلیت یہ تھی کہ چونکہ مرد کی بار بار پیش آنے والی جنسی ضرورت کے پیش نظر مذہبی اور قانونی طور پر متحدہ مقرر و رائج ہے تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ ہمارے انٹرویو کے وقت تک اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ ہماری میزبان جو اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر چکی تھی اور اس کی دو نوجوان بیٹیاں تھیں 'شادی شدہ مردوں کے متحدہ / نکاح کرنے کی شدید مخالف تھی' لیکن اپنے مذہبی معتقدات کی وجہ سے وہ عارضی نکاح / متحدہ کے لوہے کی خود مذمت نہیں کر سکتی تھی۔

(۱۷) ہر قسم کے شادی معاہدوں کا اندراج رجسٹریشن ۱۹۳۱ء میں ایک قانونی ضرورت اختیار کر گیا، بہر حال اس قانون نے عارضی نکاحوں / متحدہ کے رجسٹریشن پر کم ہی اثر ڈالا۔ اکثر بعض مستقل نکاح معاہدے بھی رجسٹریشن کے بغیر ہی رہتے۔ شاید اس لئے کہ اس کے بعد سے عناصر تھے۔ بعد سے چھوٹے دیہات میں قانونی نمائندوں کی کمی 'مقامی رجسٹریشن دفاتر کا فاصلہ' قانون کے متعلق کم آگاہی، کم سنی رجحان کے نکاحوں کے متعلق اطلاع دہی سے غیر رضامندی اور اسی قسم کی دوسری باتیں۔

(۱۸) یہ نیا اور قیاسی اعتبار سے صحت کو نقصان سے چلانے کے لئے انتظام ہے ' اگرچہ فی الحقیقت یہ صحت کے لئے نقصان دہ ہی ثابت ہوا ہے عبادت گزار اور زیارت کار جو اندرونی مقام مقدس تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر دھکم پیل میں پھنس جاتے ہیں اور

پر جوش افراہ کے لئے واپس آنے کا کوئی راستہ نہیں رہتا۔ میں نے بہت سی عورتوں کو دیکھا جو بھید میں رہنے کی وجہ سے نقاہت محسوس کرتی تھیں۔ بہت چچ پکار کے بعد اور دوسری بہت سی عورتوں کی تنبیہ سے ان عورتوں کی ہر وقت مدد کی جاسکتی تھی اور روضے کے مرد کارکنوں کی جھڑکیوں کو سنا جوا نہیں تازہ ہوا کی طرف پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

(۱۹) دسمبر ۱۹۸۱ء میں میں نے ایک غیر شادی شدہ نوجوان عورت کا انٹرویو کیا جو قم میں ایران۔ عراق جنگ کی ایک پناہ گزین تھی اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ جب وہ ایک زیارت گاہ کے صحن میں چل رہی تھی 'ایک ملا نے اس کے کان میں کہا کہ وہ اس کی میضہ (متعہ زوجہ) بن جائے۔ اس نے مزید بتایا کہ اس نے چاروں طرف دیکھا اور مشکل سے فیصلہ کرتے ہوئے کہ اس کی کس بات نے ملا کو یہ موقع دیا کہ وہ کہے کہ وہ اس کی میضہ بن جائے؟ اس نے یہ نوٹ کیا کہ اس نے اپنی نقاب کے اندرونی حصے کو باہر کر رکھا تھا اس نے اسے جلدی سے گرا لیا اور ملا کی متجسس نگاہوں کے سامنے اسے صحیح کر لیا اور پھر نہایت حقارت آمیز انداز میں آگے نکل گئی۔

(۲۰) فولادی جالی والی کھڑکی نہ صرف میضہ مرد اور عورتوں کی خواہشات کو قریب تر لاتی ہے مقامی لوگوں کے عقائد کے مطابق یہ دوسرے کمالات بھی دکھاتی ہے جیسے اندھے کی بینائی واپس آجاتی ہے، معذور افراد کو طاقت میسر آجاتی ہے اور بیمار کی صحت حال ہو جاتی ہے۔

(۲۱) مجھے ۱۹۸۶ء میں ایک پرکشش قانونی تنازعے کا علم ہوا جو ایک عارضی نکاح (متعہ) کے متعلق تھا جو مغربی ریاستہائے متحدہ امریکہ میں واقع ہوا تھا۔ ظاہر ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ایرانی عورت اور ایک امریکی پروفیسر 'نجی طور پر متعہ نکاح کے مختصر وقتی معاہدے پر متفق ہوئے تھے۔ متعہ نکاح کا خیال ایرانی عورت نے امریکی مرد کو تجویز کیا جو اس سے مناکحت کا طلب گار تھا جس کو اس (امریکی) نے حقیقت میں سنجیدگی سے نہیں سمجھا بلکہ اسے خوش کرنے کی حد تک سمجھا اس عورت کے نزدیک یہ ایک پابند اخلاقی اور قانونی معاہدہ تھا جیسا کہ اس نے بعد میں عدالت میں دعویٰ کیا۔ (بہر حال) دو سال تک کئی مرتبہ وہ اپنے

معاهدے کی تجدید کرتے رہے۔ جب امریکی مرد نے اپنی عارضی بیوی کو چھوڑ دیا تاکہ دوسری عورت سے شادی کر سکے (جب وہ اسے عدالت لے گئی اور ایک موزوں مناکحتی تصفیے کا مطالبہ کیا۔ یہ مقدمہ ابھی زیر غور ہے۔

(۲۲) ۱۹۷۸ء میں جب آیت اللہ خمینی جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے اس وقت ایران میں آیت اللہ شریعت مداری سب سے اعلیٰ مذہبی رہبر تھے آخر الذکر پر 'بعد میں اسلامی حکومت کے خلاف تحریمی کارروائیوں میں حصہ لینے کا الزام عائد ہوا' اس لئے وہ اپنے لقب اور قیادت (کے شرف) سے محروم کر دیئے گئے یہ ایسا اقدام تھا جو شیعہ اسلام کی تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ آیت اللہ شریعت مداری نے ۱۹۸۶ء میں انتقال کیا۔

(۲۳) زیارت گاہوں میں کچھ وقت گزارنے کے بعد میں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ علاقے جو زیارتیوں کی آمدورفت کے لئے اہم راستے تھے ان کی فوجی نوعیت کی قدر و قیمت ہے ہزار ہا زیارتی جو ان علاقوں سے گزرتے ہیں ملاؤں کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں جو وہاں ان کے لئے بعض مطلوبہ مذہبی رسوم انجام دینے کے لئے بیٹھتے تھے۔ تم اور مشد میں 'میں نے دیکھا کہ ملا ان ظاہری دولت خیز اور نفع خٹش گوشوں میں باری باری بیٹھتے تھے۔

(۲۴) میں نے قم کی ایک زیارت گاہ میں دونوں جوان عورتوں کا انٹرویو کیا ان میں

سے ایک 'ایران۔ عراق جنگ کی پیچیدگیوں کی باہت بہت غضبناک تھی اور یہ واقعہ بھی تھا کہ وہ شادی کرنے اور مستقل آباد ہونے کے قابل نہ رہی تھی جب میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ ایک صیغہ (متعہ نکاح) کرنے کے بارے میں غور کر سکتی ہے؟ وہ میرے سوال پر پریشان ہوئی اور کہنے لگی: میں ان گندے ملاؤں سے نکاح کرنے کے مقابلہ میں مرنے کو ترجیح دوں گی۔ ظاہر ہے کہ اس نے یہ سمجھ لیا تھا کہ صیغہ (متعہ) نکاح کے معاہدے صرف ملا ہی کرتے ہیں۔ میں نے اس امر میں کوئی دانش مندی محسوس نہیں کی کہ اس عورت سے یہ بات چیت جاری رکھی جائے۔

(۲۵) حالانکہ عارضی نکاح رمتعہ کی 'زر تشتی' صورت متعہ نکاح اور عرب کے قبل اسلام نکاح یعنی 'استبزع' انٹر کورس (مباشرت کے لئے کی جاتی تھی) کے درمیان ایک مختلف النسل معاملہ دکھائی دیتا ہے آخر الذکر نکاح کی صورت میں قوت مردانگی سے

محروم ہونے کی حالت میں ایک شوہر ایک دوسرے مرد کی مدد حاصل کر سکتا ہے جو اس کی زوجہ کو حاملہ کر دے۔ جب اسے اپنی بیوی کے حاملہ ہونے کا یقین ہو جاتا تو (دوسرے) عارضی شوہر کو مزید ذمہ داریوں سے نجات دیدی جاتی اور مستقل شوہر اپنے ازدواجی فرائض کی انجام دہی میں لگ جاتا، وہ بچے کے باپ کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ زر تفتی عارضی نکاح کو ”نماداری کے ایک فرد سے یک جہتی“ کی حیثیت دی جاتی تھی لیکن انٹر کورس (مباشرت) کے لئے عربی ’نکاح‘ کو صرف حمل حاصل کرنے کا اقدام سمجھا جاتا

تھا۔ Perikhanian 1983, 650; Memissi 1975, 35-36

(۲۶) غفلت شعاری یا تفہیک کے ایسے رجحانات ایران میں اب تک عام ہیں مجھے لوگوں نے بار بار چیلنج کیا جو یہ محسوس کرتے تھے کہ عارضی نکاح ر متہ کا مطالعہ دباؤ ڈالنے والی مالی ضروریات، ایران عراق جنگ کے دوران کے حالات، معاشرتی و سیاسی انتشار و بد نظمی کے دوران --- ایسے حالات ہیں یقیناً معمولی اور فضول سی بات ہے۔

(۲۷) دیکھئے مثال کے طور پر ایرج مرزا (n.d) فرخ یزدی (۱۹۴۱) عشقی (n.d)

اور یہار (۱۹۶۵ء) کی نظمیں، جو سماجی شعور کی حامل ہیں۔

(۲۸) دسمبر ۱۹۳۶ء میں قانون بے حجابی Unveiling Act 1936 منظور کیا

گیا۔

(۲۹) آیت اللہ مطهری اور جریدہ ’زن روز‘ (آج کی عورت) کے اہل قلم

حضرات کے درمیان سلسلہء مضامین اور مبادلات کے جائزے کے لئے ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۷ء کے جریدہ ’زن روز‘ کے شمارے دیکھئے۔

(۳۰) متذکرہ بالا مختصر نوٹ نمبر ۴ دیکھئے۔

حصہ اول

قانون نفاذ کی حیثیت سے

۱۔ نکاح : معاہدے کی حیثیت سے

۲۔ مستقل شادی : نکاح

۳۔ عارضی نکاح : متعہ

نکاح : معاہدے کی حیثیت سے

مبادلہ ایک منظر کلی کی حیثیت سے ہمہ اہی سے ایک کلی مبادلہ ہے (اس میں) خوراک، تیار شدہ اشیائے استعمال، اور یہ کہ اشیاء کا سب سے زیادہ قیمتی زمرہ 'عورتیں' شامل ہیں..... تب یہ جان کر، حیرت نہیں ہونی چاہئے کہ عورتیں قابل مبادلہ اشیاء میں شامل ہیں، اس طرح وہ بلند ترین زمرے میں ہیں، لیکن اسی وقت، دوسری اشیاء کی طرح، وہ مادی اور روحانی بھی ہیں۔

—Levis - Strauss

'The Elementary Structures of Kinship'

(لیوی اسٹراس: 'خاندانی رشتوں کے ابتدائی ڈھانچے')

اسلامی نکاح، مبادلہ کا ایک معاہدہ ہے جس میں ایک قسم کا (تصور) ملکیت شامل ہے۔ کچھ رائج الوقت سکے یا قیمتی اشیاء کے مبادلہ میں جو مرد، غورتوں کو ادا کرتے ہیں، انھیں جنسی ملاپ کا ایک امتیازی حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اسلامی قانون (فقہ) کے تمام مکاتب فکر نکاح کو ایک معاہدہ، عقد، تصور کرتے ہیں یہ معاہداتی مبادلہ جو ایک مسلم نکاح کی روح ہوتا ہے، قانون اور مذہب کی نگاہ میں جائز ہوتا ہے۔ معاہدہ نکاح کے تصور کا تجزیہ کرنے اور معاہدہ مبادلہ کے حوالے سے زن و شو کے رشتوں کو سمجھنے کے کیا معنی ہیں؟ اس کے متعلق کم ہی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح، اس موضوع پر بھی کم ہی کام کیا گیا ہے کہ ایک ایسی تشکیل تصور، قانون

سازوں کے مفروضات کی بابت کیا انکشاف کرتی ہے جو مردوں، عورتوں اور ان کے باہمی رشتوں کی بابت ہیں یا اس پر کہ اس کے پس پردہ کیا عقلی دلیل ہے؟ (اس کتاب کے) اس حصے میں 'معادہء نکاح کے تصور کے مواد کو یکجا مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے شرعی تنوعات کو کچھ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور ان پر بحث کی گئی ہے۔ معادہ کے منطق جو ہر جگہ پائی جاتی ہے، میں اسے روشنی میں لارہی ہوں نیز اس کے ڈھانچے اور فرائض کی پیچیدگیوں کو منظر عام پر لارہی ہوں جو ہر صنف (مرد و عورت) کی اپنی ہوتی ہیں اور دوسروں کے مدارکات کے لئے ہوتی ہیں۔

شیعہ اسلام میں تصور معادہ کے مضمرات کو بیان کرنے سے میرے دو مقاصد ہیں: اول، 'تصور معادہ پر روشنی ڈالنا' تاکہ یہ مظاہرہ کیا جاسکے کہ اسلامی نظریہء حیات، عورتوں اور انہی جنسیت کے لئے زیادہ پیچیدہ ہونے کے ساتھ مرد و عورت کے متضاد احساسات کی دو گر فکلی ambivalent ہے جو ارتقاع اور 'تجسیم' کے عام (اور تقریباً قدیم) محوری دلائل سے زیادہ اہم ہیں۔ دوم، معاشرہ میں عورتوں کے مقام کو ترقیاتی نقطہء نگاہ سے دیکھتے ہوئے، نقصان اور منافع کی بنیاد پر ایک طویل مدت کی معنویت و تقابلی تناظر، تسلسل اور تغیر، تضاد اور مصالحت کو پیش کرنا ہے جو شیعہ مسلم عورت کی چمک دار قانونی حیثیت میں ہوتا ہے جیسا کہ وہ چین و لڑکپن (کنوار پنے کی عمر) کے ذریعہ بلوغت (مناکحت اور جنسیت کی عمر) تک اور پھر طلاق اور حالت بیوگی (حد شعور اور مشکل منافع دینے کی حالت) کے دور تک پہنچتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک مرحلہ اپنے منفرد قانونی اور معاشرتی فرامین اور اتدائی احکام کا حامل ہے۔

عورتوں کا مقام

گذشتہ دو عشروں کے دوران، مشرق وسطیٰ میں، مسلم عورتوں کے مقام اور حیثیت کی بابت نسلی جغرافیائی اطلاعات میں ایک ڈرامائی طاقتور لہر آئی ہے جیسا کہ علاقے کی بابت ہماری معلومات میں اضافہ ہوا ہے تاہم مسلم عورتوں کے مقام کے

مطلق مختلف آراء کا اظہار کیا گیا ہے، مگر آہستہ آہستہ یہ منظر زیادہ حیران کن ہو گیا ہے اور بیلاوی طریقاتی اور نظری سوالات پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ اختلاف آرکی دونوں مسائل کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو خصوصی تناظر اور عورتوں کے مقام اور عالمی نظریات کی تصور سازی کے مسائل کے حامی ہیں۔ ہم یہ سب، غالب اور بظاہر مخالف تناظروں میں دیکھ سکتے ہیں جو مشرق وسطیٰ میں عورتوں کے مقام کی بابت بیان کیئے گئے ہیں۔

پہلا نظریہ، جسے نظریاتی طور پر تسلیم کرنے والے، ہم عصر مسلم مبصرین۔۔۔ (یعنی) ابتدائی طور پر مردوں۔۔۔ نے مرتب کیا ہے۔ مسلم عورت کے مقام کو کمتر ظاہر کرنے کے اثر انگیز مغربی فہم و ادراک کے جواب میں اسلام کا دفاع کرتے آرہے ہیں۔ ان علماء کے لئے علیحدگی کا نقطہ، قرآن مجید اور رسول اکرم کی سنت ہے جو اسلامی قانون (فقہ) کے دو الہامی ذرائع ہیں۔ نتیجہ میں ان کے عقلی دلائل اور حق بجانب حجت کرنے کے دلائل زیادہ تر یکساں ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ اسلام نے نہ صرف معاشرے میں عورت کے مقام اور حیثیت کو (قبل اسلام) زمانہء جاہلیت کی عورتوں کے مقابلہ میں بلند کیا ہے بلکہ اسلام، دنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں عورتوں کے معاملہ میں زیادہ ترقی پسند رہا ہے اور وہ اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اسلام نے شیر خوار بچوں کی ہلاکت پر پابندی لگائی، کثیرالازواجی کو محدود کیا، عورتوں کو اپنے والدین کی وراثت میں حصہ دیا اور انہیں یہ حق دیا کہ وہ اپنی مرضی سے معاہدے کر سکیں اور اپنی ملکیتوں کو فروخت کر سکیں۔ Abdul- Rauf 1972; Aminuddin 1938;

Badawi 1972; Elwan 1974; Bihishti ca. 1980; Gazder 1973;

Mutahhari 1974; Qutb 1967; Saleh 1977; Khomeini 1982;

Fahim Kirmani 1975; Siddiqi 1959; Fayzee 1974; Tabataba'i

1968; Sani'i 1965 1975 ; Kashif al- Ghita, 1968; Nuri

دوسرا تناظر، عورتوں کے کردار اور مقام پر اسلام کے اثرات کی بابت ایک زیادہ تدریجی نظریے کا حامل ہے اور اس نظریے کو زیادہ تر جدید طرز زندگی کی حامل، تعلیم یافتہ مسلم عورتوں نے پیش کیا ہے جو پہلے نظریے کے برخلاف بہت کم مشترک

اصل کا حامل ہے۔ مسلم عورتوں کی غیر حمایت یافتہ حالت نے انہیں مختلف اقسام کے بے شمار مسائل کی خصوصیات کا حامل بنا دیا ہے جو ما قبل اسلام روایت کا تسلسل، پیدوار کا معاشی انداز، عورتوں کا پردہ اور گوشہ گیری، اصناف (مرد و عورت) کی دوری، مکتبی تربیت کی کمی اور اسی قسم کے مسائل ہیں۔ علماء بھی اس اثر و نفوذ کی ابتدائی اہمیت، قرآنی نصائح و ہدایات سے منسوب کرتے ہیں تاہم وہ بالعموم محتاط ہیں کہ مسلم ممالک میں، عورتوں کی کمتر حالت کے واحد ذمہ دار سبب کی حیثیت سے، مذہب ہی کو مورد الزام قرار دیں، اس کے باوجود وہ اسلامی مذہب کے تمام تراثر کو عورتوں کی تکمیل ذات اور ترقی کا مخالف تصور کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ وراثت میں عورتوں کا حصہ مردوں کے کل حصے کا نصف ہے، یہ کہ انہیں جج یا لیڈر بننے سے روکا جاتا ہے اور یہ کہ وہ جنگوں میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ مزید برآں، وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ ایک بیوی کی حیثیت سے عورت کی سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں اور شوہر ان پر کنٹرول کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو معاشرے میں اپنی تجسیم objectification کے لئے اپنا کردار ادا کرنے میں ایک کمتر درجہ دیا ہے۔ (۱)

Berque 1964; Bullough 1973; Khan 1972; Memisi 1975; Mikhail 1975; Mohsen 1974; Phillips 1968; Keddie and Beck 1978; Youssef 1978; Mahdavi 1985.

یہاں اسلامی قانونی کا جو مخصوص مکتب فکر زیر مطالعہ ہے، وہ شیعہ اسلام ہے، ایران میں عورتوں، مردوں، جنسیت اور شادی، نکاح کی بابت شیعہ نقطہ نگاہ پیش کرتا ہے۔ بالعموم میرا استدلال، تاہم، سنی قانون اور مسلم عورت کے لئے بھی با مقصد ہے چونکہ یہ جزوی طور پر وراثت کے استثنائی کے ساتھ، اسلامی قانون کے مختلف مکاتب فکر کے درمیان، چند بنیادی قانونی اور تصور سازی کے اختلافات ہیں جن کا عورتوں کے بنیادی حقوق، (مثلاً مالی اخراجات، اجرد لسن وغیرہ) سے تعلق ہے۔ قانونی تصور سازی کی یہ وحدت، مخصوص اسلامی نظریے کے حوالے سے اپنی منفرد تاریخی حیثیت رکھتی ہے جو قرآن مجید کو خدا کا کلام سمجھتا ہے جیسا کہ یہ رسول اکرمؐ پر نازل ہوا

ہے اور اسی لئے یہ ناقابل تغیر تصور کیا جاتا ہے۔ مقدسی دلیل دیتا ہے کہ 'اسلام' اول اور سب سے اولین 'تجربات سے اخذ شدہ اصولوں کی ایک 'عمومیات' ہے۔ اس کی ذہانت و عظمت کا بلند ترین اظہار اس کے اپنے قانون میں ملتا ہے اور اس کا قانون اس کی عظمت کے دوسرے اظہارات کے لئے جائز ہونے کا ذریعہ ہے۔ Makdisi 1979,6 چونکہ نکاح اور طلاق کا قانونی ڈھانچہ (عورتوں کے متعلق قوانین کے بے حد ضخیم مجموعے بناتا ہے) قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ دیکھئے خاص طور سے سورہ نقرہ ۲، آیت ۲۲۱ تا ۲۴۱۔ سورہ نساء ۴، آیت ۳۵ تا ۳ اور سورہ طلاق ۶۵، آیات ۱ تا ۷، غیر دنیوی (مذہبی) اور ناقابل تغیر مجموعہ عقائد سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی معاشروں نے مدنی اعتبار سے خاندانی قوانین (فیملی لاز) کے ڈھانچوں میں دوسرے دائروں کے مقابلہ میں زیادہ تبدیلیوں کی زیادہ مزاحمت کی ہے۔ اس لئے یہ بہت اہم ہے اور زیادہ پرست اسلامی تجدید نو کے سامنے براہ راست عصری ترتیب ہے جو قانونی اور دینیاتی اسلامی نصابوں کی نئے سرے سے جانچ اور نئی ترجمانی کرتی ہے۔ ایسا کرنے میں 'بلاشبہ' میں یہ فرض نہیں کر رہی ہوں کہ اسلامی نصاب اور روزمرہ کے معاشرتی ثقافتی اعمال (اور رواج) دونوں کے درمیان قطعی موزونیت پائی جاتی ہے۔ صراحت کی خاطر، میں تجزیے کی سطوح کو الگ برقرار رکھنا چاہتی ہوں جو قانون اور عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔

قانون خواہ اندر کی طرف سے نافذ کیا جائے یا عمل میں لایا جائے اس پر بار بار

بحث کی گئی ہے دیکھئے See Burman and Harrell- Bond 1979; Kidder 1979. اور میں خود کو اس بحث میں الجھنا نہیں چاہتی لیکن میں نظری اصول سے یہ کہنا چاہتی ہوں، چونکہ اسلامی قانون کے لئے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام (حکم) ہے تو پھر یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ اصطلاح کے عام اور خاص دونوں معانی میں یہ ایک نافذ شدہ قانون ہے۔ 'نافذ شدہ قانون' سے میرا مفہوم 'قواعد و ضوابط اور احکام کا ایک مجموعہ نہیں ہے جو ایک مرتبہ جاری کیا گیا یا نافذ کیا گیا۔ (بلکہ) وہ یا تو آفاقی طور پر قابل نفاذ ہیں یا پھر انسانی برادری نے انھیں دل و جان سے قبول کر لیا ہے۔ یہ استدلال

کرنے سے کہ اسلامی قانون نافذ شدہ ہے، میرا مطلب ہے کہ میں اس کے نظریاتی پہلو کی طرف توجہ منعطف کرنا چاہتی ہوں اس مفہوم میں کہ یہ رسول اکرمؐ پر بذریعہ وحی نازل ہوا اور اس طرح مسلمین اسے اعلیٰ ترین اور ناقابل تغیر و تبدل سمجھتے ہیں۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ اسلامی قانون، اگرچہ اس مفہوم میں نافذ شدہ ہے تاہم یہ مخصوص تاریخی لہروں سے مسلسل و مستقل مذاکرات اور باہمی رد عمل کا موضوع چلا آ رہا ہے۔

اسلامی قانون کا نفاذ ان دو اسباب سے استخراج و اخذ کیا جاسکتا ہے۔ اولین یہ کہ 'معاشرتی فاصلے کا درجہ' جو قانون سازوں اور رعایا کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اسلامی قانون رسول اکرمؐ پر بذریعہ وحی نازل ہوا اور انہی کے ذریعہ مومنین تک پہنچا۔ اگرچہ اہل ایمان کی برادری ایک نظام مراتب سے خالی نہیں تھی۔ درجہ و منصب یا وہ اصناف (مرد و عورت) کے حوالے سے خالی نہیں تھے۔ مسلم مردوں اور نہایت خصوصیت کے ساتھ تمام مذہبی نظام مراتب نے خدا کے احکام، عورتوں تک پہنچانے میں درمیانی کردار ادا کیا تھا۔ قرآن مجید بذات خود مردوں سے مخاطب ہے (اور) عورتوں کا حوالہ دیا گیا ہے مزید یہ کہ مرد، علماء دین اور فضلاء قانون نے نمایاں طور پر اسلامی قانون 'شریعت' کی تشریح و ترجمانی کی ہے۔ دوسرے عظیم مذاہب کی طرح اسلامی قانون نے قبیلہ و خاندان کے بزرگ کے حوالے سے نہایت استحکام کے ساتھ عورتوں ان کی فطرت، ضروریات اور خواہشات کو ایک ہیر دنی آدمی (اجنبی) کے تناظر ہی میں دیکھا ہے۔

دوم، وسائل کی غیر مساوی تقسیم ہے یا ذکر و اثاث کی طرف نظریاتی پیش قدمیاں ان کے درمیان اختلافات ان کے رشتے اور جنسیت کے مسائل ہیں۔ شیعہ مکاتب فکر کی طرف سے 'قیاس' کے کردار کو مسترد کرنے کے باوجود، دینیاتی معاملات میں عقلیت و استدلال کے سلسلہ میں شیعہ علماء نے مرد، عورت اور ان کے رشتوں اسماء "آئین فطرت" کے لئے ایک جیادوی اور مثالی قیاس کو نہایت مضبوطی سے استعمال کیا ہے۔

ان کی نظر میں 'مرد و عورت کے درمیان جنسی رشتے' ان کی فطرت میں جڑیں رکھتے ہیں اور اسی لئے وہ دوسرے "حیوانی جوڑوں" کی طرح قیاس کے قابل ہیں۔ جنسیت کو جبلت غریزی کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے 'شیعہ علماء مرد کی جنسیت کو تسلیم کرتے ہیں وہ مرد کی مالی اور فطری ضروریات کی بابت ایک صاف و صریح تصور رکھتے ہیں جسے ناقابل نظر انداز اور ناقابل انکار حقیقت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ مرد کی جنسیت کو مستقل اور عارضی (متحدہ) نکاحوں کے ذریعہ سامان تسکین فراہم کیا گیا ہے۔ مرد اپنی لونڈیوں سے زنا کا تعلق رکھ سکتے ہیں اور (مستقل بیوی کو) طلاق دینے کا ایک طرفہ حق بھی رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس 'عورت کی جنسیت' قانونی معاملات میں نمائندگی سے باہر رہ گئی ہے اور اسے قدرے ایمام اور بے یقین حالتوں کی ایک گھڑی سمجھا جاتا ہے 'عورت کی جنسیت کو مسلسل غلط سمجھا گیا ہے یا صرف مرد کی ضروریات جنس اور تلون مزاجی کی طرف اشارہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ شیعہ اسلامی قانون 'عورت کی جنسیت کا تصور (آئیڈیا) ہی نہیں رکھتا۔ بہر حال اس کا مطلب ہے کہ یہ دو گر فنگی ambivalent ہے اور اسے ایک مذکر-مقابلت سے اخذ کیا گیا ہے کہ عورت کی جنسیت کیا ہونا چاہئے؟ یہ اس میں ہے یا یہ بذات خود جنسیت ہے؟ لیکن یہ ہمیشہ مرد کی جنسیت کے رشتے میں ہونا چاہئے۔

رہتے اور قانونی اہلیوں کی اقلیم میں 'ہمیں ذرا ٹھہرنا چاہئے اور مرد و عورت دونوں کی قانونی بلوغت اور قانونی اہلیت کے تصورات کو تفصیل سے زیر گفتگو لانا چاہئے۔ بلاشبہ اسلام مذہبی اور ثقافتی دونوں اعتبار سے مختلف اور متنوع ہے 'یہ کرہ ارض کے وسیع جغرافیائی علاقوں کو اپنے جلو میں رکھتا ہے۔ See al- Zein 1977 اس مقام پر 'میں شخصی دور زندگی کے قانونی تصور پر غور و فکر کرنا چاہتی ہوں جس میں وقتی طور پر معاشرتی + ثقافتی جتنوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

مسلم مردوں اور عورتوں کے حقوق، فرائض اور اہلیتیں، نظریاتی طور پر ایک

طرف ناقابل تغیر و تبدل الہیاتی قانون کے دو مثالی نمونوں سے اخذ ہوئی ہیں اور دوسری طرف انسانی جنسیت کی جبلی فطرت سے بنی ہیں (۲)۔ علماء کی عارضی نکاح رستمہ کے ادارے کی تشریح و ترجمانی میں یہ سب سے زیادہ ظاہر ہے اور فردو معاشرے کے لئے اس کے جنسی اور اخلاقی قائدوں کو حق بجانب قرار دینے میں ظاہر ہے

Rafsanjani 1985; Bahunar 1981; Mahmudi 1980; Bihishti ca.

1980; Mutahhari 1974- 27-28, 173- 90; 1981, 52- 56; ca.

1979- 80; Kashif al - Ghita` 1968, 251- 81; Makarim-i Shirazi

1968, 372- 90; Fahim Kirmani 1975, 300- 306.

ان دو محرابی مثالی نمونوں کے پس منظر کے برخلاف 'اسلامی قانون مرد و عورت' دونوں کو بعض مخصوص حقوق اور وسعتیں دیتا ہے، بہر حال عورتوں کی وسعتیں 'مردوں کے مقابلہ میں کمتر سمجھی جاتی ہیں ایک مسلم کی قانونی اہلیت' اس کی ولادت کے وقت سے شروع ہوتی ہے اور اس کی وفات پر ختم ہوتی ہے۔ Imami 1971, 4: 47, 151- 59; Schacht 1964, 124 اس کی قانونی اہلیت کے تحت شمار کی جاتی ہیں اور ان میں "عمل میں لانے کی اہلیت" اور "ذمہ داریوں کی اہلیت" کی حیثیت سے فرق کیا جاتا ہے۔ پخت لکھتا ہے: "عمل میں لانے کی اہلیت" معاہدہ کرنا اور سلیقہ سے طے کرنا ہے اور اس لئے یہ ایک فرد کی ذمہ داریاں پوری کرنے میں بھی جائز ہے۔ یہ (معاہدہ) مکمل یا محدود ہو سکتا ہے اور اسے (ذمہ داریوں کی اہلیت) سے متوازن کیا جاتا ہے۔ 'قابلیت و لیاقت' حکم کو پیش نظر رکھتے ہوئے، تکمیل ذمہ داری کی لازمی خصوصیت ہے۔ (۳) Schacht, 1964, 124- 27 قانونی اہلیت کا سب سے بلند درجہ یہ ہے کہ آزاد مسلم مرد ہو جو عاقل اور بالغ ہو اور قظار میں دوسرے نمبر پر آزاد مسلم عورت ہے جسے اگرچہ مخصوص حقوق حاصل ہیں جو قانون کے نقطہ نگاہ سے بالعموم ایک مرد کی نصف کی حیثیت سے سمجھی جاتی ہے۔

مردوں اور عورتوں کی قانونی اہلیتوں کا فرق بالخصوص اس وقت توجہ کے

قابل ہو جاتا ہے کہ جب وہ بلوغت کو پہنچتے ہیں اور ازدواجی عقد کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے ایک بالغ فرد ”قانونی اور اخلاقی طور پر ایک ذمہ دار شخص ہوتا ہے۔ ایسا شخص ہوتا ہے جو طبی بالیدگی اور بلوغت کو پہنچ چکا ہے وہ صحیح الدماغ ہوتا ہے، معاہدے کر سکتا ہے، جائیداد کو فروخت کر سکتا ہے اور وہ تعزیری قانون کا پابند ہوتا ہے جب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اسلام کے مذہبی احکام اور ذمہ داریوں کا پابند ہوتا ہے۔ Lapidus 1976, 93 اس کے مرد اور عورت دونوں پر لاگو کرنے کے معنی میں تشریح کی جاسکتی ہے۔ حقیقت میں، تاہم مثال کے طور پر، عورت کا یہ حق کہ وہ اپنی خود کی جائیداد کو فروخت کرے، ضرورت سے متصادم ہے کہ وہ اپنے شوہر کی فرماں بردار ہے: See Imami 1971, 4 : 450- 52 ایک عورت اپنی ہریرہ دنی سرگرمی کے لئے اپنے شوہر کی اجازت کی پابند ہے جو اسے اس حق سے موثر انداز میں محروم کر دیتی ہے کہ وہ ایک معاہدے کے مذاکرات کرے، مثال کے طور پر خود مختاری اور آزادی بالعموم زیادہ تر بلوغت سے ملتے ہوتی ہے، میں اس مرکزی موضوع کی طرف بعد میں آؤں گی۔

بلوغت کو پہنچنے پر، ایک مسلم مرد کو ایک مکمل شہری سمجھا جاتا ہے جو قانونی ذمہ داری اور خود مختاری کا حامل ہوتا ہے، خواہ وہ سترہ برس کا ہو یا سترہ برس کا شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، طلاق یافتہ ہو یا رنڈا، وہ اپنے قانونی حقوق، ذمہ داریاں یا عمل میں لانے کی اہلیت کو تبدیل نہیں کرتا، دوسرے افراد کے رشتے یا بڑے پیمانے پر معاشرے کے حوالے سے تبدیلی نہیں کرتا۔ استقلال و استحکام اور خود مختاری، ایک مسلم مرد کے قانونی مرتبے کا تعین کرتی ہے البتہ وہ مجبوظ الحواس ہو جائے تو اور بات ہے، بہر حال اس کا قانونی مرتبہ اس کی بلوغت کی زندگی کے چکر کے تمام مرحلوں میں غیر متغیر و متبدل رہتا ہے۔۔۔ حالانکہ اس کا معاشرتی رتبہ، عورتوں کی طرح حسن تدبیر سے کی ہوئی شادی کے ذریعہ بڑھایا جاسکتا ہے۔

ایک مسلم عورت کی قانونی ذمہ داری بھی اس کی ولادت کے وقت سے شروع ہوتی ہے لیکن اس فرق کے ساتھ کہ: وہ اپنی زندگی کے چکر کے خاتمے تک

پہنچتی ہے تب تک اسکی قانونی اہلیت اور رتبہ 'متعدد جتوں اور تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ ایک مسلم عورت کی عملی رکنیت 'اپنے معاشرے میں' اکثر مسئلہ بنی رہتی ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ اس کا عمر اور طبعی بلوغت تک پہنچتا 'اس کی قانونی خود مختاری اور آزادی سے مماثلت رکھتا ہو۔ وہ ایک بچے کی حیثیت سے اپنے والد کی تولیت (سرپرستی) میں رہتی ہے اور ایک فیصلہ کرنے والے بالغ کی حیثیت سے 'اس پر باپ کے حکم کی پابندی لازم ہوتی ہے اس کا قانونی کردار اور قانونی رتبہ 'اس کے ترقیاتی مرحلے پر انحصار کرتے ہوئے' ایہام اور بے یقینی کی کیفیتوں سے مجروح ہوتا ہے۔ تعین کرنے والا عنصر یہ نہیں ہوتا کہ درٹے میں اسکا حصہ اس کے بھائی کا نصف ہوتا ہے 'یہ قدرے اس کی جنسیت کی حالت پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کنواری 'شادی شدہ' مطلقہ یا بیوہ ہے۔ یہاں میں یہ طے نہیں کر رہی ہوں کہ مسلم ثقافتوں میں 'عورت پن' کا تصور یکساں اور ہم آہنگ ہے۔ Waines 1982, 653; Thaiss 1978, 8- یا وہ مطابقت ہے جو عورتوں کے غالب نظریاتی خیالات اور عورتوں کے اپنے خیالات کے درمیان وجود رکھتی ہے 'اگرچہ یہ تصورات اہم ہیں مگر یہ بحث ہمارے موضوع کے دائرہ وسعت سے باہر ہیں (ایران کے مونٹ۔ مرکز کے عالمی نظریات' پر ایک بہترین بحث کے لئے 'صفا۔ اصفہانی' ۱۹۸۰ء دیکھئے)۔ میں یہاں جس بات پر زور دینا چاہتی ہوں جو مردوں کے قانونی رتبے کے استحکام (جو عورتوں کے عدم استحکام کے مخالف ہے) اور ایک مسئلے کے مسئلہ نتیجے کے طور پر 'ایک مرد کے کردار کی 'کاملیت' (جو ایک عورت کے عدم استحکام کے کردار "قطع وریدہ اعضا") کے فرق کے درمیان پایا جاتا ہے۔ (۴)

معاہدہ

ساتویں صدی عیسوی میں رسول اکرم محمدؐ نے عربوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے کثیر التعداد معبودوں اور بتوں کی اعلانیہ پرستش چھوڑ دیں اور اس کی بجائے ایک غائب صاحب قدرت اللہ کی عبادت کریں۔ انہوں نے قبل اسلام کے جنسی بلاپوں کی کثیر

اقسام کو، اور ان کی تمام اقسام کی صورتوں کو، خلاف قانون قرار دیتے ہوئے صرف ایک نکاح معاہدے کی صورت میں، متحد کرنے کی کوشش کی۔ (اس وقت) موجود معاشرتی ڈھانچے کی ازسرنو تنظیم میں، بنیادی طور پر، شوہر اور بیوی کے کرداروں کی دوبارہ سلیقے سے صف بندی کی گئی اور وہ معاملے کے خاص فریقین قرار دیئے گئے۔ ”طلاق، نکاح، شادی“ ناقابل اسلام کی صورت کے برعکس، اسلامی قانون نے زوجہ کو نہ کہ اس کے باپ کو مر (اجرد لمن) کو وصول کرنے والا تسلیم کیا۔ دیکھئے :

’مور عورتوں کو ان کے مر خوشی سے دے دیا کرو‘ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے شوق سے کھا لو۔‘
قرآن مجید سورہ نسا ۴- آیت

Sura of Woman, 4: 4; Nuri 1968, 118; Robertson Smith 1903,

96; Levy 1957, 95

یوں کہنا چاہئے کہ اسلامی قانون نے ”زوجہ کو شے فروخت“ کی حیثیت سے معاہدہ کرنے والے فریق، کی طرف منتقل کر دیا۔ جس نے اس کے بدلے میں، اسے جنسی ملاپ کا از خود حق ادا کرنے کے ساتھ، ’مر Dower کی واجب الادا رقم وصول کرنے کا مجاز قرار دیا۔ اب اسے ایک قانونی موزونیت عطا ہو گئی جو وہ پہلے سے نہیں رکھتی تھی۔ Coulson 1964, 14 اصناف (مرد و عورت) کے رشتوں کی ازسرنو صف بندی کے قانونی مضمرات میں، عورتوں کی خود مختاری، انفرادیت اور خود لبرلویت کے مفروضات شامل ہیں۔

ازدواجی رشتوں اور اجرد لمن brideprice کی منزل کی تصور سازی میں یہ تبدیلی ’جنت‘ (میں تجویز کرتی ہوں) ہی عورتوں کی نازک ترین قانونی حیثیت کو سمجھنے کی کلید ہے اور مسلم معاشروں میں ان کے ساتھ، دو گر فگلی پائی جاتی ہے۔ معاہدے کا ایک فریق ہونے کی حیثیت سے، معاہدے کو جائز کرنے کے لئے خواہ وہ برائے نام ہو، عورت کو خود ہی اپنی مرضی کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور یہ خود عورت ہی ہے،

نہ کہ اس کا باپ (رواج سے ہٹ کر) جواہر دلسن (مر) کی پوری رقم وصول کرے، خواہ یہ ادائیگی معجل (بر محل) ہو یا موجل (موخر)۔ دوسرے الفاظ میں ایک اسلامی شادی لازمی طور پر، لیکن دین کی ایک تجارتی صورت ہے جو باہمی تعلقات کے ازدواجی رشتے پر قائم کی گئی ہے، تب ایک شیعہ مسلم شادی میں عورت کو کچھ قانونی خود مختاری دی گئی ہے تاکہ وہ اپنی تقدیر پر سودے بازی کر سکے۔ اب اسے ایک ناقابل رشک کام سے واسطہ پڑتا ہے اور اسے اپنی معاشرتی شوکت اور مرتبے کی خود مختاری اور شناخت کی تجارت کرنا پڑتی ہے جو نکاح / شادی سے دلستہ ہوتی ہے۔

اسلامی نکاح / شادی کا ایک معاہدہ، بلاشبہ، مادی سامان کے مبادلہ، محض سے زیادہ ہے۔ معاشرتی مبادلے کی دوسری صورتوں کے ساتھ، ایک معاہدہ مناکحت فوری طور پر قانونی، مذہبی، معاشی اور علامتی لین دین ہوتا ہے۔ see Mauss 1967, 76 ماؤس اور دوسرے معاشرتی سائنس دانوں نے افکار و دلائل کے ساتھ استدلال کیا ہے کہ انسانی معاشرے کی انسانی بنیادیں، مبادلہ اور برابری کے حقوق پر قائم ہیں۔ معاہدے، معاشرتی مبادلے اور برابری کے حقوق کی اک مقررہ شکل و صورت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ معاہدے کا تصور، ایرانی + اسلامی ثقافت کی گہری تہوں میں ہے جو معاشرتی نظم و ترتیب کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور ساتھ ہی معاشرتی رشتوں کو معنی عطا کرتا ہے۔ تحفوں، مبادلاتی اشیاء اور جواہری مبادلاتی اشیاء کے مسلسل تبادلے نے ایران میں نکاح / شادی کی مختلف صورتوں کی خصوصیات مقرر کی ہیں اور خونی رشتوں اور اتحادات کے پیچیدہ اور ایک دوسرے کو قطع کرنے والے نیٹ ورک پیدا کئے ہیں وہ افراد کی زندگی کے چکروں کے ہر مرحلے پر ان کی زندگیوں کو چھوتے ہیں۔ ایرانی معاشرے کے حوالے سے معاہدے کے وظائف کے تمام اور عام تصورات 'بنیادی مثال' Turner 1974, 64 رکھتے ہیں جو لوگوں کو شعوریت کی آگہی دیتی ہے اور ان کے روزمرہ باہمی اعمال اور لین دین کے معاملات میں ان کے رویے اور طرز عمل کو ڈھالتی ہے۔ ایرانی یقین و عقیدہ میں تصور معاہدہ کے گہرے استحکام کی ایک سب سے زیادہ قابل ذکر مثال، خدا اور مومنین کے درمیان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ

جس کے نام پر لوگوں کو اپنے معاہدے پورے کرنے ہوتے ہیں، Wolf 1951، 339 قرآن مجید کی سورہ تعلقن (۶۴-آیت ۱۷ تا ۱۵) میں مومنین سے وعدہ کرتا ہے

’تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو آزمائش ہے اور خدا کے ہاں بڑا اجر ہے ۵
سو جہاں تک ہو سکے خدا سے ڈرو اور (اس کے احکام کو) سنو اور (اس کے)
فرماں بردار رہو اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو (یہ) تمہاری حق میں بہتر
ہے اور جو شخص طبیعت کے خلل سے چلایا گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے
ہیں ۵

اگر تم خدا کو (اخلاص اور نیت) نیک (سے) قرض دو گے تو وہ تم کو اس کا دو
چند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا اقدر شناس اور بردبار
ہے ۵

قرآن مجید: سورہ تعلقن ۶۴-آیت ۱۷ تا ۱۵

Sura Taghabun 64: 15-17; See also Mauss 1967, 75.
تقریباً تمام مذہبی اقدامات اور خیر کے اعمال، خدا کو خوش کرنے کے لئے، مخصوص
و مقررہ مقصد کے لئے کیئے جاتے ہیں جو ان کے بدلے میں مذہبی صلہ، ’ثواب‘ عطا کرتا
ہے یہ ایسا ہے جیسے کوئی خدا کے ساتھ ایک تجارتی رشتے میں شامل ہو جائے Bette-
ridge 1980, 145. جو روحانی رشتے کے علاوہ ہوتا ہے۔ اس تصور کی ایک زیادہ مجبور
کردینے والی اور رواں، قابل نفاذ مثال ’شہادت‘ ہے۔ چونکہ ایران- عراق جنگ کے
شہیدوں کے لئے صلہ، جنت اور بدی مسرت ہے۔ نکاح و شادی کے ایک معاہدے
میں قانونی اصول، مالی لین دین اور معاشرتی + ثقافتی معانی ایک ہی مرکز پر مجتمع ہو جاتے
ہیں۔

شیعہ نکاح و شادی : معاہدے کا ماڈل

قرآن مجید، سورہ نساء ۴ کے مطابق :

اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں (یہ حکم) خدا نے تم کو لکھ دیا ہے اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بخرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی۔ تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو، ان کا مهر جو مقرر کیا ہو، ادا کرو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مهر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں، بے شک اللہ اسب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ۵

اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقصد نہ رکھے تو مومن لونڈیوں ہی سے جو تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کر لے) اور اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کر کے نکاح کر لو۔ اور دستور کے مطابق، ان کا مهر بھی ادا کرو بخرطیکہ عقیقہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں۔ پھر اگر نکاح میں آکر بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں تو جو سزا، آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) کے لئے ہے اس کی آدمی ان کو (دی جائے)۔ یہ ۲ (لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے کی) اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

قرآن مجید : سورہ نساء ۴ آیات ۲۳-۵

متذکرہ بالا آیات کے مطابق، شیعہ قانون کا دائرہ عمل، تین اقسام کے نکاحوں کو جائز قرار دیتا ہے: مستقل نکاح، شادی، عارضی نکاح، شادی، متعہ، اور غلامی کا نکاح،

شادی، نکاح الایماء؛ Tusi 1964, 457; Kulaini 1958, 5: 364;

Hilli SI. 428. سنی مستقل اور غلامی کے نکاحوں کی دو قسموں کو جائز سمجھتے ہیں لیکن متعہ کو زنا قرار دیتے ہوئے، مسترد کر دیتے ہیں اور اس طرح اس کی ممانعت ہے۔ اگرچہ اسلام نے غلامی کو ایک نئی شکل دی ہے مگر اسے قطعی خلاف قانون قرار نہیں دیا۔ اس لئے اپنی لوٹری سے انٹر کورس، مباشرت کرنا، بہت سے اسلامی معاشروں میں، حالیہ برسوں تک جائز سمجھ کر جاری رکھا گیا (۵) غلاموں کی ملکیت کو غلاموں سے مناکحت میں نہیں الجھانا چاہئے۔ غلامی کی شادی کا مفہوم یہ ہے کہ ایک غلام، لوٹری کی دوسرے شخص سے نکاح، خواہ یہ کوئی دوسرا غلام ہو یا ایک آزاد پیدائش کا فرد ہو، غلام، لوٹری کے مالک سے اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ایک غلام، لوٹری کی شادی مستقل یا عارضی (متعہ) قسم کی ہو سکتی ہے۔ لوٹری کی ملکیت کے معاملہ میں بہر حال یہ ضروری نہیں کہ لوٹری کے مالک (مرد) اور اس کی لوٹری، لوٹریوں کے درمیان مناکحت بھی ہو۔ اس کی ملکیت، اسے انٹر کورس، مباشرت کا حق دیتی ہے (البتہ) یہ ایک ایسا حق ہے جس سے (غلام) عورت کو محروم رکھا گیا ہے، یہاں میرا تعلق صرف مستقل اور عارضی (متعہ) نکاحوں کے دو اداروں سے ہے۔

ایک اسلامی شادی کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے: ”کہ معاہدے کی وہ قسم، عقد، جو انٹر کورس، مباشرت اور وطی، (روند نامہ، جماع کرنا) کا حق دیتا ہے جو ایک لوٹری کو خریدنے کی طرح نہیں کہ جس کی ملکیت، اس کے مالک کو انٹر کورس، جنسی مباشرت کے حق کا اختیار دیتی ہے۔ Hilli SI, 428 اسلامی قانون کے ماہرین اور علماء شادی، نکاح، کو معاہدے کی ایک قسم بتاتے ہیں۔ لیکن معاہدہ، جس سے اس کا حقیقی تعلق ہے، کا تعین کرنے سے شرم و حیا کی وجہ سے گریز کرتے ہیں۔ یہ معاصر علماء کی کتب اور تحریروں میں، خاص طور سے صحیح ہے جو مرد و عورت کے درمیان تعلقات کے لئے معاہدہ نکاح میں ملکیت اور خرید کے مفروضات کی پیچیدگیوں سے خاصی زیادہ

آگاہی رکھتے ہیں۔ نوئل کولسن 'ان چند علماء میں سے ہے کہ جس نے معاہدہ نکاح اور معاہدہ فروخت 'بیع' کے درمیان یکسانیتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کی نظر میں "بہر حال اگر ہم فرض کر لیں، 'نکاح' کو مسلم فقہاء 'فروخت' 'بیع' کی ایک قسم کی حیثیت سے مانتے ہیں جو کہ ایک قطعی حق ملکیت کی منتقلی پر منتج ہوتا ہے۔ 'متہ' کرائے یا 'اجدے' کے عنوان کے تحت آتا ہے جیسا کہ یہ استعمالات 'کی منتقلی کی حیثیت سے صرف ایک محدود مدت کے لئے ہوتا ہے۔' Noel Coulson 1964, 111 میں اس نظریے سے متفق ہوں۔ متذکرہ قیاس کے بیان کرنے کے بعد 'کولسن نے اگرچہ اس استدلال کو مزید بیان نہیں کیا ہے۔ لیکن میرا یقین ہے کہ ازدواجی رشتوں کی تصور سازی میں قانونی 'معاشی اور معاشرتی پیچیدگیاں' دور تک اور زیادہ گہری ہوتی ہیں۔

اسلامی قانون کے نقطہ نگاہ سے معاہدہ نکاح کی عقلی توجیہ کا تجزیہ بہت کم کیا گیا ہے۔ سخت یہ دلیل دیتا ہے کہ "چونکہ اسلامی قانونی اصطلاحات میں 'معاہدہ کے ذریعہ خود کو پابند کرنے کے عمل' کے لئے کوئی عام اصطلاح نہیں ہے (اس لئے) معاہدے یا وعدے کی پابندی کے لئے سب سے زیادہ عام اصطلاح 'عقد' ہے جو کہ روپیے پیسے سے مربوط لین دین کا میدان ہے۔" Schacht 1964, 194-95 'عقد' ایک عربی اصطلاح ہے جس کے لغوی معنی "بندھا ہونا" یا "گرہ لگانا" ہے، مغرب کے تصور معاہدہ سے غیر مشابہ ہے See Kressel and Gilmore 1970 'اسلامی قانون' معاہدے کی آزادی تسلیم نہیں کرتا لیکن یہ مقررہ اقسام کے درمیان 'آزادی کا قابل تعریف اقدام فراہم کرتا ہے' معاہدے کی آزادی 'قانونی معاملات کے اخلاقی کنٹرول کے ساتھ' متضاد اور غیر آہنگ ہے، Schacht 1964, 144 معاہدوں کی مقررہ اقسام کے درمیان آزادی کے معنی ہیں: معاہدے میں باہمی طور پر متفقہ شقوں کو پر کرنا، جن کو قانونی طور پر 'معاہدے کے وقت طے کی جانے والی شرائط' سمجھا جاتا ہے۔" Sadiqi Guldar 1986, 707.

شیعہ فقہ 'ایک معاہدہ فروخت کی تعریف اس طرح کرتا ہے: 'ایک مخصوص شے کی ملکیت 'تملیک' کے لئے قیمتی اشیاء کا مبادلہ۔' Jabiri- Arablu 1983, 62.

63; Langarudi, 1976, 118; Imami 1974, 1: 416-17.

”خریدنے کے معنی کے لحاظ سے ’بیع‘ ایک ناقابل واپسی (یا ناقابل تنسیخ) عمل ہے۔ ’لازم‘ (۶) ایک ایسا معاہدہ ہے جو پابندی معاہدہ کے اسلامی قانون کی قانونی طور پر گہرائی بناتا ہے اور یہ اسلام میں معاہدوں کی سب سے زیادہ جامع صورت ہے۔“

Schacht 1964, 151-52; Imami 1974, 1: 416; Bay 1953, 47.

فروخت کے ایک معاہدے میں ’ایک شخص شے فروخت‘ ’بیع‘ کو اس کی قیمت ’سامان‘ سے امتیاز کرتا ہے ’ایک شے‘ دوسری شے کی قدر مبادلہ ’عیوض‘ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک معاہدہ نکاح کا ڈھانچہ جیسا کہ آہستہ آہستہ صاف و صریح ہو گا ایک معاہدہ بیع کے لازمی عناصر سے قریبی تعلق رکھتا ہے گویا نقش ثانی ہے۔

دوسری طرف ’اجارے (لیز) کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے: ’کسی مخصوص رقم کے لئے حق استفادہ usufruct کا مبادلہ‘ (یعنی کسی دوسرے کی شے مخصوص سے متمتع ہونے کا مناسب و موزوں حق) جس سے اس شے کی اصلیت کو نقصان نہ پہنچے یا وہ برباد نہ ہو (معاہدہ فروخت کی طرح) معاہدہ اجارہ ریز ایک ”معاہدہ مبادلہ“ ہے مگر اس فرق کے ساتھ کہ ’فروخت کے معاملہ میں‘ جس شے کا مبادلہ کیا جاتا ہے وہ بذات خود اچھی ہوتی ہے جبکہ اجارہ ریز کے معاملہ میں یہ شے مبادلہ کے استعمال کا حق استفادہ usufruct ہے

Hilli MN, 196; Luma' ih, 5; Langarudi 1976, 7; Imami 1973,

2:1; see also Schacht 1964 154- 55.

اجارہ ریز کے ایک معاہدہ میں ’شے اجارہ‘ ’مستاجرہ کا اجرت‘ ’آجر‘ سے فرق کیا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک شے ’دوسری شے‘ کی قدر مبادلہ ہے۔ ’معاہدہ نکاح‘ معاہدوں کی اسی قسم (اشیاء لین دین) سے تعلق رکھتا ہے۔

فروخت اور اجارے کے معاہدوں کا فرق اس مفروضے میں ہے کہ ساتھ (فروخت) میں ملکیت مستقل ہوتی ہے لیکن موخر (اجارہ) میں یہ (ملکیت / منتقلی) عارضی ہوتی ہے مزید یہ کہ شے اجارہ کے سلسلہ میں ’اشیاء کے استعمال کا حق استفادہ

ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک مکان کی حیثیت کرائے پر دینے میں ہوتی ہے یا جانوروں کو جیسے ٹرانسپورٹ کے لئے ایک گھوڑے کو کرائے پر دیا جاتا ہے یا ایک نوع انسان کی محنت کا صلہ جیسے کسی شخص کو کسی کام کے لئے کرائے (اجرت) پر مامور کرنا، متعہ نکاح کا معاہدہ اس آخری قسم کا قریب ترین معاہدہ ہے۔

شے اجارہ کو صاف و صریح بتا دینا چاہئے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص، ایک شخص کو باورچی کے کام پر کرایہ (اجرت) پر لگاتا ہے تو وہ اس سے اس طرح گھر کی صفائی کا کام طلب نہیں کر سکتا البتہ جب تک دونوں میں اتفاق رائے نہ ہو۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔ See Hilli MN, 196- 98; Luma'ih, 2-19; Imami 1973, 2:1- 65; Schacht 1964, 154- 55 باب ۴ کے ذیلی عنوانات میں بھی دیکھئے۔

عارضی نکاح ر متعہ کے معاہدے اور معاہدہ اجارہ کے درمیان، قیاس فی الحقیقت نیا نہیں۔ بہت سے قدیم علماء، مذہبی اور قانونی علماء (فقہاء) اور بعض ہم عصر ماہرین قانون بھی، صراحت کے ساتھ یا مضمرات کے طور پر، ان دو معاہدوں کے درمیان یکسانیتوں سے بالواسطہ اور کنایوں کے ذریعہ حوالہ اور غور و فکر کے انداز میں عورت کو شے اجارہ 'مستاجرہ' سمجھتے ہیں۔

Hilli SI , 509- 10; Tusi 1964, 497- 502; Imami 1973, 2:1- 65;

Langarudi 1974, 118- 23; Katuzian 1978, 149- 52. (7).

زیر قلم کتاب کا مقصد ایسی کلیہ سازی کے مضمرات کو ظاہر کرنا، تصور سازی کے اہم مفروضات پر روشنی ڈالنا اور مرد و عورت اور ان کے باہمی رشتوں کی پیچیدگیوں کو دریافت کرنا ہے تاہم اس قیاس پر بعض معاصر علماء نے زبردست مقابلہ آرائی کی ہے جو عورت کے تصور کی بابت زیادہ صاحب اور اک ہیں جن کو عارضی نکاح ر متعہ کے معاہدے میں بروئے کار لایا گیا ہے انہوں نے عارضی نکاح کے ر متعہ ادارے کی مختلف تشریحات کو اپنایا ہے جن کو میں بعد میں زیر بحث لاؤں گی۔

see Khomeini 1982 a, 38- 40; Mutahhari 1981, 54; Makarin-i

Shirazi 1968, 376; Kashif al- Ghita, 1968, 254- 81.

علماء، مستقل نکاح کے معاہدے کی زمرہ بندی کے سلسلہ میں جس طرح زیادہ ہی ایہام و اشتباہ میں مبتلا رہے ہیں اسی طرح وہ مرد و عورت کے متضاد احساسات کی دو گر فنگی ambivalent کے شکار رہے ہیں۔ تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ نکاح، ایک مبادلت پذیر معاہدہ ہے اور حلی کے الفاظ میں ایک 'عقد' یا 'ایک قسم کی ملکیت' ہے۔ Hilli SI, 517; see also Kashif al-Ghita 1968, 253. ہم علماء کی کثیر تعداد، ان دو کے درمیان تشکیلی یکسانیتوں کی 'غلط شناخت پذیری' Bordieu 1977, 5-6 کی حالت میں نظر آتے ہیں حالانکہ وہ اپنی تحریروں میں ان کے مضمرات کو تسلیم کرتے ہیں۔

مختصر تشریحات

۱- نکاح: معاہدے کی حیثیت سے

(۱) ارتقاء اور تجسیم بلحاظ ساخت میں ان دو تصورات کو بیان نہیں کر رہی ہوں کیونکہ عورت کا ارتقاء (بلدی) یا اسے ایک پائیدان پر رکھنا، سیدھے سادے معنی میں تجسیم ہی کی مختلف النوع صورت ہے مزید برآں، یہاں ایک تیسرے منظر نامے کے آغاز کو بھی دیکھنا چاہئے جیسے آزادی نسواں (عورت کے قانونی، مالی اور معاشرتی حقوق) کے مسلم حامیوں نے ابھارا ہے۔ اسلامی بنیاد پرستی کی ایک نئی لہر سے اثر قبول کرنے کے ساتھ، یہ علماء قرآن مجید کی طرف مراجعت کر رہے ہیں اور ان کا مقصد ہے کہ دین کی بنیادی روح کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ ان کی نظر میں عورتوں کے لئے قرآنی آیات، بعد کی روایات کے مقابلہ میں زیادہ ہمدردانہ ہیں، انہیں مردوں نے نمایاں کیا اور ان کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ہے see Hasan 1985, 1987;

Ahmed 1986 .

(۲) چند عالی مرتبت شیعہ علماء سے ذاتی انٹرویو + ز، جن میں مرحوم آیت اللہ شریعت مداری اور آیت اللہ نجفی مرعشی بھی شامل ہیں۔ موسم گرما ۱۹۸۷ء قم۔

(۳) 'حکم' کی تعریف اور اس کی اقسام کے لئے دیکھو Sangalaji n.d. 7-8 امامی نے اصطلاحات 'اہلیت'، 'تہت' (لغوی معنی: کسی کے حقوق سے 'لطف اندوزی کی صلاحیت'، اور 'اہلیت'، 'استیع' ذمہ داریوں کی صلاحیت) استعمال کی ہیں۔ Imami 1971, 4:151-59

(۴) شیعی کتب عورتوں کی حیاتیاتی، مذہبی اور قانونی، ناکامیت، یا 'نقص' خرابی سے بھری ہوئی ہیں۔ دیکھئے (مثال کے لئے): Nahj ul- Bala- Nahj ul- Bala- ghiih By Imam Ali 1949, 1-4: 170- 71; Razi 1963- 68, 313; and Majlisi n. d., 79- 82.

معاصرانہ تشریحات کے لئے دیکھئے اسلامی حکومت کی کتاب 'ہیئہ'، 'قصص' Layihih- i- Qisas ca. 1980; Tabataba'i 1959, 7-30; Mutahhari 1974; Fahim-Kirmani 1975, 300- 306

(۵) نصیر الدین شاہ قاجار (۱۸۳۱- ۹۶) کی بیٹی تاج السلطنہ اپنی یادداشت میں لکھتی ہے کہ اس کی باپ کی اسی (۸۰) بیویاں تھیں جن میں بہت سی 'صیغہ' (متعہ) بیویاں اور بعض ترکمان اور کرد لوٹیاں شامل تھیں جو ترکمانوں سے ایک جنگ کے دوران قید کی گئی تھیں 14-15 Taj al- Saltanih 1983,

(۶) ایک ناقابلِ تنسیخ 'لازم' معاہدہ یہ ہے کہ جس میں کسی بھی فریق کو یک طرفہ طور پر معاہدے کو منسوخ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا البتہ خصوصی حالات میں یہ ممکن ہے Sangalaji n.d., 13.

(۷) 'لنگ' رودی ان چند معاصر وکلاء میں ہیں جو یہ دلیل دیتے ہیں کہ لیزر اجارہ (فروخت) کا ایک معاہدہ، متعہ کے معاہدے سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ شئے اجارہ کا استعمال، سابقہ حالت میں ملوث کیا جاسکتا ہے لیکن آخر الذکر حالت میں ممکن نہیں۔ متعہ میں غلط صحیح معاہدے کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتی ہے (یعنی متعہ نکاح کی تکمیل 'مباشرت' کے بغیر ممکن نہیں)۔

مستقل شادی: نکاح

شادی / نکاح کی زبردست حمایت کرتے ہوئے، رسول اکرم محمدؐ نے غیر متاثر زندگی (جنسی زندگی سے گریز کرنے) کی مذمت کی ہے ان کے لئے کہا جاتا ہے کہ ”نکاح میری سنت ہے جو شخص میری سنت کو مسترد کرتا ہے وہ میرا پیروکار نہیں ہے۔“ نکاح نہ صرف مردوں اور عورتوں کو معاشرتی، محترم رتبہ اور منصب عطا کرتا ہے بلکہ خاص طور سے عورتوں اور اس (سنت) پر عمل کرنے والوں کو مذہبی فائدہ، ثواب، بھی ملتا ہے اس میں نمایاں عوامی رسومات اور تقریبات شامل ہیں اور ایرانی معاشرے میں یہ گذرگاہ کی سب سے زیادہ معاشرتی، نازک رسم ہے روایت کے مطابق، والدین ہی شادیوں کا اہتمام کرتے ہیں اور یہی متعلقہ افراد کے لئے مذاکرات کے نتیجہ پر پہنچنے کا طریق عمل ہیں اور اکثر دہسن اور دولہا کے خاندانوں کے درمیان طویل مذاکرات ہوتے ہیں۔ ایک مستقل شادی، ایک خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور اگر یہ ایک جوڑے کی پہلی شادی ہوتی ہے تو اس کا عام اعلان کیا جاتا ہے اور نہایت شاہ خرچی سے تقریبات کی جاتی ہیں۔ مستقل نکاح کا ادارہ، نکاح اور طلاق کے اسلامی قانون کا مرکزی نقطہ ہے اس کے برعکس، عارضی نکاح (متحدہ) اکثر ایک مرد یا عورت کا دوسرا نکاح ہوتا ہے جس کے مذاکرات، بالعموم جوڑا خود ہی آزادانہ طور پر کرتا ہے۔ یہ معاملہ انفرادی طور پر غیر تقریباتی انداز میں اور اکثر خفیہ طور پر بھی ہوتا ہے۔

صدیوں کے دوران، نکاح / شادی کے شیعہ ادارے کی تعریف کرنے کے

لئے عملی طور سے غیر متبادل زبان استعمال کی جاتی رہی ہے۔ تیرہویں صدی کا عالم حلی، نکاح رشادی کے معاہدے کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ ”یہ معاہدے کی وہ قسم ہے جو فرج ہنس پر غلبے کو یقینی بناتی ہے بغیر ”ملکیت“ کے۔“ Hilli SI, 428۔ جیسا کہ ایک لونڈی کے معاملہ میں ہوتا ہے (۱)۔ حلی کی دواگر فنگی ambivalence جو ایک معاہدہ فروخت اور معاہدہ نکاح کے درمیان یکسانیتوں سے تعلق رکھتی ہے، نکاح کی اہمیت اس کی تعریفوں میں سے ایک اور تعریف اس کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک طرف وہ تجویز کرتا ہے کہ ”نکاح ایک قسم کی ملکیت ہے“ Hilli SI, 517 لیکن دوسری طرف وہ دلیل دیتا ہے کہ ”عقد“ (نکاح) اور ملکیت ایک دوسرے میں گڈ نہ نہیں ہوتے۔“ Hilli SI, 446۔ مطلب یہ کہ ایک شخص اپنی لونڈی سے مباشرت / انٹر کورس کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اس سے نکاح بھی کرے۔۔ البتہ (نکاح سے پہلے) اسے آزاد کرنا ضروری ہے (۲)۔ تاہم وہ ایک دوسرے شخص کی لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے۔ یہ توجہ طلب ہے کہ حلی نے ملکیت کے وجود یا عدم کے درمیان خط امتیاز نہیں رکھا ہے لیکن اس کے درمیان جسے میں ”مکمل ملکیت“ کہتی ہوں، جیسا کہ ایک لونڈی کی ملکیت کے معاملہ میں ہوتی ہے جو ایک جزوی ملکیت ہوتی ہے، (ملکیت) جیسا کہ معاہدہ نکاح کے معاملہ میں ہوتی ہے حالانکہ یہ حکم نامہ قانونی طور سے ایک مرد (شوہر) کے لئے اپنی بیوی کے پوری طرح اپنانے کو غیر قانونی بنا دیتا ہے، یہ اسے اپنی بیوی کے بدن کے (ایک) حصے کو اپنانے کی اجازت دیتا ہے اور نتیجہ کے طور پر بیوی کی ساری سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اپنے پیش روؤں کی روایت کی پیروی کرتے ہوئے، جاہری اربلو، ایک ہم عصر عالم، اصطلاح ’نکاح‘ کی کئی تشریحات کے بعد، یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ ’نکاح فرج‘ کے استعمال کی ملکیت ’تملیک‘ کے لئے ایک معاہدہ ہے۔“ Jabiri- Arablu 1983, 175۔

ملکیت اور خریداری کی ایسی صاف و صریح وضاحت کے باوجود علماء نے متاہلانہ (نکاح کے ذریعہ جنسی) رشتے کے سلسلہ میں اس قیاس کی پیچیدگیوں پر بحث کرنے کو مستقل طور پر نظر انداز کیا ہے یا معاہدہ مبادلہ کی اصطلاحات میں متاہلانہ

رشتوں کو سمجھنے میں، مبادلے کے معنی و مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ایک بار پھر حلیٰ ایک مثال فراہم کرتے ہیں اگرچہ وہ ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں کہ نکاح 'ایک قسم کی ملکیت' ہے اور یہ کہ یہ 'معاہدہ فروخت کے مساوی ہے' جبکہ دوسری طرف وہ زور دیتے ہیں کہ 'مبادلہ' فرج، معاوضہ، بعض کا مقصد تولید نسل اور فرحت بخش تفریح ہے اور یہ محض مالیاتی مبادلہ نہیں ہے۔ Hilli SI, 509- 510; 450; see also Jabiri- Arablu 1983, 175. مستقل نکاح کے معاہدے کو معاہدہ فروخت سے امتیاز کرتے ہوئے اور سورہ بقرہ ۲ کی آیات ۲۳۶ اور ۲۳۷ کے احکام کی روح کی روشنی میں علماء نے یہ رائے قائم کی ہے کہ اجر دلمن کی رقم اور نوعیت کو معاہدہ کرنے کے وقت 'غیر متعینہ چھوڑ دیا جائے' :

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق 'نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے' ۵

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو، لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا۔ ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں۔ یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے) اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ۵ القرآن: سورہ بقرہ ۲- آیات ۲۳۶-۲۳۷۔

Surah Baqara: Ayat 236, 237; Hilli SI, 444; Luma'ih, 137; Mazandarani Haeri 1985, 29; Khomeini 1977, P# 2419. کے اس عمل میں 'قانون سازوں کی' ادارہ سازی کی غلط تفہیم و شناخت، نظر آتی ہے۔

Bourdieu 1977, 171. جو تجارتی علامت کا درجہ ہے جو مستقل نکاح کے معاہدے میں ہوتی ہے۔ 'نکاح کا ڈھانچہ ایسا ہے کہ جس میں ایک عورت کا جنسی عضو۔۔۔ اور توسیع کے ذریعہ خود۔۔۔ "خرید" جاتا ہے یا یہ کہ وہ اپنے شوہر کی 'ملکیت' ہے (۳) تاہم، ایک معاہدہ نکاح میں 'ڈھانچے کے سب سے زیادہ اہم عنصر کی حیثیت سے' اجر دلہن کو کبھی بھی خارج نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ کسی نہ کسی صورت میں معاہدے کی کوئی قسم ضرور واقع ہوگی۔

معاہدہ نکاح کی درجہ بندی کے متعلق دو گر فکلی ambivalence کو خود اصطلاح 'نکاح' کی تعریف کے اطراف پھیلی ہوئی پراگندگی کے ذریعہ سمجھا جاتا ہے اس کے لغوی معنی کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے بعض نے اس کی ترجمانی 'انٹر کورس' و 'طی' (جماع کرنا، روندنا) کی حیثیت سے کی ہے (۴)۔ دوسروں نے اس کے معاہداتی اور ذمہ داری کے پہلوؤں پر زور دیا ہے اور اس کا ایک 'عقد' / ایک معاہدے کی حیثیت سے حوالہ دیا ہے۔ صاحب 'جواہر کا حوالہ' دیتے ہوئے مرآتہ لکھتا ہے: 'سنیوں کے نزدیک 'نکاح' کے معنی انٹر کورس / مباشرت ہیں اور چونکہ 'نکاح' میں انٹر کورس / مباشرت کا مفہوم مضمر ہوتا ہے اس لئے یہ لفظ 'نکاح' استعمال کیا گیا ہے۔' Murata 1974, 2 اس کے برعکس 'مرآتہ بیان جاری رکھتا ہے: راغب یہ تصور قائم کرتا ہے کہ نکاح کے معنی انٹر کورس / مباشرت نہیں کیونکہ اس میں شرم و حیا 'فج' شامل ہوتی ہے بلکہ یہ کہ اسے 'انٹر کورس / مباشرت کے لئے ایک قیاس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اس لئے 'نکاح' کے معنی 'عقد' / معاہدہ ہیں۔ See also Jabiri- Arablu 1983, 174- 75; Farah 1984, 14; "Nikah" 1927, 912.

اختلاف آراء کا جائزہ لیتے ہوئے، ایک ہم عصر ایرانی شیعہ عالم 'نگ رودی استدلال کرتا ہے: "ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان، ایک خاندان یا خانہ داری قائم کرنے کے معاہدے کی حیثیت سے نکاح کی تعریف نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس میں

’متعہ‘ نکاح شامل نہیں۔ Langarudi 1976, 3. یعنی متعہ کا مقصد جنسی مسرت ہے۔ وہ بیان جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے: ”جنسی تعلقات کے معاہدے کی حیثیت سے بھی اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی کیونکہ غیر جنسی ’صیغہ‘ (متعہ) کے معاملہ میں (جسے آگے ’باب ۴ میں بیان کیا گیا ہے) معاہدے کا مقصد انٹر کورس / مباشرت نہیں ہے۔“ تاہم غیر جنسی ’صیغہ‘ (متعہ) کو مسترد کرتے ہوئے ’علماء کے اجماع کی بنیاد پر لنگ روڈی استدلال کرتا ہے: ”انٹر کورس / مباشرت نکاح / شادی کی علت غائی (غرض اور فائدہ) ہے۔“ Langarudi 1976, 5.

اسی طرح ’امامی نکاح کی تعریف“ ایک قانونی رشتے کی حیثیت سے کرتا ہے جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ’ایک معاہدے کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے جو انہیں ایک دوسرے سے جنسی طور پر لطف اندوزی کی اجازت دیتا ہے۔“ Imami 1971, 4: 268۔ وہ اپنی تعریف ختم کرتا ہے: ”اس لئے خاندان ’خانوادہ‘ قائم کرنے کے مقصد کی حیثیت سے ’نکاح‘ کی عام تعریف ’ایرانیوں کے معاملہ میں غیر صحیح ہے کیونکہ اس میں عارضی نکاح / متعہ شامل نہیں ہے۔“ (۵) Imami 1971, 268. یوں کہنا چاہئے کہ عارضی نکاح / متعہ کا مقصد ’تولید نسل کے لئے ہونے والا معاہدہ نہیں ہے۔

ایک شخص ’نکاح‘ کی ایسی قانونی تعریف کی تفہمی کے ساتھ رہ جاتا ہے جو ساخت اور وظیفہ کے اعتبار سے با معنی ہو اور اس میں مستقل نکاح / عارضی نکاح / متعہ اور اس کے غیر جنسی صیغے (متعہ) کی انواع بھی بدستور شامل ہوں تاہم ’ہم شیعہ نکاحوں / شادیوں کی لازمی صورتوں اور وظائف کا خلاصہ کر سکتے ہیں۔ دیکھئے جدول نمبر ۱:-

جدول نمبر ۱

شیعہ نکاح / شادی

نکاح کی قسم	جنسی	قرابت داری بوجہ نکاح	چوں کی حلال زادگی
مستقل: نکاح	+	+	+
عارضی: متعہ	+	+	+
غیر جنسی صیغہ	-	-	-
		+	-

ایک شخص جدول نمبر ۱ کی مدد سے 'شیعہ نکاح کے ادارے کی تعریف' ایک ایسے معاہدے کی حیثیت سے کر سکتا ہے کہ (الف) جو شوہر کی ملکیت اور کنٹرول کو اپنی بیوی کے جنسی عضو 'ہض' (فرج) پر قائم کرتا ہے خواہ (یہ قبضہ) عملی ہو یا علامتی 'جیسا کہ غیر جنسی صیغہ (غیر جنسی متعہ) کا معاملہ ظاہر کرتا ہے اور (ب) یہ 'قرابت داری بوجہ نکاح' کے ہمدھن پیدا کرتا ہے خواہ یہ واقعتاً ہو یا افسانوی 'دوسرے الفاظ میں' ایک شیعہ نکاح / شادی کے لازمی اجزاء 'جنسیت کی جائز حالت اور قرابت داری بوجہ نکاح ہیں اس لئے چوں کی حلال زادگی کا مسئلہ 'معاہدہ نکاح کی گہرائیوں میں نہیں ہے اگرچہ یہ اس کے قدرتی نتیجے کے ممکنات میں ہے۔ - cf. Gough 1959, 68; Levine and Sangree 1980, 388 اپنے وسیع تر معنی میں' ایک شیعہ نکاح / شادی 'چوں کی حلال زادگی کے لئے نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان رشتے کو جائز کرنے کے لئے ہوتی ہے خواہ وہ جنسی پارٹنر ہوں یا قرابت داری بوجہ نکاح کی بنیاد پر رشتہ دار ہوں۔ - یہ ایک ایسا رشتہ ہے جو باپ بن کر' چوں کو پیدا نہیں کرتا ہے۔

مستقل نکاح کے اجزائے ساخت : ارکان

ایک جائز مستقل نکاح / شادی کے تین بنیادی اجزائے ترکیب ہیں :
 معاہدے کی قانونی شکل 'عقد' - بین المذاہب نکاحوں کی حدیں 'محل' اور اجر دلسن 'مہر'
 (کی ادائیگی کی پابندی) یعنی 'اطاعت قبول رویہ' - (۶)

معاہدہ : عقد

ایک اسلامی نکاح / شادی ایک معاہدہ ہے اور اسلامی معاہدوں کی دوسری تمام شکلوں کی طرح اس میں پیش کش اور قبولیت کے عمل کی ضرورت ہوتی ہے جو اس نکاح کے مقام اور وقت کے دوران واقع ہوا ہو (۷)۔ 'پیش کش' کے اقدام میں عورت کے لئے مذہبی رسم کے ایک مقررہ کلیہ / فارمولے کا زبان سے ادا کرنا شامل ہے اور 'قبولیت' شوہر کی طرف سے ایسا ہی کلیاتی / فارمولائی جواب بھی شامل ہوتا ہے۔ معاہدہ نکاح کی مذہبی رسم کو جوڑے کے نمائندے انجام دے سکتے ہیں۔
 مگیتروں (جوڑوں) کے بنیادی حقوق مثلاً شوہر کے لئے تعدد ازواج اور بیوی کے لئے اجر دلسن / مہر جو پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں اور ناقابل تغیر اور ناقابل انتقال ہوتے ہیں۔ اس طرح معاہدہ نکاح کی یہ شکل ہوتی ہے کہ جس میں 'معاہدے کو طے کرتے وقت فریقین کو یہ اختیار حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ شوہر اور بیوی کے حقوق کے قوانین کو کوئی نئی شکل دیں' - 1927, 914 "Nikah" اور اس معاہدے کی عمرانی جہت کی وجہ سے 'خود ارادیت کی آزادی' معاہدہ کرتے وقت کوئی اہم کردار ادا نہیں

بین المذاہب نکاح کی حدیں : محل

اسلامی قانون بین المذاہب نکاحوں پر حدیں قائم رکھتا ہے۔ مسلمان مرد اور غیر مسلم عورت کے نکاح کے اطراف 'تنازعہ' کے باوجود بہت سے شیعہ عالم، مسلم مرد اور اہل کتاب غیر مسلم عورتوں کے درمیان نکاح۔۔ مسیحی اور یہودی عورتوں۔۔ کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے۔ بعض نے زر تشریحی عورتوں کو شامل کیا ہے لیکن ایسی شمولیت یا اجازت علماء کے درمیان زیر بحث رہی ہے تاہم کسی تامل و تاخیر کے بغیر، مسلم عورتوں اور غیر مسلم مردوں کے درمیان نکاح۔۔ بین المذاہب مناکحت۔۔ کو دائرہ عمل سے خارج کر دیا ہے۔ Tusi 1964, 463; Hilli SI, 491; Luma`ih 96, 119; Khomeini 1977, P# 2397; Langaruidi 1976, 93.

اجرد لسن : مہر

ایک معاہدہ نکاح / شادی کا سب سے زیادہ اہم جزو 'اطاعت'۔ قبول رویہ۔۔۔ حقیقت میں یا نظری طور پر۔۔ اجرد لسن 'مہر' ہے جو خود دلسن کے لئے ہے۔ دیکھئے سورہ نساء ۴، آیت ۴: (۸)۔

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق شوق سے کھا لو۔
القرآن: سورہ نساء ۴۔ آیت ۴

مبادلہ میں شوہر 'شے فروخت' (دلسن) پر جائز ملکیت کا حق حاصل کر لیتا ہے جو اس معاملہ میں 'اپنی بیوی کا جنسی اور تولید نسل کا عضو ہے' لازمی طور پر ایک معاشی لین دین ہے۔ اسلامی نکاح / شادی میں اجرد لسن (مہر) کی ادائیگی 'علامت کے

طور پر بھی با معنی ہے۔ یہ کیونٹی (برادری / لوگوں) میں دلہن اور اس کے خاندان کے مقام اور وقار کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور ساتھ ہی دولہا اور اس کے خاندان کی طرف سے عورت (زوجہ / دلہن) کی عزت کا اظہار ہے تاہم ایرانی ایسے علامتی معانی یکساں طور پر نہیں لیتے۔ ہم عصر ایران میں، بہت سے تعلیم یافتہ شہری مردوں اور عورتوں نے اجرد دلہن (مہر) کی ادائیگیوں پر اعتراض کیا ہے اور وہ اسے عورت کی حیثیت اور وقار

کو گرانا سمجھتے ہیں۔ See Zan- i- Ruz, issues from 1966 to 1968

لفظ کی اصل اور لسانی تغیرات کی وضاحت کی روشنی میں 'قیمت' یا 'مادان' (کفارہ) 'مہر' وہ رقم ہے یا دوسری قیمتی اشیاء ہیں جس / جن کو دولہا، دلہن یا اس کے اہل خاندان کو لوہا کرتا ہے، یا لوہا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ مبادلہ، فوری (مقبل - عند الطلب) یا ملتوی (مؤخر - موجل) علامتی یا حقیقی ہے جو ایک معاہدہ نکاح کو جائز کر دیتا ہے۔ معاہدے کی اثر انگیزی کے لئے، اس رقم کا مبادلہ اس قدر ضروری ہے کہ زوجہ، خلوتِ صحیحہ (کی تیاری) سے پہلے، اجرد دلہن / مہر کی پوری ادائیگی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ یہ حق اپنی ساخت کے لحاظ سے ایسے فرو شدہ (پھیری والے) کی طرح ہے جو شے فروخت کی جب تک قیمت لوانہ کی جائے (گاہک کے) حوالے کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ درحقیقت، بہت سے علماء یہ استدلال کرتے ہیں کہ زوجہ کو کچھ ادا کرنا، خواہ یہ (رقم / شے) کتنی ہی کم یا معمولی ہو، مذہبی اعتبار سے باعثِ ثواب ہے کیونکہ "یہ (عمل) انٹر کورس / مباشرت کو جائز / حلال کر دیتا ہے۔" Tusi 1964, 477

بہر حال، ایک زوجہ کو (مہر کی) حقیقی ادائیگی سے پہلے خلوتِ صحیحہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ایسی صورت میں، وہ اپنے اجرد دلہن / مہر کی بروقت ادائیگی کے مبادلے کے لئے اپنی رضامندی سے نہ تو انکار کر سکتی ہے اور نہ ہی اس عمل کو روک سکتی ہے۔ اب اس کے اقدام (نارضا مندی) کو تا فرمانی 'نشوز' (ممعنی شوہر کی نافرمانی) سمجھا جاتا ہے اور اس طرح یہ عمل، شوہر کے حق سے انحراف ہے جس کی فرماں برداری شرعی طور پر واجب ہوتی ہے۔ Luma'ih, 143- 44; Tusi 1964, 483; Hilli MN, 242;

Langarudi 1976, 132- 33; Imami 1974, 1: 459.

اس کے بلوجود اجردلسن / مہر پر زوجہ کے ملکیتی حقوق، غیر مبدل و غیر مجروح رہتے ہیں۔ بالعموم، اجردلسن / مہر، اس وقت قابل ادائیگی بن جاتا ہے کہ جب ایک نکاح / شادی طلاق پر ختم ہوتی ہے۔ ایک زوجہ، معاہدے کے دوران جب تک اپنے شوہر کی فرماں بردار رہتی ہے تو وہ مالی سہارے، نفقہ، کی قانونی طور پر حقدار ہوتی ہے میرا (مصنفہ کا) خیال ہے کہ اپنے شوہر کے لئے زوجہ کی فرماں برداری کی قانونی ضرورت، مبادلے کے اس عنصر پر ازدواجی لین دین میں قائم رہتی ہے۔

چونکہ معاہدہ نکاح اسلامی نقطہ نظر سے انٹر کورس (وطی۔ مباشرت) کا ایک مظہر ہے جو ناگزیر طور پر، آپس میں مالیاتی مبادلات سے گوندھے ہوئے ہیں، اسلامی مسلمات: جنسی رشتے، ادائیگی یا سزا کے حامل ہوتے ہیں (۹) اور، 'وطی محترم است، / جماع کرنا محترم ہے یعنی ایک جنسی رشتے کو بدبدو دھرانے سے اس کے جائز ہونے۔۔۔ یا اس کی کمی۔۔۔ کیان کرتے ہیں۔

Luma'ih, 2: 130; Hilli SI, 450; Razi 1963, 362; Tusi 1964, 477; see also Murata 1974, 51. اس رقم کا مبادلہ اس قدر ناگزیر ہے کہ 'غلط فہمی کی بنا پر ایک انٹر کورس / مباشرت، 'وطی بہ شبہ' کے معاملہ میں بھی کچھ رقم، اجردلسن کی صورت میں عورت کو ضرور دینا چاہئے تاکہ قانونی اور اخلاقی معقولیت و شائستگی کو یقینی بنایا جاسکے (۱۰)۔ Tusi 1964, 477; Hilli SI, 520; Langarudi 1976, 28, 84; Imami 1971, 4: 426-27; see also Shafa 1983, 710-11.

معاہدہ فروخت کی منطق کی بنیاد پر اور شیعہ قانون کے تناظر سے، اور نظریاتی مفروضات سے جن کا تعلق ذکر و اثاث کی جنسیت کی ہیئت و فطرت سے، 'مبادلہ نکاح' میں ایک مختلف قسم کا سامان شامل ہوتا ہے قیاس کے طور پر انٹر کورس / مباشرت، ایک ایسے رشتے کا معاملہ نہیں ہے جس میں مسرت کا تبادلہ بھلریق سامان ہوتا ہے اس کی بجائے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ یہ (سامان) صرف ایک ہی سمت کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جنسی مسرتوں کے تبادلہ میں مرد و وصول کرتے ہیں اور عورتوں کو مالیاتی طور پر صلہ دیا جانا چاہئے۔ دوسرے الفاظ میں قانونی طور پر عورت کا جنسی عضو اور

اجرد لسن (مہر) کے بدلے کیئے جاتے ہیں جو ایک دوسرے کی قدر مبادلہ 'عیوض' کی حیثیت سے ہوتے ہیں۔

معاہدہ: 'عقد' مستقل نکاح کے قانونی نتائج: 'احکام'

چونکہ نکاح / شادی ایک معاہدہ ہے جس میں ایک جوڑا مختلف النوع شرائط سے اس حد تک متفق ہو سکتا ہے کہ وہ قرآنی حدود سے تجاوز نہ کرے۔ مثال کے طور پر، ایک عورت اپنے معاہدہ نکاح کی شرائط میں یہ شامل کر سکتی ہے کہ اسے اس کی رہائش گاہ سے باہر نہ لے جایا جائے گا، دوسری طرف وہ قانونی طور پر یہ مطالبہ نہیں کر سکتی کہ اس کا شوہر دوسری زوجہ کرنے سے اس وقت تک باز رہے گا جب تک کہ وہ اس کے نکاح میں رہے گی۔ ایسی شرط کے لئے علماء کا دعویٰ ہے کہ یہ نص قرآنی کے صریحاً خلاف ہے جو ایک مرد کو بیک وقت چار عورتوں سے مستقل نکاح کا معاہدہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ اس کا خدا کا عطا کردہ حق ہے تاہم سب اس امر پر متفق ہیں کہ وہ اس شرط کو طلاق لینے کی بنیاد کے طور پر استعمال کر سکتی ہے۔

Tusi 1964, 481-82; Hilli MN, 242; Khomeini 1977, P#2451.

سرپرست کی اجازت: ولی

ایک ناکتہ عورت کی پہلی شادی / نکاح کے لئے سب سے زیادہ متعلقہ قانونی مسئلہ یہ ہے کہ اس کے والد کا نکاح کے لئے ازدواجی رشتہ (جو ولایت کہلاتا ہے) لڑکی کی پسند / انتخاب کو کنٹرول میں رکھنے کی حد تک ہوتا ہے اور اسے اس (لڑکی) کے لئے ایک معاہدہ نکاح کا اہتمام کرنے کا حق ہے۔ Hilli SI, 447 اسٹرن کا استدلال ہے کہ ولی کا اولاد ایک اسلامی تخلیق ہے جو ایک باپ کو اپنی بیٹی کی سرگرمیوں پر یہ اختیار اور قانونی حق دیتا ہے کہ اس کے علم اور نگرانی میں یہ امر ہو کہ

اس کی بیٹی نے حلف نامہ کب کہاں لور کس کے سامنے دیا۔ Stern 1939, 37. ہاورڈ
 کتاب ہے: 'یہ حقیقت کہ بہت سی لڑکیوں کا نکاح کر دیا جاتا ہے حالانکہ ابھی کمسن چچی ہی
 ہوتی ہیں۔ رسول اکرمؐ کی زوجہ عائشہؓ اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔۔۔ ساتھ ہی یہ بات
 خلاف قیاس ہو جاتی ہے کہ رسول اکرمؐ کے زمانہ میں ایک ناکتھرا بیٹی 'اپنے والد کی
 مرضی کے بغیر ایک عام معاہدہ نکاح کر سکتی تھی۔' Howard 1975, 83. تاہم
 شحت استدلال کرتا ہے کہ یہ اصول کہ 'ولی کے بغیر کوئی نکاح جائز نہیں ہوتا' اسلامی
 قانون میں بذات خود بیلاوی نہیں بلکہ یہ کہ اس اصول نے رفتہ رفتہ شناخت حاصل کی
 ہے اور واقعہ رسول اکرمؐ کے زمانے کی طرف رجوع کرتے ہوئے قائم کیا گیا ہے۔
 Schacht 1950, 182-83 شحت کا نظریہ قابل فہم ہے جو یہ حقیقت بتاتا ہے کہ
 رسول اکرمؐ نے زوجہ کو خود اپنی مرضی ظاہر کرنے اور اجر دلسن (مہر) وصول کرنے کا
 مجاز قرار دیا۔

نتیجہ میں ازدواجی سرپرستی کے کردار اور فرائض کی قانونی حدود میں ابہام اور
 پرانگی نے مسلم علماء قانون (فقہاء) کے درمیان مختلف اودار میں کثرت سے بحث و
 مباحثہ اور تنازعات کی طرف راستہ دکھایا ہے۔ (ولی کے کردار اور فرائض کی بہت تفصیلی
 بیان کے لئے دیکھئے Hilli SI, 447- 56 حالانکہ الشافعی اور مالک 'مثال کے طور پر'
 والد کو اپنی بیٹی کے لئے معاہدہ نکاح کرنے کے سلسلہ میں 'لازمی اختیار' جبر کرنے کی
 حمایت کرتے ہیں۔ رسول اکرمؐ کی کئی روایات موجود ہیں جو ایک ناکتھرا بیٹی کے نکاح
 / شادی کو کالعدم قرار دینے کے حق میں ہیں جس کے لئے باپ نے اپنی بیٹی سے
 اجازت طلب نہیں کی۔ Howard 1975, 84 تاہم 'شیعوں کے نزدیک 'ایک ولی'
 اور اپنی بیٹی کے حق پر اس کے حق کی قانونی اختیاری وسعت 'بالخصوص ابہام سے
 معمور رہی ہے۔ ہاورڈ 'یہ نوٹ کرتا ہے کہ جیسے شیعہ قانون نے ترقی کی 'تب ولی کا
 فرض اور کردار 'دوسرے مظاہر کے ساتھ آپس میں جڑ کر ابھرا: اسماء نکاح کے لئے
 گواہوں کی ضرورت اور متعہ کا رواج۔' وہ استدلال کرتا ہے کہ شیعوں نے 'متعہ' کو
 قانونی طور پر ختم کرنے کے لئے اور یہ ضرورت کہ ایک مطلقہ عورت کو دوبارہ نکاح

کرنے کے لئے اپنے سر پرست (ولی) کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، شیعوں نے ان ہر دو امور کی مخالفت کی۔ لیکن اہل سنت کی طرف سے شدید مخالفت کا مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے جزوی طور پر ایک مستقل نکاح کے لئے گواہوں کی مشاورت کو قبول کیا ہے، نہ کہ ضرورت کو قبول کیا ہے۔ Howard 1975, 85- 87 لیکن اسے زیادہ بحث و تنازعہ کے بغیر تسلیم نہیں کیا ہے۔

ایک طرف (عورت کو کنٹرول کرنے کے حوالے سے) ایک 'ولی' کی اجازت کی ضرورت کے سلسلہ میں نظریاتی دو گر فکلی ہے اور دوسری طرف 'عارضی نکاح' متعہ کا رواج (مرد کی جنسیت) مختلف شیعہ عالموں کی تشریحات سے منعکس ہوتا ہے۔ حالانکہ کلینی (الفروع من الکافی، جلد ۵) اہل سنت کے خاص دھارے (سواد اعظم) سے مشابہ نظریے کا حامی نظر آتا ہے (جبکہ طوسی، Tusi 1964, 472, 499 اور حلی Hilli S.I., 523 نے اس نظریے کی حمایت کی ہے کہ ایک پختہ کار عورت -- نو سال اور زیادہ -- کو اپنے لئے معاہدہ نکاح کا اہتمام کرنے کے ضمن میں اپنے والد سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، تاہم دونوں اس بات کو مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی اجازت حاصل کرنا قابل ترجیح ہے۔ یہ دو گر فکلی ثابت قدمی سے قائم ہے۔ شیعہ علماء کے درمیان اختلاف آراء کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے امامی استدلال کرتا ہے کہ ایک 'ولی' کو اپنے مبلغ پٹے یا بیسی کے نکاح / عقد کا اہتمام کرنے کا حق حاصل ہے۔ Imami 1971, 4: 283- 88 بہر حال، ایک بالغ ناکتھرا 'راشدہ باکرہ' کے نکاح / عقد کے مسئلے کی بابت علماء بہت زیادہ مختلف آرا ہیں۔ بعض کا یقین ہے کہ ایک بالغ ناکتھرا (دوشیزہ) اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح / عقد نہیں کر سکتی، بالکل اسی طرح، اگر وہ کنواری نہیں ہے تو اسے اپنا نکاح کرنے کے لئے اپنے والد کی مرضی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آخر الذکر صورت میں، وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ دوسرے علماء کا استدلال ہے کہ ایک بالغ مرد کی طرح، ایک بالغ دوشیزہ کو اپنے والد کی اجازت کی قطعی ضرورت نہیں ہوتی، بعض ایک مستقل اور عارضی نکاح / عقد کے درمیان امتیاز کرتے ہوئے، اس امر کی حمایت کرتے ہیں کہ ایک والد کی اجازت کی

ضرورت، ایک بالغ ناکتہءا کے مستقل نکاح، عقد کے لئے ہوتی ہے لیکن (یہ واضح رہے کہ) یہ ایک عارضی نکاح، متعہ کے لئے ضروری نہیں۔ تاہم دوسرے علماء کا استدلال ہے کہ اس کے برعکس ایک ناکتہءا اپنے مستقل نکاح، عقد کا اہتمام کر سکتی ہے لیکن اسے ایک عارضی نکاح، متعہ کے لئے اپنے والد سے اجازت ضرور حاصل کرنا

چاہئے۔ Imami 1971, 4:283- 88; see also Hilli S.I, 443; Langa-

rudi 1976,23- 28; cf. Katuzian 1978, 69.

۱۹۷۹ء کے انقلاب سے پہلے ایرانی سول قانون نے قدیم شیعہ تشریح و ذرا سی نئی ترتیب دی ہے جس میں ایک بالغ ناکتہءا شیعہ عورت، ۱۸ سالہ یا زیادہ، کو کسی حد تک خود مختاری دی گئی ہے، بعض مخصوص حالات میں وہ اپنے نکاح، عقد کا خود اہتمام کر سکتی ہے، واضح رہے کہ اس کے والد یا ولدیتی دادا کو اس کے نکاح، عقد پر اعتراض ہونے کی صورت میں اس کی غیر معقولیت پسندی پر قانون سازوں کو یقین ہو جائے تو وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے Article 1043, cited in Langanudi 1976, 24; Katuzian, 1978,70 ایک قانونی رائے 'فتویٰ' جاری کیا کہ ایک ناکتہءا کے پہلے نکاح، عقد خواہ یہ مستقل ہو یا عارضی، کے لئے والد کی اجازت کی ضرورت بیان کی ہے لیکن (فتوے میں) عمر اور بلوغت کے مسائل کو براہ راست پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اظہار کیا گیا ہے۔

Ayatollah Khomeini n.d., 342, 376; cf. Mutahhari 1974, 55-56

ازدواجی سرپرستی کے قانون میں ایہام، اس وقت زیادہ مرکب ہو گیا کہ متصادم روایات کو خود رسول اکرمؐ سے منسوب کیا گیا جن کا عمل اور قول اسلامی قانون کے بڑے ذرائع و مخارج میں سے ایک ذریعہ، مخرج کی تشکیل کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنی بیٹی کی علی سے شادی کے وقت، اس کی مرضی حاصل کی تھی، رسول اکرمؐ نے بذات خود (حضرت) عائشہؓ سے عقد کیا تھا جو چھ یا سات برس کی تھیں اور یہ ان کے والد کی مرضی اور اختیار سے کی تھی، دوسرے الفاظ میں، اسلام میں نکاح، عقد کے لئے عورت کی مرضی درکار ہوتی ہے، ایک دوسرے اسلامی حکم نامہ، جو جو

کے نکاح / عقد کی اجازت دیتا ہے، کے ذریعہ موثر طور پر منسوخ کر دیا گیا اور والدوں (یا دیوں) کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنی ناکتھ ایٹیو کی طرف سے، ان کے نکاح / عقد کا اہتمام کریں۔ ایک عورت، چہ ہونے کی حیثیت سے ظاہر ہے کہ اتنی کم عمر ہوتی ہے کہ وہ (ازدواجی زندگی میں) اس سے طلب کئے جانے والے امور کی وسعت کا فہم و اور اک نہیں رکھتی اور وہ خود مختار نہ فیصلے کرنے کے قابل نہیں ہوتی۔

طلاق یافتہ اور بیوہ عورتیں، وسیع تر قانونی خود مختاری رکھتی ہیں اور وہ اپنی طرف سے خود ہی مذاکرات کر سکتی ہیں۔ Tusi 1964, 474; Hilli MN, 221; Levy 1957, 111 تاہم رواج کی صورت میں، یہ ایک عورت کے معاشرتی، معاشی پس منظر پر منحصر ہوتا ہے اور یہ مقامی انواع کا موضوع ہے۔

جنسی مباشرت میں مداخلت: 'عزل'

Coitus Interruptus: Azl

جنسی مباشرت میں مداخلت 'عزل' (لغوی معنی: مباشرت کے دوران اخراج) مانع حمل (بر تھ کنٹرول) شیعہ اسلام میں شاید ہی واحد صورت ہو اور اس کا عمل، شوہر کا خصوصی حق ہے (۱۱) تاہم اس حق کی انفرادیت و خصوصیت کا درجہ اور وسعت اس امر پر منحصر ہے کہ آیا یہ ایک مستقل یا عارضی 'عقد' کی حدود کے درمیان عمل میں لایا گیا ہے یا یہ امر کہ مذکورہ ایک آزاد عورت ہے یا ایک غلام عورت، اس طرح، خواہ زوجہ کے جذبات کو پیش نظر رکھا جائے اور یا اس کی اجازت حاصل کر لی جائے، علماء نے اس پر بڑی بحث کی ہے۔ بہر حال، طوسی، جنسی مباشرت میں 'عزل' کو ایک عورت کیلئے ممنوع قرار نہیں دیتا۔ Tusi 1964, 491 حلی اگرچہ اسے قابل اعتراض 'مکروہ' قرار دیتا ہے اور اس رائے کا حامی ہے کہ جب تک 'عزل' پر اتفاق رائے نہ ہو جائے تو عزل ممنوع ہے بہر حال، اگر ایک مرد کو ایسا کرنا ہے تو اچھے جنین / نطفہ embryo میں موجود چم کا زر خون Blood money (دینہ نطفے کا زر خون)

ادا کرنا چاہئے (۱۲)۔ Hilli SI, 437.

حالانکہ شروع میں جنسی مباشرت کے دوران عزل (مداخلت) بے نکا اور بے ربط عمل دکھائی دیتا ہے۔ شیعہ نکاح کی معاہداتی صورت کی حدود میں دیکھا جائے تو یہ عث و میان یہاں ایک معنی و مفہوم کا حامل ہے۔ چونکہ ایک مرد نے اجر و لسن ادا کیا ہے۔ منطقی اعتبار سے وہ مباشرت میں نطفے کا مختار ہوتا ہے یا اپنی زوجہ کے جنسی اور تولیدی عضو کا مالک ہوتا ہے۔ صرف وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ کب اور کس طرح ایک جنسی تعلق رکھنا چاہتا ہے۔ دیکھئے قرآن مجید سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۲۳:-

تمہاری عورتیں تمہاری سمجھتی ہیں تو اپنی سمجھتی میں جس طرح چاہو
جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھجؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو
کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں
کو بشارت سناؤ۔

قرآن مجید: سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۲۳

ترکہ : ارث

جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں، تھوڑا ہو یا بہت اس میں مردوں کا بھی
حصہ ہے اور عورتوں کا بھی، یہ حصے (اللہ کے) مقرر کئے ہوئے ہیں۔۔۔
قرآن مجید: سورہ نساء ۴- آیت ۷

عورت کی حیثیت و مقام کو بہتر بناتے ہوئے، اسلامی قانون نے جو اقدامات
کیئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کو اس کے خاندان کے ورثے میں ایک حق
عطا کر دیا گیا ہے۔ اس قانونی شق میں یہ امر مضمّن ہے کہ عورت کا حق انتخاب (مرضی
کا استعمال) خود مختاری اور آزادی کو ایک وسعت تک تسلیم کیا گیا ہے مگر اس حقیقت
کے باوجود تمام درجات میں ایک مرد دو عورتوں کے حصے کے مساوی حصہ وصول
کرتا ہے۔ دیکھئے قرآن مجید:

جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے ۱۰۵

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے،

اور اگر اولاد میت صرف لڑکیاں ہی ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ) تو کل ترکے میں ان کا دو تہائی۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف۔ اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا ترکے میں چھٹا حصہ، بھرتیکہ میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا حصہ اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ (اور یہ تقسیم ترکہ میت کی وصیت کی تعمیل) کے بعد جو اس نے کیا ہو یا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو اسی کے ذمے ہو، عمل میں آئے گی) تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں پوتوں میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے، یہ حصے اللہ کے مقرر کئے ہوئے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ۱۱۵

اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں۔ اور اگر اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا حصہ چوتھائی لیکن یہ تقسیم وصیت کی تعمیل کے بعد جو انہوں نے کیا ہو یا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو ان کے ذمے ہو، کی جائے گی)۔

اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرد۔ اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ۔ اور اگر اولاد ہو تو ان کا آٹھواں حصہ (یہ حصے تمہاری وصیت کی تعمیل) کے بعد جو تم نے کیا ہو۔ اور (ادائے) قرض کے (بعد) تقسیم کیئے جائیں گے۔

اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو، جس کے نہ باپ ہو نہ پیتا مگر اس کے بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ، اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک وصیت بھرتیکہ ان سے تہائی میں شریک

ہوں گے (یہ حصے بھی) بعد ادائے قرض و قیلمیت نے کسی کا نقصان نہ کیا ہو (تقسیم کیے جائیں گے) یہ اللہ کا فرمان ہے اور اللہ نہایت علم والا (اور) نہایت علم والا ہے ۱۲۵

(اے پیغمبر) لوگ تم سے (کلام کے بارے میں) حکم (اللہ) دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ کلام کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کے بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہوگا۔

اور اگر (مرنے والے بھائی کی) دو بہنیں ہوں تو دونوں کو بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی۔

اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جملے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔

(یہ احکام) اللہ تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ سمجھتے نہ پھر اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے ۱۷۷

--- القرآن: سورہ نساء ۴- آیات ۱۰ تا ۱۲ اور آیت ۱۷۷

Quran 4: 10-12, 177; See also Levy 1957, 97

ایک مستقل نکاح میں شوہر کا حصہ اپنی زوجہ کی وصیت / ترکہ میں سے، اگرچہ نہ ہوں تو نصف ہوتا ہے اور اگر ان کے بچے موجود ہوں تو ایک چوتھائی ہوتا ہے، تاہم زوجہ کو ایسے ہی حالات میں چوتھائی حصہ اور آٹھواں حصہ علی الترتیب ملتا ہے۔

شیعہ اور سنی علماء شریعت کے درمیان، اگرچہ عام طور پر، قرآنی احکام کے مطابق مرتبہ اصولوں کی تشریح و ترجمانی میں اختلاف پایا جاتا ہے نیز اس دودھیال (پدری رشتہ داری) اور مشترکہ نسل ہونے کی بنیاد پر رشتہ داری والی عورتوں کے درجات کے حوالے سے کہ کسے ایک حصہ، جائز طور پر عطا کیا جاسکتا ہے؟ اختلاف پایا جاتا ہے۔ سنیوں اور شیعہوں کے درمیان اختلافات اور تنازعات پر بحث، بہر حال، اس

باب کے مقصد و وسعت سے باہر ہے ایک مفصل بحث کے لئے دیکھئے - See Fáy -
-zee1974, 387- 467; Langarudi 1978, 2 vols.

عقد / نکاح کا خاتمہ

ایک اسلامی عقد / نکاح ایک معاہدہ ہونے کی حیثیت سے ' لازماً اپنا خاتمہ اسی ڈھانچے پر رکھتا ہے جو اس (اسلام) نے تعمیر کیا ہے ' ایک معاہدہ نکاح ' کم از کم تمام تین طریقوں میں سے ' ایک طریقہ سے بھی ٹوٹ سکتا ہے ماسوا کہ کسی بھی فریق کی موت واقع ہو جائے ' ان میں سب سے زیادہ اہم طریقہ ' طلاق ' ہے - نکاح کے بدھن منقطع کرنے کے دوسرے ذرائع میں باہمی رضامندی اور یہ فیصلہ کہ اب نکاح نہیں رہا ' فسخ ' ہیں ' یہ فیصلہ شوہر یا زوجہ کی طرف سے کیا گیا ہو - قرآن مجید دیکھئے -

اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دے دو اور عدت کا شمار رکھو -

اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرو ' (نہ تو تم ہی) ان کو (ایام عدت میں ان) کے گھروں سے نکالو اور نہ ہو (خود ہی) نکلیں ' ہاں اگر وہ صریح ہے حیائی کریں (تو نکال دینا چاہئے)

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں - جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گادہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم؟ شاید اللہ اس کے بعد کوئی (رجعت کی) سبیل پیدا کر دے ۵

-- القرآن : سورہ طلاق ۶۵ - آیت ۱

'جن امور کی اجازت دی گئی ہے ان میں طلاق سب سے زیادہ قابل ملامت ہے' (رسول اکرم محمدؐ) نے فرمایا - ادارہ طلاق ' نہ صرف گھرے قانونی اختلافات کو روشنی میں لاتا ہے جو مستقل اور عارضی نکاحوں کے درمیان موجود ہوتے ہیں بلکہ یہ ذکر

واناث (مرد عورتوں) کی ضروریات، معاشرتی مقام و مراتب، کردار اور رشتوں کی تصور سازی کے بنیادی اختلافات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

بہر حال، معاشرتی طور پر مسترد کردہ اور مذہبی اعتبار سے ناپسندیدہ امور میں طلاق، شوہر کے لئے اللہ کا عطا کردہ حق ہے جس سے انکار یا رد گردانی ممکن نہیں۔ دیکھئے قرآن مجید میں سورہ طلاق ۶۵ (آیات ۱ تا ۱۴ مکمل سورت) اور سورہ بقرہ ۲- آیات ۲۲۶ تا ۲۳۷۔

سورہ طلاق ۶۵- آیات ۱، ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور مزید ۱۳ آیات کی تفصیل قرآن مجید میں پڑھیے یہاں غیر ضروری طوالت کی وجہ سے پوری سورت کا ترجمہ نقل نہیں کر رہے ہیں (مترجم)۔

سورہ بقرہ ۲ کی آیات ذیل کا مطالعہ کیجئے :-

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھالیں ان کو چار مہینے انتظار کرنا چاہئے۔ اگر (اس عرصے میں قسم سے رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا ہے ۲۲۶۵

اور اگر طلاق کا ارادہ کر لیں تو بھی اللہ سنتا (اور) جانتا ہے ۲۲۷۵ اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں اور اگر وہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (عدت کے اندر) وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ غالب (اور) صاحب حکمت ہے ۲۲۸۵

— القرآن سورہ بقرہ ۲- آیات ۲۲۶ تا ۲۲۸

ہم نے یہاں صرف آیات ۲۲۶ سے ۲۲۸ تک نقل کی ہیں باقی ۲۲۹ تا ۲۳۷ آیات

طوالت سے چنے کے لئے درج نہیں کی ہیں ان کی تفصیل قرآن مجید کی سورہ بقرہ ۲۰ میں دیکھئے (مترجم) Quran: 2: 226- 37 and Surah of Divorce (Talaque)

65: 1- 14 Complete:

اس (طلاق) کی ملامت کا تصور محض یہ ہے کہ یہ ایک اور اک اور ایک اخلاقی حکم ہے لیکن یہ اس کے قانونی طور پر جائز ہونے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا (۱۴)۔ ایک شخص جو اپنی زوجہ یا زوجوں کے نکاح (نکاحوں) کو قانونی طور پر منسوخ کرتا ہے تو اسے دماغی طور پر تندرست، پختہ کار اور ایسا کرنے پر رضامند ہونا چاہئے۔ مزید یہ کہ اسے دو منصف مزاج مردوں کی موجودگی میں، اور صاف و صریح الفاظ میں، طلاق کے مروجہ الفاظ کو بلند آواز سے ادا کرنا چاہئے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ زوجہ کی موجودگی میں ایسا کرے۔ طلاق کے معاملہ میں عورتوں کو بطور گواہ کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دی گئی ہے خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو (دوسرے معاملات میں، دو عورتوں کی شہادت یا تصدیق کو ایک مرد کے مساوی تصور کیا گیا ہے) ایک تحریری طلاق کو اس وقت تک ناجائز تصور کیا جاتا ہے جب تک کہ اس کے ساتھ زبانی اعلان

شامل نہ ہو Tusi 1964, 519 - 31; Hilli SI, 751- 859; Khomeini

1977, P# 2498- 516; Imami 1974, 1: 185

الفاظ کی بنیاد اور تاریخ کے سائنسی مطالعے کے ذریعہ ایک گرہ کھولنا یا 'جانے دینا' کا مفہوم 'لفظ طلاق' ہے جو یک طرفہ اقدامات 'اقاعات' (واحد: اقع) سے قانونی طور پر تعلق رکھتا ہے یوں کہنا چاہئے کہ 'ہر گاہ' نکاح معاہدے کی ایک صورت ہے جو باہمی رضامندی پر قائم ہوتا ہے جبکہ طلاق یک طرفہ فیصلہ ہے جو شوہر کرتا ہے، ہم یہاں دریافت کر سکتے ہیں: اگر نکاح ایک معاہدہ ہے جس کے لئے باہمی رضامندی درکار ہوتی ہے، تو پھر اس کے ٹوٹنے پر کسی ایک فریق کا حق کس طرح سے؟ دوسروں کے سامنے کچھ کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کا مجاز ہو سکتا ہے؟ یہاں پر ایک معاہدہ نکاح اور معاہدہ فروخت کے درمیان سب سے اہم فرق موجود رہتا ہے۔ ایک معاہدہ فروخت میں کسی دو افراد (یا گروہوں) کے درمیان ایک قانونی رشتہ (رابطہ)

قائم کرتا ہے، یہ ایک آخری اور ناقابلِ تغیر معاہدہ ہے جو اگر قانون کے مطابق شرائط (حالات) کے تحت کیا گیا ہو تو اسے فرلڈ، فریب یا خرابی کی صورت میں کوئی فریق بھی منسوخ کر سکتا ہے لیکن یہ معاہدہ نکاح ہے جو بیک وقت قطعی ناقابلِ تغیر اور قابلِ تغیر ہوتا ہے! یوں کہنا چاہئے کہ جہاں تک شوہر کا تعلق ہے ایک معاہدہ نکاح جائز اور قابلِ تغیر، دونوں صورتوں میں اجازت شدہ ہے۔ وہ اپنی بیوی کو جب چاہے طلاق دے سکتا ہے مگر جہاں تک بیوی کا تعلق ہے یہی معاہدہ لازم اور ناقابلِ تغیر بن جاتا ہے اور وہ ایک طرفہ طور پر معاہدے کو منسوخ نہیں کر سکتی، یہ کہ یہ حق شوہر کے لئے محفوظ ہے ایک قانونی رشتہ قائم کرنے کے ساتھ ایک معاہدہ نکاح ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان 'جنسی رشتے' Sexual کو جائز کر دیتا ہے خدا اور اپنی زوجہ کے درمیان ایک درمیانی فرد کا کردار ادا کرتے ہوئے ایک شوہر کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ انفرادی طور پر عمل کرے (۱۵) جس طرح ایک الہامی یا خداوندی فرمان انسانی قوانین کو مسترد کر دیتا ہے اسی طرح ایک شوہر کی خواہشات کو زوجہ کی خواہشات پر برتری حاصل ہوتی ہے حالانکہ نکاح عقد اپنی صورت اور طریق عمل میں لازمی طور پر ایک معاہدہ فروخت ہے کہ اس کے توڑنے کے لئے باہمی رضامندی کی لازمی طور پر ضرورت نہیں ہوتی (مگر زوجہ کو یہ حق حاصل نہیں)۔

طلاق کے وقت طلاق کو آخری شکل دینے سے قبل ایک زوجہ کو بعض مخصوص حالات سے گزرنا ہی پڑتا ہے اول: اسے ایک مستقل بیوی زوجہ ہونا چاہئے اور وہ ایک متعہ، عارضی زوجہ، 'میخہ' نہ ہو کیونکہ دوسری صورت میں کوئی طلاق نہیں ہوتی۔ دوم: بیوی کو حیض کی میعاد میں نہیں ہونا چاہئے اور اسے زچگی کے ساتھ ہونے والی غلاظتوں سے بھی پاک صاف ہونا چاہئے، یوں کہنا چاہئے کہ زچگی کے بعد کم از کم ایک ماہانہ میعاد چکر پورا کر چکی ہو، آخری ایسی صورت میں کہ جب مرد کی ایک سے زیادہ ازواج ہوں تو جس زوجہ کو طلاق ہو رہی ہو، اس کی موجودگی میں بس کا نام لینا

ضروری ہے اب اگر ان حالات میں سے کوئی صورت نہ ہو تو قانون کا تقاضا یہ ہے کہ طلاق کو ملتوی کر دینا چاہئے۔

دوسری طرف پانچ اقسام کی عورتوں کو کسی وقت بھی طلاق دی جاسکتی ہے ان میں یہ عورتیں شامل ہیں: جو واقعی حمل سے ہوں۔ جن سے معاہدہ نکاح پر دستخط کے بعد دخول نہیں کیا گیا ہو۔ جن کے شوہر ایک لمبی مدت سے غیر حاضر ہوں یعنی جنسی مباشرت کا کوئی امکان نہ رہا ہو۔ جنہوں نے اب تک حیض شروع نہ کیا ہو یعنی وہ نوسال کی عمر سے کم ہوں (۱۶) اور وہ عورتیں جن کی ماہانہ معیاد کا چکر بند ہو چکا ہو یعنی یہ کہ وہ حیض کی مدت سے گزر چکی ہوں۔

یہ تمام قانونی دفعات دو حدود پر لازماً اپنی بجلیاویں رکھتی ہوں: اول آیا انٹر کورس کا عمل ہوا ہے یا نہیں؟ یعنی یہ کہنا ہے کہ فروخت کی دوسرے شخصے استعمال کی گئی ہے (یا نہیں؟) اور اگر ایسا ہے دوم کہ آیا عورت حمل سے ہے (یا نہیں؟) تاکہ ممکنہ مولود (بچے) کی ولذیت کا تعین ہو سکے۔ اہم مفروضہ یہ ہے چونکہ ایک معاہدہ نکاح زوجہ کے جنسی اور تولیدی اعضاء کی ملکیت قائم کرتا ہے اور اس رشتے کی پیدوار بھی باپ (والد) کی ہونا چاہئے۔

یہ امر اس حوالے کے درمیان ہے کہ اجر دلسن Brideprice کی ادائیگی کو ضروری سمجھا جائے۔ اجر دلسن (مر) عام طور سے طلاق ہونے پر واجب الادا ہوتا ہے تاہم حقیقی ادائیگی خلوت مجھے دخول کی تکمیل پر منحصر ہوتی ہے (۱۷) مزید برآں یہ اس امر پر منحصر ہے کہ آیا معاہدے کے تیار کرنے کے وقت اجر دلسن (مر) کو معاہدہ نکاح میں مقرر و مخصوص کیا گیا ہے (یا نہیں؟) ایسی صورت میں دو ممکنات ہیں: اول اگر خلوت مجھے دخول سے پہلے عورت کو طلاق ہو جاتی ہے (تو اس ضمن میں) علماء کی اکثریت اس امر پر متفق ہے کہ وہ اپنے اجر دلسن (مر) کی رقم کے نصف کی مستحق و مختار ہے۔ تاہم اگر اسے خلوت مجھے دخول کے بعد طلاق ہوئی ہے تو پھر اسے پوری رقم لواکی جائے گی۔ دوم اگر اجر دلسن (مر) معاہدے میں مخصوص و مقرر کیئے بغیر رہ گیا ہے تو اگر زوجہ مباشرت و دخول کے بغیر طلاق پا چکی ہے تو اس کے شوہر کی

خواہش کے مطابق، ایک رقم یا دوسری قیمتی اشیاء شوہر سے وصول کرنے کی مجاز ہے لیکن اگر اس نے نکاح کی تکمیل زفاف (خلوت صحیحہ) کے بعد طلاق پائی ہے تو اس کے شوہر کو اسے ایک مناسب رقم دینا چاہئے جو معاشرے میں اس کے مقام اور خاندانی وقار کے شایان ہو۔ Hilli MN, 241; Tusi 1964, 477- 78; Luma` ih, 128.

شیعہ اسلامی قانون کے مطابق ایک طلاق کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں: ان میں سے سب سے زیادہ عام صورت رجعی (قابل واپسی) طلاق ہے۔ ایک قابل واپسی رجعی طلاق، ایک نیم موخر semifinal طلاق ہوتی ہے جس میں نکاح کے بندھنوں کو پورے طور پر منقطع نہیں کیا جاتا ہے۔ حالانکہ شوہر اور زوجہ ایک دوسرے سے جدا ہو چکے ہوتے ہیں، زوجہ طلاق کے بعد، آئندہ تین ماہ کے درمیان نکاح نہیں کر سکتی اور شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس مدت کے دوران (ذیل میں بیان کی گئی ہے) اپنی زوجہ کو طلاق واپس کر دے اور اس کے ازدواجی فرائض حال کر دے۔ طلاق واپس کرنے کا ایک شوہر کا یہ حق یک طرفہ ہوتا ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ زوجہ کی مرضی، قانونی طور پر حاصل نہیں کی گئی تھی۔ بہر حال جس طرح وہ طلاق واپس کرنے کا حق رکھتا ہے تو زوجہ بھی نان نفقہ کا حق رکھتی ہے، Khomeini 1977.

اسلام سے قبل ایک شوہر، ظاہری طور پر غیر معینہ مدت کے لئے طلاق واپس کر سکتا تھا اور اس طرح اسے حالت تعطل میں رکھ سکتا تھا رسول اکرم محمدؐ نے اس رواج کو ختم کرنے کی کوشش کی، ایک شوہر کے اپنی زوجہ کو قبول نہ کرنے کے حق کو، تعداد محدود کر کے (یہ کوشش) کی کہ وہ کتنی بار ایسا کر سکتا ہے اور پھر اسے واپس قبول کر سکتا ہے؟ قرآن مجید دیکھئے:

اور جب تم عورتوں کو (دودفعہ) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دیا یا طریق شائستہ رخصت کر دو۔ اور اس نیت سے انکو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

اور اللہ کے احکام کو ہسی (اور کھیل) نہ بناؤ اور اللہ نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں، جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

— القرآن: سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۳۱

Quran 2: 231; Maybudi 1952- 61, 1: 617; Langarudi 1976, 92

اسلامی قانون، یہ لازمی شرط مقرر کرتا ہے کہ ایک آدمی اپنی زوجہ کو دو مرتبہ طلاق دے سکتا ہے اور پھر اسے اس کی مدت انتظار 'عدت' کے دوران واپس کر دیتا ہے لیکن تیسری مرتبہ کے بعد 'طلاق قابل واپسی' نہیں رہتی لیکن یہ قطعی ناقابل تغیر ہو جاتی ہے۔ سنی قانون سے مختلف، جو فوراً تین بار "میں تجھے طلاق دیتا ہوں" بلند آواز سے کہنے کی اجازت دیتا ہے، شیعہ قانون ایک ایسے اقدام کی ممانعت کرتا ہے اس نقطہ نگاہ سے کہ یہ 'مہمن' سے خالی ہے۔

ایک قطعی ناقابل تغیر طلاق (یعنی طلاق بائنہ) اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب نکاح کا خاتمہ اپنے اعلان کے لمحے (کے وقت) سے آخری بار ہو جائے۔ طلاق کی اس صورت میں، شوہر کا طلاق کی واپسی کا حق اور زوجہ کا نان نفقہ کا حق دونوں سابقہ کے مقابلہ میں قلیل ہو جائیں۔ بہر حال، زوجہ کو تین ماہ کی مدت انتظار (عدت) کی مہلت دی گئی ہے جس میں وہ جنسی مباشرت سے احتراز کرے گی ایک عورت کی طلاق، اس کے ایام حیض گزرنے پر، ایک لڑکی جو ایام ماہواری کی عمر کو نہیں پہنچی ہے (۱۸) یا ایک عورت جسے حالت 'رجعی' کے تحت دو مرتبہ طلاق ہو چکی ہے، قطعی ناقابل تغیر ہے۔ سابقہ دو معاملات میں، بہر حال، ایک زوجہ طلاق کے بعد جنسی مباشرت سے احتراز کرنے کی پابند نہیں ہے۔

اس کے باوجود، بصورت دیگر ایک عام اور اک 'اسلامی قانون ایسی کارروائی (فراہمی) کا حامل ہے کہ جس کی رو سے ایک عورت طلاق کے طریق کار کا آغاز کر سکتی

ہے تاہم خاتمہ نکاح کی درخواست گزاری کے لئے اس کا حق 'مرد کے حق سے مختلف ہے' وہ ایک طرفہ طور پر اپنے فیصلے کو نافذ نہیں کر سکتی۔ اسے قانونی طریق کار سے گزرنا پڑے گا۔ ایک عورت جب نکاح کا خاتمہ کرتی ہے تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں: ایک عورت طلاق کی ابتدا کر سکتی ہے اور اپنی آزادی واپس خرید (حاصل کر) سکتی ہے جیسا کہ وہ پہلے (آزاد) تھی۔ قرآن مجید نے اسے اس طرح میان کیا ہے:

طلاق (صرف) دوبارہ ہے (یعنی جب دو دفعہ طلاق دیدی جائے تو (پھر عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ واپس لے لو' ہاں اگر زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی کے پانے کے بدلے میں کچھ ذمے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔

یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلتا۔ اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گناہ گار ہوں گے۔

-- القرآن : سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۲۹

یہ ظاہر ہے کہ اللہ کی مقرر کردہ حد کو ناگزیر حالت میں 'تجاوز کرنے کا خوف کرتے ہوئے' اسلامی قانون نے اس دوگرہنگی کے حکم ambivalent (کے دوسرے حصے) 'مطلع' (خل) قسم کو طلاق کی صورت میں اختیار کیا ہے۔

قرآن مجید 'استعداداتی زبان میں مرد اور زوجہ کو ایک دوسرے کا 'لباس' raiment قرار دیتا ہے جو ایک دوسرے کا لباس ہیں (دونوں کے جسموں کو ڈھانپتے ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید:

روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔

اللہ کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے، سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی اب

(تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو۔
 اور اللہ نے جو چیز تمہارے لئے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (اللہ سے)
 طلب کرو۔

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری
 سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو۔
 اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔
 یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔
 اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے کھول کھول کر
 بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔

--- القرآن: سورہ بقرہ ۲- آیت ۱۸۷

موزوں طور پر کہتے ہوئے 'خل' کے معنی ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک کے کپڑے
 اتارنے کے ہیں۔ 'خل' قسم کی ایک طلاق کا آغاز ایک عورت کر سکتی ہے جو اپنے
 شوہر کی طرف شدت سے غیر رضامندی (بیزاری) محسوس کرتی ہے اور اب زیادہ
 عرصہ تک اسے 'پہننے' (یعنی برداشت کرنے) کیلئے تیار نہیں جیسا کہ وہ (پہلے) تھا۔
 چونکہ نکاح ایک معاہدہ ہے اور کچھ رقم، اجر دلسن (مہر) کی صورت میں مبادلہ ہوتا
 ہے۔ عمل یا علامت کے اعتبار سے اس لئے وہ اپنے اجر دلسن کے برابر کی رقم، زیادہ یا
 کم کے مبادلہ میں اپنی آزادی حاصل کر لیتی ہے۔ - Hilli MN, 257;

Khomeini 1977, P# 2528; Langarudi 1976, 252 Robertson

Smith 1903, 92; Levy 1957, 122.

اہم بات یہ ہے کہ 'خل' عورت کی ایک طرفہ سہولت نہیں ہے اسی طرح
 طلاق مرد کے لئے ہے بہر حال یہ معاہدہ مبادلے کے طور پر تصور کیا جاتا ہے جس
 میں اتفاق رائے اور قبولیت بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ قانونی اعتبار سے کہتے ہوئے

خل اس لئے طلاق کے مساوی نہیں ہے، اگرچہ یہ اسی ایک مقصد کی تکمیل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اصطلاح 'خل' نہ کہ طلاق استعمال کی جاتی ہے۔ حالانکہ مقامی رواج 'خل' کے رواج پر عظیم اثر ڈال سکتا ہے۔ مسلم روایت میں خل، ایک زوجہ بذات خود ایک طرفہ طور پر کبھی بھی عمل میں نہیں لاسکتی۔ Coulson 1959, 19 اس کے یہ معنی ہیں کہ شوہر کو اس سے ضرور متفق ہونا چاہئے کیونکہ 'خل' ایک معاہدہ ہے اور اس لئے اسے شوہر اور بیوی (دونوں) کی باہمی رضامندی مطلوب ہے خل قسم کی ایک طلاق قطعی ناقابل تفسیر اس وقت ہوتی ہے کہ جب شوہر اور بیوی دونوں رجبی اور نان نفقہ کے حقوق، زوجہ کے تین ماہ کی مدت انتظار (کے دوران) سے سبکدوش ہو جائیں۔

علیحدگی کے معنی میں 'مبارت' طلاق کے موضوع پر ایک دوسری مختلف قسم ہے، اس فرق کے ساتھ کہ اس میں دونوں کی ناپسندیدگی کا احساس ہوتا ہے، 'خل' ایک طرح نامنظور کرنا (مسترد کرنا) ہے جبکہ 'مبارت' ایک ناقابل تفسیر طلاق ہے جس کے معنی ہیں کہ زوجہ کی مدت انتظار کے دوران، میاں بیوی (جوڑے) کے لئے کوئی فراہمی نہیں رکھی گئی ہے، اس موقع پر بھی زوجہ کو اپنی آزادی کے لئے اپنے شوہر کو خود ہی اپنے اجر دلن (مہر) میں کچھ مساوی یا کم ادا کرنا پڑتا ہے البتہ یہ اس کے اجر دلن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس صورت حال میں کوئی فریق بھی نکاح سے خوش نہیں ہے۔

نکاح کے معاہدے میں بعض خاص شرائط کی موجودگی یا کمی، شوہر اور زوجہ دونوں کو معاہدہ نکاح منسوخ کرنے کا اختیار دیتی ہے (Imami 1971, 4, (19), 363; Schacht 1964, 148). حالانکہ نکاح منسوخ کرنے اور طلاق دینے، دونوں صورتوں میں رشتہ ازدواج نہایت کشیدہ ہو جاتا ہے اور منسوخ کرنا قانونی طور پر طلاق کے برابر نہیں ہوتا۔ Hilli MN, 238; Imami 1971, 4: 476

طلاق اور منسوخیء نکاح، براہ راست متخالف ہیں کیونکہ وہ ایک معاہدہ نکاح کی دینی اور سیکولر جہتیں (علی الترتیب) منعکس کرتے ہیں ہر گاہ کہ طلاق، مسلم معاہدہ فروخت کے قانون کو شوہر کا امتیازی حق ہوتے ہوئے بھی نظر انداز کر دیتی

ہے۔ منسوخ نکاح (اعلان کے بعد) معاہدہ فروخت، براہ راست طریق عمل اور صورت format سامنے آتا ہے: یہ ایک باہمی رعایت ہے، شوہر اور بیوی دونوں معاہدہ نکاح کو منسوخ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ جہاں تک متہ / عارضی نکاح کا تعلق ہے، بہر حال علماء کی متفقہ رائے یہ ہے کہ عارضی زوجہ (صحی / صیغہ) کو معاہدہ نکاح منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں کیونکہ وہ لیز (اجارے) کی شے ہے۔

مدت انتظار: عدت

’عدت‘ ایک عورت کے لئے جنسی اختلاط سے اجتناب کرنے کی مقررہ مدت ہے جو طلاق یا شوہر کی وفات کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہے اس مدت کے دوران وہ دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی اور اسے خدا کی طرف سے مقرر کردہ مہینوں کی تعداد کے لئے ضرور انتظار کرنا ہوگا۔ طلاق کی عدت ’ان عورتوں کے لئے تین ماہواری چکر ہیں جو باقاعدہ ایام حیض میں رہتی ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید :

اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں اور اگر وہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں

اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں

اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ اور اللہ غالب (اور) صاحب حکمت ہے۔

___ القرآن: سورہ بقرہ ۲۰۸ آیت ۲۲۸

تین مہینے، ان عورتوں کے لئے ہیں کہ جن کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ وہ بالعموم، باقاعدہ ایام حیض سے گزارتی ہوں، لیکن بعض بدنی اسباب سے ماہواری کے لئے ناقابل ہوتی ہیں، جو عورتیں اپنے انقطاع حیض سے گزر چکی ہیں، جنسی اجتناب سے متشنی ہیں، ایک مطلقہ حاملہ عورت کی مدت انتظار (عدت) پورے ہونے تک رہتی ہے تاہم، ایک شوہر کی وفات، اس کی زوجہ کو چار ماہ دس دن کے جنسی اجتناب کی مدت کے لئے محدود کر دیتی ہے، اس امر کا لحاظ کیئے بغیر کہ آیا وہ حاملہ ہے یا انقطاع حیض سے گزر چکی ہے یا بلوغت کی عمر سے نیچے ہے۔ دیکھئے قرآن مجید:

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں چار مہینے

اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں اور جب (یہ) عدت پوری کر چکیں اور

اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ۵

اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ۵

--- القرآن سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۳۴

’عدت‘ کی پابندی کرنے کا مقصد، دوہرا ہے اول: یہ یقین کر لینا کہ عورت اس مرد سے حاملہ نہیں ہے جس نے اسے طلاق دی ہے اور دوم: یہ کہ اس کی چہرہ دلنی پاک صاف، تطہیر رحم ہے (جو) اس آئندہ مرد کے لئے ہے جو (ممکنات میں) اس سے نکاح کر رہا ہے۔ اسلامی پوری سرپرستی کے تصور کے مطابق، ولدیت (پدریت) یا ولدیت سرپرستی اس لئے جانا ضروری ہے کہ جائز حلال رشتہ قائم رکھنا ہے اور ولدیت کے نام نہاد خلط نسب سے بچنا ہے۔

مردوں کے لئے جنسی اجتناب کے لئے کو متقابلہ فراہمی ضروری دکھائی نہیں دیتی۔ تاہم ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مدت انتظار (عدت) کے دوران اپنی ازواج کو ’نفقہ‘ (مالی مدد) ادا کریں۔ اس فرض کی ادائی منشوری (تعمیل فرمان) ہے، صرف اگر طلاق قابل واپسی رجعی ہے، باوجودیکہ، اپنے شوہر کی وفات کی صورت میں ایک زوجہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اجتناب جنس کی ایک طویل مدت بھی گزارے مگر اسے مقابلہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس مدت (اجتناب) (۲۰) کے دوران ثان

نفقہ (مالی امداد) حاصل کر سکے۔

اجر و لمن (مہر) کی ادائیگی کی طرح، عدت رکھنے کی پابندی، دخول (مباشرت) کی تکمیل پر منحصر ہے، جہاں نکاح کے بعد، مباشرت جنسی نہیں ہوتی وہاں عدت رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی (اور) نہ ہی ان عورتوں کے لئے جنسی اجتناب ضروری ہے جو انقطاع حیض سے گزر چکی ہیں یعنی 'یاسیہ' ہوں گویا حاملہ ہونے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی ہیں، اس طرح سے وہ عورتیں جو نو برس سے کم عمر ہیں، جنسی اجتناب سے مستثنیٰ ہیں، یہ لحاظ کیئے بغیر کہ دخول (مباشرت) ہوا ہے یا نہیں؟ ان تمام درجہ بندیوں میں مفروضہ یہ ہے کہ حاملہ ہونے کا امکان بعید ہے، اور اس لئے ولدیت کے خلط ملط ہونے سے بچاؤ کر لیا گیا ہے ایسی عورتیں قانونی اعتبار سے طلاق کے فوراً بعد ایک دوسرا معاہدہ نکاح کر سکتی ہیں۔ - Khomeini 1977, P# 2510; Khui 1977, P# 2510; Imami 1973, 5: 75, 123. تطہیر رحم۔۔ یاس کی آلودگی۔۔ مذہبی اعتبار سے اس حد تک بامعنی ہے کہ جہاں تک طاقوتور (زرخیز) ولدیتی (جنین) کا تعلق ہے ایک عورت جو سلسلہء حیض سے منقطع ہو چکی ہے، اس لئے اب کسی مرد کے لئے مادہء منویہ (بچوں) کو گڈنڈ کر کے، (مرد کے لئے) کوئی خطرہ پیدا نہیں کرتی ہے۔

جوڑوں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں

نکاح کی معاہداتی صورت سے ابھرنے والے باہمی ازدواجی حقوق اور ذمہ داریاں، قرآن مجید میں میان کردی گئی ہیں اور ان کے الہیاتی، بیادی اور ناقابل تغیر ہونے پر یقین کیا جاتا ہے۔ اپنی زوجہ کی جنسیت sexuality کے جائز اور خصوصی حق کے مبادلہ میں ایک شوہر اسے مالی مدد دینے کا پابند ہے (مصنف) حجازی، اسے سرمایہ کے انتہائی اصراف کے کفایت شعارانہ انداز سے پیش کرتا ہے: جنسی مسرت "تمتع" ایک شوہر کا ناقابل تغیر حق ہے اور زندگی کو جاری و ساری رکھنے: "نفقہ کا حق" زوجہ کا

ہے۔‘ Hijazi 1966, 155. ایک زوجہ کے نفقہ کی ہر وقت اور نقد ادائیگی کو ’بہر حال‘ زوجہ کی فرماں برداری ”حمکین“ سے اور اپنے شوہر کے ساتھ ’اچھے رویے‘ سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ فرماں برداری کی اہمیت کو قرآن مجید میں بار بار بیان کیا گیا ہے اس لئے شادی شدہ / منکوحہ عورتیں اس کی قانونی طور پر پابند ہیں۔ صدیوں کے دوران ’مذہبی اکابرین کے ادبیات میں اور اسی طرح مقبول عام ثقافت میں (شوہر کی اہمیت کو) عقلی اعتبار سے سراہا گیا ہے۔ یہ مقدس کتاب (قرآن مجید) مردوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اپنی نافرمان بیویوں کے ساتھ اس فرمان کے مطابق پیش آئیں۔ دیکھئے قرآن مجید :

مرد، عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں،
تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے۔ پیٹھ پیچھے
اللہ کی حفاظت میں (مال و آمد و کی) خبرداری کرتی ہیں۔
اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکش (اور بد خوئی) کرنے لگی
ہیں، تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا
ترک کر دو، اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زد و کوب کرو اور اگر فرماں بردار
ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو۔ بے شک اللہ سب
سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے ۵

-- القرآن : سورہ نساء ۴ آیت ۳۴

Quran 4:34; see also Maybudi for an interpretation of the

Surah of Women, 1952- 61, 2:401- 792

آیت اللہ خمینی کے تبصرے، اپنے پیش رو کی عقلیت کے تسلسل کا ہیانیہ ہیں،
وہ لکھتے ہیں: ’ایک مستقل زوجہ کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر / مکان ہرگز نہیں
چھوڑنا چاہئے اور خود کو فرماں برداری، تسلیم، میں رکھنا چاہئے خواہ وہ (شوہر) اس سے
کسی قسم کی مسرت طلب کرے..... اس صورت میں اس کا نفقہ (اخراجات زندگی)

ادا کرنے کے لئے اس کا شوہر پابند ہے اگر وہ اس کے حکم کو نہیں مانتی (تو) وہ گناہ کی مرتکب گناہ کار ہوتی ہے اور اسے کپڑے لینے، مکان میں رہنے اور سونے کا کوئی حق نہیں ہے۔ Khomeini 1977, P# 2412-13, and 1983, 115; see also Hilli SI, 715- 32; Tusi 1964, 483; Khu'i 1977, P# 2412; Imami 1971, 4: 47; Langanudi 1976, 173; Ardistani n.d, 239; Schacht 1964, 166. سترہویں صدی کا سب سے زیادہ مشہور شیعہ عالم 'مجلسی' رسول اکرمؐ کے حوالے سے ذیل کی احادیث بیان کرتا ہے: کسی وقت بھی جب شوہر اپنی زوجہ سے انٹر کو رس کرتا ہے تو اسے انکار نہیں کرنا چاہئے۔ اس وقت بھی نہیں کہ جب وہ ایک اونٹ پر سواری کر رہی ہو، Majlisi n.d. 76. یہ کہنا چاہئے کہ اگر وہ تنہا ہو اور ایک سفر پر جانے کے لئے تیار ہو، اسے اپنے ذاتی منصوبوں (پروگرام) کو منسوخ کر دینا چاہئے اور اپنے شوہر کا حکم ماننا چاہئے۔

معاہدہ فروخت کے منطقی ہونے کی صورت میں، جنسی مسرت اور قرب کے لئے، ایک زوجہ کا حق اپنے شوہر کے حق کے مقابلہ میں زیادہ محدود ہوتا ہے اور بدیہی طور پر، یہ منطق اور فکر کے مختلف درجات میں مکمل طور پر شامل ہوتا ہے۔ قانونی اعتبار سے، مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی (چار) بیویوں میں سے ایک کیساتھ ہر چوتھی رات گزارے۔ یہ عمل اہتمام شب خواہی کے حق کی حیثیت سے، 'حق ہم خواہی' کے طور پر مشہور ہے۔۔۔ اگرچہ آیت اللہ خمینی اس کو اتنا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور (ان کے نزدیک) اس (ہم خواہی) کا مقصد یہ ہے کہ ایک مرد (شوہر) کو اپنی تمام بیویوں کے ساتھ عدل و انصاف کے کوٹے کو پورا کرنا چاہئے۔ اگر وہ ایک ہی بیوی رکھتا ہے تو وہ بلاشبہ اپنی خواہش کے مطابق جتنی راتیں چاہیں اس کے ساتھ بسر کر سکتا ہے لیکن راتوں کی کم سے کم تعداد جو کسی خاص بیوی کے لئے مخصوص کر دی ہو، وہ ہر چوتھی رات کو اس کے پاس جائے Khomeini 1977, P# 2417-18, Imami 1971, 4:445. اگرچہ ایک مرد قانون کے تحت اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بعض مخصوص شامیں گزارنے کا پابند ہے (مگر) اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ

وہ اس کے ساتھ انٹر کورس کرے۔

بہر حال اسلامی قانون، نہ ذاتی جنسیت کے لئے کلی طور پر فراموش شدہ نہیں ہے۔ مسلم عورتیں ایک حق مباشرت 'حق و طی' (انٹر کورس) کی حامل ہیں جو شوہر کو اس امر کا پابند کرتا ہے کہ وہ ہر چوتھے مہینے میں ایک مرتبہ (سے کم نہیں) اپنی بیوی کے ساتھ قرب کرے۔ یہاں مفروضہ یہ ہے کہ حیاتیاتی اعتبار سے مرد اور عورت بنیادی طور پر مختلف جنسی ساختوں makeups اور ضروریات کے حامل ہوتے ہیں جبکہ ایک مرد، جنسی لحاظ سے نہ تو خود کو روک سکتا ہے اور نہ ہی روکنا چاہیے اور طلب پر اسے ضرور مطمئن ہونا چاہئے اور اس کے برعکس ایک عورت اپنی باری پر صبر و انتظار کر سکتی ہے اور اسے صبر کرنا چاہئے۔ یہاں اہمیت کا مفروضہ دوہرا ہے۔ اول: ایک معاہدہ نکاح میں 'خریدار + وں کی حیثیت سے مرد اپنی بیوی ر بیویوں کے ذمہ دار incharge ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کے لئے رقم ادا کرتے ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید :

مرد عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

توجونیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے دوم اللہ کی حفاظت میں (مال و آمد کی) خبر داری کرتی ہیں.....

-- القرآن : سورہ نساء ۴- آیت ۳۴

اور قدرتی طور پر انہیں اپنی بیویوں کی سرگرمیوں پر کنٹرول رکھنے کے قابل ہونا چاہئے۔ دیکھئے قرآن مجید :

..... اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بد خوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زد و کوب کرو اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی یہانہ مت ڈھونڈو بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے۔

-- القرآن : سورہ نساء ۴- آیت ۳۴

دوم عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ فرماں بردار ہوں جس (فرماں برداری) کے لئے انہیں (رقم اور قیمتی اشیاء) ادائیگی کی گئی ہے یا ادائیگی کا وعدہ کیا گیا ہے (اس لئے) اس کا طریق عمل یہ ہونا چاہئے کہ عورتوں کو اپنے شوہروں کی فرماں بردار 'تسلیم' ہونا چاہئے۔

ایک زوجہ کی نافرمانی اور ایک شوہر کی طرف سے (مالی مدد سے انکار) دونوں کو ایک قانونی اصطلاح 'نشوز' سے بیان کیا جاتا ہے جس کے معنی ہیں ایک شخص کی طرف سے اپنے ازدواجی فرائض کی ادائیگی سے انکار یا شوہر ربوی کی نافرمانی ہے۔
Langarudi 167,173; Imami 1971, 4: 453. بہر حال ایک زوجہ جو اپنے شوہر کی جنسی خواہشات کی تکمیل سے انکار کر دیتی ہے یا وہ مکمل طور پر اس کی نافرمانی کرتی ہے، اسے مقبول عام الفاظ میں 'مُضِرّہ' نافرمان یا (رہبری میں) سخت ہٹ دھرم کا نام دیا گیا ہے، نہ صرف ایک شوہر کی ایسی قانونی پیش بندی کی ثقافتی درجہ بندی سے آزاد کر دیا گیا ہے بلکہ اسے اپنی ربوی کی نافرمانی کے اظہار کے ترجیحی اختیارات اور حسب ضرورت اپنی مراعات کو رو بہ عمل لانے کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں اس حکم نامے میں جس ایہام کا ترکہ موجود ہے، وہ شوہر کی طرف سے ذہن اور رویے کی اچانک تبدیلی کے رجحان کا حامل ہے، جو اس کے حق کو براہ راست اس کے اپنے دائرہ اختیار میں لے آتا ہے، وہ اپنی (موجود) مراعات کو آزادانہ، انفرادی طور پر اور فوری عمل میں لاتا ہے مثال کے طور پر، کیا اسے جنسی معاملات میں، ایک بے فکر رویہ رکھنا چاہئے، جس میں اس کی زوجہ اپنا حصہ ادا نہیں کرتی، وہ اس کے لئے 'جنسی ربط' کی فراہمی کو روک سکتا ہے۔ کیا زوجہ اسے تسلیم کرنے سے انکار کر سکتی ہے؟ (دیکھئے طوبیٰ کی سرگزشت باب (۵)۔ (۲۱)

اس کے برعکس، ایک زوجہ کا حق زیادہ مشروط اور بہت زیادہ محدود ہے اگر واقعی وہ نافرمان رہی ہے، اگر کوئی قانونی تحفظ و سلامتی ہے تو وہ اپنے دفاع میں بہت کم مواد رکھتی ہے بہر حال اگر اس (زوجہ) کا یہ یقین ہے کہ اسے اس کے حق سے غیر منصفانہ طور پر محروم کر دیا گیا ہے تو وہ اپنا مقدمہ، ایک منصف (عدالت) کے پاس لے

جاسکتی ہے، اور اپنی اجازت شدہ مقدار کی حالی کا مطالبہ کر سکتی ہے، تب منصف دونوں فریقین کو سن کر ایک موزوں فیصلہ دے سکتا ہے۔ اگر اب بھی شوہر اس کی مدد کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اس فیصلے کو طلاق کی بنیاد کے طور پر استعمال کر سکتی ہے۔ دیکھئے Article 1129, Civil Law, cited by Langarudi 1976, 223; زنِ در دور ان 80- 78: 1983 بھی دیکھئے۔ اپنے شوہر کے حق سے مختلف ایک زوجہ کا یہ حق مشروط اور غیر متحرک ہوتا ہے: اول، یہ کہ جس پر ضرور عمل کیا جائے، نہ صرف زوجہ خود عمل کرے بلکہ ایک اعلیٰ تر صاحب اختیار شخص عمل کرائے۔

مختصر تشریحات

۲۔ مستقل شادی: نکاح

(۱) ابن السبکی، ایک سنی عالم کا حوالہ دیتے ہوئے خود ایک شیعہ عالم مہسمانی نے 'ملکیت' کی تعریف کی ہے جو اسلامی قانون میں حیثیت 'ایک قانونی مفاد ہے جو ایک شے' (کے استعمال) میں بذات خود ہوتا ہے یا اس کے تمام فوائد سے مستمع ہونے میں ہے جو اپنے (وجود) سے فائدہ اٹھانے والے کو اپنے (وجود) سے فائدہ اٹھانے کا حق دیتا ہے یا اس کا معاوضہ (اجر) حاصل کرتا ہے اور یہ صلہ اس کی توصیف کے مطابق ہوتا ہے جس کی وہ شے (وجود) حامل ہوتی ہے۔

(۲) نکاح / شادی، انٹر کورس کو حلال کر دیتا ہے لیکن چونکہ ایک مسلمان مرد کو اپنی غلام لڑکی کے ساتھ جنسی انٹر کورس کرنے کا قانونی حق حاصل ہے (تو اپنی غلام لڑکی (باندی) سے شادی / نکاح کا اقدام فالتو سمجھا جاتا ہے۔

(۳) حلی خصوصی طور پر بتاتا ہے کہ 'حالانکہ ایک معاہدہ نکاح کے لئے ایک شخص کسی زبان میں بھی بلند آواز سے 'فار مولا' (مقررہ الفاظ) ادا کر سکتا ہے (مگر)

یہ معاہدہ اس وقت کا لحد م دے معنی ہو جاتا ہے کہ جب وہ (یہ الفاظ) جیسے 'فروخت'، 'تختہ' یا 'ملکیت' زبان سے لیا کرے، خواہ اس معاہدہ نکاح میں 'اجرد لسن' کی رقم بھی مقرر کی گئی ہو، یہ کہ کوئی شخص معاہدہ نکاح میں قانونی طور سے یہ الفاظ استعمال نہ کرے تاہم اس حقیقت کو نہیں بدلا جاسکتا کہ ساخت کے لحاظ سے ایک 'معاہدہ نکاح' ملکیت ہی قائم کرتا ہے جیسا کہ میں نے متن text میں بحث کی ہے۔

(۴) لغوی طور سے 'وطی' کے معنی 'بیروں سے روند دینا' ہے جیسا کہ گھوڑے کی ٹاپوں کے نیچے روندنے کا عمل ہوتا ہے۔ دیکھئے: 'دیہ خدا' 1974ء اور

ویسر . Wehor, 1976, 1078

(۵) 'خانوادہ' فارسی میں ایک 'جینی' (ازروئے جنس) اصطلاح ہے جس کے معنی خانہ داری اور خاندان 'دونوں ہی ہیں' اس طرح اس کے معنی ہیں ایک مرکزی خاندان (شوہر، بیوی اور بچوں پر مشتمل)۔

(۶) مستقل اور عارضی (متحدہ) نکاحوں کے ضابطے اور طریق کار کی میری (مصنفہ) بحث میں 'میں نے ابتدائی طور پر' اگر بہت وسیع نہیں ' (بہر حال) حلی کی صورت اور تنظیمی رسائی کی پیروی کی ہے کیونکہ ایران کے مذہبی مراکز (مدارس اور دانش گاہوں) میں وہ سب سے زیادہ ' وسیع پیمانے پر پڑھا اور رجوع کیا جاتا ہے۔

(۷) شجاعت کے مطابق: 'اسلامی قانون میں ایک معاہدے کی لازمی صورت پیش کش اور قبولیت پر مشتمل ہوتی ہے جہاں پیش کش اور قبولیت کو ان کے عام معنی اور روزمرہ استعمال میں نہیں لئے جاتے لیکن انہیں (معاہدے کے) لازمی رسمی عناصر سمجھا جاتا ہے جو عدالتی مقاصد کے لئے ایک معاہدے کی تشکیل کرتے ہیں۔

Schacht, 1964, 22.

(۸) اسلامی معاہدوں میں نکاح رضائی کی رقم کی ادائیگیاں 'نہایت بلند

مذہبی رسوم اور علامات ہیں جو خاندان کے حسب نسب، طبقہ اور جغرافیائی مقامیوں سے براہ راست تعلق رکھتی ہیں یعنی شہر، دیہہ اور قبیلہ کا ذکر ہوتا ہے بہر حال ایک اسلامی نکاح / شادی اپنی گہرائی میں ایک اقتصادی لین دین ہے تاہم ان رکاوٹوں کے باوجود اس کی ایک علامتی جہت ہے دیکھئے - Hilli SI, 517; Tusi 1964, 476-83; Lu-ma'ih 143۔ لسانیات میں الفاظ کی اصل تاریخ کی رو سے 'مہر' کے معنی حیثیت 'قیمت' دیئے گئے ہیں اور زوجہ کے کردار کو نکاح / شادی کے معاہدے کے ایک فریق کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے جس طرح کہ اجر دلہن 'مہر' سے فائدہ اٹھانے والے کی حیثیت سے ہے۔ میں (مصنفہ) سمجھتی ہوں کہ اصطلاح 'اجر دلہن' 'Brideprice' ایک اسلامی نکاح / شادی میں 'قیمت' price نہیں ہے جو ایک دلہن کے مبادلے کے لئے ہو۔ بلکہ اس سے وہ قیمت مراد ہے جو زوجہ بذات خود اپنے بدن کے ایک حق کی دستبرداری کے مبادلہ میں وصول کرتی ہے۔ اصطلاحات 'اور ان کے مفاہیم و استعمال کی بابت بحث کے تفصیلی میان کے لئے دیکھئے : Goody and Tambiah 1973,

also Gary 1962:

(۹) ہارورڈ یونیورسٹی کے اسکول (مدرسہ قانون) میں نوٹیل کو لسن Noel

Coulson نے بطور حوالہ جو لیکچر دیئے ہیں اکتوبر 1984ء -

(۱۰) 'ایک غلطی کی بنیاد پر انٹر کورس' واقع ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر،

جب ایک آدمی کسی عورت سے اس کی مدت انتظار (عدت) کے دوران نکاح کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ اپنے جنسی اجتناب کی مدت سے فارغ ہو چکی ہے۔ دیکھئے 'عدت' کی بابت باب۔

(۱۱) مباشرت میں مداخلت 'عزل' کی بابت دیکھئے Ghazali Tusi 1975,

21-320 'مانع حمل (بر تھ کنٹرول) کے طریقوں' بشمول 'مباشرت میں مداخلت' کی ایک مکمل بحث کے لئے Musallam 1986 دیکھئے U D کے استعمال کے لئے آیت

اللہ ٹمینی کی رائے، نیز یہ کہ مرد اس طریقہ کار کی موزونیت کو انجام دینے کا اہل بھی

ہو سکتا ہے دیکھئے: 11 (1986): Zan- i- Ruz, no. 1103

(۱۲) اسقاط حمل کے تصور اور خون کی مختلف رقوم blood money کے

تصور کے متعدد مراحل پر قابل ادائیگی رقوم کی بابت دیکھئے: Validi, 1986

(۱۳) مخصوص و مقررہ اصطلاحات کے علاوہ سارے لین دین کی تمام آیات

قرآن مجید سے لی گئی ہیں اور ہم نے تمام حوالے محمد مراد یوک پچھال کے انگریزی

ترجمہ قرآن مجید The Meaning of Glorious Quran سے لئے ہیں۔

(۱۴) قانون تحفظ خاندان Family Protection Law جو

1967ء میں منظور کیا گیا اور بعد میں 1975ء میں ترمیم کی گئی، جو طلاق دینے کے

لئے شوہر کے ایک طرفہ حق و اختیار کو محدود کرنے کی ایک کوشش تھی۔ 1979ء کے

انقلاب کے بعد اگرچہ اس قانون میں کھینچا تانی کی گئی اور اس کی بعض دفعات کی جگہ

روایتی شرعی ہدایات شامل کی گئیں اور ان ہدایات کو اسلامی حکومت کی اپنی تشریحات

سے مزین کیا گیا۔ دیکھئے نوٹ نمبر ۳، اختتامی حصہ۔

(۱۵) غزالی طوسی لکھتا ہے: 'یہ کہا جاتا ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کی

اجازت دی جاتی تو عورتوں کو اپنے شوہروں کو سجدہ کرنے کے لئے کہا جاتا۔' Gha-

zali Tusi 1975, 322

(۱۶) مردوں کو سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ نو سال سے کم عمر لڑکیوں سے جنسی انٹر

کورس (مباشرت) کی امدانہ کریں حالانکہ ان سے نکاح و شادی کرنے کی اجازت

ہے بعض علماء قانون نے اسے ممنوع 'حرام' قرار دیا ہے Hilli SI: 437

(۱۷) عورتوں کے معاملہ میں خلاف وضع فطری (لواطت) کی اجازت کی

بابت علماء کی بے یقینی کو یہاں ان کی تعریف سے واضح کیا جاتا ہے جو انہوں نے جنسیاتی

مباشرت (انٹر کورس) کی کی ہے؛ انٹر کورس 'وطی' یا تو 'فرج قبول' میں یا غذائی

تالی کے آخری حصے مقعد anus 'دُئم' میں آلمہ و تناسل سے آرپار گرٹا-Penetra tion شامل ہے۔

(۱۸) چونکہ اسلام میں کمسنی کی شادی (بچے کا نکاح) جائز ہے، ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن کے تحت، ایک لڑکی کو سن بلوغت پہنچنے سے پہلے، طلاق ہو سکتی ہے، ایسے معاملہ میں، مطلقہ لڑکی، ایک دوسرا معاہدہ نکاح کرنے سے پہلے جنسی اجتناب کی مدت (عدت) پوری کرنے کی پابند نہیں ہے کیونکہ قیاس کے اعتبار سے زچگی کا امکان نہیں پایا جاتا۔

(۱۹) قانونی حق انتخاب، 'خيارت' کے متعلق ایک بحث کے لئے دیکھئے :-

Imami 1971; Langerudi 1976, 215- 23, and Katuzian 1978, 246-70.

(۲۰) ڈاکٹر مرگیز منوچہرین (پہلوی عہد حکومت میں ایک خاتون سینیٹر) نے یہ اعتراض کیا کہ ایک شوہر کی وفات کے بعد 'عدت' کے دوران، ایک زوجہ کو ملنے والی امداد کم ہوتی ہے، اس سلسلہ میں، آیت اللہ مطہری نے یہ استدلال کیا کہ، 'نفقہ دینے کا معیار زوجہ کی مالی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کے نقطہ نگاہ سے، عورتوں کو نکاح، شادی کے دوران، اگر اپنی جائیداد کی ملکیت کا حق نہیں دیا گیا ہو تا تو یہ اعتراض منصفانہ ہوتا، لیکن قانون نے عورتوں کو حق ملکیت دیا ہے اور وہ ہمیشہ اپنی املاک کو صحیح سلامت اپنے پاس رکھ سکتی ہیں اور ان کے اپنے شوہر بھی ان کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ پس، عورتوں کو 'نفقہ' کیوں دیا جائے، کیا ان کا اپنا آشیانہ، برباد ہو گیا ہے (یعنی شوہر وفات پا چکا ہے)؟ نفقہ مرد کے آشیانے کی رونق، زینت، حشیدن، کے لئے ہوتا ہے اب اس آشیانے کی تباہی کے بعد، زوجہ کے لئے اس کی ادائیگی جاری رکھنا کیوں ضروری ہے؟'

Ayatallah Mutahhari, 1974, 227- 28. اس بیان میں دو مفروضات مضمر ہیں: نظریے اور حقیقت کی مطابقت کا مفہوم اور قانون کا آفاقی اور ہمہ گیر نفاذ۔ چونکہ

عورتوں کو جائیداد کی ملکیت کا حق دیا گیا ہے، اس کے لازماً معنی یہ ہوئے کہ تمام عورتیں، ہمہ اوقات میں کچھ جائیداد (املاک) رکھتی ہیں اور وہ انہیں آئندہ بھی رکھ سکتی ہیں۔

(۲۱) 1981ء میں کاشان میں، مجھے دو خاتون وکلاء سے تبادلہء خیال کرنے کا موقع ملا جو ابھی تک سرکاری وکیل کے منصب پر کام کر رہی تھیں مگر انقلاب کے بعد، ان کے منصب کو گھٹا دیا گیا تھا۔ میں ان کے دفتر میں گھنٹوں بیٹھا کرتی اور ان سے وسیع سطح پر باتیں کرتی رہتی۔ میں نے کئی عورتوں سے نجی طور پر باتیں کیں جو اس دفتر میں آتیں اور ان سے ان کے مسائل پر تبادلہء خیال کیا۔ ان مذاکرات سے اور خاتون وکلاء سے مزید بات چیت کے بعد، میں نے یہ سمجھا کہ بعض بیویوں کو ان کے مردوں کی طرف سے امداد (support) سے انکار کا سبب، لواطت (وطی در مقعد) کے لئے ان (مردوں) کی ترجیح تھی (جس سے ان عورتوں نے انکار کیا)۔ تاہم جب ان میں سے بعض عورتوں نے اپنا معاملہ عدالت میں پیش کیا، تو بہت سی عورتیں، منصف کو حقیقی سبب بتانے سے شرم اور جھجک میں مبتلا رہیں جو ان کے شوہر کے انکار کے پیچھے تھا یہ عورتیں غیر محفوظ، بے سہارا اور نکتہ چینی کے ہدف کے طور پر (انصاف کے بغیر) چھوڑ دی گئیں۔ دیکھئے 12,81: 503, 1975, ca. Zan-i-Ruz see also

عارضی نکاح : متعہ

میں اس مسلم آدمی کو پسند نہیں کرتا جو رسول اکرم محمدؐ کی سنت میں سے کسی ایک پر عمل کیئے بغیر، اس دنیا سے گذر جائے ان روایات میں سے ایک، عورتوں سے متعہ کرتا ہے۔

— امام جعفر صادقؑ

ملا آخوند قزوینی کے بیان کے مطابق

زمانہ قبل اسلام کے عربوں کے درمیان قرابت داری اور نکاح ر شادی، ایک پرکشش اور متنازعہ موضوع رہا ہے۔ متنوع نظاروں نے بہت سے مصغین کے تخیل کا منہ چڑایا ہے جس کا اظہار کبھی ممکن نہیں ہوا اور تشریحات کا ایک بھرپور سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔ حالانکہ کبھی اس امر پر اتفاق نہیں رہا ہے کہ کس طرح عہد قبل اسلام کی عورت کے مقام کی وضاحت کی جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قبل اسلام کے عرب میں زن و شو کے ملاپوں کے اختلاف اور ازدواجی بندھنوں کے ڈھیلے پن کی بابت مربوط اور کامل اتفاق رائے کبھی نہیں رہا ہے۔

اس کے برعکس کہ بہت سے ایرانی، بشمول چند علماء یہ یقین کرتے ہیں کہ متعہ (عارضی نکاح) ایک اسلامی جدت طرازی نہیں ہے جو برداریء مومنین (۱) کی فلاح و بہتری کے لئے تخلیق کی گئی تھی۔ جنسی ملاپ کی اس صورت کا قدرے

زمانہ قدیم ما قبل اسلام میں رواج تھا جس پر چند عربی قبائل کا رہند تھے - Robertson

Simth 1903, 35; Nuri 1968, 22, 34; Fayzee -1974, 8; Patai

127, 1976, (۲) اپنی قبل اسلام صورت میں ایک عورت اور ایک مرد کے درمیان 'عارضی اتحاد' ہوتا تھا اور یہ اکثر ایک اجنبی سے ہوتا تھا جس نے اس عورت کے 'قبیلہ' کے درمیان تحفظ حاصل کیا ہوتا تھا۔ اس شخص کو ایک برہمن اور ایک خیمہ دیا جاتا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ اسے ایک سیاسی اور قریبی فرد کی حیثیت سے اس گروپ (قبیلہ) میں شامل کر لیا گیا ہے، چونکہ عورت اپنے خود کے قبیلے میں رہتی تھی، روہٹن اسمتھ استدلال کرتا ہے کہ وہ اپنے قرابت داروں سے قریبی روابط برقرار رکھتی اور ان کی حمایت و حفاظت سے فائدہ اٹھانے کا سلسلہ جاری رکھتی تھی۔ ایسے عارضی ملاپوں کے دوران جو بچے جنم لیتے، وہ اپنے سلسلہء نسل کے لئے اپنی ماں کے سلسلہء نسل سے شناخت حاصل کرتے اور اپنی ماں کے قبیلے میں رہتے خواہ ان کے باپ، اپنی زوجہ کے قبائلی افراد کے درمیان مستقل رہائش اختیار کرتے یا نہیں؟

Robertson Smith 1903, 77, 82, 85; Gibb 1953, 418; Patai

1976, 127- 128.

رسول اکرم محمدؐ کے زمانہ میں 'عارضی اتحاد' (متعہ / عارضی نکاح) کی صورت عام تھی اور ابتدا میں بہت سے افراد اسلام قبول کرنے والے 'متعہ' ملاپوں کے بچے تھے: عدی بن حاتم اور معاویہ اس کی مثال ہیں (۳): see Amini 1924, 6: 240- 198, 129 رسول اکرمؐ کے صحابہؓ کی فہرست، جن کے لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے متعہ / عارضی نکاح کیئے۔ امینی کی تذکرہ فہرست دیکھئے اور Tabataba'i 1975, 227; Robertson Smith 1903, 81. خلیفہ دوم (حضرت) عمرؓ نے عارضی نکاح: متعہ کے ادارے کو خلاف قانون قرار دیا۔ (حضرت) عمرؓ اسے زنا کاری سمجھتے تھے۔ شیعہ مسلم اس اقدام کو عقلیت (قیاس) میں بنیادی غلطی کے طور پر دیکھتے ہیں اور انہوں (شیعہ مسلمین) نے متعہ / عارضی نکاح کے رواج کو جاری رکھا ہوا ہے۔ شیعہ اور سنی علماء، متعہ / عارضی نکاح کے جائز ہونے کی بابت بحث کرنے کا سلسلہ کبھی

تم نہیں کرتے۔ یہ ایک تنازعہ ہے جسے میں (مصنف) پہلے متعہ ر عارضی نکاح کے
سے میں بیان کروں گی اور اس بیان کے بعد اس پر تفصیل سے بحث کروں گی۔

’متعہ‘ ایک عربی اصطلاح ہے اور اس کی اس طرح تعریف کی گئی ہے کہ
(لف) ’وہ شے جو متمتع (فائدہ دیتی) ہے لیکن ایک مختصر سے وقت کے لئے فائدہ
دیتی ہے (ب) مسرت ر لطف اندوزی‘ یعنی ترک کرنا یا پورا بوجھ ڈالنا ہے یا کسی شے سے
متفادہ حاصل کرنا مگر اس کی اصلیت کو نقصان نہ پہنچنے دینا اور وہ برباد نہ ہونے پائے۔
Usufruct Dih Khuda, 1959, 31

یہ لفظ ’متعہ‘ اپنی اصل (جڑ) ’متع‘ سے
ملا ہے جس کے معنی سامان، سامان تجارت، یا شے تجارت ’commodity‘ کے ہیں
(۴)۔ ایک مرد، ایک عورت کو کوئی شے ایک طے شدہ (مقررہ) وقت کے لئے دیتا
ہے اور اس کے بدلے میں اس (عورت) کی جنسی خوشنودی اس مفاہمت کے ساتھ
صل کرتا ہے کہ اس (معاطے) کے آغاز میں نہ کوئی ’نکاح‘ ہوگا اور نہ ہی اس کے
تھے پر کوئی ’طلاق‘ ہوگی، Cited in Murata 1974, 37; Shafa'i 1973,
13۔ نظریاتی طور پر، شیعہ نظریہ ’عارضی نکاح ر متعہ اور مستقل نکاح کے درمیان
فرق بیان کرتا ہے‘ اس معنی میں ’متعہ‘ کا مقصد ’جنسی لطف اندوزی‘ ہے جبکہ نکاح کا
مقصد ’تولید نسل‘ ہے۔ یہ بنیادی تصور اور قانونی فرق ان شیعہ مفروضات میں ملتا
ہے جن کا تعلق مرد اور عورت کے درمیان ’قدرتی‘ اختلافات سے ہے۔

جیسا کہ اہل عرب ’نکاح marriage اور متعہ pleasure کے درمیان
بہت لسانی اور قانونی فرق روار کھتے ہیں۔ ہم عصر ایرانی علماء لسانی اعتبار سے ان دو درجہ
یوں (نکاح اور متعہ) کو نکاح کا حوالہ دیتے ہوئے مسمار کر دیتے ہیں: ازدواج دائم اور
دواج موقت (مستقل اور عارضی نکاح) علی الترتیب کوئی شخص علماء کے
میان اصطلاح ’متعہ‘ جنسی مسرت (صیغہ کے مقابلہ میں) بہت کم سنتا ہے حالانکہ
’نکاح‘ کی اس صورت کا مقررہ مقصد ’جنسی مسرت کا حصول‘ ہے۔ ہم عصر مذہبی زبان
اس کے مقامات places یا غیر مقامات misplaces بیان کرتی ہے اس کے
دواجی پہلو کی اہمیت یہ تاثر پیدا کرتی ہے کہ ’متعہ‘ سیدھے سادے انداز میں نکاح کی

ایک صورت ہے لیکن ایک 'حدِ وقت' (میعاد) کے ساتھ ہوتی ہے۔ ایسے لسانی ایہامات، جیسا کہ ہم دیکھیں گے، ان بہت سی عورتوں اور مردوں میں الجھاؤ اور غلط فہمی پیدا کر دیتے ہیں، جنہوں نے کہ معاہدہ نکاح کی اس صورت کا فائدہ اٹھایا ہے۔ مذہبی حلقوں کے باہر، ہر زبان 'متعہ' کے لغوی معنی (کے اظہار) سے زیادہ وفادار رہی ہے۔ متعہ یا ازدواجِ موقت بولنے کی جائے عملی طور پر ہر شخص 'اصطلاحِ صیغہ' استعمال کرتا ہے جس کو صحیح طور پر ادا کرنے کے معنی ہوتے ہیں ایک معاہدے کی صورت 'form' یا 'قسم' type - 'صیغہ' ایک بہترین قانونی اصطلاح ہے جسے روزمرہ کی زبان میں 'ایک ایسی عورت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو عارضی طور پر شادی شدہ ہو لیکن یہ اصطلاح کسی مرد کی بلات استعمال نہیں کی جاتی۔ یہ ایک اہم بات ہے کہ نکاح / شادی کی دو صورتوں میں زوجہ / بیوی کو مخاطب کرنے کے لئے مختلف اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ مستقل نکاح کے معاہدے میں ایک عورت کو حیثیتِ بیوی 'زوجہ' کا حوالہ دیا جاتا ہے لیکن عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے میں اس کو 'صیغہ' کہا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ایرانی اگر کبھی نکاح کی اصطلاح 'صیغہ' یا ازدواجِ صیغہ استعمال کرتے ہیں، مگر ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے یا تو وہ اصطلاح 'ازدواجِ موقت' (عارضی نکاح / متعہ) یا پھر 'صیغہ' استعمال کرتے ہیں ایک مرد 'صیغہ' کرتا ہے جبکہ ایک عورت کافی ایہام کے ساتھ 'یا تو صیغہ بن جاتی ہے یا پھر ایک 'صیغہ' ہوتی ہے۔

چونکہ قرآنی ہدایت نامے یا پیغمبر کی ہدایت کی کمی تھی تو آغاز اسلام کے وقت سے متعہ / عارضی نکاح کی رفتہ رفتہ تصور سازی ہوئی اور اسے قانونی حدود دی گئیں جس نے مستقل نکاح سے 'اس رشتے کی وضاحت کی 1927, 419 Nikah' - 'متعہ' کے متعلق قواعد و ضوابط اور طریق کار نے ہندرج ترقی کی اور قیاسی استدلال کے تحت اس کا فروغ کافی مدت کے بعد ہوا (۵) یوں کہنا چاہئے، حالانکہ متعہ کی بنیاد الہامی تصور کی جاتی ہے (اور) اس کا طریق کار 'شیعہ مذہبی رہنماؤں نے اجارے (لیز) کے معاہدے کے فریم ورک کے درمیان سے اور نکاح کے مستقل اور غلامی کی صورتوں کے تعلق سے از سر نو تعمیر کیا ہے۔ اس کی موجودہ صورت 'شیعہ علماء کے درمیان' کثرت سے کئے جانے والے مکالمات اور مباحث کا حاصل ہے اور ان علماء میں سب

سے زیادہ اہم، چھٹے امام، جعفر صادقؑ ہیں۔

’متعہ‘ نکاح کے عناصر تشکیل : ارکان

ایک معاہدہ ’متعہ‘ نکاح کے چار بنیادی اجزاء ہوتے ہیں جو اس کی تکمیل کے لئے لازمی ہوتے ہیں : ۱- معاہدے کی قانونی صورت ’صیغہ‘ - ۲- بین للذہب کے حدود ’محل‘ - ۳- عارضی نکاح کی مدت ۴- اجل اور صلہ یا ادائیگی ’اجر‘ -

معاہدے کی قانونی صورت : صیغہ

’متعہ‘ ایک معاہدہ ہے اور اسلام میں کسی دوسرے معاہدے کی طرح اس میں ایک پیش کش کا اقدام درکار ہوتا ہے : ’ایجاب‘ عورت کی طرف سے ہوتا ہے اور منظوری ’قبول‘ مرد کی طرف سے ہوتی ہے۔ چونکہ متعہ ایک معاہدہ ہے بہر حال ایجاب و قبول کا اقدام ہوتا ہے خواہ یہ مرد یا عورت کی طرف سے ہو - Khomeini 1977, P# 2363. اور تقریب کی رسم یا تو مرد اور عورت ’خود ہی ادا کرتے ہیں یا ایک ملا انجام دیتا ہے۔ بالعموم ایک جوڑا معاہدے کے مذاکرات کرتا ہے اور تقریب کی رسم نجی انداز میں یا اکیلے ہی کر لیتا ہے۔ ’متعہ نکاح کی تقریب نہایت سادہ ہوتی ہے اور یہ اس وقت قابل عمل ہو جاتی ہے کہ جب اس ’فارمولے‘ کے الفاظ بلند آواز سے ادا کیئے جاتے ہیں۔ عورت کہتی ہے : میں (نام) تجھ سے نکاح (یا متعہ) بالعوض (رقم) اور برائے مدت (فلاں فلاں) کرتی ہوں اور مرد کہتا ہے : ’میں قبول کرتا ہوں‘۔ یہ تقریب نجی طور پر کی جاسکتی ہے اور کسی بھی زبان میں یہ کلیاتی الفاظ ادا کیئے جاسکتے ہیں البتہ فریقین کے لئے یہ ٹھیک ٹھیک جانا ضروری ہے کہ وہ (زبان سے) کیا کہہ رہے ہیں اور ان کے معاہدے (متعہ / عارضی نکاح) کی شرائط کیا ہیں، ہم عصر علماء سے زیادہ نمایاں حیثیت کے ساتھ قدیم علماء نے ’متعہ‘ عورت کو یکساں اور ترقیاتی اعتبار سے

اجارے (لیز) کی شے یعنی 'مستاجرہ' سے حوالہ دیا ہے۔ ایک ایسی اصطلاح کو استعمال کرنے کے نتیجے میں 'پیش آنے والی پیچیدگیوں پر زیادہ غور و فکر کرنے کے سبب سے' بہر حال 'اور نکاح (متعہ) کی صورت میں' جب ایک عورت کے تصور (خیال) کو پروجیکٹ کیا جاتا ہے تو حاشیے پر چڑھائی جانے والی شے سے باخبر رہنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم عصر علماء نے اس اصطلاح (متعہ) کے استعمال پر نہایت شدت کے ساتھ اعتراض

کیا ہے۔ - Mutahhari 1981, 54.

بین المذاہب نکاح کے حدود: محل

مذہبی اعتبار سے ایک مسلم مرد کو اہل کتاب 'عورتوں سے' متعہ 'نکاح کا معاہدہ کرنے کی اجازت ہے جن میں مسیحی، یہودی اور کبھی کبھی زرتشت کے پیرو شامل ہیں۔ یہ سفارش کی گئی ہے کہ عصمت و عفت والی عورتوں میں سے عورت منتخب کی جانی چاہئے اور ان سے یہ دریافت کر لیا جائے کہ وہ اپنی مدت انتظار میں ہیں یا نہیں؟ حالانکہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے ایسے سوالات کو غیر ضروری قرار دیا

ہے۔ - See also Hilli MN, 231; Khomeini 1977, P# 2397; Sha-

fa'i 1973, 177-78..

عارضی نکاح (متعہ) کی مدت: اجل

وقت اجل: یہ کہ ایک متعہ / عارضی نکاح کب تک جاری رہے گا؟ (معاہدے میں) مقداری / شماری اعتبار سے صاف و صریح (مثلاً دو گھنٹے یا ۹۹ برس) بیان ہونا چاہئے۔ اس معاملہ میں کوئی بھی 'متعہ' عارضی نکاح کی مدت کے لئے اپنی ساری زندگی (کا وقت) طے نہیں کر سکتا کیونکہ ایسی 'مدت و وقت' صاف و صریح نہیں ہوتی تاہم غلطی سے بہت سی ایرانی عورتیں اس اثر کے تحت ہیں کہ زندگی بھر

کے لئے 'کیئے جانے والے' صیغہ (متعہ) کو 'صیغہ عمری' کہا جاتا ہے۔ یہ قانونی طور سے صحیح نہیں لیکن یہ کہ ان کے نزدیک 'یہ (خیال) ایک مرد کے احترام کی علامت ہے۔' اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کی عارضی (موقتی) مشابہت، مستقل نکاح سے ہے جو ایک عظیم تر مالیاتی اور ہیجان خیز علامت ہے، اس کے علاوہ اسے زیادہ قابل عزت تصور کیا جاتا ہے۔' جیسا کہ ہم دیکھیں گے کہ بہت سی عورتیں حقائق کی آگہی تک بڑی مشکل سے پہنچتی ہیں۔

ایک معاہدہء اجارہ (لیز) میں 'معاہدہء متعہ کی مدت اتنی ہی زیادہ یا مختصر ہو سکتی ہے جیسا کہ فریقین چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مدت مقررہ ہوتی ہے اور یہ کہ فریقین اس سے آگاہ ہوں اور اس سے متفق ہوں۔ معاہدہء اجارہ اور متعہ (عارضی نکاح) کے درمیان ایک مطابقت، بیان کرتے ہوئے کیٹوزیان لکھتا ہے: 'نکاح کی مدت کی بابت ایک فریق کے نزدیک معاہدے کی تشریح یہ ہے کہ عارضی نکاح (متعہ) اور اجارہ (لیز) بہت یکساں نظر آتے ہیں۔' Katuzian 1978, 441 - متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کی مدت کی صراحت اور خصوصی تعین کے مسئلے کی بابت شیعہ علماء نے خوب دلائل دیئے ہیں۔ بیشتر حضرات کا یقین ہے کہ انٹر کورس / 'جماع' کے مواقع کی تعداد کا خصوصیت کے ساتھ تعین ہو مثلاً 'ایک مرتبہ یا دو مرتبہ' (یہ تعداد) قابل قبول نہیں ہوتی ہے کیونکہ وقت (مدت) غیر متعینہ اور نامکمل

ہے Hilli MN, 232; Shaikh-i Baha'i Amili 1911, 176; Imami 1973, 2: 102. اگر شراکت دار / فریقین اپنے 'جماع' کی بابت یقینی خواہش رکھتے ہوں تو معاہدے کے غیر مبہم نظام الاوقات کے درمیان کثرت کا تعین (بار بار جماع) کر کے ایسا کر سکتے ہیں۔ حلی بتاتا ہے کہ یہ بات قرآن مجید اور احادیث نبوی کے خلاف نہیں ہے Hilli SI, 524 یہ کہنا بے کار ہو گا کہ یہ شرط 'متعہ / عارضی نکاح' کے لئے مفرد ہے۔

صلہ یا ادا نیگی: اجز

متعہ (عارضی نکاح) کی ادا نیگی 'اجز' (۶) قابل پیکش خصوصیت اور غیر مبہم ہونی چاہئے بصورت دیگر معاہدہ نکاح ایک خالی خولی شے ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ صلہ و دلن 'مہر' ایک معاہدہ نکاح (مستقل) میں درج کیے بغیر رہ سکتا ہے تاہم متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے میں 'اجز' کی رقم کا تعین اور اندراج نہ ہونے کی صورت میں 'معاہدہ ناجائز (غیر قانونی) ہو جاتا ہے اگرچہ علماء کی ایک چھوٹی سی اقلیت نے اس نکتے کو چیلنج کیا ہے۔ امای کہتا ہے: 'ایک قانونی نقطہ نگاہ سے' ایک عارضی نکاح (متعہ) اپنی ساخت کے اعتبار سے قطعی اجارہ و اشخاص کی طرح ہے اور ایک ایسے معاہدے کی حیثیت سے (یہ ضروری ہے کہ) ایک متعہ / عارضی نکاح میں اس کی مدت اور رقم مبادلہ صاف اور غیر مبہم ہونا چاہئے۔' Imami 1973, 5: 104۔ قانونی اعتبار سے معاہدہ نکاح کی دو صورتوں (مستقل اور عارضی نکاح) کے درمیان یہ ایک بڑا فرق ہے۔

اس کے باوجود کہ یا شاید کیونکہ ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے اور ایک اجارے (لیز) کے معاہدے کے درمیان ساخت کی یکسانیتیں ہوتی ہیں اس لئے قانون یہ تعین کرتا ہے کہ کوئی اظہار یا مجموعہ الفاظ اس معاہدے میں یہ مضمحل معنی بتانے کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں کہ ایک عورت کو 'ایک مرد کے قبضے میں' ایک قیمتی صلے کے عوض میں دیا جا رہا ہے یا کرائے Hire کے عوض ایک تحفہ دیا جا رہا ہے۔ Levy 1931, 1: 166۔ یہاں ممانعت کی لسانی صراحت 'مبادلے کی اصلیت پر نقاب ڈال دیتی ہے' جیسا کہ میں نے یہ دلیل دی ہے کہ معاہدہ نکاح بلاشبہ شوہر کے لئے ایک قسم کی ملکیت کی تخلیق کرتا ہے نہ کہ محض ایک شخص (مرد) کی حیثیت سے وہ بیوی پر قبضہ رکھتا ہے بلکہ اس کے جنسی اور تولیدی عضو پر ملکیت رکھتا ہے خواہ ایک اصطلاح 'جو ادا کی جائے یا نہیں' مبادلے کی حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتی اور اس کے معنی کو نہیں بدل سکتی جو اس میں مضمحل ہے۔

’مہر‘، صلہ و دلہن کی ادائیگی جیسا کہ معاہدہ نکاح مستقل کے معاملہ میں ہوتا ہے، براہ راست مباشرت ’دخول‘ (۷) کے فعل پر منحصر ہوتی ہے۔ متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ یا تو مقررہ وقت کے خاتمے پر ختم ہو جاتا ہے یا عارضی شوہر اسے ایک طرفہ طور پر منقطع کر دیتا ہے۔ اگر معاہدے کی تکمیل کے بعد، لیکن جنسی فعل سے پہلے، شوہر اپنی عارضی بیوی کو برطرف کر دیتا ہے تو وہ اس کے صلہ و دلہن ’اجر کا نصف حصہ دینے کا پابند ہے۔‘ Hilli SI, 519; Khomeini 1977, P# 2431. اس مسئلے پر علماء متحد نہیں ہیں۔ بعض علماء استدلال کرتے ہیں کہ اس کو کوئی شے بالکل نہیں دی جانی چاہئے کیونکہ اس نے وہ کام نہیں کیا ہے جس کے لئے اسے ’کرائے‘ Hire پر لیا گیا تھا۔ (۸)۔ اگر نکاح میں خلوت صحیح ہوئی ہے مگر وہ واجب وقت (مقررہ) سے پہلے معاہدہ ختم کرنا پسند کرتا ہے تو شوہر اس امر کا پابند ہے کہ وہ زوجہ کو اس کے اجر (صلہ و دلہن) کی پوری رقم ادا کرے، Hilli SI, 519; Imami 1973, 5: 105, 121; Shafi 1973, 187- 91. ’جماع‘ (انٹر کورس) کرنا نہیں چاہتا اور اسے اپنے لازمی فرائض سے بھی آزاد نہیں کرتا۔ لہذا یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ وہ اس کی فرماں بردار رہی ہے تو وہ اسے پوری طرح معاوضہ دینے کا ذمہ دار ہے: ’یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی ایک مکان کرائے پر لیتا ہے لیکن وہاں جانا (بھی) پسند نہیں کرتا‘ تو اسے پھر بھی (کرایہ) ادا کرنا ہوتا ہے۔‘ Murata 1974, 47.

متعہ / عارضی نکاح کے قانونی نتائج: احکام معاہدے کی قانونی صورت: صیغہ

معاہدہ اجارہ (لیز) ہونے کی صورت میں ایک معاہدہ صیغہ / متعہ میں کی جانے والی خدمات کی نوعیت مکمل طور پر، ضرور متعین و مندرج ہونا چاہئیں تاہم اس صورت معاہدہ کی عطا کردہ حدود کے درمیان ’شراکت داروں‘ فریقین کو مختلف شرائط

کے متعلق مذاکرات کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ شرائط، قرآن مجید اور رسول اکرمؐ کی احادیث کے منافی نہ ہوں۔ متعہ معاہدے کا منفرد مقصد اور فراہمی Provision ایک غیر جنسی قربت کے معاہدے کی ممکنات ہیں: عارضی جوڑے ایک دوسرے کی صحبت company سے، جس طرح چاہیں لطف اندوز enjoy ہونے سے اتفاق کریں اور اس استثنیٰ کے ساتھ کہ جنسی مباشرت سے پرہیز کریں۔ (۹)

Khameini 1977, P# 2421; Shafa'i 1973, 209۔ اس شرط میں دراشتی ابہام نے متعہ / عارضی نکاح کے مرکزی خیال (باب ۴ کا موضوع) کو تاریخی اعتبار سے، بے مقصد تشریحات اور حاضر جولیوں کے لئے خود کو مستعار دیا ہے۔

سرپرست کی اجازت: ولی

متعہ / عارضی نکاح کے جائز ہونے اور ایک 'ولی' کے قریب قریب قطعی اختیار absolute power پر اعتراضات کے سلسلہ میں 'سنیوں کے اٹھائے ہوئے سوالات کی مخالفت میں' شیعہ علماء نے یہ راستہ اختیار کیا کہ انہوں نے 'ولی' کی گرفت کو ڈھیلا کر کے مطلقہ یا بیوہ عورتوں کو خود مختاری عطا کر دی۔ قاعدے کے مطابق 'ان درجہ بندیوں کی عورتیں' اپنے نکاح کے معاہدوں کے مذاکرات کرنے کی عظیم تر قانونی آزادی اور شخصی خود مختاری کی حامل ہیں خواہ یہ نکاح مستقل ہوں یا عارضی (متعہ)۔ اپنے متعہ معاہدوں کے مذاکرات کرنے کے سلسلہ میں 'کنواری عورتوں کی خود مختاری کے درجے کے لئے' علماء بہت زیادہ منقسم الرائے divided ہیں جیسا کہ دیکھا گیا ہے۔

اس تنازع کو دیکھئے ہوئے 'شفائی ذیل کی حدیث' امام جعفر صادقؑ سے منسوب کرتا ہے: 'قمت نے ابو عبد اللہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جس نے امامؑ سے کہا (تھا) 'اس کنواری نے جو اپنے والدین سے ناواقف ہے، مجھے دعوت دی ہے کہ میں اس کے پاس جاؤں اور اس نے ایک متعہ / عارضی نکاح میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا

ہے۔ کیا میرے لئے یہ مناسب ہے کہ میں اس لڑکی سے متعہ کروں؟‘ امام نے کہا: ‘ہاں‘ لیکن اس سے انٹر کورس (مباشرت) کرنے سے احتراز کرنا‘ کیونکہ متعہ کنواریوں کے لئے شرمناک ہے۔‘ میں نے پوچھا: کیا اگر وہ خود رضامند ہو؟ امام نے کہا: اگر وہ رضامند ہے تو پھر اس کی ممانعت نہیں۔‘ - Shafa'i 1973, 182, 226- 29;

see also Hilli SI, 518

Coitus Interruptus: عَزْل

امام جعفر صادقؑ کے مطابق، ماہوہ منویہ‘ منی کا مرد سے تعلق ہوتا ہے اور وہ اس سے ہر وہ فعل کر سکتا ہے کہ جو اسے خوش کرے (یا مرضی ہو)۔ cited in Mu-rata 1974, 54. چونکہ متعہ / عارضی نکاح کا مقصد جنسی مسرت ہے‘ (اس لئے) شیعہ علماء یقین رکھتے ہیں کہ شوہر کو غیر مطلوبہ بچوں کا بوجھ اٹھانے کی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ امام جعفر صادقؑ کا استدلال، جیسا کہ اس حوالے میں بیان کیا گیا ہے، میں (مصنفہ) نے جن مختلف درجات اور مراتب کے ملاؤں سے ملاقات کی، ان کی گفتگو میں یہ حوالہ بار بار گونجتا رہا ہے۔ یہ شیعہ قانون اور اخلاقیات کے ابتدائی اور ثانوی ذرائع میں کثیر اہمیت کا حامل تصور کیا جاتا ہے۔ شاذ ہی اتفاق رائے کے ساتھ، شیعہ علماء نے یہ قلم لیا ہے کہ ایک معاہدہ متعہ میں عزل (مرد و عورت کے جنسی اعضاء کا طبعی ملاپ، جس میں ‘منی‘ سے لذت کشی ہوتی ہے) خاص طور پر مرد کا حق ہے۔ اس حق کی مخصوص حالت، شیعہ تصور سازی کے آئیڈیل کی اہمیت ظاہر کرتی ہے جو معاہدے کی اس صورت میں، مرد و عورت کے باہمی کردار سے تعلق رکھتی ہے، تاہم باہمی رضامندی کے ذریعہ ایک زوجہ بھی عزل (اخراج) انجام دے سکتی ہے۔

آیت اللہ مطہری کے مطابق، ”مقررہ شرائط کے نکاح میں، عورت مرد کے ساتھ مباشرت (انٹر کورس) سے انکار نہیں کر سکتی لیکن اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ جنسی لذت کشی کے دوران، مداخلت کے کسی سبب کے بغیر (جو مرد کے لئے نقصان

رساں ہو) وہ وقوع حمل کو نظر انداز کر سکتی ہے، چونکہ وضع حمل کے مسائل کو پہلے ہی مکمل طور پر حل کیا جا چکا ہے۔‘ (اس عبارت کا ترجمہ اصل مخرج فاری سے کیا گیا ہے) (Mutahhari 1981, 56) ہمیں آیت اللہ مطہری کے تبصروں پر غور کرنا چاہئے ایک طرف زوجہ اپنے شوہر کی جنسی پیش قدمیوں سے قانونی طور پر انکار نہیں کر سکتی لیکن دوسری طرف زوجہ کو وضع حمل کا بوجھ اٹھانے پر مجبور رکھا گیا ہے اور وہی ایک (محرک) ہے جو اپنے شوہر کو مسکون، محسوس کرانے کی ذمہ دار ہے اور حمل سے چاؤ کی ذمہ دار بھی ہے۔ شیعہ مسلم عورتیں، اکثر و بیشتر خود کو ایسی قانونی اور ثقافتی دوہری پلندیوں میں پاتی ہیں۔

اگر عزل‘ (لغوی معنی: اخراج، ڈسچارج) کے باوجود، ایک زوجہ حاملہ ہو جاتی ہے تو اسلامی مسلمہ اصول کی بنیاد پر، بچے کا جائز ہونا، قانونی طور پر محفوظ ہو جاتا ہے (یعنی) ‘بچہ بستر کا ہے‘۔ چونکہ متعہ معاہدہ نکاح میں گواہوں اور اندراج (رجسٹریشن) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم ایک ایسے دعوے کو قانونی طور پر، جائز Validity ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مزید برآں، اگر باپ بچے کے لئے اپنی ‘پدریت‘ (ولدیت) سے انکار کرتا ہے اور معاملہ عدالت مجاز کو جاتا ہے۔ تعذیب ‘لعن‘ کے واجب الادا عمل کے بغیر، اس کے الفاظ کو شرف قبولیت عطا کیا جاتا ہے جو ایک مستقل نکاح کے معاملہ میں درکار ہوتا ہے (۱۰) حالانکہ باپ کی حیثیت سے اس کی ذمہ داریاں (انکار کی صورت میں) کم ہو جاتی ہیں جو حالات اور منصف کے خاص اختیار پر منحصر ہوتی ہیں بہر حال اسے یاد دلایا جاسکتا ہے کہ وہ خدا سے تخلص رہے اور اس سے ڈرے۔ Hilli SI, 525, 524; Tusi 1964, 535; Shafa'i 1973, 221; Langanudi 1976, 123 ثقافتی اعتبار سے بھی، عارضی ملاپوں (متعہ / عارضی نکاحوں) سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں، اکثر ذلت و رسوائی کے ذریعہ زحمت اٹھاتے ہیں اور بالعموم اخلاقی اعتبار سے ماں کی محبت اور باپ کی شفقت سے محروم رہتے ہیں۔

ترکہ / ورثہ : ارث

عارضی (حتمی) جوڑے، ایک دوسرے کی جائیداد میں، قانونی اعتبار سے، کوئی حصہ رکھنے کا حق نہیں رکھتے۔ (اس ضمن میں) قاضی نے ایک استدلال فراہم کیا ہے: 'نکاح کی اس صورت یعنی متعہ میں بنیادی اصول یہ ہے کہ فریقین اخلاقی، معاشرتی اور معاشی ذمہ داریوں کے بوجھ سے دینا نہیں چاہتے بصورت دیگر وہ مستقل نکاح کرتے۔' - 305, Qaimi 1974 چونکہ رشتے کی اس صورت میں اخلاقی اعتبار سے دوسرا فکری و لفظی ہوتا ہے اور سیکولر (غیر مذہبی) ایرانی دانشور طبقے کے بڑھتے ہوئے، مدّشور اعتراضات بھی ہیں تاہم، 'معاصر شیعہ علماء کی اکثریت نے یہ دلیل دی ہے: کیونکہ عارضی نکاح (متعہ) ایک معاہدہ ہوتا ہے، اس لئے عارضی (حتمی) جوڑے اپنے معاہدے میں ایک ایسی شرط کے متعلق مذاکرات کر سکتے ہیں۔' معاہدے کی صورت بیان کرتے ہوئے (جیسا کہ قاضی نے اظہار کیا ہے) عام رائج شدہ عقائد کی اثر پذیری، معاہدہ نکاح کے اکثر و بیشتر شرائط کی انتہائی، عارضی حیثیت، اور معاہدہ متعہ (عارضی نکاح) کرتے وقت عورت کی ناگفتہ بہ معاشرتی + معاشی حیثیت کے پیش نظر یہ امر انتہائی غیر متوقع ہوتا ہے کہ فریقین ایک ایسی شرط (ترکہ، جائیداد وغیرہ) کے متعلق معمول کے مطابق مذاکرات کر سکیں۔ مجھے (مصنفہ کو) ایک بھی ایسا معاملہ نہیں ملا کہ جس میں ایک عارضی بیوی نے ایک ایسے حق (اختیار) کا عملی طور پر فائدہ اٹھایا ہو یا اس پر سوچ چار کیا ہو یا اسے اس سے آگئی بھی ہو۔

متعہ نکاح کا خاتمہ

متعہ / عارضی نکاح کا ایک معاہدہ، نہ صرف عارضی شوہر کی عطا کردہ طلاق کے ذریعہ، بلکہ سیدھے سادھے انداز میں، باہمی طور پر طے شدہ مدت گزرنے پر، ختم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں، متعہ / عارضی نکاح اور مستقل نکاح، ایک دوسرے

سے بہت زیادہ غیر یکساں (مختلف) ہیں۔ شیعہ نکاح کی دو صورتوں کے طریقوں کے فرق میں، نکاح اس وقت ختم ہو جاتا ہے کہ نظری طور پر، نکاح معاہدوں کی وسیع تر قانونی درجہ بندیوں پر بنیاد رکھتے ہیں جن سے ان کا تعلق ہوتا ہے۔ قرآن کی بنیاد پر، ایک شوہر کو طلاق دینے کا حق ہے تاہم ایک ایسا یکساں حق عارضی (محمی) شوہر کو بھی حاصل ہے جسے حسن کلام کے اعتبار سے باقی ماندہ مدت کی ایک عطیہ پذیر مدت کہا جاتا ہے۔ عارضی شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہنگامی طور سے، جب چاہے، کسی وقت بھی اپنی متعہ زوجہ کے ملاپ کو ختم کر سکتا ہے۔ لفظ عطیہ کا استعمال بہر حال ایک طرف اقداماتِ اقلیت کی قانونی درجہ بندی کو الجھاؤ میں ڈال دیتا ہے جس سے شوہر کے فیصلے کا تعلق ہوتا ہے۔

(مستقل نکاح میں) طلاق سے مختلف انداز میں بہر حال، متعہ عارضی نکاح کے معاہدے کے خاتمے کے لئے گواہی کی ضرورت نہیں ہوتی، نہ ہی یہ طلاق زوجہ میں مخصوص شرائط (حالات) کی موجودگی کی محتاج ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر طلاق کو موثر کرنے کے لئے، زوجہ کو حالت حیض کی مدت میں نہیں ہونا چاہئے مزید برآں، ایک عارضی شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زوجہ کے تمام قانونی مدارکات: 'غیر اکملیت' imperfections (مثلاً اندھا ہونا) کی بنیاد پر ایک معاہدہ متعہ کو منسوخ کر دے (جس طرح کہ) ایک مستقل معاہدہ نکاح میں اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ Hilli SI, 762; Khomeini 1977, P# 2509; Imami 1973, 5: 119-20; Katuzian 1978, 443. ہمیشہ ناقابلِ تغیر 'بائن' ہے جبکہ ایک طلاق یا تو قابلِ واپسی ہوتی ہے یا ناقابلِ تغیر، قسم کی ہوتی ہے۔

ایک عارضی زوجہ، جو ایک مستقل بیوی سے مختلف ہوتی ہے، نکاح ختم کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی، خواہ اس کا شوہر 'معذور' ہی ہو یعنی اس کے خصیہ / فوطے ہی نہ ہوں، نامرد ہو یا غنٹ ہو۔ نظری اعتبار سے یہ (طلاق / منسوخ) اس کی پریشانی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ (الف) وہ اجارے (لیز) کی شے ہے اور (ب) متعہ نکاح کا مقصد

لطف اندوزی (مسرت) ہے۔ دونوں شراکت داروں کی نہیں بلکہ صرف شوہر کی لطف اندوزی (اور مسرت) ہوتی ہے اس لئے اس (شوہر) کی غیر اکمیت۔۔۔ پاگل پن کے علاوہ۔۔۔ متعہ نکاح کی کارگری اور اثر انگیزی کے لئے بے تکی باتیں ہیں۔

Imami 1973, 5: 116; Shafa'i 1973, 224; Langarudi 1976, 199.

بہر حال وہ اسے چھوڑنا چاہتی ہے یا اس سے الفت و قرب بڑھانے سے انکار کر دیتی ہے اور یہ بھی ہو کہ غیر جنسی صیغہ (متعہ) کی شرط مگر ان کے معاہدہ میں واضح نہ کی گئی ہو تو پھر اسے اسی حساب سے تلافی کرنا ہوگی۔ یہاں عورت 'اجارہ دار کی حیثیت سے اجارے (لیز) کی شے' پر 'مرد (شوہر) کے حق سے انکار کر رہی ہے یعنی اپنی جنسیت (شے اجارہ) سے انکار کر رہی ہے۔ یہ امر منطقی تصور کیا جاتا ہے کہ زوجہ کو اپنے کل اجر کا ایک حصہ یا تمام 'اسی خطا کی پاداش میں ضبط کرنا چاہئے۔ ایک ایسے معاملہ میں 'عارضی عورت کا صلہ' شوہر کے استعمال فرج استفادہ 'نہیں' کی بنیاد پر شمار کیا جاتا ہے۔ اہم مفروضہ یہ ہے کہ اجارے (لیز) کی شے کی حیثیت سے 'متعہ عورت کو اپنے شوہر کے اختیار امتیازی کے تحت رہنا چاہئے' صرف وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس سے قربت کی جائے یا نہیں؟ یا اسے مد طرف کر دے۔

Hilli SI, 519; Shafa'i 1973, - 190; Imami 1973, 2: 64, 5: 106; Katuzian 1978, 443.

بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ اگرچہ متعہ نکاح کو مقررہ مدت کے گزرنے سے پہلے ہی توڑا جاسکتا ہے مگر اسے باہمی مرضی سے ختم کرنا چاہئے اور شوہر کو (اپنی زوجہ کی مرضی معلوم کیے بغیر) اسے طلاق دینے کا کوئی اختیار نہیں۔ Levy 117, 1957۔ یہ کہ ایک شوہر اپنی عارضی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا، ایک بدیہی امر ہے۔ کیونکہ نکاح کی اس صورت (متعہ) میں کوئی طلاق نہیں ہوتی۔ بہر حال 'معاہدے کا خاتمہ' باہمی مرضی کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ اگرچہ فریب کاری اور مکاری کو الگ کرتے ہوئے 'ایسی دلیل معاہدہ' متعہ / عارضی نکاح کے سلسلہ میں نہیں دی جاسکتی۔ اگر ایک عارضی شوہر کو خاتمہ نکاح کے شرعی (الہیاتی) حق پر مجبور کر دیا جاتا ہے تو متعہ نکاح کی مشابہت ہی کھودیتا ہے۔ یہ دلیل دیتے ہوئے کہ متعہ ایک نکاح

ہے، شیعہ قانون، ساخت کے اعتبار سے اس سے مشابہت کا ایک حق عطا کرتا ہے کہ جو مستقل شوہر کے مقابلہ میں عارضی شوہر کو مستحق بناتا ہے اور اسے یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اس کی واجب تاریخ سے قبل ہی معاہدہ متعہ / عارضی نکاح کو منسوخ کر دے۔ دوسرے الفاظ میں، جیسا کہ مستقل نکاح کی صورت میں ہوتا ہے، عارضی نکاح (متعہ) کا ایک معاہدہ شوہر کے ذریعہ قابل تنسیخ ہو جاتا ہے لیکن زوجہ ایسا نہیں کر سکتی۔

مدت انتظار -- عدت

ایک معاہدہ متعہ نکاح کی لمبائی (مدت) کا خیال کیئے بغیر، اس کے خاتمے کے بعد، عورت کو انٹر کورس سے احتراز کی ایک مدت 'عدت' میں ضرور رہنا چاہئے۔ یہ مستقل نکاح کی ایک خصوصیت بھی ہے، بہر حال متعہ / عارضی نکاح کی عدت مختصر ہوتی ہے۔ ایک متعہ نکاح کے لئے مدت انتظار، عورتوں کے لئے دو ماہواری چکر ہیں جن کو حیض باقاعدہ آتا ہے جبکہ ۴۵ دن کی مدت، ان عورتوں کے لئے ہے جو ایک ایسی عمر میں ہیں جن کو بالعموم حیض آنا چاہئے لیکن کسی بدنی سبب سے انہیں حیض نہیں آتا ہے۔ جیسا کہ ایک مستقل نکاح کے معاہدے میں، حمل کی 'عدت' چھ ہونے تک جاری رہتی ہے اور شوہر کی موت کی 'عدت' چار ماہ دس دن ہے Tusi 1964, 548; Hilli

SI, 527; Khomeini 1977, P# 2515, Shafai 1973, 216; Imami 1973, 5: 129.

شیعہ علماء 'عدت' کو تعین حمل کی ضرورت کی بنیاد پر درست قرار دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں 'پدریت' (ولدیت) قائم کرتے ہیں۔ اگر قانون کا یہی مقصد ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عدت کی مدت (مستقل) نکاح سے مختصر کیوں ہے؟ میں (مصنفہ) نے یہ سوال بہت سے ملاؤں سے اور ان مردوں اور عورتوں سے پوچھا جن کو میں نے انٹرویو کیا۔ اگرچہ دلیل، خود عیاں ہوتی ہے مگر ہر ایک نے تقریباً اس طرح کا جواب دیا: 'ٹھیک ہے چونکہ ایک مستقل نکاح ہے اور دوسرا صیغہ (متعہ) نکاح ہے، اور

یہ کہ مستقل نکاح زیادہ محترم ہے۔ آخر میں مجھے (مصنفہ کو) محسن شفافی کو انٹرویو کرنے کا موقع ملا جو زمانہء حال میں شیعہ قانون کے ایک مستند عالم ہیں اور اس کتاب کے مصنف ہیں جس کا لوپر کے میان میں حوالہ دیا گیا ہے۔ Shafa'i 1973۔ انہوں نے استدلال کیا ہے کہ طلاق کے معاملہ میں ہمیشہ شوہر کی طرف سے واپسی کا امکان ہوتا ہے، یہ خیال کرتے ہوئے کہ طلاق ایسا عمل ہے جو واپس کرنے کے قابل ہوتا ہے، اس لئے تین ماہ کی مدت انتظار 'عدت' مقرر کی گئی ہے، (یہ ممکن ہوتا ہے کہ) اس دوران شوہر اپنا ارادہ بدل لیتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے کہ بیوی کو طلاق واپس کر دے۔ شوہر اور نکاح کی عزت و توقیر کے لئے 'مطلقہ عورت کو ضرور انتظار کرنا ہے' اس کے مبادلہ میں 'اس مدت کے دوران وہ مالی اعانت 'نفقہ' کی حق دار ہوتی ہے۔ دوسری طرف ایک عارضی نکاح / متعہ میں شوہر کو طلاق واپس کرنے کا کوئی حق نہیں اور اسی علامت سے 'متعہ' عورت مالی اعانت کی حق دار نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ شفافی استدلال کرتا ہے کہ ایک متعہ / عارضی زوجہ 'ایک مستاجرہ' (یعنی اجارہ کی شے) ہوتی ہے اور اسے اپنی خود کی مصروفیت کار کے لئے آزادی سے چلا جانا چاہئے۔

متعہ / عارضی نکاح کی تجدید

ایک متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ 'قابل تجدید ہوتا ہے' لیکن اس وقت تک نہیں جب تک کہ چند خاص شرائط پوری نہ ہوں۔ ایک عارضی جوڑا 'معاہدے کی میعاد ختم ہونے کا انتظار کر سکتا ہے' اور پھر اپنے معاہدے کی تجدید کر سکتا ہے یا جاری معاہدے کی میعاد ختم ہونے سے ذرا پہلے 'شوہر باقی ماندہ وقت کو بطور عطیہ / تحفہ پیش کر سکتا ہے' خواہ یہ کتنا ہی مختصر وقت ہو، وہ اپنی زوجہ کو اپنی ذمہ داریوں سے آزاد کر سکتا ہے، تب وہ ایک نئے معاہدے پر متفق ہو سکتے ہیں، جو ایک دوسرا متعہ / عارضی نکاح ہو سکتا ہے ان خصوصی معاملات میں 'عورت' عدت کی پابندی نہیں ہوتی چونکہ اسی مرد (شوہر) سے ایک بار پھر

معاهدہ متعہ / عارضی نکاح کی تجدید کی گئی ہے (۱۱)۔ Hilli MN, 232 and SI, 528; Khomeini 1977, P#2432; Imami 173, 5: 103; Shafa'i 1973, 219.

امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا تھا۔ کیا ایک مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایک ہی عورت سے، تین بار سے زیادہ متعہ / عارضی نکاح کرے؟ یہ حد مستقل نکاح کے لئے رکھی گئی ہے۔ امام کا جواب بتایا جاتا ہے کہ 'ہاں' جتنی مرتبہ چاہے کر سکتا ہے کیونکہ وہ ایک آزاد عورت 'حر' کی طرح نہیں ہے۔ مٹی عورتیں اجارے کی ایک شے 'مستاجرہ' ہیں، وہ غلام عورتوں 'ماء' (واحد نمند / معنی لوٹری) کی طرح ہیں۔ دیکھئے

Kulaini 1958, 5: 460 .

عارضی جوڑوں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں

ایک متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ طے پا جانے کے بعد، جوڑے ایک دوسرے کے حقوق اور ذمہ داریاں، کم سے کم تعدلوں میں، تسلیم کر لیتے ہیں۔ شوہر شے اجارہ کا حق استفادہ usufruct حاصل کرتا ہے۔ یہاں عورت کی 'جنسیت' ہے اور عارضی زوجہ، 'صلہ' اجر وصول کرتی ہے، عورت دیگر اس امر پر اتفاق کیا گیا ہو جو مقررہ حد سے لو پر اور باہر ہو (مگر) ایک 'متعہ' عورت قانونی طور سے مالی امداد کی مستحق نہیں ہوتی اور اگر وہ حاملہ ہو تب بھی حق دار نہیں ہوتی۔' Khomeini 1977, P# 2424

قائمی ایک عقلی استدلال کرتا ہے: 'وہ شخص جو ایک متعہ / عارضی نکاح میں حصہ لیتا ہے، ایک ایسے فرد کی طرح ہے جو ایک جگہ سرایا ہوٹل (کمرے) میں' (اپنے ایک عارضی قیام کے دوران) کرائے پر لیتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ شروع سے یہ جانتا ہے کہ اس کی رہائش عارضی ہے۔' Qaimi 1974, 304

اسی استدلال سے، حالانکہ ایک متعہ / عارضی بیوی کو اپنے شوہر کا حکم ماننا چاہئے مگر اس کی فرماں برداری کی وسعت محدود ہوتی ہے اور یہ اتنی مکمل نہیں ہوتی جتنی کہ ایک مستقل زوجہ کے لئے ہوتی ہے، یوں کہنا چاہئے کہ اس کی سرگرمیاں اور

نقل و حرکت، مکمل طور پر، اس کے عارضی شوہر کے کنٹرول کے تحت نہیں ہوتی، اسے عظیم تر آزادی اور انفرلوی خود بخود حاصل ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے رولہا قائم رکھ سکے، میر دن (معاہدہ) لچپیوں کو برقرار رکھ سکے، شوہر کی اجازت کے بغیر گھر بار چھوڑ کر جاسکتی ہے یا وہ ملازمت بھی کر سکتی ہے۔ (۱۲) شوہر کو اس کی محبت کا لطف اٹھانا ہے، یعنی اسے اپنی عارضی زوجہ (کی جنسیت) پر حق استفادہ Usufruct حاصل ہے لیکن یہ اس کی ملکیت نہیں ہوتی۔ نتیجہ میں ایک محض / عارضی زوجہ کی معاشرتی اور قانونی ذمہ داریاں اپنے شوہر کے لئے ایک مستقل زوجہ کی ذمہ داریوں سے بہت کم (محدود) ہوتی ہیں۔

ایک عارضی زوجہ اپنی مرضی کو اس حد تک عمل میں لاسکتی ہے کہ اس کی سرگرمیاں، اس کے شوہر کے حقوق بالخصوص، جنسی لطف اندوزی کے حق میں مداخلت نہ ہو بصورت دیگر اس کی سرگرمیاں ممنوع کر دی جاتی ہیں Khomeini

1977, P# 2427, Katuzian 1978, 443.

مبادلہ میں ایک حصہ / عارضی زوجہ نہ تو نفع لور نہ ہی اثر کو رس (کرنے کی خواہش) کی حق دہر ہوتی ہے، جیسے یہ حقوق ایک مستقل زوجہ کے لئے فراہم کئے گئے ہیں۔ بعد کی شق نے، بہر حال، علماء کے درمیان مناقشات کو ابھارا ہے۔ حلی نے اپنی کتاب 'شرائع' میں، یہ (شق) مقرر و مخصوص کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ایک مرد کو اثر کو رس کرنے میں چار ماہ سے زیادہ احتراز نہیں کرنا چاہئے۔ حلی مزید کہتا ہے: 'یہ فرمان محض ایک مستقل زوجہ کے لئے محدود نہیں ہے۔ Hilli SI, 437. یہ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اثر کو رس (کی خواہش) کرنے کا حق اسی طرح ایک عارضی / حصہ زوجہ کے لئے بھی وسیع ہے وہ (حلی) اپنی کتاب مختصر میں، یہ حق صرف باب نکاح میں مقرر و مخصوص کرتا ہے illi MN, 220 اسی طرح آیت اللہ قمی (۱۹۷۷ء) اور آیت اللہ خوئی (۱۹۷۷ء) بہر حال، ایک حصہ زوجہ کے حق: ہر چوتھی شب کو ہم خواہی سے انکار کرتے ہوئے Khomeini 1977, P# 2425 یہ میان کرتے ہیں کہ 'ایک شوہر کو اپنی حصہ بیوی سے قرمت کے لئے چار ماہ کی مدت سے

زیادہ پرہیز نہیں کرنا چاہئے۔' Khomeini 1977, P# 2422 دوسری طرف مجلسی، ایک عارضی زوجہ کے سلسلہ میں 'ہم خواہی یا جنسی انٹر کورس' سے انکار کرتے ہوئے، مردوں کو خبردار کرتے ہیں کہ 'وہ اپنی بیویوں کی جنسی تسکین سے آگاہ رہیں Majlisi n.d., 82 شیخ انصاری اور صاحب جواہر 'دوسری طرف' صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ ایک متعہ عورت کے لئے 'انٹر کورس' (کرنے کی خواہش) کا کوئی حق وجود نہیں رکھتا۔ 57- cited in Murata 1974, 57 تو مفروضہ یہ ہے کہ عارضی زوجہ اپنی جنسیت کا حق استفادہ Usufruct اپنے شوہر (مرد) کے حق میں چھوڑ دیتی ہے۔ فنی اعتبار سے، وہ اس سلسلہ میں اس وقت تک کوئی دعویٰ نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ معاہدہ نافذ العمل ہے۔ دیکھئے جدول نمبر ۲:

مستقل اور عارضی نکاحوں کے درمیان ایک موازنہ: جدول نمبر ۲

عارضی نکاح: متعہ	مستقل شادی: نکاح	معاہدے کی شرائط
اجارہ (لیز Lease)	فروخت	معاہدے کی قسم
لامحدود	چار	بیویوں کی تعداد
ایک وقت میں ایک	ایک وقت میں ایک	شوہروں کی تعداد
خدمت کا صلہ: اجر	اجرد لسن: مہر	رقم کا مبادلہ
ضرورت نہیں ہوتی	ضرورت ہوتی ہے	ولی کی اجازت
؟	درکار ہوتے ہیں	گواہان
؟	ضرورت ہوتی ہے	اندر لاج (رجسٹریشن)

کنوار پن (دوشیزگی)	ضروری ہے، لولین نکاح کے لئے	ضرورت نہیں ہوتی
ترکہ زارت	جوڑوں کو ورثہ ملتا ہے	کوئی ورثہ نہیں ہوتا
خاتمہ	طلاق کے ذریعہ	معاہدہ ختم ہونے پر
مدت انتظار: عدت	تین ماہ	۴۵ دن
زوجہ کی مالی اعانت	ضرورت ہوتی ہے	ضرورت نہیں ہوتی
بچے	جائز (حلال لولاد)	جائز (حلال لولاد)
منی سے لذت کشی میں	بیوی کی اجازت کی	بیوی کی اجازت کی
عزل / اخراج	ضرورت ہوتی ہے	ضرورت نہیں ہوتی
معاہدے کی تجدید	محدود	لا محدود
(اس شخص سے نکاح)		
پدریت (نسب) سے انکار	تغذیب کی قسم: لعن کی	تغذیب کی قسم: لعن
	ضرورت ہے	کی ضرورت نہیں
بین للذہب نکاح	عورتوں کو اجازت	عورتوں کو اجازت
	نہیں ہے	نہیں ہے
ہم خواہی کا حق	نافذ ہوتا ہے	نافذ نہیں ہوتا
مباشرت / اثر کورس کا حق	نافذ ہوتا ہے	نافذ نہیں ہوتا

شیعہ اور سنیوں کے درمیان مناقشات

متعہ نہایت متنازعہ اور مناقشانہ مسائل میں سے ایک کی حیثیت سے ہے۔ ایک خفیف سی نشان دہی کرتے ہوئے، لنن عربی (تیرھویں صدی عیسوی) نے اس الجھاؤ کا مختصر اور جامع خلاصہ کیا ہے جو رسول اکرمؐ کے عہد کے دوران عورتوں کی متعہ حیثیت کے اطراف پایا جاتا تھا۔ اس کے میان کے مطابق، اسلام کے آغاز کے وقت متعہ کی اجازت تھی، یہ عمل 'مباح' تھا لیکن غزوہ خیبر (۶۲۸ء) کے بعد اس کی ممانعت کر دی گئی اور جنگ 'یوطاس' (۶۲۹ء) کے دوران ایک بار پھر اس کی اجازت دے دی گئی، صرف اس لئے کہ ایک بار پھر اس کی ممانعت کر دی جائے۔ مختصر یہ کہ لنن عربی کے فیصلے میں، متعہ کی سات مرتبہ اجازت دی گئی اور پھر ممانعت کر دی گئی۔ cited in Murata 1874, 85. بہر حال اس نظریے کی نہایت شدت سے حمایت کرتے ہوئے، شیعہ علماء نے اسے متنازعہ بنا دیا ہے؛ Luma'ih, 126-27; Razi 1963- 68, 358; Kashif al-Ghita` 1968, 256- 63; Yusif Makki 1963, 13, 20, 29.

متعہ کی نکاح و شادی کی حیثیت سے، جائز ہونے کی 'دو گر ٹکلی' اور اس کی تعریفی خصوصیات میں استحکام و استقلال رہا۔ سنی علماء اپنے متقابل شیعہ علماء کے ساتھ، بالعموم اس امر پر متفق ہیں کہ رسول اکرمؐ کے عہد (۱۳) میں متعہ کا وجود تھا اور یہ کہ رسول اکرمؐ نے اپنے اصحاب کرامؓ اور مجاہدین کو بھی اس کی سفارش کی تھی Fakhr-i-Razi 1938, 38 -53 متعہ کے جائز ہونے کی حمایت، سورہ نساء ۴ کی آیت ۲۴ کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ دیکھئے آیت مذکورہ :

اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مکروہ جو (اسیر ہو کر لوٹ پیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں (یہ حکم) اللہ نے تم کو لکھ دیا ہے

اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح

سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بغیر طیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی

تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو (استحکم) ان کا 'مہر' (المیزان) جو مقرر کیا ہو لو اگر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد 'آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں'

بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ ۵-

-- القرآن: سورہ نساء ۴- آیت ۲۴

'متعہ' کے اس متنازعہ حوالے کے سوا کچھ نہیں ملتا 'بہر حال' قرآن مجید میں اس لولہ بے نیاس کی صورت form، طریق عمل اور عارضی جوڑوں (میاں بیوی) کے باہمی حقوق کی بہت عملی طور پر کوئی دوسرا حوالہ نہیں ملتا حالانکہ سنی علماء کی اکثریت 'شیعوں' کے ساتھ یہ اتفاق کرتی ہے کہ یہ حوالہ 'عورتوں کے متعہ کے متعلق ہے'۔ جیسا کہ اکثر علماء اسی کا حوالہ دیتے ہیں۔ البتہ وہ (سنی علماء) یوٹیل کے امور پر اتفاق نہیں کرتے (الف) یہ کہ قرآن مجید میں یہ حوالہ بعد میں نازل ہونے والے قرآنی احکام کے ذریعہ منسوخ (خ) کر دیا گیا ہو (ب) یہ کہ رسول اکرمؐ نے بنفس نفیس اس پر پابندی لگانے کے لئے کوئی واضح اور غیر مبہم اقدامت کیئے ہوں اور (ج) یہ کہ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کو یہ اختیار تھا کہ وہ متعہ نکاح کو خلاف قانون قرار دے سکیں۔ شیعہ اور سنیوں کے درمیان قدیم تنازعہ کی یہ حصہ 'مردانہ جنسیت' معاشرتی کنٹرول اور معاشرتی ترتیب و عظیم کے متعلق ان اختلافات پر روشنی ڈالتی ہے۔

انہی ذرائع علم پر اپنے دلائل و براہین کو ٹھہراتے ہوئے شیعہ اور سنی علماء 'قرآنی احکام اور رسول اکرمؐ کی احادیث کی مکمل و اکمل' مختلف تشریحات اور عقلی نتائج کے ساتھ نمایاں نظر آتے ہیں۔ سنی علماء کا دعویٰ ہے کہ متعہ کے متعلق متذکرہ قرآنی حوالہ 'بعد کی کئی آیات قرآن مجید کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا۔ مثلاً سورہ مومنون (۲۳- آیت ۵-۶) سورہ طلاق (۶۵- آیت ۴) اور سورہ نساء (۴- آیت ۳) دیکھئے قرآن مجید:

۱- اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۵
مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے
مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں ۵

--- القرآن: سورہ مومنون ۲۳- آیت ۶۵

۲- اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں، اگر تم کو
(ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو
ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی عورتوں
کی عدت، وضع حمل (یعنی چھ جننے) تک ہے۔

اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں سہولت پیدا کرے گا۔

--- القرآن: سورہ طلاق ۶۵- آیت ۴

۳- اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف
نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں، دو دو یا تین تین یا چار
چار ان سے نکاح کر لو،

اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ
کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی، جس کے تم مالک ہو،
اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے ۵

القرآن: سورہ نساء ۴- آیت ۳

Surahs of the Believers (23: 5-6); Divorce (65:4), and Women

کے مطابق سنی علماء یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ متعہ، نکاح، شادی نہیں ہے کیونکہ،
انٹر کورس، مباشرت صرف مستقل نکاح کی حدود کے اندر ہی قانوناً جائز، حلال ہے یا
لونڈی کی ملکیت (سے حلال ہے)۔ سو کیجئے قرآن مجید :-

۱- سورہ نساء ۴- آیت ۳ بالاسطور میں درج کردی گئی ہے۔

۲- مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ

(ان سے مباحثہ کرنے سے) انہیں ملامت نہیں ۵

القرآن: سورہ مومنون ۲۳- آیت ۶

وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کا متہ نہ تو نکاح (مستقل) کی ایک صورت ہے اور نہ ہی لوٹری کی ملکیت 'ملک' ہیں، اس لئے اس (متہ) کی ممانعت کر دی گئی۔ سنی دلیل جاری رہتے ہوئے بتاتی ہے کہ متہ جوڑوں کے لئے وراثت کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے نیز یہ کہ متہ کی 'عدت' غیر متعینہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی مدت کو واضح نہیں کیا گیا ہے اور یہ کہ نتیجہ میں اس قسم کے جنسی ملاپ کی صورت میں بچوں کی حیثیت واضح نہیں ہوتی ہے۔ مزید برآں سنی علماء کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ متہ بیویوں کی تعداد لامحدود ہے جیسا کہ ایک مرد بیک وقت جتنی بیویاں چاہے کر سکتا ہے اور چونکہ ایک متہ ملاپ میں کوئی طلاق نہیں اس لئے عورتوں کے متہ کا رواج خود قرآن پاک میں منسوخ کر دیا گیا

Fakhr-i Razi 1983, 48-51; see Shafa'i 1973, 89-96; Kashif -al- Ghita, 1968, 256-61; Yusif

Makki 1963, 54, 57; Murata 1974, 71.

ان تمام اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے شیعہ علماء جو بلا کہتے ہیں کہ متہ بلاشبہ نکاح رضائی کی ایک صورت form ہے اور اس لئے یہ جائز ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ مدینہ کی سورہ نساء ۴ سے پہلے رسول اکرمؐ پر سورہ مومنون ۲۳ مکہ میں نازل ہوئی جس میں متہ کا حوالہ دیا گیا ہے اس لئے 'منطقی اعتبار سے' سورہ نساء میں دی گئی گنجائش (آیت) کو سورہ مومنون ۲۳ کے ذریعہ منسوخ نہیں کیا جاسکتا جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہے اگرچہ وراثت، مستقل نکاح کی ایک شرط ہے اسے متنازعہ نہیں ماننا چاہئے اور ایک معاہدہ متہ میں اس کی عدم موجودگی کا یہ مطلب نہیں کہ یہ (متہ) ملاپ غیر قانونی (ناجائز) ہے۔ شیعہ دلیل دیتے ہیں کہ چونکہ متہ ایک معاہدہ ہے اور فریقین اس طرح انفرادی طور پر مذاکرات کر سکتے ہیں اور معاہدہ نکاح میں ترکے (ورش) کو ایک شرط قرار دے سکتے ہیں۔

عدت کی غیر متعینہ حالت پر سنی اعتراض بے معنی ہے (جیسا کہ) شیعہ کہتے

ہیں۔ کیونکہ متعہ ایک نکاح ہے (اس لئے) ایک مدت انتظار عدت، خود خود مشکل ہو جاتی ہے، بہر حال، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ متعہ اور نکاح (مستقل) کے مقاصد مختلف ہیں، شیعہ حضرات نے متعہ کے لئے مدت انتظار عدت، ماہانہ حیض کے دو چکر یا ۴۵ ایام مقرر کیئے ہیں جیسا کہ غلام، لونڈی کے نکاح میں ہوتا ہے نسلی سلسلے کے الجھاؤ کے لئے، جہاں تک سنی اعتراض ہے، شیعہ دعویٰ عقلی دلیل پیش کرتے ہیں کہ، کیونکہ متعہ ایک نکاح ہے اس لئے انٹر کورس، مباشرت جائز ہے اور جہاں پر مباشرت کی 'جائز حالت' کی حمایت ہے تو بچوں کی 'حلال زاولگی' خود خود قائم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ معاہدہ متعہ کی مدت ختم ہونے پر، جنسی تعلق سے پرہیز کریں۔ اس لئے اس قسم کے ملاپوں سے نہ صرف جو بچے پیدا ہوتے ہیں جائز، حلال ہی تصور کیئے جاتے ہیں بلکہ اسی سبب سے نسلی سلسلے کو قطعی پیچیدہ بنانے کی ضرورت نہیں (۱۵) بیویوں کی ایک مقررہ تعداد کے لئے، قرآنی آیت (نفس) جو متعہ کو مسترد کرتی ہے، ان اسباب کی بنا پر بھی مسترد کی جاتی ہے کہ یہ حکم اسی سورہ نساء میں متعہ کے حوالے سے پہلے آیا ہے اور اس لئے، منطقی اعتبار سے، متعہ نکاح کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ شیعہ علماء یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر متعہ، قرآن مجید میں منسوخ کر دیا جاتا تو رسول اکرم کو اس کی تنسیخ کے بارے میں بہتر طور پر علم ہوتا۔ Kashif al-Ghita, 1988, 260-61; Mazandarani Haeri 1985, 37-38; Shafa'i 1973, 95-96; Murata 1974, 66. مزید برآں، خلیفہ اول ابو بکر کے عہد خلافت میں متعہ نکاح کی اجازت تھی اور اس کا رواج تھا، جن کی اپنی بیٹی اسماء نے ایک عارضی ملاپ متعہ کا معاہدہ کیا تھا۔

سنی کہتے ہیں کہ متعہ، اگرچہ رسول اکرم کے عہد کا ایک رواج ہے اور رسول اکرم کے اہل و عیال میں، حضرت عمرؓ کی مداخلت کے وصف کے ذریعہ نکاح نہیں ہے لیکن یہ کہ تاریخ میں ایک مقام پر اس کی اجازت، 'افرلو اور معاشرے کے غیر معمولی حالات سے دلہتہ ہے جو کہ جنگوں کا نتیجہ تھے۔ افراتفری اور معاشرتی بد نظمی سے چانے کے لئے افرلو ہی بے آرامی کو سکون دینے کے لئے متعہ کی اجازت دی گئی۔ شیعہ علماء اس

حقیقت کو متنازعہ نہیں بناتے کہ رسول اکرمؐ نے اپنے مجاہدین کے لئے یقیناً متعہ کی سفارش کی ہوگی لیکن وہ (شیعہ علماء) اس سنی نظریے کے متعلق مسئلہ پیدا کرتے ہیں کہ 'تاریخ کے اس خصوصی وقت (زمانہ) میں متعہ کا مفہوم محدود تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ 'شیعہ علماء کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے کبھی بھی متعہ کو خلاف قانون قرار نہیں دیا اور یہ کہ سنی دلائل 'فی الحقیقت ان اسباب کی بنیاد پر' مساوی مقدار میں (یعنی اتنے ہی) بے حرمتی کے مرتکب ہیں جو زنا کے متعلق رسول اکرمؐ کی اجازت (قرآن مجید میں صریح طور پر ممنوع ہیں) سے دلستہ ہیں۔ ان دلائل میں ٹھوس اخلاقی فیصلوں کی کمی اور فیصلہ نہ کرنے کی حالت ہے، Kashif al- Ghita, 1968, 263-70; Tabataba'i 1975, 227; Yusif Makki 1963, 27

شیعہ استدلال کرتے ہیں کہ 'نہ صرف یہ کہ رسول اکرمؐ نے عورتوں کے متعہ رواج پر اعتراض نہیں کیا بلکہ حقیقت میں انہوں نے جنسی / نفسانی خواہش کے تقاضوں کی عجلت کو تسلیم کیا ہے اور اس کی تسکین کے لئے متعہ کو ایک وسیلے کے طور پر منظور کیا ہے۔ ایک قانونی ذخانچے کی حدود میں 'جنسی تسکین کو قابل حصول کرتے ہوئے' شیعہ علماء یہ کہتے ہیں کہ انسان کی جنسی جبلی خواہش کا اس طرح خیال رکھا گیا ہے اور اس طرح معاشرتی نظم و ضبط کو برقرار رکھا گیا ہے See Bihishti ca. 1980, 333

بلاشبہ یہ (حضرت) عمرؓ تھے اور رسول اکرمؐ نہیں 'شیعہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'جنہوں نے متعہ کو زنائے محرم کے برابر قرار دیا اور ایسے لوگوں کے لئے سنگسار کا حکم دیا جو اس طریقے (متعہ) کو جاری رکھتے ہوں۔' (حضرت) عمرؓ کی طرف سے مقررہ سزا اس قدر انتہائی تھی کہ اس نے متعہ کے نہایت پر جوش حامی کو بھی عملاً خاموش کر دیا؛ Murata 1974, 75-77; Shafa'i 1973, 39-41; Yusif Makki 1963, 42. اگر رسول اکرمؐ نے عورتوں کے متعہ کی ممانعت کر دی ہوتی تو عمرؓ کے دوسرے اصحابؓ اس سے باخبر ہوتے اور اس کے عمل سے احتراز کیا ہوتا۔ اس لئے شیعہ نقطہ نگاہ سے حضرت عمرؓ کی ممانعت نہ تو جائز ہے اور نہ ہی پابندی کے قابل حکم ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کی آیات اور رسول اکرمؐ کی احادیث کے خلاف

ہے حضرت عمرؓ کے فرمان کو مسترد کرتے ہوئے، شیعہ اس مشہور حدیث نبویؐ کی طرف رجوع کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ 'رسول اکرم محمدؐ نے جس شے کو قانونی طور پر 'حلال' کر دیا ہے روز قیامت تک 'حلال' ہے اور جس کی ممانعت کر دی ہے یعنی 'حرام' قرار دیا ہے روز قیامت تک 'حرام' ہے۔ - Hilli SI, 515; Luma'ih, 127; -

Razi 1963, 68, 358; Kashif al- Ghita, 1968, 372- 91; Nuri

(۱۶) 1968, 179- 96; Mutahhari 1974, 21-52.

بعض شیعہ مومنین نے مزید الزام لگایا ہے کہ (حضرت) عمرؓ غیر عربوں کے خلاف نسلی تعصب سے متاثر و متحرک تھے جن کو وہ عرب خون کی خالصیت کے لئے ایک خطرہ سمجھتے تھے اور اسی لئے عربوں اور غیر عربوں کے درمیان 'جنسی ملاپوں کی حوصلہ شکنی کی کوشش کی (۱۷) 1974, 4 96. - بہر حال، (حضرت) عمرؓ کے خلاف سب سے زیادہ متاثر کن، شیعوں کا دعویٰ جو ان کے حکم امتناع کو باطل قرار دیتا ہے کہ یہ حکم متعہ کے رواج کے خلاف ان کے اقدام کو ان کی خالص شخصی تحریک پر قائم بناتا ہے۔ Razi Qazvi ni 1952, 601- 602; Shafa'i 1973, 119; Majlisi as cited by Donaldson 1936, 13:316- 17; see also Amin Aqa's interview (۱۸) chapter 6.

شیعہ علماء متعہ نکاح کو انسانی فطرت کی بنیاد پر صحیح سمجھتے کرتے ہیں نہ جنسی خواہش کی فطرت کو تسلیم کرتے ہیں اور، جسے اکثر علامتی طور پر، 'آتش فشاں' سے حوالہ دیا جاتا ہے، وہ متعہ کو اخلاقی طور پر قابل قبول ذریعہ قرار دیتے ہیں اور 'نر جنسی' تسکین کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ ان کے دلائل کے مطابق، انسانی جنسیت کی فطرت کو تسلیم کرنے سے، انتشار اور بے راہ روی سے بچاؤ ہوتا ہے اور معاشرتی نظم و ضبط برقرار رہتا ہے۔ زمانہ قدیم سے شیعہ علماء، تعلیم یافتہ افراد اور عام آدمی 'نر جنسیت اور معاشرے میں اس کی مرکزی اہمیت کی بابت' اپنے تصورات (مفروضات) کی عکاسی کرتے آ رہے ہیں۔ قانون، مردوں کو ان کی جنسی ضروریات کی تسکین کے لئے فریم فراہم کرتا ہے، نظم و حدت اور نظام عقیدہ، قانون کی مزید عکاسی کرتا ہے اور

اسے تقویت پہنچاتا ہے۔

عظیم ترین ہم عصر شیعہ فضلاء میں سے ایک، آیت اللہ طباطبائی (زجنیت کی) شیعہ نظریاتی حیثیت کو اس طرح بیان کرتا ہے: 'اس حقیقت پر غور کرتے ہوئے کہ مستقل نکاح، بعض مردوں کی جبلی جنسی خواہشات کی تسکین نہیں کرتا اور یہ کہ شادی شدہ افراد کی بدکاری، اور غیر شادی شدہ افراد کی زنا کاری، اسلام کے نزدیک نہایت تباہ کن زہریات ہیں جو انسانی زندگی کی پاکیزگی اور نظم و ضبط کو برباد کر دیتے ہیں (اس لئے) اسلام نے مخصوص شرائط و حالات کے تحت، متعہ، عارضی نکاح کو قانونی شکل دیدی ہے'۔ Ayatollah Tabataba'i, 1975, 229. یوسف مکی نے (حضرت) عمرؓ کی ممانعت متعہ کو غلط سمجھتے ہوئے یہ دلیل دی ہے: 'نکاح / شادی (جنس کے لئے ایک خوش کلام لفظ) کی مرد کی ضرورت، اس کی خورد و نوش کی ضرورت سے زیادہ ہے' Yusuf Makki: 1963, 69. اس طرح جب ایک مرد کسی خوبصورت عورت کو دیکھتا ہے لیکن اپنی خواہش کی تسکین نہیں کر پاتا ہے، وہ ہمہ اقسام کی جسمانی اور نفسیاتی ہمار یوں کا شکار ہو جاتا ہے' Fahim Kirmani : 1975, 199; see also Mutahhari 1974; Shafa'i 1973; Hakim 1971, 31-32.

زجنیت کی مرکزیت اور شیعہ استدلال کی صراحت، متعہ کی حمایت میں اس دوگر فکلی ambivalence کے خلاف، بے پلک انداز میں کھڑی ہے، (جس دوگر فکلی کو) شیعہ عالم فاضل مونٹ جنسیت کی طرف ظاہر کرتے ہیں، یہ بھی ہے کہ انہوں نے جائز / اجازت شدہ انسانی شہوت / جنسیت کی فطرت اور صورت کی مختلف اقسام پر، بڑی بڑی بحثیں کی ہیں۔ خلاصے کے لئے: see Taqavi- Rad 1977. اور وہ مادہ جنسیت / شہوت کے معاملات پر، صریحاً گونگے اور اظہار خیال نہ کرنے والے رہے ہیں۔ اگرچہ مردوں کے درمیان لواطت / سدومیت کے لئے موت کی سزا ہے (اس لئے) جنس / صفت مخالف کی طرف رجحان کے حوالے سے، مرد (ز) کو استحقاق کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ بہت سے علماء نے لواطت کو قابل ملامت، مکروہ، قرار دیا ہے مگر علماء کی بہت قسم تعداد نے اسے ممنوع، حرام، قرار دیا ہے Hilli SI, 437. شاید دوگر فکلی کی بنیاد ذیل کی قرآنی آیت میں ملتی

ہے، جس سے لاتعداد مناقشات نے جنم لیا ہے :

تمہاری عورتیں، تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح
چاہو جاؤ۔ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھجو

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے

روم و حاضر ہونا ہے

اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بھارت سنا دو

-- القرآن : سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۲۳

Quran , 2: 223; see also Dashti ca. 1975, 195-96. (۱۹)

گفتگو

لیوی اسٹراس یہ اشارہ دیتا ہے کہ 'نکاح / شادی کی جیا د کے لئے باہمی حقوق کا معاہدہ' مردوں اور عورتوں کے درمیان طے نہیں پاتا بلکہ یہ عورتوں کے ذریعہ مردوں اور مردوں کے درمیان طے پاتا ہے جو اس موقع (تقریب) کے لئے 'خاص / سربراہ' ہوتے ہیں۔ Levi -Strauss` quoted by Leacock 1981, 245. مبادلے کی نوعیت و فطرت پر تبصرہ کرتے ہوئے، بورڈیو لکھتا ہے: وقت کی گزرگاہ ہے، جو ایک تحفے کو بالقابل تحفے سے علاحدہ کرتی ہے، جو سوچ سمجھ کر کی جانے والی فرد گزاشت، مجموعی طور پر برقرار رکھتے ہوئے اور (مشرکہ) منظوری سے پیدا شدہ خود فرمی کو اختیار دیتی ہے، جس کے بغیر علامتی مبادلہ ایسا ہے، جیسے ایک جعلی سٹے کی جعلی گردش ہوتی ہے، مبادلہ (سختہ) عمل میں نہیں آئے گا۔ اگر سسٹم کو کام کرنا ہے (تو) سودا کاروں agents کو اس مبادلہ exchange کی صداقت سے قطعی بے خبر نہیں ہونا چاہئے..... جس سے اسی وقت، انہیں اپنی آگہی سے انکار کر دینا چاہئے اور بالآخر یہ کہ وہ اسے تسلیم کرنے ہی سے انکار کر دیں۔ Bourdieu، 1977، 6. معاہدے اور ازدواجی مبادلے کے تصورات کے مضمرات کو ظاہر کرتے ہوئے، میں (مصنفہ) نے

اس ضمن میں کچھ بصیرت حاصل کی ہے کہ شیعہ نظریہء حیات کے طور طریقے، بالعموم معاشرتی نظم و ضبط کو اور بالخصوص ازدواجی اور جنسی رشتے کس طرح اور اک کرتے ہیں۔

معاہدے کا تصور، جیسا کہ میں (مصنفہ) نے عملاً ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے، ایک مسلم معاشرے میں باہمی شخصی ذمہ داریوں اور تجارتی لین دین کی نہ صرف ایک غالب خصوصیت ہے بلکہ یہ ایرانی تمدن میں باہمی شخصی نزہتوں کے لئے ایک نمونہ ماڈل بھی ہے اس شعبے میں، میں (مصنفہ) ایسے ماڈل کی قانونی، معاشی اور معاشرتی پیچیدگیوں پر گفتگو کروں گی۔

قانونی جہت

میں (مصنفہ) نے یہ استدلال کیا ہے کہ ایران میں نکاح، شادی کی دو صورتیں: عارضی اور مستقل، نمایاں مظہر ہیں اور قانونی، تصوراتی اور ثقافتی اعتبار سے بہت کم باتیں مشترک ہیں، لہذا چند باتیں نکاح کی ممنوعات اور مباشرت، محرمات کے درجے میں بعض یکسانیتوں میں حصہ لیتی نظر آتی ہیں۔ یوں کہنا چاہئے کہ اصناف (مرد و عورت) کی جنسی دوری اور شراکت کے لئے قانونی ضابطے، نکاح کی دونوں صورتوں پر یکساں طور پر نافذ ہوتے ہیں۔ دیکھئے باب ۴ میں شعبہ متعلق بہ 'محرم و نامحرم' کی مثال۔

بہر حال، معاہدہ نکاح کی ان دو صورتوں کے درمیان، سب سے زیادہ نمایاں فرق 'اجرد لسن' (مہر) کی تخصیص کاری اور ترتیب کاری معاہدہ کے وقت، معاہدے میں وقت (مدت) کی شرط طے کرنے میں پایا جاتا ہے۔ مستقل نکاح کا ایک معاہدہ، متذکرہ 'اجرد لسن' کی کوئی رقم طے کیئے بغیر مکمل کیا جاسکتا ہے اور یہ لواٹگی، مستقبل کے وعدے پر ہوتی ہے لیکن طلاق کے وقت واجب الادا ہوتی ہے، دوسری طرف، کیونکہ حصہ، عارضی نکاح کا مقصد، اکثر فوری جنسی تسکین ہوتا ہے اور (کیونکہ) 'متحدہ

عارضی نکاح کا مستحکم تر تجارتی پہلو، بھی ہوتا ہے Imami 1973, 5: 104۔ اگر دہسن کی عدم تخصیص کاری، متعہ معاہدے کو ناجائز قرار دیدیتی ہے حالانکہ شیعہ نکاح کی دونوں اقسام میں قیمتی اشیاء کی بعض صورتوں کا مبادلہ شامل ہوتا ہے۔ معاہدہ مستقل نکاح کے معاملہ میں، اس کے علامتی مبادلے اور طویل المدت مساوی تجارتی حقوق پر زور دیا جاتا ہے جبکہ متعہ / عارضی نکاح کا دار و مدار فوری مبادلے اور معاہدے کے تجارتی پہلوؤں پر ہوتا ہے۔

نکاح / شادی کے دونوں اداروں کے تقابلی جائزے میں، میری (مصنفہ کی) خواہش ہے کہ اس درجہ تقابل کی طرف توجہ منعطف کر اوں کہ بذات خود جس کی قانونی صورتوں میں غیر یقینی حالت اور ابہام موجود ہوتا ہے۔ بیٹنگی کی محکم کے باوجود، جو اصطلاح ”مستقل نکاح“ میں مضمر ہوتی ہے، ایک اسلامی نکاح اپنے خاتمے: اسما ’طلاق‘ کے لئے اپنے اندر ایک تعمیر شدہ میکانیت کا حامل ہوتا ہے حالانکہ طلاق کی گنجائش (قانونی فراہمی) کا ڈھیلا پن، ازدواجی رشتے میں ایک طاقتور وراثتی کشیدگی / تناؤ کا پتہ دیتا ہے جو بذات خود عورتوں کی سلیقہ مندی یا تحقیر کی طرف اشارہ کرتا ہے اس کے باوجود، اس معاہدے میں عظیم تر قانونی کڑاپن اور مضبوطی صورت عطا کی گئی ہے اور اس کی ساخت میں بہت کم روزن ہیں جبکہ متعہ کے معاملہ میں بہت زیادہ خامیاں ہیں، میاں بیوی کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں، زیادہ وسیع اور قابل برداشت ہیں۔ مزید یہ کہ معاشرے میں اس ادارے کی معقولیت کی بہت کسی اخلاقی دوگر فنگی کا وجود یا اس کی قدر، بدن کے کسی خاص حصے تک محدود نہیں ہے۔ مستقل نکاح، میاں بیوی، بالخصوص عورتوں کو معاشرتی نیک نامی اور اثر و نفوذ عطا کرتا ہے۔

اس کے برعکس، عارضی نکاح کی صورت کا ڈھیلا پن اور اس میں وراثتی ابہامات، طرز عمل کی متبادل تشریحات، اس ادارے کی عظیم تر خوش تدبیری، اور اس کے عنوان (حصہ دوم کا موضوع: ”قانون مقامی آگاہی کی حیثیت سے“) کی بر محل و بر جستگی کے لئے حاشیے (گنجائش) فراہم کرتے ہیں اسی علامت سے، حالانکہ متعہ / عارضی نکاح کا ادارہ نظری طور پر، عورتوں کو عظیم تر خود مختاری اور قوت فیصلہ عطا

کرتا ہے اور ٹھیک اسی وقت، یہ انہیں رسوائی، محض دگر فکلی اور مقامی کپ شپ کے لئے گھائل ہونے کی حالت میں چھوڑ دیتا ہے۔

میں (مصنفہ) نے استدلال کیا ہے کہ معاہدے کا تصور، مردوں اور عورتوں کی جنسیت و شہوت اور نکاح / شادی کے متعلق، موجود شیعہ نظریاتی مفروضات کی تفہیم کے لئے ایک کلید ہے۔ میری دلیل، ایک تاریخی حقیقت پر قائم ہے کہ رسول اکرم محمدؐ نے عورتوں کو خود اپنا نکاح کرنے کا حق عطا کیا ہے نظری طور پر، یہ مسلم دلہن ہے جسے اپنے معاہدہ نکاح کے لئے اپنی مرضی کا اور متفق ہونے کا اظہار کرنا ہوتا ہے بہر حال، وہ یہ اظہار اپنے ہی خطرات کی بنیاد پر کرتی ہے وہ معاشرتی عزت و توقیر، معاشی تحفظ اور شاید تاحیات رفاقت کے مبادلے میں اپنی کمزور قانونی خود مختاری کو (بھی) قربان کر دیتی ہے۔

حالانکہ پہلے پہل یہ خلاف قیاس دکھائی دیتا ہے کہ ایک اسلامی نکاح میں زوجہ شئے مبادلہ نہیں ہے (۲۰) cf. Levi-Strauss 1969: 60, 65; 1974. قدرے وہ شئے مبادلہ (اس کی تولیدی صلاحیت اور شہوت و جنسیت) پر قابض سمجھی جاتی ہے جو قانون کی نظر میں، چند قیمتی اشیاء کے بدلے میں رضا کارانہ طور پر، مبادلہ کرتی ہے، طے یہ طور پر کہا جاسکتا ہے کہ بہر حال، یہی ساخت / ڈھانچہ جو ایک عورت کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ فیصلہ کرنے کی اپنی قوت و اختیار کو استعمال کرے مگر جیسے ہی وہ اسے استعمال کرتی ہے ویسے ہی وہ اسے اس اختیار (آزادی) سے محروم کر دیتا ہے۔ معاہدہ نکاح پر دستخط کرنے سے پہلے، ایک بالغ شیعہ مسلم عورت کو نسبتاً (آزادانہ) قانونی خود مختاری دی جاتی ہے لیکن تکمیل معاہدہ کے بعد وہ قانونی طور پر شئے مبادلہ (شوہر) کے ساتھ منسلک ہو جاتی ہے اور نتیجہ میں وہ اپنے شوہر کے (اس) اختیار کی پابند ہو جاتی ہے جو حقوق و فرائض سے تعلق رکھتا ہے۔ شئے مبادلہ (شوہر) کے ساتھ عورتوں کا یہ اشتراک (رفاقت) عورتوں کے اسلامی نظریاتی دوہرے تصور (سادہ لوحی / چالاک، جنسی اعتبار سے ناقابل تسکین / معصوم) کی مرکزیت میں ہے اور ان کی طرف نظریاتی دگر فکلی کی بنیاد میں ہے۔

عورتوں کی ذوق فرعی / دو کاٹ (یا کثیر؟) تصور سازی، نظریہ ع حیات اور

قانون سے باہر شاخہ بندی اور پیچیدگی کی حامل ہوتی ہے۔ یہ ذکور وراثت کے رشتوں کی نوعیت پر اثر انداز ہوتی ہے اور اسلامی تمدن و ثقافت میں یہ خود کو مختلف النوع طریقوں سے ظاہر کرتی ہے۔ اس عالمی نظریے کے حوالے کی حدود میں 'ایک مرد' اپنی زوجہ سے دوہرے رشتے کے سلسلہ میں قانونی طور پر با اختیار ہوتا ہے اس کا زوجہ سے ایک رشتہ ایک شخص کی حیثیت سے اور دوسرا رشتہ جنسیت کا ہوتا ہے اور ایک مقصد کی حیثیت سے ان کے تولیدی وظائف ہوتے ہیں۔ (اسی طرح) عورت بھی ایک شخص، اور ایک مقصد کی دوہری خصوصیات کا لوراک رکھتی ہے۔ یہ خصوصیات کہ 'اگرچہ وہ اکثر موضوعی طور پر' داغدار لورہ بننا ہوتی ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنی ذات کے لوراک کو رنگ دیتی ہے۔ لوراک بے ذات کا یہ دوہرا پن (اگرچہ) دیگر فکلی کا حامل ہوتا ہے جیسا کہ ہم موضوعیت کے شیبی ایرانی عورتوں کے احساس کی صورتیں forms دیکھیں گے جو ان کی رہنمائی (یا غلط رہنمائی؟) جو ان کے منتحل ہونے والے نازک اور غیر یقینی رولہ حیات کے عمومی قطعہء امراضی (مقصد) کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔ تصوریت کے اعتبار سے اس لئے شوہر لورہ بیوی کے درمیان رشتہ شے مبادلہ کے ذریعہ رابطہ اور اظہار کا حامل ہوتا ہے 'ایک شے' (مقصد) جو اگرچہ عورت کے بدن کا ایک دراشتی حصہ ہے 'علامتی طور پر اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اس کے شوہر کی ملکیت اور کنٹرول میں کر دیا جاتا ہے۔ ایک شے (مقصد) جو اعلیٰ تر' لواشدہ ثقافتی علامت ہے 'ایک ثقافتی پرکشش مرکز۔ ایک تھہ ہے' جو عورت کو یہ اختیار دیتا ہے 'جو اس کی حامل ہے اور مرد پر اختیار عطا کرتا ہے جو اس پر قانونی کنٹرول رکھتا ہے۔

اپنی نہایت ثقافتی قدر و قیمت کی صورت میں 'یہ ایک عورت کی دو شیزگی (کنولر پن) ہے' جو خالص ہوتی ہے اور لامرہ سے پاک ہوتی ہے اور اسے ایک اعلیٰ ترین تحفے کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے یہ کہ ایمان میں ایک عورت کی دو شیزگی کو علامتی اعتبار سے اس کی دولت 'سرملیہ' کے نام سے حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس کی ایک شہادت یہ ہے کہ مطلقہ لورہ بیوہ عورتیں ایمان میں دوسری شادی کا کمتر موقع مشکل ہی

سے پاتی ہیں (جیسا کہ ان آپ بیٹیوں / سرگزشتوں سے واضح ہوتا ہے جو یہاں آگے
میان کی گئی ہیں)۔ مزید شہادت یہ ہے کہ ان (عورتوں) کا 'تختہ' سیکنڈ ہینڈ / استعمال
شدہ تصور کیا جاتا ہے۔

مردوں اور عورتوں کے شیعہ نظریاتی تصورات، جیسا کہ معاہدہ نکاح کی ان
دو صورتوں کے ذریعہ سامنے آئے ہیں پہلے سے قائم بہ ترتیب مدارج، فراہم الٹی اور
فطری حقوق کے ایک سیٹ کی بنیاد پر مقرر و متعین ہیں کیونکہ ایک اسلامی معاہدہ نکاح
میں 'ملکیت اور خریداری کے درامتی مفروضات پر ہوتا ہے' حالانکہ اس معاہدے میں
مرد اور عورت دونوں ہی شراکت دار سمجھے جاتے ہیں، صرف مرد ہی خود کاری اور
نظریاتی اہمیت سے مکمل، 'اکمل'، 'افرو' سمجھے جاتے ہیں۔ حیاتیاتی، قانونی، معاشرتی اور
نفسیاتی اہمیت سے صرف مرد کو 'اکمل' (پورا) سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کو 'آزاد و مختار'
اعلیٰ ترین اور غالب ہستی سمجھا جاتا ہے۔

دوسری طرف، عورت کا شیعہ تصور، اپنی بہترین حالت میں دوگر لگی ہے،
اس دوگر لگی کا سرخ لگایا جاسکتا ہے۔ عورتوں کے ان کثیر تصورات سے، جن کی طرف
قرآن مجید میں اشارے کئے گئے ہیں، حالانکہ ایک مکمل سورت (سورہ نساء ۴) عورتوں
کے لئے وقف کی گئی ہے تاہم انہیں مد اور است مخاطب نہیں کیا گیا ہے۔ کبھی عورتوں
کا اشیاء objects کی حیثیت سے حوالہ دیا گیا ہے (کہ ان سے مراد یادداشت رویت
روا کر کھاجائے (مقابلہ کیجئے: سورہ بقرہ ۲: ۲۳۲-۲۳۳-۲۳۵ کا ۲۳۵ سے ۲۳۷ سورہ
آل عمران ۳: ۱۴-۱۵ سورہ النساء ۴: ۳۴ سے 'مثال کے طور پر)۔ (ہم یہاں ان
آیات کو قرآن مجید سے نقل کر رہے ہیں تاکہ قدرتیں مقابلہ کر سکیں: مترجم)۔

۱۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو
دوسرے شوہروں کے ساتھ، جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں،
نکاح کرنے سے متددکو۔

اس (حکم) سے اس شخص کو فصاحت کی جاتی ہے جو تم میں اللہ اور روز آخرت پر
یقین رکھتا ہے۔

یہ تمہارے لئے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور اللہ جانتا ہے
 اور تم نہیں جانتے ۲۳۲۵

۲- اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، یہ (حکم) اس شخص
 کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے، اور دودھ پلانیوالی ماؤں
 کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔
 کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔
 (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ
 باپ کو اس کی ولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔
 اور اسی طرح (بان نفقہ) بچے کے ولایت کے ذمے ہے۔
 اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا
 دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔
 اور اگر تم اپنی ولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں، بشرطیکہ تم
 دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق ان کا حق جو تم نے دینا کیا تھا
 (دیدو)۔

اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ
 رہا ہے ۲۳۳۵

--- القرآن: سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۳۲-۲۳۳

۱- اب متذکرہ بالا آیات کا تویل کی آیات ربانی سے مقابلہ کیجئے:
 اگر تم کنائے کی باتوں میں عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو یا (نکاح کی خواہش
 کو) اپنے دلوں میں مخفی رکھو، تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔
 اللہ کو معلوم ہے کہ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے مگر (ایام عدت
 میں) اس کے سوا کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہہ دو،
 پوشیدہ طور پر ان سے قول و قرار نہ کرنا،
 اور جب تک عدت پوری نہ ہو لے، نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرنا،

اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے
تو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ جتنے والا (اور) علم والا ہے

-۲۳۵۵-

۲- اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے
پہلے طلاق دے دو، تو تم پر کچھ گناہ نہیں،

ہاں ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو، (یعنی) مقدور والا اپنے
مقدور کے مطابق دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق،
نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے ۲۳۶۵

۳- اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر
مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا،

ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے
(اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے) اور
اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے اور آپس
میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔

کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ۲۳۷۵

-- القرآن: سورہ بقرہ ۲- آیات ۲۳۵ تا ۲۴۳-

۴- لوگوں کو ان کی خواہش کی چیزیں یعنی عورتیں اور بچے اور سونے اور
چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور
کھیتی بڑی زمینت دار معلوم ہوتی ہیں۔

(مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں

اور اللہ کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے ۱۴۵

-- القرآن: سورہ آل عمران ۳- آیت ۱۴

۵- مرد، عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں،

اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے،

اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں،
تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں،
اور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و آمد و کی) خبرداری کرتی
ہیں،

اور جن عورتوں کی نسبت، تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بد خوئی)
کرنے لگی ہیں،

تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا
ترک کر دو، اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زد و کوب کرو،
اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا لوینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو۔
بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے ۳۴۰

در عورتوں کو، دوسرے مواقع پر بھلور شخص person قرار دیا گیا ہے کہ جن کو مرد کے
ساتھ ایک واحد روح سے پیدا کیا گیا ہے (دیکھئے: سورہ نساء ۴- آیت ۱):

-- القرآن: سورہ نساء ۴- آیت ۳۴

۶۱- لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا،
(یعنی لول) اس نے اس کا جوڑا بنایا،

پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر)
پھیلا دیئے۔

اور اللہ سے، جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ مانتے ہو، ڈرو،
اور (قطع مودت) اِرحام سے (چھو)۔

کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے ۱۵ القرآن: سورہ نساء ۴- آیت ۱

بعض اوقات انہیں بالغ تصور کیا گیا ہے کہ وہ معاہدے کر سکتی ہیں اور اپنے لئے خود ہی
مذاکرات کر سکتی ہیں اور بعض مقامات پر انہیں 'مبالغہ' (کسن) سمجھا گیا ہے ایک مقام پر

عورتوں کو اپنے شوہروں کی 'کھیتی' کہا گیا ہے جس پر کاشت کی جاتی ہے (دیکھئے قرآن مجید: سورہ بقرہ ۲۰۶-آیت ۲۲۳):-

۷- تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھجو

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو

حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بھارت سنا دو ۲۲۳

-- سورہ بقرہ ۲۰۶ آیت-۲۲۳

کیس وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تقویٰ میں برابر کا قدم رکھتی ہیں ایک آیت میں مردوں کو یاد دلایا گیا ہے کہ عورتیں ان کی طرح برابر کے حقوق رکھتی ہیں لیکن فوراً ہی ایک آیت ہے جو یہ بتاتی ہے کہ مرد ان سے بلند منصب پر ہیں۔ (دیکھئے قرآن مجید: سورہ بقرہ ۲۰۶ آیت ۲۲۸ اور سورہ نساء ۴ آیت ۳۴):-

۸- اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں
اور اگر وہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں
اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔

اور عورتوں کا حق (مردوں پر) کو یہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے

البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے

اور اللہ غالب (اور) صاحب حکمت ہے ۵

-- القرآن: سورہ بقرہ ۲۰۶-آیت ۲۲۸

۹- مرد، عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں

اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے

اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں،
تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں،
اور ان کے پیٹھے پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و آمد و کی) خبرداری کرتی
ہیں،

اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (لوربد خوئی) کرنے
لگی ہیں،

تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا
ترک کر دو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زد و کوب کرو،
اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت
ڈھونڈو۔

بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے ۳۴۵

-- القرآن سورہ نساء ۴- آیت ۳۴

عورتوں کی طرف ایسی دو گر فکلی نے سد بنی اعتبار سے قوت حاصل کی ہے۔ معاشرتی
عمل، تعلیم، ثقافتی عمل اور جائز قرار دیئے جانے کے عمل سے جو بزرگان قبائل کے اثر
پذیر نظریہء حیات اور ثقافتی عقائد سے تشکیل پاتے ہیں۔

ہم عصر شیعہ علماء نے میان کے باوجود کہ اسلام نے عورتوں کا مرتبہ و مقام
بلند کیا ہے مگر شیعہ لوب 'عورت کے نقص' female deficiency کے مفروضات
سے گھر اپڑا ہے جو قیاس کے اعتبار سے ان کی اناتومی و تشریح الاعضاء میں بیاد رکھتے
ہیں: حیاتیاتی اعتبار سے عورتیں مردوں کے مقابلے میں کم تر ہیں (کیونکہ ان کو حیض
آتا ہے)، جنسی اعتبار سے ان کا جنسی عضو قطع کر دیا گیا ہے (کیونکہ ان کے پاس مردانہ
عضو ناسل / ذکر نہیں ہے) اس مسئلہ پر دیکھئے Maybud's, 1:611 جو ظاہر میں
فرائیڈ Freud کا پیش رو ہے، عورت قانونی طور پر اطاعت شعاری کی پلندہ ہے
(کیونکہ تر کے میں اس کو کم حصہ ملتا ہے) وہ معاشرتی + معاشی اعتبار سے زیر دست ہیں

(کیونکہ مرد اس کے لئے لوانگی کرتے ہیں)۔ دیکھئے، Imam Ali 1949, 1-4, 170-71; Razi 1963, 68, 313; Majlisi n.d., 79-82 'نقص' Deficiency کے مرکزی خیال کی توجہ افزونی، تاریخی طور پر گونجتی ہے اور ایران میں ذیل کے محاورے کے ذریعہ اپنی عقلیت کو تلاش کرتی ہے: 'زن ہانا قص العقل اند' (عورتیں ناقص العقل ہیں)۔ عصری تشریحات کے لئے دیکھئے: see the Islamic regime's 'Layih-i Qisas' ca. 1980, Tabataba'i 1959, 7-30; Mutahhari 1974; Fahim Kirmani 1975, 300-306.

وہ لوگ جو یہ استدلال کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کا مرتبہ و مقام بلند کیا ہے اور جو یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس نے عورت کو 'ٹٹے' جیسا قرار دیا ہے، دونوں جزوی طور پر 'صحیح' کہتے ہیں کہ: ہر ایک 'مسئلے' کے صرف ایک رخ کی طرف دیکھتا ہے عورت کی بلندی اور 'ٹٹے' استعمال کے مقالات تحقیق theses ایک ہی منظر کے دو پہلو ہیں، بہر حال ان میں تضاد نظر آتا ہے 'لول' نقطہ نگاہ عورت کی جزوی قانونی خود بخودی پر زور دیتا ہے، 'حقیقی زندگی کی پیچیدگیوں اور نکاح / شادی کے بعد 'ٹٹے' استعمال سے پیدا ہونے والے حالات اور نتائج کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ دوسرا نقطہ نگاہ نکاح / شادی کے محاورے کے درمیان عورت کے سٹے ہوئے قانونی مرتبہ و مقام پر روشنی ڈالتا ہے اور اسے اس کی زندگی کے چکر کے دوسرے مراحل میں عمومی صورت دیتا ہے۔

یہاں پیش کردہ تناظر ایک زیادہ پیچیدہ نگاہ کی اجازت دیتا ہے ایک یہ کہ جو عورتوں کی طرف نظریاتی دوگرنگی پر روشنی ڈالتا ہے تاہم وہ مسلم عورتوں کے مرتبہ و مقام کو ایک وقت ایک ترقیاتی تناظر میں دیکھتا ہے یہ عورت کے مرتبہ و مقام کو یک جہت اور جامد نہیں سمجھتا بلکہ اسے کثیر پہلو دار سمجھتا ہے۔ (یہ کہ) یہ ایک متحرک منظر ہے جو تبدیل ہو رہا ہے، جیسے ہی وہ پختہ ہوتا ہے، خاندان قائم کرتا ہے اور آخر میں طلاق ہو جاتی ہے یا بیدہ ہو جاتی ہے۔ یہ کہ ایک مسلم عورت، مرد سے کم تر کہ پاتی ہے یا یہ کہ اس کی گواہی کو مرد کے نصف مدد شدہ کرتے ہیں اس کے تمام عرصہ و حیات

کے دوران‘ یہ حیثیت کبھی تبدیل نہیں ہوتی اور یہ بات یہاں مطالعے کا موضوع نہیں ہے۔ جہاں تک وراثت کا تعلق ہے‘ ایک عورت کو مرد کے مقابلے میں ہمیشہ کم تر ہی سمجھا جاتا ہے۔ میں (مصنفہ) جن امور پر زور دیتی ہوں وہ ایسے طریقے ہیں جن میں عملیت اور ذمہ داری کی ایک شیعہ مسلم عورت کی صلاحیت ایک جا مرتکز ہو یا نہ ہو‘ بہر حال‘ عورت کی یہ خود بخود کی کہ اپنے حق کو عمل میں لائے۔ مثال کے طور پر‘ ایک معاہدے کے مذاکرات کرنا۔ (یہ حق) شوہر کی فرماں برداری کی ذمہ داری کے ذریعہ محدود ہو جاتا ہے‘ یہ حالت محدود (پندرہویں) ہے‘ جو اس کے عمل کے اختیار پر ہوتی ہے نہ صرف اس لئے کہ قرآن کریم کے سخت احکام سے بلکہ نکاح کے معاہداتی ڈھانچے (۲۲) کی وجہ سے اور زیادہ سخت ہو جاتی ہے حالانکہ عورتوں کے بعض قانونی حقوق نمایاں ہو جاتے ہیں‘ جیسے وراثت کے حقوق‘ عمل کا اختیار اور ذمہ داری کی صلاحیت نمایاں تبدیلیوں سے گزرتی ہے اور اپنے فرد کے مخصوص مرحلے پر اس کا انحصار ہوتا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ رشتوں کے شرائط (حالات)‘ بلب یا شوہر کے برعکس تبدیل ہو جاتے ہیں۔

معاشی جہت

معاشی اعتبار سے‘ نکاح ر شادی کی دو صورتیں (مستقل نکاح ر عارضی نکاح : متعہ) ان مختلف اقدار کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں جو ایک شے کی ملکیت کے ساتھ شامل ہوتی ہیں اور اس سے حق استفادہ usufruct رکھنے کے حق کے برخلاف عمل کرتی ہیں۔

مستقل نکاح‘ فروخت کا ایک معاہدہ ہے جس میں‘ شے برائے فروخت‘ کی ملکیت مکمل اور آخری ہوتی ہے جیسا کہ ایک مرتبہ ایک ملائے تشریح کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ‘ یہ ایک مکان خریدنے کے برابر ہے‘۔ اس میں بالعموم عظیم تر مالیاتی مبادلہ شامل ہوتا ہے۔ اجرد لسن کی شرائط (بالخصوص) اگر یہ ایک دو شیرہ کے بول نکاح کے لئے

ہوں اور زوجہ کے مناسب، یومیہ اخراجات کا انتظام، دونوں شامل ہوتے ہیں جہاں پر شے مبادلہ کی ملکیت مکمل ہوتی ہے جیسا کہ یہ مستقل نکاح کے معاہدے میں ہوتا ہے اس وقت لین دین میں عظیم تر معاشرتی قدر اور عزت و شہرت کو مستعد لیا جاتا ہے۔

اس کے برعکس، حصہ / عارضی نکاح کا معاہدہ ایک 'کرائے کی کار' کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ میرے ایک اطلاع دہندہ نے اس کا تصور پیش کرتے ہوئے بتایا۔ بالعموم، یہ نمایاں وسعت کے ایک مالیاتی لین دین کا حق لٹ، منتقل کرنے کا عمل نہیں ہے اور نہ ہی اس میں میاں بیوی کے لئے عظیم تر شخصی، معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں۔ اجرو لسن کی ایک سمیت معمولی مقدار کے باہر، مرد حریذ مالیاتی دباؤ میں نہیں ہوتا البتہ، جب تک وہ اس سے اتفاق نہ کرے۔ چونکہ حصہ / عارضی نکاح کا مقصد جنسی تسکین ہے نہ کہ تولیدی عمل (ہے) اور عارضی شوہر 'اجارے کی شے' پر حق استخادہ رکھتا ہے نہ کہ ملکیت (رکھتا ہے) 'اس لئے سمیت سے عارضی میاں بیوی مشترکہ نظام خانہ داری قائم نہیں کرتے۔ قانونی اور عملی اعتبار سے یہ شرط، عارضی شوہر کے کنٹرول کو اپنی عارضی زوجہ پر کم کر دیتا ہے۔

مستقل نکاح کے ایک معاہدے میں، شے برائے فروخت، کو فروخت کر دیا جاتا ہے جیسا کہ وہ شے تھی اس قسم کے مبادلات میں، عام طور سے، فروشنده vendor 'شے برائے فروخت' (عورت) سے لین دین کی تکمیل کے بعد رفاقت و محبت کرتا ہے۔ میرا حال، ایک معاہدہ نکاح میں ایک عورت، شے برائے فروخت، (جنسیت) کے ساتھ ہوتی ہے: وہ اسے اپنے اندر ساتھ لے جاتی ہے۔ نظریاتی طور پر ایک مستقل زوجہ، شے برائے فروخت، (جنسیت) کے ساتھ شریک رہتی ہے اور اس لئے یہ امر محض فطری سمجھا جاتا ہے کہ نکاح کی اس صورت میں، اس کو زیادہ شدید دباؤ کے تحت کنٹرول میں رہنا چاہئے۔

ایک حصہ / عارضی نکاح کے معاہدے میں، ایک عورت، ایک مؤخر (کرایہ یا اجارہ بردار) اور 'شے برائے اجارہ' (جنسیت) دونوں حالتوں میں ہوتی ہے وہی ایک فریق ہوتی ہے جو اپنے معاہدہ حصہ نکاح کی شرائط کے مذاکرات کرتی ہے۔ بے

شک فنی اعتبار سے یہ اجارے کے کسی بھی معاہدے سے مختلف نہیں ہوتا، جہاں لوگ اپنے مخصوص مہارت فن کی بنیاد پر کچھ رقم کے بدلے میں 'ان کی محنت کا مبادلہ کرتے ہوئے' کرائے پر لئے جاتے ہیں، بہر حال ایک عارضی نکاح / متعہ کے معاملہ میں جس شے کا مبادلہ کیا جاتا ہے، وہ ایک عورت کی محنت نہیں ہوتی بلکہ اس کے جنسی عضو (کے استعمال) کا حق حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ متعہ / عارضی نکاح اس خصوصیت میں مستقل نکاح سے مماثلت رکھتا ہے لیکن اپنے (عارضی) شوہر کے لئے یہ خصوصیت زوجہ کی قطعی خدمت گزاری کو دراثمًا منتقل نہیں کرتی کیونکہ یہ مبادلہ محدود نہیں ہوتا۔ نکاح کی اس صورت (متعہ) میں 'ایک عورت کو قانونی طور پر' عظیم تر خود مختاری حاصل ہوتی ہے اور اپنی خود کی سرگرمیوں پر کنٹرول ہوتا ہے۔ اس طرح سے مالیاتی قدریں جو عورت کے جنسی عضو میں اختیار رکھتی ہیں 'نکاح کی ہر صورت (مستقل اور عارضی) میں مختار ہوتی ہیں اور مختلف معاشرتی + ثقافتی قدریں 'معانی اور حرمت و ناموری کی ترجمانی کرتی ہیں۔

معاشرتی + ثقافتی جہت

تصوریت کے اعتبار سے 'شیعہ اسلام عورت کے جنسی اور تولیدی عضو کو ایک شے object 'ایک 'تجارتی' شے کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔۔۔ عملی اور علامتی اعتبار سے جو کہ عورت کی ذات سے علیحدہ ہے اور وہ ایک فرد کے مرکزی حصے میں ہے 'معاشرتی اور مالیاتی لین دین۔۔۔ ایک شے (مقصد) جسے اخذ کیا گیا ہے 'حقیقت مایا گیا ہے' اور پھر ایک علیحدہ وجود (ذات) کی حیثیت سے طرز عمل اختیار کیا گیا ہے اگرچہ جنسیت ایک عورت کے بدن سے اس طرح الگ تھلگ کر لی گئی ہے 'غالب مردانہ نظریہء حیات کے ذریعہ جنسیت کہ اس کے تمام تر وجود کی نمائندگی کرنے والا سمجھ لیا گیا ہے اور عورت کو ناپیک شخص کی حیثیت سے عورت کے اندر مختلف شکلوں میں ایک شے قرار دیا گیا ہے اس طرح نظریہء حیات کے لحاظ سے عورت کو نہ صرف شوہر / جنسیت

کی علامت سمجھ لیا گیا ہے بلکہ اسے بذات خود شہوت / جنسیت کی صورت گری (مادی صورت) قرار دیا گیا ہے۔ عورت اور 'یہ' (شہوت / جنسیت) تقریباً ناقابل شناخت بن چکے ہیں اس علامت کو اگر اس شے میں توڑ دیا جائے جس کی وہ نمائندگی کرتی ہے، شیعہ اسلام عورتوں کو ایسی 'اشیاء' سمجھتا ہے کہ جن پر ملکیت قائم کی جاتی ہے اور جن پر حسد کے ساتھ کنٹرول کیا جاتا ہے، یہ اشیائے خواہش ہیں، جن کو جمع کیا جاتا ہے، مسترد کیا جاتا ہے، دوسروں سے ان کا میل جول ختم کر دیا جاتا ہے، اور چادر میں ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے، یہ اشیاء مردوں کے احساس قوت اور مردانگی کے لئے لازمی قدر و قیمت کی حامل ہوتی ہیں اس لئے ایرانی معاشرے میں شہوت / جنسیت کو ثقافتی اعتبار سے نہایت مرکب توجہ، منظر تصور کیا جاتا ہے La Barra 1980 کیونکہ اس کی وجہ سے (عورت) اپنے بیادی آقا کے لئے ایک وقت قیمتی اور بے اعتبار (بے وفا) تصور کی جاتی ہے۔

شیعہ قانون کے نقطہ نگاہ سے ایک 'لیوی-اسٹراسین' Levi straus sian ثقافت / فطرت کا دھڑلڈل، ذکر و اثاثہ رشتے کے لئے ایک کامل نظری تمثیل پیش کرتا ہے۔ مردوں کے لئے سمجھا جاتا ہے کہ وہ نظم و ضبط کی نمائندگی کرتے ہیں اور ثقافتی روایت کے حامی تصور کیئے جاتے ہیں دوسری طرف، عورت کو نمائندہء فطرت تصور کیا جاتا ہے اور اس لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ناقابل مزاحمت، ناگزیر، متکون مزاج، طاقتور اور خوف زدہ کر دینے والی ہوتی ہے، اس طرح جنسی قوت جو عورت سے منسوب کی جاتی ہے، اسے قانونی ضابطوں اور ثقافتی عقائد سے قوت فراہم کی جاتی ہے، جو نہایت قوت سے مردوں کو تنبیہ کرتی ہے بلکہ منع بھی کرتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کی 'فرج' کی طرف نہ دیکھیں بصورت دیگر ان کی آل لولاد اندھی پیدا ہوگی۔ Hilli Sl, 434; Tusi 1964, 490; See also Vieille 1978۔ اس کے بعد نہ صرف یہ بات سامنے آتی ہے کہ عورت پر نہ صرف کنٹرول رکھا جائے بلکہ اسے عام میل جول سے، جنسی مقصد کے لئے دور رکھا جائے بلکہ یہ کہ ہر مضر شے کو 'مردوں کی نگاہوں' سے حفاظت کی جائے۔ Freud 1918 (۲۳)۔ حکمرانوں اور بادشاہوں کی طرح، فرائیڈ نے یہ اظہار کیا ہے کہ 'عورتوں کی بابت یہ سمجھا جاتا ہے کہ

وہ (اس) پر اسرار اور خطرناک جلاوٹی قوت کی حامل ہوتی ہیں۔ Freud 1918, 56۔ جو مردانہ جنسی مسرت کی تسکین اور کنٹرول کرتی ہیں اور ساتھ ہی اس کی ولاد اور نسل کے تسلسل کا یقین دلاتی ہیں۔ پس، مرد اپنا اختیار، ایک ایسے ہی قانونی اور سیاسی نظام سے اخذ کرتا ہے جس کو الہیاتی وسیلے سے تحریک دی گئی ہو جو انہیں معاشرتی + سیاسی نظام مراتب کی بلندی پر بٹھا دیتا ہے، اس کے برعکس عورتیں اپنی قوت (اختیار) اپنے اندر سے اخذ کرتی ہیں جیسا کہ غالب مردانہ نظام قدر نے یہ نظریہ قائم کیا ہے۔

اہمیت کے اعتبار سے، یہاں تک کہ شیعہ فقہ اور نظریہء حیات بھی عورتوں کو فطرت کے دائرہء اثر میں، غیر معروف مقام پر ڈال دیتا ہے اور اس کی وجہ سے عورتوں میں خود پر کنٹرول رکھنے کی کمی کی بابت سوچتا ہے، وہ مردانہ شہوت، جنسیت کی فوری تسکین، عدم تحفظ اور پیش گوئی نہ کرنے کی اہلیت کے پیش نظر مردانہ جنسیت کی جائز تسکین کرتے ہوئے، مختلف لوگوں کے ذریعہ، جیسے مستقل نکاح، متعہ، عارضی نکاح اور لونڈیوں کی ملکیت وغیرہ، فراہم کرتا ہے اور بہر حال، عورت کی شہوت، جنسیت، عورت میں یا بذات خود یعنی شہوت، قانونی اور نظریاتی تشریح کا موضوع نہیں رہی ہے۔ اس وقت بھی کہ جب عورتوں کو بعض حقوق عطا کئے گئے، مثلاً ہر چوتھے مہینے مباشرت، انٹر کورس کا حق، مگر فی الحقیقت یہ حقوق، عورت کی شہوت، جنسیت کو تسلیم کرنے کے ساتھ، بہت کم اثر کے حامل ہیں ان حقوق کے پس منظر میں، جو منطق ہے، میری (مصنفہ) نظر میں اس قانونی امتیاز پر قائم ہے جو جنسیت کے تفریقاتی اور تولیدی پہلوؤں کے درمیان روا رکھا گیا ہے اور جیسا کہ عارضی نکاح، متعہ اور مستقل نکاح کے درمیان (علی الترتیب) فرق پیدا کیا گیا ہے اور مرد و عورت کی جنسیت کی نوعیت کے درمیان اور اک کیئے جانے والے امتیاز کی بنیاد پر ہے حالانکہ یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ شیعہ علمائے قانون، مرد اور عورت دونوں کی جنسیت کی دو جہتوں کے باہمی تعلق سے متوافق ہیں۔ قانون یہ قیاس کرتا ہے کہ مرد، شہوت سے لطف اندوز ہوتا ہے جبکہ عورت بچوں سے مسرت حاصل کرتی ہے یا بچوں کے نہ ہونے کی صورت میں بہن کی مالیاتی طور پر طلاق کی جاتی ہے۔

مباشرت کا حق اس لئے ایک موقع ہے جو عورتوں کو فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ جنسی تجربے کو سمجھیں (مگر) یہ بات عورت کی بے وقوفی شہوت کے خوف کی وجہ سے نہیں ہے۔ Memissi 1975, 25۔ کم سے کم شیعہ قانون کا تعلق ایسا نہیں ہے۔ (اکثریت کے نقطہ نگاہ کے مطابق) ایک عارضی بیوی کو ہر چوتھے ماہ مباشرت / انٹر کورس کا حق حاصل نہیں ہوتا اور اسے کسی وقت بھی رخصت کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مباشرت کے فوراً بعد ہی رخصت کر دیا جاتا ہے۔ یہ ایسی صورت حال ہے جو ایک مستقل نکاح کے معاہدے میں فعل ممنوعہ ہے، مزید یہ کہ اگر وہ حیض سے گزر چکی ہے تو اسے قانونی طور پر متعہ / عارضی نکاح کا دوسرا معاہدہ کرنے کی اجازت حاصل ہے، یہاں تک کہ اپنے عارضی نکاح / متعہ کے خاتمے کے فوراً بعد ہی دوسرا معاہدہ کر سکتی ہے کیونکہ پہلی مثال میں ایک عورت کو اجادے کی شے سمجھا گیا ہے اس کی جنسی تسکین، مرد یا قانون سازوں کے لئے کوئی تشویش نہیں۔ دوسری مثال میں، کیونکہ اگر وہ بچہ جنم دینے کی اہلیت نہیں رکھتی تو اس کی جنسی سرگرمیاں، مرد کے seed کی خالصیت کے لئے کوئی خطرہ پیدا نہیں کرتی اور نہ ہی وہ قانون کے لئے باعث تشویش ہے۔ جب تک کہ وہ بعض مقررہ قانونی حدود (مثلاً ایک وقت چار شوہروں سے نکاح کر لے) کی خلاف ورزی نہ کرے، ایک ایسی عورت جس کا حیض (حیض ۴۵ سال سے ۵۰ سال تک بند ہو جاتا ہے) بند ہو گیا ہو، وہ جتنی بار چاہے متعہ / نکاح کر سکتی ہے۔

متذکرہ بالا بیانات کی روشنی میں، یہ مقالہ تحقیق thesis کہ اسلامی نظریہء حیات، عورت کی شہوت / جنسیت کو 'فعال' Active قرار دیتا ہے، Memissi 1975 (لور) اس کی از سر نو قدر و قیمت کا تعین کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ میں (مصنفہ) نے اشارہ کیا ہے کہ شیعہ اسلامی نظریہء حیات اس امر کے ایک صریح اور غیر مبہم نشان کا حامل نہیں جو عورت کی شہوت / جنسیت کو 'تہا' کر دیتا ہے۔ عورت کی شہوت / جنسیت کے ایک موضوعی نظریہء اثاث یا ایک گہری قریبی مفاہمت پر اس کی بنیاد نہیں اس سے قدرے یہ اخذ کیا گیا ہے کہ جو شے مرد کو 'اہمیت' دیتی ہے اور

اسے مرد کی شہوت / جنسیت کے رشتے میں زیادہ تر کیا ہونا چاہئے۔ اگر شیعہ مسلم مرد، جنسی طور پر اچھے ہی بے بس ہیں جتنا کہ شیعہ ڈاکٹر، قانونی اعتبار سے، انہیں مانتے ہیں، تب یہ بات سامنے آتی ہے کہ جو طاقت ان کی تسکین کرتی ہے، ماسواء لواطت (ہم جنسی) وہ عورت ہے جو مرد کی خواہش کی شے کی حامل ہوتی ہے کیونکہ یہ بچہ در بچہ باہمی تعلق ہوتا ہے کہ شیعہ نظریہ حیات عورت کی شہوت / جنسیت کو ایک مضبوط حس sense کا الزام دیتا ہے اپنے میں یا اپنی بہت کوئی طاقتور شے کی حیثیت سے نہیں، بلکہ اس مفہوم میں طاقتور ہے کہ جو مرد کے لئے اہمیت کی حامل ہے اور اس رد عمل میں جو وہ مرد میں پیدا کرتی ہے، طاقتور ہے۔ عورت کی شہوت / جنسیت کی نوعیت عملی طور پر کیا ہے اور اس کی بہت خود عورت کس طرح محسوس کرتی یا سوچتی ہے یا یہ کہ کیا عورت کی شہوت / جنسیت فعال Active ہے یا مفعول Passive، ساکت (خولیدہ) یا متحرک، قانونی طور پر یا نظریاتی طور پر مبہم چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایک شخص یہ استدلال کر سکتا ہے کہ سطحی طور پر، شیعہ قانون، عورت کی شہوت / جنسیت کی نفی کرنا دکھائی دیتا ہے جو مستقل نکاح میں تولیدی عمل پر زور دیتا ہے اور حصہ / عارضی نکاح میں مالی محاذ فرام کرنا ہے۔ عورت کی شہوت خولہ مفعول ہو، فعال ہو یا مرد کی ضرورت (جنسی) کے لئے ہمیشہ جواہل عمل کرنے (تیار رہنے) والی ہو، زیر بحث شیعہ مفروضہ، ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ یہ مردوں کو مشتعل کرنے کے لئے اختیاری قوت کی حامل ہوتی ہے۔

مختصر تشریحات

۳- عارضی نکاح : متعہ

(۱) حقانی زنجانی لکھتا ہے: 'اسلام کے لہدائی زمانہ میں جب اخلاقی پستی اور آزلوانہ جنسی اختلاط، جبر و تشدد کی سطح پر تھے، تب نبیؐ نے لوگوں کو یاد دلایا کہ اسلام نے حتمہ کی اجازت دی ہے اور غیر قانونی ذرائع کے استعمال کے مقابلہ میں انہیں یہ 'صحت مندانہ طریقہ استعمال کرنا چاہئے' Haqqani Zanjani 1969 b, 31-33. see also Yusif Makki 1963, 10-12.

(۲) پٹائی استدلال کرتا ہے کہ مشرق وسطے میں متعہ / عارضی نکاح کی اولین اطلاعات، تالمودی اور رومی ماخذوں سے ملتی ہیں۔ یہودیوں کی کتاب فقہ تالمود کا حوالہ دیتے ہوئے، پٹائی لکھتا ہے کہ 'تیسری صدی میں بابل کے یہودیوں کے درمیان نکاح کی یہ صورت قانونی تھی، اور یہ کہ 'حکماء اور رقی (یہودی علماء) جب بھی کسی دوسرے شہر کو جاتے تو وہ اس رواج پر عمل کرتے تھے۔' Patai 1976, 127; see also Pomerai 1930, 160; "Muta" 1927, 774.

(۳) فیضی استدلال کرتا ہے کہ 'یہ قانونی عصمت فروشی کی ایک صورت تھی جسے رسول اکرمؐ نے اسلام کے لہدائی ایام میں گوارا کر لیا لیکن انہوں نے اسے بعد میں ممنوع قرار دیدیا۔' Fayzee 1974, 8-9

(۴) 'دنیا ایک مالی تجارت / متعہ / شے کی طرح ہے اور اس کا بہترین مال'

ایک پاکیزہ عورت ہے۔' Sana'i 1967, 173

(۵) حتمہ / عارضی نکاح کے مکمل میان کے لئے دیکھئے:

Tusi 1964, 497- 502; Hilli Şl, 515 -28; Lama'ih 2:126- 34; Kashif al-Ghita, 1968, 372-92; Khomeini 1977, P#2421-31; Khui 1977, P# 2421-31; Mutahhari 1974, 21-52; Bihishti ca.

1980, 329- 35; Yusif Makki 1963; Shafa'i 1973; Imami

1971-74; Murata 1974; Langanudi 1976; Katuzian 1978.

For English sources refer to: Levy 1931, 1: 131- 90; Fayzee

1974, 117-21.

(۶) حالانکہ قرآن مجید میں اس رقم کے مبادلے کو 'اجر' (نعوی: اجرت یا

صلہ) سے حوالہ دیا گیا ہے تاکہ اسے Brideprice صلوہ لہن و مر سے الگ کیا جاسکے

جو ایک مستقل نکاح کے معاہدے میں ہوتا ہے۔ اصطلاح 'مر' کو بہت سے معاصر شیعہ

علماء نے نکاح کی دونوں صورتوں کی ادائیگیوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ قول عام رواج

اور استعمال 'اسی رجحان کی پیروی کرتا ہے۔

(۷) اس حوالے میں قانونی اصطلاح کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے جو

عورتوں کی ازدواجی حیثیت کی شناخت کے لئے استعمال کی جاتی ہے کیونکہ نکاح ایک

معاہدہء مبادلہ کی صورت ہے 'اس بدلہ میں ذمہ داریاں فطری طور پر ابھرتی ہیں۔ اس

بجاء پر کہ شے فروخت یا شے مبادلہ کو استعمال کیا گیا ہے یا نہیں۔ اس قہرے کی تمہید کی

بجاء پر 'قانونی طور سے' ایک عورت کو 'جو اپنے شوہر سے انحراف کر رہی ہے'

مدخلہ Penetrated کہا جاتا ہے اور وہ عورت کہ جس نے نکاح کے بعد اپنے شوہر

کے ساتھ خلوت صحیحہ نہیں کی ہے 'اسے غیر مدخلہ unpenetrated کہا جاتا ہے۔

(۸) فاضل ہندی کی کتاب 'کشف اللسان کا حوالہ دیتے ہوئے شفا لکھتا

ہے: 'ایک عارضی زوجہ (قبل خلوت صحیحہ) کو علیحدہ کرنے کے معاملہ میں 'طے شدہ

رقم کی نصف ادائیگی، اس ادائیگی کی طرح ہے جو معاہدہء مستقل نکاح کے معاملہ میں

'اجرد لہن' ہوتا ہے چونکہ شیعیت میں 'قیاس' (حرام و ممنوع) ہے اس لئے ایک متعہ و

عارضی نکاح کے معاہدے میں ایک بیوی کل طے شدہ رقم کی قانونی طور پر مستحق

ہوتی ہے خواہ خلوت صحیحہ (مدخلہ) ہو یا نہیں۔ Fazil-i Hindi 1973, 189

(۹) یہ حقیقت کہ غیر جنسی تعلقات کے لئے ایک شرط جو ایک معاہدہ عہدہ عارضی نکاح میں شامل کی جاسکتی ہے، یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے اصول مسرت کو بے فائدہ قرار دیدے، یہ مسرت و شادمانی کے لئے قدرے وسیع بنیاد چاہتی ہے، ایک ایسی بنیاد جو جنسی مباشرت / انٹر کورس تک محدود نہ ہو۔

(۱۰) 'تمہید' کے مختصر نوٹ نمبر ۱۰ کو دیکھئے۔

(۱۱) ظاہری طور پر، بعض خوش تدبیر مرد اور عورتوں نے اس فرمان / حکم نامے کی بدلت ایک قانونی حرلی حکمت عملی کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے۔ یہ حکمت عملی، عارضی شوہر سے چاہتی ہے کہ باقی ماندہ وقت کو عطیہ کر دے اور اپنی متعہ زوجہ کو اس کی تمام ذمہ داریوں سے آزاد کر دے۔ تب وہ اسی عورت سے، ایک اور متعہ / عارضی نکاح کے لئے ایک تازہ معاہدہ کر سکتا ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ فوری طور پر، خلوت مجھے کیئے بغیر دوبارہ منسوخ کر دے۔ Browne 1893, 462-63. کیونکہ پچھلے معاہدے میں جنسی انٹر کورس نہیں ہوا، تب عارضی بیوی، مدت انتظار (عدت) کی پابندی نہیں ہوگی اور فوراً ہی دوسرے آدمی سے دوبارہ متعہ نکاح کر سکتی ہے حالانکہ مجھے (برادرن کو) بتایا گیا تھا کہ بعض عورتیں، اس حکمت عملی کو استعمال کرتی ہیں اور اس طرح مدت انتظار (عدت) کے تقاضوں سے نجات پالیتی ہیں۔ بہت سے ملاؤں نے، جن سے میں (برادرن) نے بات چیت کی، اس قانونی حسن تدبیر (حیلے) پر اعتراض کیا، انہوں نے اسے انتہائی قابل ملامت پایا گو وہ اس کی ممانعت نہیں کر سکے۔

(۱۲) ولدیت / پدریت کی خالصیت پر انتہائی اسلامی، پریشانی میری نظر میں یہ ہے کہ ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاملہ میں، صرف منہ پر ولدیت سے انکار کو قبول کر لیا جاتا ہے، ظاہر ہے کہ ایک آدمی اپنی عارضی بیوی کے اتے پتے کے متعلق کبھی بھی یقین نہیں کر سکتا اور نتیجہ میں، ایک مولد کی حیثیت سے اپنے کردار کو غیر یقینی

سمجھتا ہے۔

(۱۳) کاشف الغطاء، قزوینی، متعہ، یوسف مکی : Kashif al-Ghita,

1968, 271; Qazvini n.d., 59-60; "Mut'a" 1953, 419; Yusif Makki 1963, 27;

کتاب کاشف الغطاء، میں استدلال ہے کہ (رسول اکرمؐ کے قبیلے) قریش کے سرداروں (شرفاء) میں، رسول اکرمؐ کے اصحابؓ میں اور شرفاء میں متعہ کا رواج عام تھا اور یہ کہ ان کے بہت سے بچے، متعہ، ملاپ کی پیداوار تھے۔ عبد اللہ بن زبیر، جن کا باپ رسول اکرمؐ کے اصحابؓ میں سے تھا، اس سلسلہ کی ایک مثال ہے۔ اس کی ماں اسماء تھی جو ابو بکرؓ خلیفہ اول اور رسول اکرمؐ کے خسر کی بیٹی تھی۔ Kashif al-Ghita 1968, 272; see also Tabataba'i 1977, 227. (خاتون) اسٹرن بھی استدلال کرتی ہے کہ رسول اکرمؐ کے متعہ و نکاحوں میں کم سے کم ایک، متعہ، رعا رضی نکاح بھی ہوا ہوگا۔ Stern 1939, 155. اس خاتون مصنف کی دلیل یہ ہے کہ اس مخصوص زوجہ کو ام المومنین کا درجہ نہیں دیا گیا ہوگا جیسا کہ محمدؐ کی دوسری بیعات تھیں اور یہ زوجہ محمدؐ کی وفات کے بعد، بیوہ بھی نہیں رہی ہوگی جیسا کہ ان کی دوسری بیعات تھیں۔

(۱۴) اے جے آر میری نے ترجمہ کیا۔ بعض شیعہ علماء یہاں تک دعویٰ کرتے ہیں کہ لہدائی قرآن کی عبارت میں متعہ کے متعلق ایک حوالہ تھا جو وقت کی حد مقرر کرتا تھا اور جسے بعد میں خارج کر دیا گیا۔ Razi 1963, 68, 358; Kashif al-Ghita 1968, 225; Yusif Makki 1963, 21.

(۱۵) 'تمہید' کے مختصر نوٹ نمبر ۱۰ کو دیکھئے

(۱۶) ایک گفتگو میں نے اپنے ایک اطلاع دہندہ ڈاکٹر حجتہ الاسلام انوری سے کی تھی، اس نے یہ صاف صاف کہہ کر، متعہ، رعا رضی نکاح کے متعلق اپنی

منکوری پر زور دیا: 'حتہ صحت فروشی کی طرح ہے ماسوا کہ ایک میں خدا کا نام ہوتا ہے اور دوسرے میں یہ نہیں ہوتا۔' باب ۶ میں ان کا اثر و یو دیکھئے۔

(۱۷) یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ بعض ہم عصر شیعہ علماء کے یکساں رجحان کی طرف اشارہ کیا جائے۔ قم میں نماز جمعہ کا ایک امام اور وکیل سرکار 'یوسف سنائی استدلال کرتا ہے کہ 'ایک مسلمان مرد کا ایک امریکن عورت سے نکاح نہ صرف بے قاعدہ / باطل ہے بلکہ یہ ممنوعہ / حرام ہے اسلام نے ایسی شادیوں کی نہ صرف ممانعت کی ہے بلکہ وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ مسلمان غیر ملکوں / اجنبیوں کے رابطے میں رہیں۔' quoted in 'Iran Times' no. 788 [1986]: 5.

(۱۸) علامہ محمد باقر مجلسی سترہویں صدی کا نہایت مشہور و معروف شیعہ عالم تھا، (حضرت) عمرؓ کی طرف سے 'حتہ' / عارضی نکاح کی ممانعت کا سبب 'ذیل کی داستان میں بیان کرتا ہے: 'ایک دن عمرؓ اپنی بہن عفظہ کے مکان میں داخل ہوئے' دیکھو! انہوں نے اس کے بازوؤں میں ایک چہ دیکھا اور وہ اسے دودھ بھی پلا رہی تھی..... وہ اس قدر غضبناک ہوئے کہ وہ اپنے غیظ و غضب سے کانپنے لگے اور سینے میں ڈوب گئے۔ انہوں نے اپنی بہن کی چھاتی پر سے چہ چھینا اور مکان سے باہر کی طرف دوڑے۔ وہ سیدھے چلتے رہے یہاں تک کہ وہ مسجد تک پہنچے، جمال وہ منبر کی سب سے بلند سیڑھی پر آئے اور زور سے کہا: 'مؤگوں کو بلاؤ کہ وہ نمازوں کے لئے جمع ہوتے ہیں..... حسب دستور وہ سب مسجد کو آئے تب عمرؓ نے کہا: '..... تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے گھر میں یہ دیکھ کر 'خوشی محسوس کرے کہ کسی عورت کا شوہر نہ ہو اور وہ اس طرح (چہ کو اٹھائے ہوئے) کے چہ کو جہنم دے..... اور ماں کو اس انداز میں دیکھے کہ وہ اس کو دودھ پلا رہی ہو؟' ان حالات میں انہوں (حاضرین) نے فوراً جواب دیا: 'ہم یہ پسند نہیں کریں گے'..... تب وہ یہ کہتے گئے کہ اس وقت میں اپنی بہن کے گھر گیا تھا اور اس لڑکے کو اس کے بازوؤں میں دیکھا اور اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ اس کے

پاس کس طرح آیا؟ اس نے بتایا کہ اس نے عارضی نکاح کیا تھا۔ اس لئے 'اے لوگوں کے جھوم! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور یہ بات آپ ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں۔ یہ کہ عارضی نکاح ر نکاح حصہ جو اللہ کے رسول کے زمانے میں مسلمانوں کے لئے جائز تھا اب میں اس کی ممانعت کا اعلان کرتا ہوں اور اس وقت سے جو بھی اس کا خطوار ہوگا' میں اسے اس کی سخت سزا دوں گا۔' - quoted by Donald-

son 1936, 361-62. From 'Bahar ul-Anwar', v.13.

(۱۹) عورتوں اور 'مکیتی' کی تمثیل کے درمیان میان کرنے سے مقدس کتاب (قرآن مجید) کی کیا حکمت ہے؟ اسکی حقیقت جاننے کے لئے شیعہ اور سنی علماء نے بڑے مباحث و دلائل میان کیئے ہیں، بہت سے شیعہ ہم عصر علماء نے استدلال کیا ہے کہ اسے لواطت (ہم جنسی) کے طور پر نہ سمجھا جائے، قدیم علماء نے اس آیت ر عہدت کی تشریح زیادہ تر لغوی کی ہے اور اپنے استدلال کو رسول اکرم کے ایک دوسرے قول سے حمایت کرتے ہوئے کہا: ایک عورت اپنے شوہر کی ملکیت ہوتی ہے وہ جس طرح چاہے اس سے سلوک کر سکتا ہے۔' دیکھئے "Zan Dar Islam" see

1977, 50-51; Murzavi ca. 1975, 194-96.

(۲۰) اسلام میں 'شغلہ' (اپنی بہن، بیٹی کے عوض دوسرے کی بہن بیٹی سے بلا امر نکاح کرنا۔ مترجم) نکاح ممنوع ہے اور یہ میرے (مصنفہ کے) اس نتیجے کی تائید کرتا ہے کہ اسلام سے قبل کے عرب میں نکاح ر شادی کی یہ ایک قسم تھی جس میں دوسرے آپس میں اپنی بیٹیوں یا بہنوں کا مبادلہ کر لیا کرتے تھے، ہر ایک عورت کو بلور، 'تخہ' یا بلور، 'جر دلسن' ایک دوسرے کو مبادلے میں پیش کرتے تھے۔ اسلامی قانون نے اس قسم کے نکاح کو ممنوع قرار دیا۔ قانون کے نقطہ نگاہ سے یہ امر ایک مخصوص عورت کی جنسیت میں 'شراکت' تصور کی جاتی ہے۔ دیکھئے - Hihi SI, 512-

14; Levy 1931-33, 2:150; Jabiri-Arablu-1983, 175-76.

(۲۱) عورت کو ایک 'شے' تصور کرنے پر 'شدید اعتراض کے بلوجود آیت اللہ مطهری' ایک بے اختیار لمحے میں رقم طراز ہیں: 'اسلام مرد کو 'خریدار' اور عورت کو 'آقائے شے' کی حیثیت سے تسلیم کرتا ہے۔

(۲۲) دیکھئے آیت اللہ خمینی کی حالیہ آراء 'فتویٰ' جو جریدہ 'زن روز' (آج کی

عورت) میں شائع ہوا۔ Zan-i Ruz, 1986, 1069: 15, and 1071: 11.

(۲۳) فرائیڈ لکھتا ہے: 'یہ بات مشکل ہی سے حیران کن ہے کہ یہ ضرورت

محسوس کی گئی کہ خطرناک اشخاص مثلاً سردارانِ پروہت و پجاریوں کو ان کے چاروں طرف دیوار بنا کر انہیں الگ رکھا جائے جو انہیں دوسروں تک ناقابلِ رسائی بنا دیتی تھی۔ Freud 1918, 58 یہاں ایک شخص یہ دریافت کر سکتا ہے کہ اسلامی معاشروں میں پردے دار عورتوں کے ساتھ اس قدر شدید ذہنی انہماک کیوں ہے؟ بالخصوص عورتوں کے بالوں کو ڈھانپنا جاتا ہے، ان کے اطراف ایک دیوار بنانا ہے؟ ابو الحسن بنی صدر انقلاب ۱۹۷۹ء کے لولین صدر ایران نے سائنس science سے اپیل کی اور اسے عقلی قرار دیتے ہوئے کہ عورتوں کے بال خطرناک ہیں، کیونکہ 'یہ ملت ہو چکا ہے کہ عورتوں کے بال ایک قسم کی شعلہ خارج کرتے ہیں جو (ایک) آدمی پر اپنا اثر ڈالتے ہیں جو اسے عام اور طبعی حالت میں زیادہ پر جوش بنا دیتے ہیں۔' quoted in Tabari and Yeganeh 1982, 110. یہ بات صحیح طور پر دیکھنا باقی ہے کہ عورتوں کے بال دیکھنے سے ایک مرد، کس طرح عام حالت سے باہر ہو سکتا ہے؟ تاہم یہ شعلہ ریزی Radiation نہیں جو (اندازاً) مرد کی ماہیت قلب میں تبدیلی کا سبب بنتی ہے بہر حال، عورت کے سر کے بالوں اور اس کے پیڑو (مٹانے کے نچلے حصے) کے بالوں کے درمیان، یہ قدرے ایک علامتی اشتراک ہے۔ جب عورت، ایک شخص، person کی حیثیت سے کسی دوسری عورت سے 'ایک شے' object کی حیثیت سے ملاپ کرتی ہے تو جیسا کہ میں نے استدلال کیا ہے کہ جنسیت کے لئے عورت ہی

کھڑی نظر آتی ہے وہ 'یہ' 'تو' ہے 'جنس کا مجسمہ (جائے خود)۔' جہاں تک کہ عورتیں 'حفاظتی نقاب / چادر' کو استعمال کرتی ہیں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں اصناف (مرد- عورت) کا تحفظ ہو گیا ہے۔ 'خطرناک' صنف (عورت) اپنی نقاب / چادر کے نیچے الگ 'تھا ہو گئی' ہے اور خطرے میں پڑنے والی النوع species (مرد) محفوظ ہو گئے ہیں اور انہیں 'خطرے' سے چالایا گیا ہے 'کم سے کم ذرا اسی دیر کے لئے! لیکن جیسے ہی ایک مرتبہ 'نقاب / چادر' (پردے) کی دیوار بنتی ہے 'تب کمزور نوع' (مرد) کے پاس 'اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ مجسموں میں بوس و کنار کے سامان' کے مرکز ثقل کی طرف مائل ہو جائے۔ خواہش و حواسیہ کی یہ مبہم اشیاء (کتنی اثر انگیز ہیں!)

حصہ دوم

قانون 'مقامی آگاہی کی حیثیت سے

۴۔ ایہام کی قوت

www.KitaboSunnat.com

ایہام کی قوت

متعہ: عارضی نکاح کے مرکزی موضوع کی بہت

ثقافتی برجستگی

قانون..... مقامی آگہی ہے، مقامی اس لئے نہیں کہ اس کا تعلق کسی مقام، وقت، طبقہ اور مختلف النوع اہم مسائل سے ہے لیکن (اس کا تعلق) لہجے کی دیسی خصوصیات سے ہے کہ کیا واقعہ ہوتا ہے جن کا تعلق دیسی سوچوں سے ہوتا ہے کہ کیا ہو سکتا ہے۔

کلف فورڈ گیرٹز

(کتاب: لوکل ٹالچ)

Clifford Geertz,

Local Knowledge.

حصہ اول میں جو قانونی ایہامات بیان کیئے گئے ہیں انہیں ایک شخص ایرانی ثقافت میں قدرے ذہانت اور اختراعی طور طریقوں میں رواں دواں پاسکتا ہے۔ ایران میں حصہ: عارضی نکاح کے مرکزی موضوع کی بہت ثقافتی برجستگی کو قریب تر گہری سوچ اور جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ ایسی برجستگی کی میری ترتیب و تصنیف، جامع و کامل نہیں ہے۔ قدرے اس میں وہ امور شامل ہیں جن کو میں اپنے فیلڈ ورک میں شناخت کر سکی ہوں حالانکہ تنظیم اور اصطلاحات کا بیان، جزوی طور پر میرا ہونا ہے اور جزوی طور پر مقامی و علاقائی ہے، نور صیغہ (متعہ) کے انواع و اقسام کے بیانات قطعی علاقائی ہیں۔ عارضی نکاح، متعہ کی انواع کو شناخت کرنے کے ذریعہ میں

ان حقائق کو روشنی میں لانا چاہتی ہوں: (۱) اس لوہارے کی اندرونی گونا گوں اشکال جو ذکور و اثاث کے رشتوں کے مکمل نظارے کی عکاسی کرتی ہیں۔ (۲) قواعد و ضوابط اور مذاکرات اخلاقیات کے لئے ایک ثقافتی با معنی حوالہ، ایک ایسے معاشرے میں جو جنسی دوری کے نمونہ و انداز کے اطراف منظم ہے۔ (۳) ندرت آمیز اور چالاک کے بہت سے طور طریقے جو بعض ایرانی اختیار کر سکتے ہیں اور قانون میں ایہامات کے ساتھ اور طریقوں میں دو گر فکلی کو چھپانے کے لئے تقدس کا لبادہ لوڑھ لیتے ہیں اور (۴) وہ طریقے جو ایرانی اپنے نظریاتی 'نقشوں' کے طور پر استعمال کرتے ہیں تاکہ جنسی طور پر ایک اعلیٰ تر امتیاز کردہ 'علاقے' میں رہبری حاصل کر سکیں۔ Bateson 1972, 180.

اصطلاح 'صیغہ' کے لغوی معنی ہیں 'ایک معاہدے کی قانونی صورت'۔ روزمرہ کی زبان میں اس کو 'اس صورت' اس راستے یا مرد و عورت کے اصول کے طور پر "کچھ کرنے کے" معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک غیر مستقل یا چند روزہ صورت حال کا مفہوم بھی ظاہر کرتا ہے۔ یہ بات قطعی طور پر واضح نہیں ہے کہ کب 'کیوں اور کس طرح' متعہ سے 'صیغہ' کی صورت میں اصطلاحی تبدیلی واقع ہوئی؟ 'دیسہ خدا لشی ٹیوٹ' تہران کے ڈائریکٹر ڈاکٹر جعفری شاہدی تجویز کرتے ہیں کہ یہ تبدیلی ۱۹ویں صدی کے وسط میں واقع ہوئی ہوگی جب کہ متعہ نہایت مقبول عام ہو چکا تھا جیسا کہ اس رواج میں شاہی قاجار خاندان گہری دلچسپی کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر جعفری موصوف مزید بتاتے ہیں کہ یہ تبدیلی اس لئے برپا ہوئی ہوگی 'کیونکہ آبادی کا زبردست رجحان' اختصار پسندی کی طرف تھا (جیسا کہ مستقل نکاح کی نسبت متعہ ایک مختصر عمل ہے۔ مترجم)۔ لگتا ہے کہ جو لوگ اس (اصول) پر عمل پیرا تھے 'انہوں نے متعہ معاہدے کی قانونی صورت 'صیغہ' متعہ میں سے اس کا آخری لفظ (متعہ) گر ادیا ہو اور رفتہ رفتہ وہ اس کے لئے صرف 'صیغہ' کا حوالہ دینے لگے ہوں۔ Dr. Jafari Shahi-

zidi, Personal Communication 1981. زندہ حال میں اس اصطلاح کا استعمال یہ ہے کہ 'صیغہ' کے مفہوم میں ہنک آمیز اشارہ تصور کیا جاتا ہے اور یہ مقبول عام ہونے کے ساتھ 'ایک ایسی عورت کے لئے آتا ہے کہ جس نے متعہ رعا رضی

نکاح کیا ہو۔ لیکن یہ اصطلاح مردوں کے لئے استعمال نہیں ہوتی۔ مزید برآں ایک عارضی شادی شدہ جوڑے کو، (اگر کبھی حوالہ کے لئے) 'شادی' (ازدواج کردہ) کبھی نہیں کہا جاتا لیکن 'صیغہ کیا' کے الفاظ سے حوالہ دیا جاتا ہے۔ میں (مصنفہ) یہاں ایک ایرانی روایت اور عمل کی پیروی کرتے ہوئے اس اصطلاح 'صیغہ' متعہ کو اسم اور فعل دونوں کے طور پر استعمال کروں گی۔

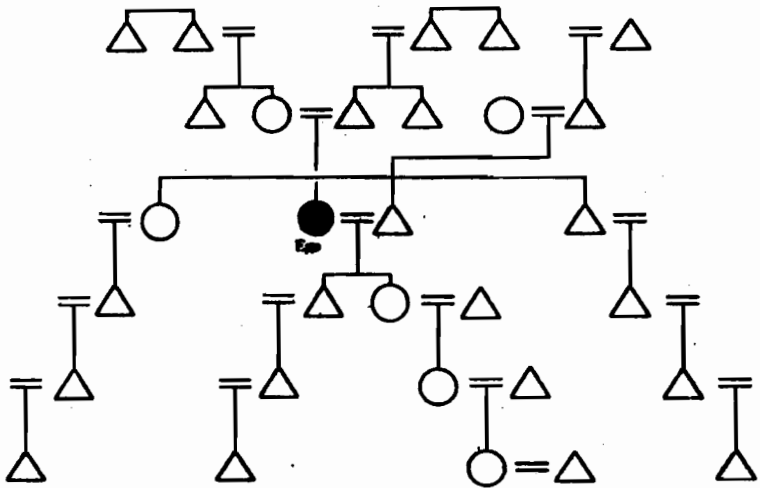
مصطفیٰ (مرد و عورت) کے رشتوں کے قواعد

محرم / نامحرم کی مثال

ذکور و اثنا کے رشتوں کے متعلق اسلامی قانون دو درجوں: 'محرم' اور غیر قانونی 'نامحرم' کے درمیان سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کے نزدیک 'مرد اور عورتوں کو اس وقت تک ہرگز آزلولہ طور پر اشتراک عمل نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ ان کا رشتہ، تعلق، خون یا نکاح (مستقل) سے جڑا نہ ہوتا ہو۔ ایک 'محرم' رشتہ، ولادت یا مستقل نکاح کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ ہم نسبی اور عزیزداری کے اعتبار سے اس میں فرد (ذات) کے فوری / قریبی خاندان میں پدری اسلاف اور مادری و پدری بہن بھائی اور پھر ان کے چچے شامل ہوتے ہیں۔ ان ہم نسبی محرم رشتوں کے محدود دائرے کے باہر متصادم جنسی رشتے قائم کرنے کے لئے، واحد جائز ذریعہ نکاح (مستقل) ہے۔ یہ سب مستقل نکاح، ایک محرم رشتے میں والدین، جوڑوں / افراد ego کے جوڑوں کے پدری اسلاف، چچوں کے جوڑے اور پھر ان کے چچے شامل ہوتے ہیں۔ (اور) ان (محرم) رشتوں میں عورتوں کو نقاب / چادر (پردے) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ذیل کی شکل دیکھئے۔

شکل / فرد ego کے محرم رشتے بہ لحاظ ترتیب صعودی اور ترتیب نزولی

کلید = نکاح - = بھائی بہن (خون کے رشتے سے) نسل
 مونث = ○ مذکر = △



KEY: = Marriage - Sibling | Consanguinity
 ○ = Female △ = Male

Mahram relationships to ego in ascending and descending order.

ان دو محرم درجوں کے باہر ہر قسم کے مصفی (مرد و عورت کے) رشتے غیر قانونی 'نامحرم' (۱) ہوتے ہیں 'عورتوں کو نقاب / چادر (پردہ کرنا) ڈالنا پڑتی ہے اور عورت و مرد کو دوری segregation کے قواعد کی پابندی کرنی ہوتی ہے۔

محرم / نامحرم کی کلیاتی مثال یا اصناف (مرد و عورت) کی دوری اور رفاقت کے قواعد، ایران میں معاشرتی تنظیم، معاشرتی رشتوں اور معاشرتی کنٹرول کے انتہائی بنیادی اور اثر پذیر قواعد میں سے ایک ہیں۔ معاشرتی عمل، ثقافتی عمل اور تعلیم کے مدارج کے ذریعہ زندگی کے ابدائی دور میں دل نشیں ہو جاتے ہیں جو ہمیشہ قائم رہنے

والے نشانات چھوڑ جاتے ہیں۔ نمایاں آداب مجلس مذہبی رسوم لوز مقامی مرد و عورت کی جنسی دوری کی علامات ہر جگہ ظاہر ہیں دیواریں اور چادریں ہر جگہ موجود ہیں اور روایتی مکانات کے فن تعمیر سے ظاہر ہیں جو عورتوں کے رہائشی حصوں کے درمیان مردوں کے حصوں سے امتیاز پیدا کرتا ہے۔ Haeri 1981, 215-16 مردوں کے حصے عام افراد کے لئے کھلے ہوتے ہیں جن کی حد بندی خط تقسیم (پارٹیشن) سے کی جاتی ہے اور عورتوں کے مقررہ لباس تک جو وہ انقلاب کے وقت سے پہنچتی ہیں دیواریں اور چادریں عوامی اور نجی علاقوں میں مردوں اور عورتوں کے مقررہ مقامات کی نہ صرف مسلسل یاد دہانیاں ہیں بلکہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے باہمی تعلق میں ان حدود یوں امتیاز کا کیا مقام ہے۔ محرم یا محرم کی مثال کا کلیہ اور اس کے علامتی اظہارات لوگوں کی معاشرتی دنیا کو رنگ عطا کرتے ہیں اور ان کے روزمرہ اقدامات اور دو طرفہ اعمال میں انہیں ان کے طرز عمل سے آگاہ کرتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں اصناف (مرد و عورت) کی صنفی دوری کے اصول بہر حال مستقل طور پر عملیت کے مسائل اور اخلاقی تذبذب کو مرد و عورت کے لئے ظاہر کرتے ہیں جو رشتوں رفاقتوں اور شناسائیوں کے متعدد نیٹ ورکس (تارے بانوں) میں ایک دوسرے کو منقطع کرتے ہیں۔

بہت سے ایرانی صیغہ (متعہ) کی دو نمایاں اقسام کو باسانی پہچانتے ہیں: جنسی اور غیر جنسی (صیغہ / متعہ)۔ علم البشریات کے لحاظ سے ایک شخص حقیقی اور افسانوی طور پر (علی الترتیب) ان دونوں صورتوں کا حوالہ دے سکتا ہے اگرچہ عام آبادی بذات خود ایسی اصطلاح استعمال نہیں کرتی۔ ہر دور کے شیعہ علماء نے جنسی صیغہ (متعہ) کی بابت بے پناہ لکھا ہے اور اسے ایک ایسی جنسی بھوک بتایا ہے کہ جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور صیغہ (متعہ) کو اس کی تسکین و تکمیل کے لئے خدا کی طرف سے تجویز کردہ حل کے طور پر بیان کیا ہے یا زیادہ صراحت کے ساتھ: ”مرد کی جنسی بھوک کی مسرت و تسکین کے لئے میان کیا ہے دوسری طرف وہ غیر جنسی صیغہ / متعہ

کے موضوع پر بالعموم کوئٹے نظر آتے ہیں اور اگر کچھ لکھا بھی ہے تو اسے بر سیمل تذکرہ، تبصرے کے طور پر لکھا ہے۔ چند علماء نے اسے ناجائز بھی بتایا ہے۔ See Lan-garudi 1976, 3۔ افراد کے باہمی ذکور واثاث رشتوں اور رطلوں کے درمیان ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ ایک قطعی مختلف مقصد کو پورا کرتا ہے، خون کی قرامت کے تعلقات کے ایک نمایاں افسانوی نقش ثانی کے ذریعہ، غیر جنسی صیغہ / متعہ عملیت کے ان مسائل کے با معنی حل فراہم کرتا ہے جو اصناف (مرد و عورت) کی باہمی دوری کے قانون کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں حالانکہ جنسی صیغہ / متعہ ایک قانونی ساخت کا حامل ہوتا ہے خواہ وہ غیر واضح اور مبہم ہو اور اس کے لئے، لوپر سے 'نفاذ پذیر' قانون کے اعتبار سے استدلال کیا جاسکتا ہے، بہر حال، غیر جنسی صیغہ / متعہ ایک مقبول عام 'تحیل' کی حقیقی پیداوار ہے۔ اس کا وہ لوگ تسلسل کے ساتھ، برجستہ استعمال کرتے ہیں جو اخلاقی رکاوٹوں کے بالمقابل آتے ہیں جو جنسی دوری کے کھپے نے نافذ کی ہیں۔ اب ہم صیغہ / متعہ کی ہر قسم پر ذرا تفصیلی نظر ڈالتے ہیں۔

جنسی صیغہ - متعہ

صیغہ / متعہ کی طرف مردوں اور عورتوں کے کیا محرکات ہیں اور وہ اسے کیوں کیا کرتے ہیں؟ بے شمار تنوعات اور حالات پر اس کا انحصار ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ، شیعہ کلیاتی نقطہ نگاہ یہ رہا ہے کہ مرد، جنسی خواہشات سے تحریک پا کر، صیغہ / متعہ (عارضی) نکاح کے معاہدے کرتے ہیں۔ بہر حال عورتیں کیوں صیغہ / متعہ کرتی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ شیعہ حکماء کی نظر سے یہ نکتہ سرک گیا، یہ ماضی کے چند عشروں میں ایک اہم مسئلہ بنا۔ معاہدے کی منطق کی بنیاد پر، علماء نے اپنی فکر کو یہ مفروضہ دیا ہے کہ عورتوں کو مالی تحریکات، صیغہ / متعہ معاہدے کرنے پر مجبور کرتی ہیں ذکور واثاث کے ان اختلافات کے سلسلہ میں، سرکاری طور پر، ترتیب دی ہوئی تحریکات، میرے (مصنف) بہت سے اطلاع دہندوں کی گفتگو سے بار بار بلند ہونے والی

صدائے بازگشت سے ظاہر ہیں حالانکہ ایسے مقبول عام عقائد میں صداقت کا ایک عنصر (بھی) ہوتا ہے، ان اجزاء کا سلسلہ، جو اصناف (مرد و عورت) کی شہوت کو متحرک کرتے ہیں، بالخصوص عورتوں کے اجزاء، بہت زیادہ پیچیدہ اور وسیع تر ہیں ان کے مقابلہ میں جو مذہبی آئیڈیالوجی کے ذریعہ ترتیب دیئے گئے ہیں۔

زیارتوں سے وابستہ صیغہ - متعہ

جیسا کہ کرزن نے ۱۸۹۱ء میں شہر مشہد کا مشاہدہ کیا:

’شاید مشہد کی زندگی کی سب سے غیر معمولی خصوصیت وہ ہنگامی گنجائش ہے جو شہر میں زائرین کے قیام کے دوران، ان کے لئے مادی دلجوئی اور تسکین کے لئے پیدا کی گئی ہے، طویل سفروں کی قدر شناسی کے لئے، جو انہوں نے پیدا کی ہے، ان دشواریوں کے باوجود ہمت نہیں ہلکی، اور وہ دوریاں جن کے ذریعہ وہ خاندان اور گھر سے سختی کے ساتھ دور ہیں تو انہیں مذہبی ادارے کے قانون اور اس کے حکام کی چشم پوشی کے ساتھ، یہ اجازت حاصل ہے کہ وہ شہر میں اپنے عارضی قیام کے دوران متعہ، عارضی نکاح کر سکتے ہیں یہاں (ایسی) بیویوں کی ایک مستقل بڑی آبادی ہے جو اس مقصد کے لئے موزوں ہے اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ اتنے بے شمار شکایت نہ کرنے والے زائرین، جو امام کے مقبرے کی جالیوں کو بوسہ دینے کے لئے سمندر روں اور ملکوں کے ایسے طویل راستے طے کرتے ہیں، ان کی آمد پر، ان کی حوصلہ افزائی اور سکون بخشی نہ کی جائے جس کے لئے ایک پسندیدہ ’یوم تعطیل‘ کے امکانات پیدا کئے گئے ہیں اور جس کو انگریزی زبان کی دہلی بولی میں good spree، یعنی ’عمدہ محفل ناؤنوش‘ کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔‘ Cur-

ایک صدی گزر چکی ہے مگر شہر مشہد آج بھی اس شہرت کا حامل ہے اگرچہ زیادہ محتاط اور مخفی طور پر جاننے والے بعض اعلیٰ منصب کے مذہبی رہنما اسے زیادہ ہی ناپسند کرتے ہیں (ایک رافضی خون، ایک مذہبی مبلغ) امین آقائے کہا: 'پرانے دنوں مشہد میں ۱۹۸۱ء میں 'میری ملاقات ایک بوڑھے آدمی سے ہوئی جو ایک شیخ تھا جس کے پاس ایک پھٹی پرانی نوٹ بک تھی جس میں وہ ان عورتوں کے نام اور پتے ریکارڈ کر لیا کرتا تھا جو صیغہ / متعہ زوجہ بننے میں دلچسپی رکھتی تھیں۔ مرد زائرین یا شہر کے بعض باشندے، اس امید کے ساتھ، شیخ کے پاس جاتے کہ شہر میں قیام کے دوران وہ ایک عارضی ہم صحبت کو تلاش کر سکیں اور وہ ان کی مدد کرتے ہوئے خود اپنے لئے اور زائرین کے لئے بھی کچھ ثواب (مذہبی صلہ) حاصل کر سکے۔ امین آقائے کہا کہ اسے شیخ مبہم طور پر یاد ہے کیونکہ وہ اس وقت ایک کم عمر لڑکا تھا بہر حال اس نے مجھے یہ یقین دلایا کہ اسے یہ نہیں معلوم کہ شیخ کی وفات کے بعد کسی اور شخص نے اس کی پٹھے کو اپنایا نہیں۔

حالانکہ مشہد اور قم میں بہت سے ملا یہ تسلیم کرنے کے لئے رضامند نظر نہیں آتے کہ جوڑا ملانے والوں Matchmakers کے ایسے نیم منظم نیٹ ورک موجود ہیں مگر وہ صیغہ / متعہ کے ثواب کی اہمیت بیان کرنے میں ذرا دیر نہیں کرتے۔ اور یہ حقیقت کہ بہت سے لوگ ان سے اس لئے ملاقات کرتے ہیں کہ وہ ایک ممکنہ صیغہ / متعہ خاتون سے ان کا تعارف کرا دیں۔ مشہد کے ایک دوسرے مذہبی مبلغ ملا ہاشم نے مجھے (مصنفہ کو) بتایا کہ خاتون۔ زائرین نے اسے نہ صرف بار بار صیغہ / متعہ کرنے کی تجویز دی بلکہ اسے ایسے آدمی بھی ملے جو زائرین کے لئے صیغہ / متعہ تلاش کرنے میں اس کے درمیانی واسطے mediating کی صلاحیت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس نے بتایا کہ گذشتہ ۲۵ سالوں میں وہ ہر دوسرے ہفتے اپنے لئے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کرتا رہا ہے اور یہ کہ ان سب سے اس کی بیوی لاعلم رہی۔

میں (مصنفہ) نے مشہد کی زیارت گاہ میں ایک ملا سے دریافت کیا کہ اس بات میں کتنی صداقت ہے کہ مشہد ایک صیغہ / متعہ شہر کی حیثیت سے مشہور ہے؟ وہ ملا خفا

اور اس نے نہ کہا۔ بہر حال اس نے اسی سانس میں مزید کہا کہ میری ملاقات چند ہفتے قبل دس روزہ زیارت پر آنے والی دو نوجوان عورتوں سے ہوئی۔ جن کا یہ کہنا تھا کہ وہ تھران میں استانیاں ہیں اور انہوں نے ایک سید سے صیغہ / متعہ کرنے کی نذر کے بارے میں بتایا۔ سیدوں کو رسول اکرمؐ کا سلسلہء ولولہ تصور کیا جاتا ہے چونکہ وہ خود سید نہیں تھا اس لئے اس نے انہیں ہدایت کی کہ وہ گوہر شاد مسجد کو جائیں یہ ایک مسجد تھی جو زیارت گاہ سے متصل تھی اور ایک صیغہ / متعہ تلاش کرنے کی جگہ کے لئے شہرت کی حامل تھی اور وہاں ایک خاص ملا سے ملیں جسے وہ ایک سید کی حیثیت سے جانتا تھا۔

محسنؒ میرے (مصنفہ کے) مرد۔ اطلاع دہندوں میں سے ایک تھا اس نے ایک دوست کی بابت جو قم کے نزدیک ایک چھوٹے سے قصبے کا باشندہ تھا یہ بتایا کہ وہ اپنے مذہبی فرائض کی انجام دہی کے یہاں سے، کم سے کم دو مرتبہ قم جایا کرتا تھا جہاں وہ اپنی زیارت کے دوران اپنے گھر واپس آنے سے قبل دو دن کے ایک صیغہ / متعہ معاہدے کا اہتمام کرتا تھا۔ وہ شادی شدہ ہے اور اس کی عمر ۷۳ سال ہے۔ محسن کے بیان کے مطابق اکثر وہ (ساہد) اسی عورت سے صیغہ / متعہ کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک جوڑا ملانے والی عورت (مشاطہ) سے کسی کا حوالہ حاصل کر لیتا اس مشاطہ کو وہ کچھ عرصے سے جانتا ہے۔

لیکن بسا اوقات ضعیف العمر عورتیں یا بعض مرد بھی جو کسی طبعی نقص کی وجہ سے مکہ مکرمہ حج (بیت اللہ) کے لئے روانہ نہیں ہو سکتے تھے تو کسی دوسرے شخص کو کرائے پر اس کی جگہ سفر کرنے کے لئے حاصل کر لیا کرتے یہ شخص بالعموم ایک سید ہوتا ہے وہ اس سید سے ایک صیغہ / متعہ نکاح کا اہتمام کرتے ہیں کہ یہ عام طور سے غیر جنسی متعہ ہوتا ہے یہ سب کام اسے 'نچ بدل' پر روانہ کرنے سے پہلے کر لیا جاتا ہے اسلامی قانون کے مطابق میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف سے مذہبی رسوم ادا کر سکتے ہیں۔ اسی موضوع کی بابت ایک دوسری قسم کے جائزے کے لئے دیکھئے

نذر سے ولستہ صیغہ - متعہ : صیغہ و نذری

سلام کے ابتدائی ایام میں رسول اکرم محمدؐ کی شہرت اور طاقت کی طرف انہیں زیادہ سے زیادہ عورتوں نے تیز رفتاری کے ساتھ پالیا اور کوئی 'مہر' طلب کیے یا وصول کئے بغیر خود کو 'ہش دیا'۔ اسٹرن بیان کرتا ہے Stern 1939, 155. اگرچہ یہ متعین کرنا ناممکن ہے کہ آیا یہ 'متعہ' : عارضی نکاح کی ایک صورت تھی یا یہ رواج کہ عورتیں خود کو پیش کر دیں یا بہہ کر دیں۔ یہ بھی مسلم علماء نے 'شریعت اور مورخین نے ریکارڈ کیا ہے جن کا یہ نظریہ تھا کہ صرف رسول اکرمؐ ہی ایسی پیش کشوں کو قبول

کرنے کے مجاز تھے Hilli SI, 438; Dashti ca. 1975, 50.

نذر سے ولستہ صیغہ / متعہ : صیغہ و نذری / متعہ نذری : بہہ کی روایت سے ایک قریبی مشابہت رکھتا ہے اس کے سوا کہ اکثر لوقات 'عورت کو اجرد لسن (مہر) مل سکتا ہے لیکن دوسرے مواقع پر وہ خود اس مرد کو رقم ادا کرنے کی پیش کش کر سکتی ہے جس کی طرف وہ رجوع کرتی ہے۔ لگتا ہے کہ متعہ / صیغہ و نذری : ابتداء میں مذہبی رہنماؤں کی زیارت گاہوں کے اطراف واقع ہوتا تھا۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ متعہ / صیغہ میں مذہبی فائدہ 'ثواب' شامل ہوتا ہے 'ایک عورت' ایک 'نذر' کر سکتی ہے خود اپنے لئے یا اپنی بیٹی کی طرف سے نذر پیش کر سکتی ہے کہ اس کی مراد پوری ہوگی تو وہ ایک متعہ / صیغہ معاہدہ کرے گی جو ایک سید کے ساتھ ہوگا۔ بہت سے ملا سید ہیں اور ان کا بڑا احترام کیا جاتا ہے بالعموم ایک عورت 'براہ راست ملا سے رجوع کرتی ہے اور اسے اپنا پیغام دیتی ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ دوسروں کے مقابلہ میں ملا بالعموم زیادہ قابل رسائی اور ہم خیال ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر 'مشہد سے آمد ایک مذہبی مبلغ' ملا ہاشم نے دعویٰ کیا کہ ایک زائر نے اس سے یہ رجوع کیا کہ اس نے ایک سید سے متعہ / صیغہ کرنے اور سو تمن (تقریباً بارہ ڈالر) ادا کرنے کی نذر مانی تھی۔ ملا ہاشم نے بتایا: 'میں نے اسے منع کر دیا کیونکہ وہ میرے مذاق کے مطابق نہیں تھی' وہ بوڑھی تھی۔

متعہ - صیغہء نذری کے تنوعات کثرت سے ہیں، قم میں ایک پچپن سالہ متولی نہ کہ جادوب کش نے مجھے بتایا کہ ہماری ملاقات سے چند ماہ پہلے اس کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ اس نے اپنی سولہ سالہ بیٹی کے لئے ایک سید سے متعہ / صیغہ کرنے کی نذر مانی تھی پھر اس نے پچاس تمن بطور 'اجرد لسن' کے مبادلہ میں 'متولی' سے اپنی بیٹی کا متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کش کی۔ متولی نے کہا اس نے کسن لڑکی کی طرف نظر ڈالی اور اس کی درخواست مسترد کر دی، بے شک تمام عورتوں سے انکار نہیں کیا جاتا ہے (اور پسند پر ہی اقرار کیا جاتا ہے)۔

متعہ / صیغہ کی صورت میں اہم بات یہ ہے کہ اکثر عورتیں خود ہی پہل کرتی ہیں اور عارضی معاہدے کے شرائط کے مذاکرات خود ہی کرتی ہیں۔ ان نقاب والی ایرانی عورتوں کی سرگرمیاں ایک 'لیوی اسٹراسین ماڈل' یعنی خون کی جیاہ پر ہونے والی رشتہ داریوں کی ساخت کے مثالی نمونے (Levi-Strauss Model) کو چیلنج کرتی ہیں جس میں مرد، عورتوں کو محض اشیاء برائے مبادلہ تصور کرتے ہیں تاکہ وہ رشتہ داری کے الحاقات پیدا کر سکیں۔ (۲) اس کے برعکس متعہ / صیغہ کی اس قسم میں عورتیں 'عامل موضوعات' active subjects ہوتی ہیں جو 'شعے مبادلہ' (ان کی جنسیت) کے کنٹرول میں ہوتی ہیں اور اس کے مبادلے کی شرائط کے مذاکرات ذاتی طور سے کرتی ہیں۔

ایک متعہ / صیغہء نذری اور متعہ صیغہء زیارت اکثر مشابہت کے حامل ہوتے ہیں یا تو ایک 'نذر' مانی جائے اور پھر زیارت کی جائے یا زیارت بذات خود 'نذر' کی شے بن جاتی ہے، اور جس کے دوران 'ایک زائر کو' متعہ - صیغہ عارضی نکاح کا معاہدہ کرنے سے مزید روحانی انعامات حاصل ہو سکتے ہیں۔

سفر سے وابستہ صیغہ - متعہ

علماء کے نقطہء نگاہ سے، مقاصد متعہ میں سے ایک مقصد یہ رہا ہے کہ ایک

مرد کو ایک ایسے وقت زوجہ فراہم کی جائے کہ جب وہ اپنے گھر سے دور ہو، حالت جنگ میں ہو، فوجی خدمت پر مامور ہو یا تجارت میں مصروف ہو۔ - Levy 1957, 116

کاشف الغطاء رقم طراز ہے: 'مرد جو سفر پر جاتے ہیں، اپنے ساتھ بیویوں اور بچوں کو نہیں لے جاسکتے اور نہ ہی وہ (سفر کے دوران) مستقل نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ اس کے لئے بہت سی تیاری درکار ہوتی ہے اس کے علاوہ یہ مرد اپنی جوانی کی بلندی پر ہوتے ہیں اور تحریک جنسی کے باغیانہ زور اور جوش کے حامل ہوتے ہیں، اب اگر متعہ / عارضی نکاح کی ممانعت ہو گئی ہوتی تو وہ کیا کرتے؟' - Kashif al-Ghita 1968,

278- 79.

اس سلسلہ میں کچھ احادیث یا مذہبی اقوال ملتے ہیں ایک حدیث جو عبد اللہ ابن مسعودؓ نے 'مسلم' میں نقل کی ہے، یہ بیان کرتی ہے کہ 'ہم جنگ پر جا چکے تھے، ہمارے ساتھ کوئی عورت نہیں تھی۔ ہم نے رسول اکرمؐ سے پوچھا کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم خود کو خفی کر لیں۔ رسول اکرمؐ نے اس امر کی اجازت نہیں دی بلکہ ہمیں ہدایت کی کہ ہم کپڑے کے ایک ٹکڑے کے عوض اور مقررہ مدت کے لئے عورتوں سے متعہ کر لیں' - cited in Yusif Makki 1963, 12 - ایک دوسری حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ 'غیر ایام' کے دوران حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، (تو) مکہ کی عورتوں نے خود کو سنوارا اور اپنے گھر چھوڑ دیئے۔ رسول اکرمؐ کے اصحابؓ نے پرہیز مباشرت کی مدت کے بارے میں شکایت کی، تب انہوں نے حکم دیا کہ وہ مکہ مکرمہ کی ان عورتوں سے متعہ کر لیں - (۳) Yusif Makki 1963, 27

اب تک یہ امر قدرتی سمجھا جاتا ہے کہ اگر مردوں کو اپنی بیویوں سے دوری کا اتفاق ہو جائے تو وہ مرد، 'عارضی' نکاح کرنا چاہتے ہیں یا انہیں (عارضی) نکاح کر لینا چاہئے۔ سفر یا تجارت سے وابستہ ایک متعہ - صیغہ کی کئی ایک تنوعات ہو سکتی ہیں۔ کبھی ایک متعہ - صیغہ معاہدہ اس وقت کیا جاسکتا ہے کہ جب آدمی، اپنے پیسے کے فرائض انجام دینے کے لئے شہر سفر کر رہا ہو، تو وہ ایک مختصر مدت کا صیغہ / متعہ کر سکتا ہے، کسی ایک شہر یا زیادہ شہروں میں جہاں وہ کثرت سے جاتا ہو۔ وہ ایک مقامی عورت

سے صیغہ / متعہ کر سکتا ہے اور جب وہ اس شہر میں ہو تو اس سے ملاقات کر سکتا ہے۔ میرے (مصنفہ) اطلاع دہندوں میں سے ایک اطلاع دہندہ نے بتایا کہ تقریباً ۲۵ سال قبل، جب اس کا باپ، اپنی بیوی چوں کے ساتھ تہران میں رہتا تھا، اسے ایک سرکاری کام پر اصفہان بھیج دیا گیا۔ اس نے اپنے قیام اصفہان کے دوران، ایک مقامی اصفہانی عورت سے صیغہ / متعہ عارضی نکاح کا معاہدہ کیا۔ یہ بات اس کی وفات کے بعد، کچھ عرصہ تک ظاہر نہ ہو سکی البتہ اُس وقت معاہدہ کھلا جب اس کی صیغہ / متعہ زوجہ کے بیٹوں میں سے ایک نے اپنے پدری رشتے کے بہن بھائیوں میں خود کو شامل کرنے کی کوشش کی تاکہ باپ کے ترکے میں سے اپنا حصہ حاصل کر سکے۔ اسی طرح سر آرٹھڈولسن، ایران میں چند ہندوستانی مسلمانوں کی معیت میں، سر کی جانے والی مہم کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: 'انہیں (ہندوستانی مسلمانوں کو) مکمل طور پر خوش رکھنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، ہر دیہات یا قصبہ میں جہاں بھی ہم گئے ایک

زوجہ (صیغہ متعہ) ہوتی ہے' Sir Arnold Wilson 1941, 290.

ایک مسافر اپنی صیغہ - متعہ زوجہ کو اپنے سفر (وں) میں اپنے ساتھ لے جاسکتا ہے۔ اکثر قاجر شاہی خاندان نے اپنی رعایا کے لئے اس رجحان کو بنایا۔ نصیر الدین شاہ قاجر (۱۸۹۶ء - ۱۸۳۱ء) اور اس کے کچھ درباری، مختصر سفروں پر جاتے تو اپنی مستقل بیویوں کو حرم ہی میں چھوڑ جاتے لیکن ایک یا زیادہ صیغہ - متعہ بیویوں کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ اعتماد السلطنہ (شاہ کا سرکاری مترجم اور وزیر رابطہ و مواصلات) 'آقا علی امین حضور کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہے: 'آج میں (آقا علی) نے شاہ کو بتایا کہ آپ کے والد اور آپ کے دادا کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنی بیگمات میں سے ایک بیگم، اپنے خادموں (میں سے کسی ایک) کو دے دیا کرتے تھے (اور) اس میں کیا ہرج ہے کہ اگر آپ اپنی پرانی صیغہ - متعہ بیویوں میں سے ایک مجھے دیدیں جو دن کے وقت حرم میں آپ کے ساتھ رہے گی اور رات کو میرے خیمے میں آجایا کرے گی؟' (۴) quoted in Fath Ali Shah. 1968, 122 اپنے پوتے کی طرح، خاتون رفقاء کے لئے فتح علی شاہ کی حرص، انہیں 'انغوا' کرنے پر ہی مستعد رکھتی۔ پزیرین اختیار لکھتا ہے کہ 'ایک

رات محمد خان دوآلو کے مکان میں چپکے سے داخل ہو کر عشاہ نے اس کی بیٹی کو اپنے لمبے لبادے 'عبا' کے نیچے چھپا کر 'افوا' کر لیا۔ اس نے فوراً ہی اس سے صیغہ - متعہ معاہدہ کر لیا اور پھر اس کے باپ کو ایک پیغام بھیجا کہ ہم نے اپنے دستور کے مطابق تمہاری بیٹی کو افوا کر لیا ہے تم بھی اسی طرح 'چوری' 'سرقہ' کر کے میری کسی بیٹی کو اپنے لئے یا اپنے کسی بچے کے لئے کیوں نہیں اٹھا لیتے؟' - Pizhman Bakhtia, ri, 1965, 156.

غیر ایرانی بھی، کبھی کبھی اس رواج کا فائدہ اٹھاتے - سر آرٹھڈولسن کے میان کے مطابق: 'ہمارے ہندوستانی افسران اور بعض سارجنوں نے ایک صیغہ متعہ عورت حاصل کی جو کسی رکاوٹ کے بغیر 'خاموشی سے سامان کے ساتھ رہی اور فوج کے لوگوں کو اشیاء خورد و نوش اور شراب وغیرہ فروخت کرتی رہی اور اس کا 'ترم الفاظ میں' ایک بلورچی cook کی حیثیت سے حوالہ دیا جاتا تھا۔ Sir Arnold Wilson, 290-1941, اسی طرح کچھ یورپی لوگ 'جو ۱۹ویں صدی کے لوئر میں اور ۲۰ویں صدی کے آغاز میں 'ایران سے گزرے' انہوں نے جوڑا ملانے والوں کی ذرا سی مدد سے 'مقامی عورتوں سے صیغہ - متعہ معاہدے کیے۔ اس سے قبل 'یہ جوڑا ملانے والے ایسے مقامات پر کثرت سے ہوتے تھے جہاں وہ کاروان سرائے اور نوآمدہ لوگوں کو 'نفیس اور حسین' عورتیں پیش کرتے تھے (۵)۔

سر آرٹھڈولسن ایک بار پھر 'ہمیں روایت' کا ذائقہ دیتا ہے: 'غیر رواجی اوصاف کی بعض عورتیں تھیں جن کی صحبت 'مہمان نواز کیپٹن نے مجھ پر مسلط کی تھی' اس کیپٹن نے بہت سے سال سمندر پر گزارے تھے وہ مجھے یقین دلاتا 'وہ انگریزوں اور ان کے مذاق کو جانتا تھا۔ اس نے کہا: 'آپ شراب نہیں پیتے یا سگریٹ بھی نہیں مگر اس (عورت) سے لطف اندوز ہوں گے۔' پھر اس نے ایک سب سے بڑی (عورت) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: 'وہ ایک بہت نامور روسی کے ساتھ ایک طویل مدہ من کے بعد واپس آئی ہے اور وہ..... اس سے نہیں تھا..... ایک ایسے طویل سفر کے بعد وہ آپ کو آرام و سکون مہیا کرے گی۔' - Wilson 1941, 10-11 (۶) سر آرٹھڈولسن

اگرچہ کیپٹن کی طرف سے متعہ ر عارضی نکاح کی پیش کش کو نرمی سے انکار کر دیتا ہے،
بہر حال اس کے ہندوستانی گائیڈ + ز اس دور دراز سرزمین کی مراعات و سہولیات سے

لطف اندوز ہوتے رہے۔ - See also Mehdevi 1953, 135- 47.

ناطق دعویٰ کرتی ہے کہ ۱۹ویں صدی کے لوآخر میں 'خصوصی جوڑا ملانے
والے' ہوتے تھے جو متحدہ سفارت خانوں اور قونصل خانوں میں 'نہایت عاجزی سے یہ
کام انجام دیتے تھے۔ یہ جوڑا ملانے والے 'یورپیوں کے نام اور ان کی مدت قیام کی
تفصیل حاصل کرنے کے بعد' ان کے لئے موزوں متعہ ر صیغہ معاہدوں کا اہتمام
کرتے تھے۔ - Natiq - 1975, 60 وہ مزید دعویٰ کرتی ہے: 'اکثر آرمینی اور آشوری
نوجوان لڑکیاں، اپنے خاندانوں کی آگاہی اور مرضی سے، اس مقصد کے لئے استعمال کی
جاتی تھیں اور وہ اس عمل کو شان و شوکت کی علامت سمجھتے تھے۔ - Natiq 59, see

also Ker Porter 1821, vol.2

آقا- لوٹڈی کا صیغہ - متعہ

اسلامی قانون کے مطابق 'ایک لوٹڈی slave girl سے معاہدہ نکاح طے
پاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس لوٹڈی کے آقا سے اجازت حاصل کر لی گئی ہو۔ بہر حال،
اپنی لوٹڈی کے ساتھ ہم خواہی و مباشرت جائز ہے حالانکہ لوٹڈی کی ملکیت اور نکاح
مسلم معاشروں میں تمام تر نظر آتے ہیں لیکن متردک ہو چکے ہیں لیکن اس کے چند پہلو
ایران میں ابھی استحکام کے ساتھ موجود نظر آتے ہیں اور یہ (مناظر) بعض مردوں اور
ان کی گھریلو خادماؤں کے درمیان 'صیغہ متعہ کی ایک صورت میں دوبارہ ابھر رہے ہیں۔
ایک بے رشتہ اور غیر ولستہ عورت کی حیثیت سے، (اور) مذہبی اعتبار سے
ایسی کنواری عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ گھر کے تمام بالغ مردوں کے سامنے
نقاب چادر میں رہے اسی سبب سے بہت سے ایرانیوں کا یہ یقین ہے کہ گھر میں ایک
کنواری خادمہ رکھنا اخلاقی طور سے ایک مسئلہ ہوتا ہے، اس طرح کہ اس کی موجودگی

گھر میں مردوں کے لئے ایک مستقل ذریعہ تحریر بنی رہتی ہے۔ ٹھیک اسی وقت یہ امر ناقابل عمل ہوتا ہے کہ وہ گھر کے کام کاج اور احکام کو انجام دے جبکہ وہ جنسی دوستی اور مردوں کو نظر انداز کرنے کے قواعد پر عمل بھی کر رہی ہے قواعد اور عمل (کی پابندی) کے دوران ایک ایسی کشیدگی کو طے کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ یا تو آقا اور لونڈی کے درمیان یا اس کے کسی ایک فرزند اور لونڈی کے درمیان صیغہ / متعہ (جنسی یا غیر جنسی قسم) کر دیا جائے۔ ایسا کرنے سے آقا اور لونڈی ایک دوسرے کے لئے جائز 'محرم' تصور کیئے جاتے ہیں (اور) لونڈی اپنے آجر اور آقا کے سامنے اخلاقی غیر موزونیت کے کسی خوف کے بغیر اپنی نقاب / چادر کو چہرے / بدن سے سر کا سکتی ہے۔

یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض روایتی اور معاون 'خاندان' اپنی نوجوان لونڈیوں کا اپنے نوجوان بیٹوں سے صیغہ / متعہ کر دیں اور اس سلسلہ میں ان کے ذہن میں دو مقاصد ہوتے ہیں۔ پہلا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ اخلاقی موزونیت کے رہبر خطوط کی پیروی کرتے ہوئے لونڈی کو گھربار کے مردوں کے لئے جائز 'محرم' بنا دیں اور اس لئے اسے گھریلو امور، بے نقاب / بے چادری کی حالت میں انجام دینے کی اجازت دیدیں۔ دوسرا اور زیادہ اہم مقصد یہ ہے کہ نوجوانی کی پختہ عمر میں داخل ہونے والے لڑکوں کو شہر کے کسی ناپسندیدہ علاقے میں جانے سے روکا جائے میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ نے مجھے (مصنفہ) اپنے شوہر کے ایک سانحے کے بارے میں بتایا کہ جب وہ ایک طالب علم تھا اور ایک شام وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا تو اس نے ایک نیم برہنہ لڑکی، تشویشناک حد تک نوخیز کو اپنے بستر میں دیکھا۔ وہ فرانس سے، جہاں وہ تعلیم حاصل کر رہا تھا، موسم گرما کی تعطیلات گزارنے کے لئے ایران واپس آیا تھا، اس کی ماں نے اپنی لونڈیوں میں سے ایک نوجوان لونڈی سے اس کے صیغہ / متعہ کا اہتمام کر دیا تھا اور لونڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ اس کے کمرے میں جائے اور اس کی واپسی کا انتظار کرے۔ ایک دوسری قسم کے لئے اس برڈ کو دیکھیے۔

See Wisherd for

لوٹریوں کی طرف سے یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر کے مالک (سربراہ) کے ساتھ صیغہ / متعہ بنائے جانے کی شرط پر کام کرتی ہیں جو اکثر غیر جنسی ہوتا ہے۔ اس سے انہوں نے فائدہ حاصل کیا، نہ صرف یہ کہ غیر استدلالی نتائج ملے بلکہ علامتی اثرات و نتائج حاصل ہوئے۔ ایک نامور مشہدی آیت اللہ کی بیٹی نے، جس کے والد نے اپنی چند لوٹریوں سے صیغہ / متعہ کیا تھا اس حقیقت کو غیر مبہم طور پر بیان کیا ہے: 'یہ لوٹریاں اس لئے خوش ہیں کہ وہ صیغہ / متعہ کے درجے تک بلند کی گئی ہیں انہیں معاشرے / کمیونٹی کی نظروں میں عزت ملتی ہے جہاں وہ کام کرتی ہیں، اور جب وہ اپنے گھر جاتی ہیں تو اپنی ساتھی دیہاتیوں کی نظروں میں بھی عزت حاصل کرتی ہیں'۔ اس آیت اللہ کو دو قات پائے کافی عرصہ گزرا، لیکن اس کی بیوی، ملی ملی جان اور اس کی صیغہ / متعہ سوکن لوٹری بٹھما جان، آج (بھی) ایک ساتھ رہتی ہیں۔ ملی ملی جان، صاحبہ فراش ہے اور بٹھما جان اس کی حصار داری کرتی ہے، دونوں کے اخراجات ملی ملی جان کا سب سے بڑا بیٹا اٹھاتا ہے۔ بٹھما جان بنجر تھی۔ میں (مصنفہ) نے دیکھا اور خاندان کے مختلف افراد نے اکثر زور دے کر بتایا کہ بٹھما جان اور پوتا پوتیوں، نواسا نواسیوں کے درمیان عظیم تر محبت و شفقت پائی جاتی تھی جبکہ ملی ملی جان اور اس کے اپنے پوتا پوتیوں، نواسا نواسیوں کے درمیان اس قدر محبت و شفقت نہیں تھی۔

ایک دوسرے آیت اللہ نے تقریباً ۳۵ برس پہلے، اپنی ایک لوٹری سے، اپنی بیوی کی انتہائی ناخوشی کے ساتھ، ایک صیغہ / متعہ کیا۔ ان کے پانچ بچے پہلے ہی تھے، اس کے بعد لوٹری نے ایک لڑکے کو جنم دیا، پہلی بیوی نے اپنے شوہر کو مجبور کیا کہ لوٹری کو نوکری (کام) سے نکال دے اور اس نے خود لڑکے کی پرورش و نشوونما کی ذمہ داری سنبھالی۔ لوٹری کو کچھ رقم دیدی گئی اور اسے رخصت کر دیا گیا، اس معاملہ میں بھی صیغہ / متعہ بچے اور اس کے بہن بھائیوں کے تعلقات نہایت مخلصانہ تھے اور اس مقبول عام دنیائے نوکری اور اک کو دعوتِ مبارزت دے رہے تھے جو ایسے ملے جلے بہن بھائیوں کے درمیان دیکھا جاتا ہے۔

بہت سے خدمتی اداروں کے درمیان، جو پہلوی حکومت کے آخری چند

برسوں کے دوران انہر کر سامنے آئے تھے، ایک نام نہاد لوارہ و دوشیزگان گزہان مسجد، کہلاتا تھا۔ یہ لوارہ اب بھی اسلامی حکومت کے تحت کام کر رہا ہے حالانکہ اس کے پاس چند ہی بین الاقوامی دوشیزائیں ہیں۔ آج کل اسے ایک حاجی (۹) چلا رہا ہے اور ہر قسم کی خادماؤں کی گھریلو خدمات فراہم کرتا ہے جو یومیہ سے ماہانہ تک ساتھ رہنے والی خادم دوشیزائیں ہوتی ہیں۔ ایک مخصوص متوسط عمر والی خادمہ سے دریافت کیا گیا کہ ممکنہ خادماؤں، حاجی کی صیغہ / متعہ کیوں ہوتی ہیں؟ اس خادمہ نے جواب دیا: 'کیونکہ محض ایک خادمہ ہونے کے مقابلہ میں ایک صیغہ / متعہ زوجہ ہونا زیادہ باعزت ہے۔'

مجھے (مصنفہ کی) یہ نہیں معلوم کہ وہ واقعی حاجی کی صیغہ / متعہ تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایک صیغہ / متعہ زوجہ کے درجے کا دعویٰ کرنے سے وہ کم از کم تین مقاصد تسلیم کرتی نظر آتی ہے: اول، وہ صرف ایک خادمہ ہونے سے زیادہ کا سراب پیدا کرتی ہے، یہ ایک پیشہ سمجھا جاتا ہے جیسا کہ ایرانی معاشرے میں اس کی طلب موجود ہے، (جیسا کہ) ایک صیغہ / متعہ زوجہ ہونے کا تاثر دیا جاتا ہے۔ دوم، وہ جنسی چاڑ لور اذیت کے مواقع کو کم کرتا ہے (ظاہر ہے کہ) بہت سے ایسے مقامات پر جہاں وہ کام کرے گی، ان سے واقف نہیں ہوتی لور وہ اس کے لئے پریشان کن ہو سکتے ہیں۔ ایک شادی شدہ (عارضی ہی سہی) عورت کے درجے کا دعویٰ کرنے سے ہر چند کہ وہ ایک صیغہ / متعہ قسم کی زوجہ ہے، ایک ایسی خادمہ ہے جو بہر حال اپنے اطراف ایک قسم کی سلامتی اور تحفظ کی فضا پیدا کر لیتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ بہت سی اچانک پیش آنے والی (ممکنہ) مشکلات کا توڑ کر سکتی ہو جس میں ایک آجر سے صیغہ / متعہ عارضی نکاح کی تجویز بھی شامل ہوتی ہے۔ فرخ خانم، میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ جو ایک مطلقہ عورت بھی ہے لیکن وہ حاجی کی انجنسری سے تعلق نہیں رکھتی، (اس نے) مخلصانہ طور پر بتایا: 'جہاں بھی میں جاتی ہوں، مرد مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں خانم! آپ کا کوئی شوہر نہیں ہے تم میری بیوی کیوں نہیں بن جاتی ہو؟ (یعنی صیغہ / متعہ زوجہ بن جاؤ)۔' تیسرے لور آخری مقصد: وہ حاجی لور اس کی تنظیم سے اپنے

اشتراک اور تعاون کو جائز مانتی ہے یہ آخری نکتہ 'خاص طور سے' موجودہ اسلامی حکومت کے کڑپن اور تعزیری (معتوبتی) رجحان کے پیش نظر اہم ہے جو مرد-عورت کے اشتراک کی بہت سی عوامی صورتوں اور سیرت و کردار کے روایتی اسلامی ضابطے کو نافذ کر کے اس اشتراک کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔

آقا اور لونڈیوں کے درمیان کیئے جانے والے سارے مینہ / متعہ معاہدے 'مستقل بیوی کی مرضی اور لونڈیوں کی سپر اندازی اور رضامندی سے نہیں ہوتے۔ ایک شخص اپنی لونڈی یا لونڈیوں کو نکاح کی کسی بھی صورت (مستقل نکاح یا متعہ) کے وعدے پر بعد میں اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کے بغیر اسے دھوکا دے سکتا ہے۔ تران سے میرے (مصنفہ کے) ایک اطلاع دہندہ 'محسن نے حسب ذیل معاملہ سنایا:

اکبر، عمر کے تیسرے عشرے کے برسوں میں تھا، شادی شدہ تھا اور دو بچوں کا باپ تھا اس کی ایک نوجوان کاشت کار 'نوخیز خادمہ ہوتی تھی جس کو اس کے والدین نے اس کی سرپرستی میں اس کے پاس (گھر پر) چھوڑ رکھا تھا۔ ایک شام اپنی بیوی کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اکبر نے اپنی خادمہ کو شراب پلا کر اس سے منہ کالا کیا۔ دوسرے دن خادمہ نے تشویش کا اظہار کیا مگر اکبر نے اس کو تسلی دی اور ہدایت کی کہ وہ اس کی ہدایت پر عمل کرے۔ اس نے اس کو بتایا کہ وہ اس کی بیوی کے گھر واپس آنے تک انتظار کرے اور پھر چلائے ہوئے اس کے پاس جائے اور کہے کہ اس نے اس کی عصمت دری کر کے اس کی نیک نامی کو برباد کیا ہے اور یہ کہ اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کرے۔ خادمہ نے اس کی ہدایت پر عمل کیا اور یہ خبر شہ نہ کرنے والی بیوی پر ظاہر کر دی اور دھمکی دی کہ وہ اس کے شوہر کو عدالت میں طلب کرے گی۔ اس سے نہ صرف اس کی بیوی گمراہ ہوئی بلکہ وہ اپنے شوہر کے جیل جانے کے خیال سے خوف زدہ ہو گئی۔ اس عرصے میں اکبر نے اپنی بیوی کو قائل کر لیا کہ اگر وہ اس خادمہ سے نکاح کرنے کے لئے اپنی مرضی ظاہر نہیں کرے گی تو جب خادمہ شکایت کرے گی تو اسے جیل ہو جائے گی (۱۰)۔ بیوی 'شوہر کے ہاتھوں میں پھیلنے لگی لیکن اس نے مطالبہ کیا کہ وہ اس خادمہ سے نکاح کرنے کی جائے

صیغہ / متعہ عارضی نکاح کا معاہدہ کرے۔ اس بات کی تکمیل کرنے میں 'اکبر نے بیوی مسرت محسوس کی'۔ محسن نے مجھے (مصنفہ کو) بتایا کہ سر دست اس نے ایک دور رخ مکان خریدا ہے اور ہر بیوی اور اس کے چھ عہدہ 'علیحدہ یونٹ' میں رہتے ہیں 'بہر حال' ان دونوں سوکوں اور ان کے نصف نسلی بہن بھائیوں کے درمیان مستقل کشیدگی ہے اور لڑائی بھی ہوتی رہتی ہے۔

شاید صیغہ / متعہ کی اس صورت کی انتہائی غیر معمولی قسم اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب ایک ہی وقت میں ایک زوجہ 'اپنے شوہر کے لئے ایک صیغہ / متعہ زوجہ' اور خود اپنے لئے ایک خادمہ تلاش کرنے کا کام سنبھالتی ہے۔ ایک عورت کے محرکات وسیع تر انواع و اقسام میں ہوتے ہیں جن میں وہ اپنے شوہر کی پسند کو کنٹرول کرنے کے لئے 'جس سے کہ وہ قریبی تعلق ورشتہ رکھتا ہے اور اس طرح وہ اس کی زناشوئی کی توانائی کو دوسری شراکت دار کی طرف موڑ دیتی ہے تاکہ وہ شوہر اور اس کی صیغہ / متعہ زوجہ دونوں کو ساتھ لے کر چلے اور ان پر کنٹرول کر سکے۔ محمد شاہ قاجر کی مستقل بیویوں میں سے ایک بیوی کا ایسا ہی معاملہ تھا۔ اس کی اس بیوی نے یہ اعتراف کیا کہ وہ شاہ کی حمایت اور نظر عنایت سے محروم ہو چکی ہے 'اس نے زیورات فروخت کر دیئے' کچھ رقم قرض پر حاصل کی اور سرکیشیا (کوہ قاف اور بحر کیسپین کے درمیان واقع ہے) کی ایک غلام دو شیزہ خریدی جس کو اس نے اپنے شاہ - شوہر کی خدمت میں پیش کیا۔ Sheil 1856, 203- 204 اس کے برعکس فتی خانم 'قم سے آمدہ' میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ نے اپنے شوہر کے عارضی نکاح (متعہ) کا انتظار کیا کیونکہ وہ اس کی مسلسل اور بے حد جنسی طلب سے بری طرح تنگ آچکی تھی۔

بالآخر 'پہلوی حکمرانی کے آخری چند برسوں میں ذکور وانات رشتوں کے روایتی نمونے' معاشرتی تبدیلی کی گرفت میں پھنس گئے تھے اور غیر متوقع طرز عمل میں 'بے یقینی ابھر کر آئی تھی جیسا کہ متعہ / عارضی نکاح کا آئیڈیا زیادہ سے زیادہ مقبولیت حاصل کرتا جا رہا تھا اس دو گر فکلی سے' جو انہوں نے تعلیم یافتہ اور ملازمت پیشہ خواتین کے لئے محسوس کیا 'نمننے کے لئے طے کیا' تب مرد دانشوروں نے ایک

مستقل زوجہ کے مقابلہ میں ایک صیغہ / متعہ زوجہ کو منتخب کیا۔ ۱۹۸۱ء میں میرے (مصنفہ کے) فیلڈ ورک کے دوران، مجھے (مصنفہ کو) ایک بلند پرواز مصنف سے متعارف کرایا گیا، اس کی مستقل بیوی طلاق لے چکے تھی اور مجھے (مصنفہ کو) بعد میں معلوم ہوا کہ اس کے پاس ایک ساتھ رہنے والی صیغہ / متعہ دوشیزہ سا تھی تھی۔ وہ دانشور، خواتین کی بہت نہایت تلخ گو تھے جن میں سے، قیاساً اس کی ساہقہ زوجہ بھی تھی۔ جیسے ہی میں نے ان صاحب کو اپنی ریسرچ کی بہت بتایا دیے ہی ان کا رویہ طرز آمیز ہو گیا اور ایک ایسا موضوع منتخب کرنے پر، میرے محرکات کی بہت کئی سوالات کر ڈالے۔ پہلے پہل تو انہوں نے مجھ پر یہ منکشف نہیں کیا کہ ان کی ایک صیغہ / متعہ زوجہ بھی تھی لیکن انہوں نے ایسا اس وقت کیا کہ جب میرے دوسرے اطلاع دہندہ نے اس بدلے میں ان کا منہ چڑایا اور مجھے ایک انٹرویو دینے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے اس درخواست کو مسترد کر دیا اور طویل اور اکثر مقامات پر تلخ و کشیدہ مکالمات کے ساتھ، انہوں نے کہا: خواتین کو گھر پر قیام کرنا چاہئے اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرنا چاہئے۔ خدا ہمیں دانشور عورتوں سے محفوظ رکھے! ایک صیغہ / متعہ زوجہ رکھنا جو آپ کی بیوی ہونے پر فخر کرتی ہو بہتر ہے اس بیوی کے مقابلہ میں جس کا دل توقعت سے بھر اڑا ہو۔

مذہبی صیغہ - متعہ : متعہ / صیغہ و آقائی

لغوی طور پر، اس صیغہ کے معنی ہیں: مالک 'آقا' سے اجازت حاصل کیا ہوا۔ اگر صحیح طور پر کہا جائے تو 'صیغہ آقائی' صیغہ / متعہ کی ایک صورت نہیں ہے بہر حال، یہ حقیقت ہے کہ لوگ اس کا صیغہ / متعہ کے طور پر حوالہ دیتے ہیں یا یہ معنی مضر ہیں کہ شاید یہ مکمل طور پر صحیح نکاح نہ سمجھا جاتا ہو۔ عام طور سے یہ صیغہ / متعہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب معاہدہ نکاح کے وقت ایک فریق یا دونوں فریق، قانونی عمر سے کم ہوں۔ پہلوی حکمرانی (۷۹-۱۹۲۵) کے دوران، ایرانی مجلس قانون ساز نے دو مواقع

پر، مرد و عورت کے اولین نکاح کی عمر بڑھادی تھی، پہلی مرتبہ ۱۸ اور ۱۵ تک اور دوسری مرتبہ ۲۰ اور ۱۸ تک (علی الترتیب) بڑھائی گئی تھی۔ مزید یہ کہ تمام معاہدات نکاح کا اندراج (رجسٹریشن) کرنا ضروری قرار دیا گیا حالانکہ ان تبدیلیوں نے بہت سے خاندانوں کو قانون سے متصادم کر دیا۔ خاص طور سے، وہ والدین متاثر ہوئے جو اس امر کے متمنی تھے کہ اپنے بچوں کی شادی، جتنی جلد ممکن ہو، کر دیں۔ اس لئے انہوں نے ایک صیغہ / متعہ آقائی یا مذہبی نکاح کی انجام دہی کی صورت میں، قانونی عمر کی پابندی میں فریب کیا جیسا کہ متعہ / صیغہ نکاحوں کا اندراج / رجسٹریشن زیادہ شدت سے نافذ العمل نہیں تھا، جس طرح کہ مستقل نکاح کا اندراج ہوتا تھا۔ تمام تر عملی مقاصد کے لئے جوڑے کو شوہر اور زوجہ، سمجھا جاتا تھا لیکن چونکہ نکاح کا اندراج نہیں ہوتا تھا (اس لئے) قانونی نقطہ نگاہ سے وہ غیر شادی شدہ سمجھے جاتے تھے اور جب کبھی لڑکی یا اکثر دونوں صحیح عمر کو پہنچ جاتے، تب صحیح طور پر نکاح کا اندراج کر لیا جاتا تھا۔ اسی طرح اگر کوئی چہرے ہو جائیں تو پھر (یا چوں) کا اندراج اس وقت تک نہیں ہو سکتا تھا، جب تک کہ والدین کا نکاح قانونی طور پر جائز نہ ہو جائے۔ پہلوی حکمرانی کے ابتدائی ایام میں 'صیغہ آقائی' ممکن ہے کہ آج کے مقابلہ میں اس وقت زیادہ عام ہو۔

صیغہ آقائی، اولین نکاح کے وقت ایک لڑکی کی کم سے کم عمر کی دیوانی / سول قانون کی ضروریات اور شریعت کے احکام کے درمیان کی ایک کشمکش کا ظاہری جوابی عمل ہے۔ ذکور و اناث کے اولین نکاح کی کم سے کم عمر کے متعلق انکار و اقرار کے بغیر، شیعہ قانون، عورت کی عمر نو برس اور اس سے اوپر مقرر کرتا ہے جیسا کہ پہنچتی ہوتی ہے، (اور) پردے کی پابندی لازمی ہوتی ہے اور اس طرح سے وہ رشتہ ازدواج میں داخل ہونے کے قابل (اہل) ہو جاتے ہیں۔ Tusi 1964, 475 والدوں کو اکثر یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو ایام ماہواری کے آغاز سے پہلے ہی بیاہ دیں۔ ایک دفعہ امام جعفر صادق نے کہا: 'ایک آدمی کی اچھی قسمت 'سعادت' کا اشارہ یہ ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا بیاہ اس کی ماہواری شروع ہونے سے پہلے ہی کر دے'۔ See also Kho-

meini 1977, P# 2459, Mishkini 1974, 42, 60.

دہندگان کے پہلے نکاح کے وقت ان کی اوسط عمر ساڑھے تیرہ برس تھی۔ (۱۱) See Khakpur 1975, 643-744. کم سنی (حجین کی) شادی، اگرچہ بعض قانونی تغیر و تبدل سے گزر رہی ہے، تاہم اب تک مسلم دنیا کے بہت سے حصوں میں، بشمول ایران، گہری جڑیں رکھنے والا رواج ہے۔

صیغہ / متعہ برائے فروختِ تولید نسل

بہت سے ممالک میں عورت کا بانجھ پن بد قسمی تصور کیا جاتا ہے اور عام طور سے اس کی بابت یقین کیا جاتا ہے کہ یہ عورت کا قصور ہے (۱۲)۔ بہر حال یہ مفروضہ، ایرانی مقبول عام عقیدے کی تہ میں موجود ہے، شیعہ اسلام بانجھ پن کو دونوں (زن و شو) کی طلاق کے لئے کافی اسباب تصور کرتا ہے اور اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق نہ دیتا چاہے تو اسے ایک دوسرے نکاح کی اجازت دیتا ہے، خواہ یہ عارضی (متعہ) ہو یا مستقل قسم کا نکاح، ایران میں، یک زوجی کے قوانین کے تحت، عورت کو پابند رکھا گیا ہے لیکن بعض مرد، متعہ / عارضی نکاح کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس طرح اولاد کی خواہش کی تسکین کرتے ہیں جبکہ ان کی اولین زوجہ سے نکاح پر قرار رہتا ہے۔

میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ نے، جو ایک عورت ہے اور اپنے چوتھے عشرے کے وسط میں ہے، مجھے (مصنفہ کو) اپنے شوہر کے، تولید نسل- Pro-creation کی خاطر کیئے ہوئے خفیہ، متعہ / صیغہ معاہدے کی بابت بتایا اور یہ ایک دردناک دریافت تھی، ایمین ابھی تین سال کی تھی کہ جب اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق دی اور اسے اس کی (بوی) بہن کی تحویل میں دیدیا اور اس کی بابت ایمین کو یہ یقین دلایا گیا کہ وہ اس کی اپنی ماں ہے۔ اس کے باپ نے جلد ہی شادی کر لی اور جلد ہی اپنی چھوٹی بیٹی کو بھول گیا۔ ایمین نے بتایا کہ اس نے پھر کبھی اپنی ماں کو دوبارہ نہیں دیکھا، وہ ابھی مشکل سے گیارہ برس کی تھی کہ اس کے ۲۳ سالہ کزن نے، جسے وہ اپنا بھائی سمجھتی تھی، اس کے ساتھ زنا بالجبر کیا اور اسے دھمکی دی کہ اگر وہ کسی کو یہ بات

بتائے گی تو وہ اس کو ہلاک کر دے گا (۱۳)۔ ایمین خوف اور تکلیف سے بھری ہوئی تھی کہ اس کی عصمت دری کی گئی اور اسے گمراہ کیا گیا تاہم اس نے فرماں برداری کی اور خاموش رہی، تقریباً دس برس تک، اس نے اس نفسیاتی اور طبعی درد سے تکلیف اٹھائی جیسا کہ اس کے کزن نے اس کے ساتھ ہولناک رویہ روار کھا۔ وہ اس کی ظاہری بے بسی سے شیر ہو کر، اس سے زنا کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی شادی کے بعد بھی اس سے منہ کالا کیا۔

زندگی کو زیادہ عرصہ تک ناقابلِ برداشت پا کر، ایمین اس امید کے ساتھ مشہد بھاگ گئی کہ یا تو اپنی زندگی ختم کر ڈالے گی یا اپنے مصائب کا خاتمہ، بعض عورتوں کی دوستی اور مدد کے ذریعہ جن سے اسے مشہد میں ملنے کا اتفاق ہوا تھا، اس نے ہائی اسکول کا آخری سال کھل کیا اور فی الواقعہ وہ ایک استانی بن گئی۔ اب اس کی زندگی سدھر نے لگی لیکن اس کی صحت مجبور ہی تھی۔ ایک معالج سے مشورہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ امراض خبیثہ میں مبتلا تھی۔ ایک بار پھر اس کی خاتون دوست اس کی مدد کو آئیں، اس کو اخلاقی تقویت دی اور اس کی حالی صحت کے لئے حیدر داری کی۔

ایک اجتماع میں ایمین کی ملاقات ایک بسکدوش آرمی جنرل سے ہوئی جو ایک کرٹل تھا اور وہ اس میں دلچسپی لینے لگا۔ چند ماہ کے بعد، اس نے ایمین کو شادی کی تجویز دی اور ان کی عمروں کے درمیان ۲۵ برس کا فرق ہونے کے باوجود، ایمین نے اس کی پیش کش کو قبول کر لیا۔ وہ جوشِ مسرت میں تھی مگر خوف زدہ بھی تھی کیونکہ وہ کنواری نہیں رہی تھی۔ اس کی خاتون ساتھیوں نے ایک جعلی دستاویز بنانے میں اس کی مدد کی جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مطلقہ عورت تھی، اس کے بعد اس نے کرٹل سے شادی کی اور وہ اس کے بعد بھی خوش و خرم رہی، کم از کم، جب تک وہ زندہ رہا۔

شادی ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایمین نے یہ تسلیم کیا کہ وہ 'بانجھ' تھی جیسا کہ اس نے کہا۔ لیکن اس کے شوہر نے اس کے لئے اخلاقی عظمت اور محبت کا مظاہرہ کیا اور اسے یقین دلایا کہ اس کے نقطہ نگاہ سے کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اس قدر مہربان تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ ایمین نے احساسِ جمال و مسرت کئے، لیکن لمحہ

میں یہ طے کیا کہ اپنی چھت کی تمام رقم کر تل کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دے۔ اس بات نے ان کو قریب تر کر دیا تھا۔

جب وہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مر گیا تو ایمن غم اور صدمے سے بڑھ چلا تھا۔ بہر حال ماتم کے تیسرے دن سے اس نے اور اس کی چند قریبی سہیلیوں نے دیکھا کہ مذہبی رسوم کے وقت ایک اجنبی عورت مدد آ رہی تھی۔ یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کون تھی؟ ایمن کی طرح وہ بھی غم زدہ دکھائی دیتی تھی اور بے اختیار حیرت نے ایمن اور اس کی سہیلیوں کے لئے ایک نہایت چونکا دینے اور دل توڑنے والی دریافت کی رہبری کی۔ یہ اجنبی عورت حقیقت میں کر تل کی صیغہ / متعہ بیوی کے علاوہ کوئی اور نہ تھی جس سے اس نے اپنی موت سے کئی برس پہلے شادی کی تھی اور اس سے اس کے دو بیٹے تھے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایمن نے غصے کا اظہار کیا اور گمراہ ہو گئی۔ ایک پیارے شوہر سے محروم ہونے اور اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچنے کے ساتھ وہ اپنی املاک کے ایک حصے کو بھی کھو بیٹھی تھی۔ وراثت کے اسلامی قانون کے مطابق والدین کے ترکے میں بچوں کا حصہ اپنی ماں یا بیوی سے زیادہ ہوتا ہے (۱۴)۔

مشمد سے آمدہ میرے (مصنفہ کے) ایک اطلاع دہندہ ملائین آقا نے ایک دوسرے معاملہ میں مجھے بتایا، چونکہ اسے شدت سے ایک بیٹے کی خواہش تھی اس کے پاس کوئی دوسرا انتخاب نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ ایک دوسری عورت سے صیغہ / متعہ معاہدہ کرے۔ وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا، کچھ اس لئے کہ اس کی بیوی اب زرخیز نہیں رہی تھی اور کچھ اس لئے بھی کہ اس کی پہلی بیوی سے تین بچے زندہ بچے جو سب کے سب لڑکیاں تھیں ان سب کی شادی ہو گئی تھی اور ان کے اپنے بچے تھے۔

صیغہ - متعہ برائے مالی سہارا

بہت سے ایرانی جلد ہی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ عورت میں متعہ / عارضی نکاح کے لئے مالیات ہی تحریک پیدا کرتی ہے۔ ایسے فیصلے کے لئے عارضی نکاح کی معاہداتی

صورت، مبادلے کی نوعیت اور فن خطابت کا دلولہ ہی تحریک پیدا کرتے ہیں اور بعض عورتیں تو واقعی، متعہ / عارضی نکاح مالی ضرورت کے پیش نظر کرتی ہیں۔ بہر حال جو بات ہماری توجہ سے نکل گئی اُن کے ایسا معاہدہ کرنے میں، مردوں کے مالیاتی محرکات ہیں۔

کاشان میں، جہاں عالمی شہرت کے حامل، نہایت ثور اور اعلیٰ درجے کے قالین تیار کیئے جاتے ہیں، بہت سی عورتیں اپنی زندگی کی نہایت ابتدا سے قالین بانی کا ہنر سیکھتی ہیں۔ حقیقت میں بہت سے گھروں میں، کم سے کم ایک کھڑی (ضرور) ہوتی ہے جہاں نوخیز لڑکیاں اور عورتیں روزانہ کئی گھنٹے قالین بننے میں صرف کرتی ہیں، اس طرح وہ اپنے خاندان کی آمدنی بڑھانے میں مدد کرتی ہیں اور کبھی کبھی اپنی امیدوں کے، 'جینزی صندوقچے' بھرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ اس شہر میں بعض مرد ایک یا دو یا کئی صیغہ / متعہ معاہدے، عورتوں سے اس شرط پر کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے قالین بانی کے کاریگروں کی حیثیت سے کام کریں گی۔ اگرچہ ایسا معاہدہ دونوں کے لئے، مالی اعتبار سے سود مند ہوتا ہے مگر یہ مرد بے جو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح مازندران اور گیلان کے شمالی صوبوں میں، بعض مرد اس امید میں، متعہ / عارضی نکاح کے موسمی معاہدے کرتے ہیں کہ وہ چاول کے کھیتوں میں اپنی صیغہ / متعہ بیویوں کی محنت کو استعمال کریں۔

غیر جنسی صیغہ / متعہ

صیغہ / متعہ کی ایک منفرد حالت، ایک غیر جنسی رشتے کا معاہدہ ہے جس میں عارضی میاں بیوی، جنسی مباشرت کے بغیر، ایک دوسرے کی صحبت سے اتفاق کرتے ہیں۔ شفاہی کے بیان کے مطابق، اس شرط سے کیئے جانے والے صیغہ / متعہ معاہدے کا نہایت ابتدائی حوالہ، امام جعفر صادقؑ سے آتا ہے Shafa'i 1973, 209۔ اس قسم کے صیغہ / متعہ معاہدے کا تذکرہ گیارہویں صدی کے شیعہ عالم طوسی کی کتاب

’النہایہ‘ میں بھی ملتا ہے Tusi 1964, 502 غیر جنسی صیغہ / متعہ آج بھی جائز ہے۔ Khomeini 1977, P#2421, 2423- معاہدے میں ایک ایسی شرط کو مقرر کرنے کی ممکنات، اس ادارے کے ابہام میں عظیم تر قوت کے امکان کو ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ ’ایرانی معاشرے میں‘ اس کا استعمال، ایک زیادہ آسان انداز میں قابل عمل اور مفید ادارے کے طور پر ہوتا ہے، لیکن یہ مرد و عورت کے رشتوں میں بے یقینیوں کو بڑھاتا ہے ایک طرف تو اصناف (مرد و عورت) کے پیدا کردہ تذبذب کے لئے ذہانت آمیز ایرانی شیعہ جو اہلی عمل موجود رہتا ہے اور دوسری طرف ’روزمرہ زندگی کے اخلاق اور فلسفہ و عملیت کے تقاضے ہوتے ہیں۔

روایتی اعتبار سے ایرانیوں نے غیر جنسی صیغہ / متعہ کو ’صیغہ متعہ و محرمات‘ کی حیثیت سے جانا پہچانا ہے۔ عملی طور پر اس کی ترجمانی ’قانونی شرکت‘ کے طور پر کی جاسکتی ہے یعنی مرد و عورت ایک ساتھ شریک ہو سکتے ہیں (۱۵)۔ ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ ’ان دو بالغوں کے درمیان ہوتا ہے جن کی ’مرضی شامل ہوتی ہے یہ ایک بالغ اور ایک بچے‘ چوں یا ’معصوم چوں کے درمیان بھی ہو سکتا ہے (بعد کے معاملات یعنی ’بچے‘ کے سلسلہ میں ان کے والدین یہ معاہدہ طے کرتے ہیں)۔ اس قسم کی صیغہ / متعہ ’شادی کا مقصد‘ ان کے درمیان ایک افسانوی ’رشتہ ازدواج‘ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ’قانونی دوری کو ہٹاتا ہے جیسا کہ اس طرح ان کے درمیان ایک افسانوی ’رشتہ ازدواج‘ پیدا کیا جاتا ہے یا ان کے قریبی خاندانوں (علی الترتیب) کے درمیان ایک ’قرابت داری بوجہ شادی‘ بھی قائم ہو جاتی ہے اس طرح سے مرد ’رشتہ داروں کا ایک قانونی حلقہ حاصل کرنے کی وجہ سے‘ عورتیں ’اپنے نئے رشتہ داروں‘ کی موجودگی میں ’خود کسی نقاب / چادر کے بغیر ان کے سامنے آسکتی ہیں۔ اس طرح سے قائم (بوجہ شادی) غیر جنسی صیغہ / متعہ (’رشتہ‘ مرد اور عورتوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ’خسر اور بہو کے درمیان یا ساس اور داماد کے درمیان رشتہ‘۔ اہم بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ ازدواجی رشتہ ’مقررہ وقت کے ختم ہونے کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے مگر اس طرح سے قائم رشتہ (بذریعہ

غیر جنسی متعہ) زندگی بھر جائز رہتا ہے۔ یہ ذہانت آمیز حیلہ 'اصناف' (مرد و عورت) کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ قانون کو فریب دیں، اور سماجی میل جول میں جنسی دوری کی ممنوعہ حدود کو جائز طور پر عبور کر لیں اور زیادہ آزادی کے ساتھ باہمی عمل کا اظہار کریں۔

ایرانیوں کے درمیان یہ عام آگاہی ہے کہ ایک 'صیغہ' متعہ / محرمیات ' معاشرتی باہمی عمل کے مقصد کو پورا کرتا ہے نہ کہ 'جنسی رشتے' کے لئے ہوتا ہے' یہ ایک مستقل نکاح کے معاہدے کی طرح، مگر ایک جنسی صیغہ / متعہ سے مختلف ہوتا ہے۔ غیر جنسی افسانوی صیغہ / متعہ، اکثر کھلے عام تسلیم کیا جاتا ہے، خاندانوں میں یک جہتی پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، ان کے ارکان کو عظیم تر چمک کا مظاہرہ کرنے کا موقع دیتا ہے اور ناپید شرکت داری، کو کم کرتا ہے۔ صیغہ / متعہ کی یہ صورت، زیادہ روایت پسند ایرانیوں کے درمیان وسیع طور پر کیا جاتا رہا ہے۔ اسے جنسی صیغہ / متعہ کی طرح اخلاقی سطح پر رسوا کن اور ثقافتی سطح پر کم تر نہیں سمجھا جاتا۔ بہت سے ایرانی یہ سمجھتے ہیں کہ جنسی اور غیر جنسی صیغہ / متعہ (عارضی نکاح) کی دو نمایاں صورتیں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ غیر جنسی صیغہ / متعہ، اس کی محض ایک ذیلی قسم ہے جسے میں (مصنفہ) نے جنسی صیغہ / متعہ کہا ہے۔

ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ میں 'پائے جانے والے فطری ایہام کو، اس حقیقت سے ترتیب وار مرکب کیا جاسکتا ہے کہ عورت غیر جنسی شوق کو مسترد کر سکتی ہے۔' -Tusi 1964۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ معاہدہ (غیر جنسی) دو بانٹوں کے درمیان طے پایا تھا اگر کسی وقت وہ (جنسی) خواہش محسوس کر کے اپنا ذہن بدل دیتی ہے تو وہ اپنے غیر جنسی صیغہ / متعہ کو، جنسی صیغہ / متعہ میں تبدیل کر سکتی ہے اسے جو کچھ کرنا ہے، صرف یہ کہ اپنی خواہش کو عمل آشنا کرنا ہے، دوسری طرف، ایک غیر جنسی قرمت کی شرط سے متفق ہونے کے بعد، مردوں کو ہم آہنگی کی وہی / یکساں رعایت و سہولت نہیں دی جاتی، حالانکہ بلاشبہ، انہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ جب چاہیں اس رشتے کو ختم کر دیں۔ کسی کے 'حق انتخاب' کے اختیار کے لئے کسی تقریب یا طریق

عمل کی ضرورت نہیں - Tusi 1964; Khomeini 1977, P#2423; see also Murata 1974, 54. - بہر حال ثقافتی اعتبار سے 'صیغہ محرمیات' ایک ایسی اصطلاح ہے جو جنسی مباشرت کے بغیر رشتے کا اظہار کرتی ہے۔

تجزیاتی مقاصد کے لئے 'صیغہ' اور 'صیغہء محرمیات' کو عارضی نکاح / متعہ کی دو نمایاں صورتوں کی حیثیت سے بیان کیا جاتا ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا چاہئے کہ حقیقت میں وہ دونوں باہمی طور پر 'ایک دوسرے سے علیحدہ' نہیں۔ ان کی حدود قدرے قابل نفرت ہے اور بہت سی صورت حالات ہیں جن میں وہ دونوں 'حد سے باہر' نکل جاتے ہیں۔ ذیل میں ان تنوعات کو بیان کیا جاتا ہے کہ جن کو میں (مصنفہ) 'دستاویزی شکل دینے کے قابل ہوئی ہوں۔

متعہ - صیغہ برائے سہولتِ رفاقت

ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ 'ایک بالغ مرد اور ایک یاد دیا کئی قبل بلوغت عمر کی لڑکی / لڑکیوں کے درمیان کیا جاتا ہے تاکہ بالغ مرد اور لڑکی / لڑکیوں کی ماؤں (یا نانوں / دادیوں) کو ایک دوسرے کا محرم (جائز) بنانے کے مقصد کے لئے کیا جاتا ہے جو متعلقہ فریقین کو آپس کی رفاقت اور معاشرتی عمل میں عظیم ترچک کی مہلت / اجازت دیتا ہے۔

آقا جلیلی نے اپنی بیوی کے مشورے اور مدد سے 'اس خاندان میں' جس کے ساتھ وہ ۱۹۷۸ء میں 'تم میں رہ رہی تھی' اپنے پڑوس میں کئی چھوٹی لڑکیوں کے ساتھ غیر جنسی صیغہ / متعہ کر رکھا تھا۔ یہ تمام نوخیز لڑکیاں قبل بلوغت کی عمر کی تھیں اور متعہ / صیغہ عام طور سے ایک گھنٹے یا اس سے بھی کم مدت کا ہوتا تھا اور اجر دلہن تھوڑی سی قدی یا شیرینی ہوتی تھی۔ یہ تمام تقریب 'بھرپور اور پر شور قہقہوں اور ہنسی مذاق کے ساتھ ہوتی تھی حالانکہ معاہدہء متعہ / صیغہ بذاتِ خود 'اپنے عمل کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے مگر آقا جلیلی اور لڑکیوں کی ماؤں کے درمیان 'قرابت داری' بوجہ نکاح

کے 'مہدھن' سے ہمیشہ قائم رہتی تھی۔ یوں کہنا چاہیے کہ ان کا رشتہ ایک قانونی درجے میں آتا ہے، جو بالکل ایسا ہوتا ہے جو ایک مرد / دلا د اور اس کی ساس (عورت) کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لئے آقا جلیلی، جب بھی ان کے مکانات پر جاتا یا جب کبھی وہ اس کی بیوی سے ملنے اس کے مکان پر آتیں، تو یہ عورتیں اس کے سامنے آنے کے لئے نقاب / چادر کی پابندی نہیں کرتی تھیں اور اس کی موجودگی میں، اپنے چہروں کو پوری طرح نہیں ڈھانپتی تھیں۔ پڑوس میں، ایسے ہی دوسروں کے درمیان، غیر جنسی متعہ / صیغہ معاہدوں کے ذریعہ، فی الواقعہ سارے پڑوس میں، ہر شخص ایک دوسرے کے لئے جائز (محرم) بن جاتا ہے (اس طرح) ایک زیادہ پر سکون اور آرام دہ فضا میں 'باہمی عمل' ہوتا ہے اور اخلاقی یا مذہبی غلط روی کے کسی احساس کے بغیر، سب ایک دوسرے سے میل جول رکھتے ہیں۔

اسی دوران، آقا جلیلی کی بیوی بیہ (۱۹۸۱ء میں بیوہ ہو گئی) نے مجھ (مصنفہ) سے ایک غیر جنسی متعہ / صیغہ، اس کے اور میرے پانچ سالہ بھانجے کے درمیان کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ میرے والد کی موجودگی میں، کسی بے چینی کا احساس نہیں کرنا چاہتی تھی، وہ مجھ سے یہ چاہتی تھی کہ میں اپنے بھانجے کے والدین سے اجازت حاصل کر لوں کیونکہ وہ کم عمر تھا اور اپنے والدین کے ساتھ ریاستہائے متحدہ میں رہتا تھا۔ اس نے اپنی طرف سے مجھے قانونی مختار بنایا۔ جب ایک مرتبہ، میں نے صیغہ / متعہ کرادیا ہوتا تو پھر میرے والد کیہ کے نانا، خسر کا کردار ادا کرتے۔ (طنزیہ انداز میں) ہر چند کہ یہ ایک افسانوی بات ہوتی۔ وہ میرے والد کو ایک عرصے سے جانتی تھی اور ان کے سامنے، اس نے صحیح طور پر، نقاب / چادر کبھی بھی استعمال نہیں کی اور نہ ہی میرے والد نے کبھی یہ پرواہ کی کہ وہ سختی سے عصمت و عفت کے قواعد کی پابندی کرتی ہے یا نہیں۔ بہر حال، وہ صیغہ / متعہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے اپنے دل کی گہرائیوں میں، یہ پریشانی تھی کہ ایک گناہ کی مرتکب ہو رہی تھی اور ایک غیر جنسی متعہ / صیغہ کے ذریعہ نے نہ صرف، اس کی آدھ کھلی نقاب / چادر رکھنے کی عادت کو جائز کیا بلکہ اسے اخلاقی معقولیت کے ساتھ عمل کرنے کی ایک 'مذہبی' قانونی بنیاد، بھی فراہم کی۔

اس کے علاوہ اب اس نے اپنے پڑوسیوں کے لئے ایک اچھی وضاحت حاصل کر لی تھی جو میرے والد کے 'میرے ساتھ بار بار قم جانے کی بات متجسس ہو گئے تھے۔

متعہ - صیغہ : سفر میں جگہ اور شرکت اخراجات کے لئے

ایک شخص نقاب / چادر کے بوجھ کو کم کرنے اور سفری رفقاء کے سامنے پردے کو نظر انداز کرنے کی خاطر ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر سکتا ہے ان رفقاء کے سامنے جو ہم خون رشتہ یا قرابت داری 'نوجہ شادی' کے اجازت شدہ درجے سے باہر واقع ہوئے ہیں۔ یہ ایک عورت کے لئے بے آramی ہوگی کہ جب بھی وہ ایک نامحرم مسافر کے سامنے آئے تو وہ غلٹ میں ایک طرف ہٹے اور ہر بار نقاب / چادر کو درست کرے۔ قانونی حدود پر پل کار استہانے اخلاقی معقولیت کو برقرار رکھنے اور اخلاقی کشمکش کو طے کرنے کے لئے ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد ایک عورت اپنی نقاب / چادر کو ڈھیلا کر سکتی ہے اور مسافر اس کی طرف آسکتے ہیں جگہ لے سکتے ہیں اور اس لئے اسی طرح اخراجات بھی لوا کرتے ہیں۔

محترم اور محترمہ کشنی ۱۹۵۷ء میں عراق کے ایک طویل سفر پر جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ ان کے دو نو عمر بچے اور محترمہ کشنی کی بیوہ چچی (ان کے والد کے بھائی کی زوجہ) ان کے ساتھ تھے۔ مذہبی اعتبار سے چچی اور محترمہ کشنی کے درمیان ایک ممنوعہ درجہ بندی میں رشتہ تھا اور اس لئے ساتھ خاتون کے لئے محترمہ کشنی کے سامنے نقاب / چادر کی پابندی ضروری تھی۔ جب تک یہ خاندان قواعد کو فریب دینے کا راستہ تلاش نہ کرے ان کا سفر نہ صرف بے آramی میں ہو گا بلکہ اخراجات بھی زیادہ ہوں گے یا انہیں ہر قیام گاہ (موتل) میں دو کمرے محفوظ (ریزرو) کرانے ہوں گے۔ غیر جنسی صیغہ / متعہ بذات خود آرام فراہم کرتا ہے اور بامعنی ثقافتی حل بھی پیش کرتا ہے یہ چچی کو نقاب / چادر ہٹانے کی مہلت فراہم کرے گا اور وہ کاشف کے اہل خانہ کے ساتھ جگہ اور اخراجات میں شرکت کر سکے گی کسی قسم کا تامل کیے بغیر انہوں

نے چچی اور محترم و محترمہ کشتی کے دو سالہ فرزند کے درمیان، ایک گھنٹے کا غیر جنسی صیغہ / متعہ کیا۔ ایسا کرنے کے بعد چچی، محترم اور محترمہ کشتی کی افسانوی مہو، بن گئی!

ایک دوسرا واقعہ دیکھئے۔ جب تقریباً تیس برس قبل، زرین کے شوہر کا انتقال ہوا تو اپنے شوہر کی وصیت کی وجہ سے، وہ اس کی میت کو کربلا، عراق لے جانے اور اسے شیعوں کے تیسرے امام حسینؑ کی زیارت گاہ میں دفن کرنے کی پابند تھی جیسا کہ (ان دونوں) عراق تک کا آزادانہ سفر روز بروز دُشوار تر ہوتا جا رہا تھا، تب زرین کے خاندان نے ایک بااثر اور دولتمند حاجی کی نیک نامی goodwill کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا جو زرین کے شوہر کا دوست تھا، اس نے زرین اور اس کی شادی شدہ بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کو عراق، ساتھ لے چلنے کی پیش کش کی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ حاجی، ان دونوں میں سے کسی کے لئے بھی، 'محرم'، راجاز نہیں تھا۔ اس لئے اس نے اپنے اور زرین کے درمیان، تین ماہ کے لئے ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کا اہتمام کیا۔ یہ مدت زیادہ سے زیادہ، سفر کی مدت کے برابر تھی، اس طرح سے وہ مال اور بیٹی دونوں کے لئے محرم / راجاز ہو گیا۔

فنی اعتبار سے، زرین کو اپنے شوہر کی موت پر، چار ماہ کی عدت رکھنا تھی اور اس لئے، وہ اس مدت میں دوبارہ شادی نہیں کر سکتی تھی۔ ثقافتی اعتبار سے بھی، ایک عورت، یہ سوچ بھی نہیں سکتی کہ وہ سوگ کی حالت میں خود کو ایک نئے رشتے میں مبتلا کر دے۔ بہر حال، غیر جنسی صیغہ / متعہ نے قانونی اور ثقافتی دونوں رکاوٹوں کو دور کر دیا اور زرین کو اس قابل کر دیا کہ وہ اپنے شوہر کی عراق میں تدفین کا موزوں انتظام کر سکے۔ (۱۶)۔ بااثر حاجی نے، جو اپنے تجارتی مقاصد کے لئے پہلے ہی ایک پاسپورٹ رکھتا تھا، سخت نقاب / چادر والی زرین کو اپنی حقیقی بیوی کی حیثیت سے اسمگل کر دیا اور ان دونوں نے مل کر، نقش کو عراق ٹرانسپورٹ کیا اور تیسرے امامؑ کے روضے میں دفن کر دیا۔ اگرچہ تین ماہ کے بعد، زرین کا حاجی سے صیغہ / متعہ ختم ہو گیا مگر عارضی نکاح / شادی کی وجہ سے قائم رشتہ، جو اس کے اور زرین کی بیٹی کے درمیان تھا، غیر متغیر ہی رہا۔ اگر زرین اور چچی (ساتھ معاملے میں)، اب بھی شادی شدہ ہوتیں تو وہ کسی کے

ساتھ ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ نہیں کر سکتی تھیں۔ عمر کے فرق یا ایک غیر جنسی رشتے کے لئے ایک واضح معاہدے کا لحاظ کیئے بغیر یہ ممکن نہیں تھا۔

ایک بالغ مرد اور ایک شادی شدہ عورت کے درمیان شاید ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کی ممانعت کو سمجھنا مشکل نہیں ہے لیکن ایک شادی شدہ عورت اور دو سالہ لڑکے کے درمیان صیغہ / متعہ کی بہت کیا کہا جائے؟ (۱۷)۔ ایک معاملہ میں ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کے رشتے میں کیا شے ممکنہ طور پر اندیشہ پیدا کر سکے گی جہاں پر ظاہر اذکورہ وراثت کے درمیان ایک کم سخت رفاقت کے لئے تمام تر رشتہ بعض جائز درجہ یوں سے مشروط ہو؟

ایک جانبدار نہ جواب، غیر جنسی صیغہ / متعہ کی دوگر فکلی کی نوعیت میں موجود ہے، (یہ کہ) جو عورت کے تغیر قلب کے لمحے کے وقت ایک جنسی صیغہ / متعہ میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ شاید یہ اس لئے ہے کہ بعض غیر جنسی صیغوں / حصوں میں زن و شو کے درمیان عمر کا فرق ارادہ اتنا بڑا دیا جاتا ہے اور اگر ناممکن نہیں ہے تو ایک جنسی رشتے کی کسی پیچیدگی کو بے معنی ظاہر کرنے کے مترادف ضرور ہے۔ بہر حال نہایت اہم بات یہ ہے کہ نکاح / شادی کے معاہدے کی صورت میں اور اسلام کے نزدیک عورتوں کے لئے، کثیر شوہری شادیوں کی ممانعت میں اس کا جواب موجود ہے۔ معاہدے کی منطق میں یہ بات مفسر ہے کہ ایک شادی شدہ عورت اپنے شوہر کی ایک منفرد بلا شرکت غیر ایک 'جائیداد' ہوتی ہے۔ اس لئے ان افسانوی اور علامتی رشتوں کے مدد حنوں کو جائز نہ ماننے کے لئے مستقل نکاح / شادی کے خطوط کی متاحت کرتے ہوئے، غیر جنسی صیغہ / متعہ کے متعلق قواعد کو ڈھالا گیا ہے۔ ایک شادی شدہ عورت سے ایک افسانوی غیر جنسی صیغہ / متعہ کو اس لئے خطرہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ علامتی اعتبار سے یہ بیوی پر شوہر کے حق ملکیت اور منفرد بلا شرکت غیر کی بنیاد پر بیوی کی حیثیت سے بیوی کے فرائض سے انحراف ہے اور اس معاملہ میں اس کے بیچ کی خالصیت کے لئے بھی ایک خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

فیصلہ کرنے کی سہولت کے لئے صیغہ / متعہ

ایک نیم خفیہ تنظیم 'بیاد ازدواج' 'Marriage Foundation' پہلوی حکمرانی کے آخری چند برسوں کے دوران 'جنوبی تہران' میں 'ایک چھوٹے سے دفتر سے اپنے امور انجام دے رہی تھی۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے عوامی بن چکی ہے اور شمالی تہران میں 'سرکاری طور سے ضبط شدہ ایک عمارت میں کام کر رہی ہے' اس کے فرائض اب بڑھ چکے ہیں 'عملہ بہتر ہے اور یہ عمدہ طور پر ایک منظم ادارہ ہے ایسا جیسے مغرب میں 'تاریخ دلانے والی ایجنسیاں' ہوتی ہیں اور یہ موزوں 'خواہشمند مردوں اور عورتوں کو رشتہ ازدواج میں لانے کے لئے کام کرتی ہیں۔

تم میں 'میرے ایک اطلاع دہندہ' ملائیس نے کہا کہ یہ ادارہ ۱۹۷۹ء میں پہلوی حکمرانی کے تحتہ الٹنے سے کچھ عرصے قبل 'دونوں اقسام کی شادیوں (مستقل اور عارضی نکاح) کے انتظامات کرتی رہی تھی۔ اس نے مجھے اس کا تہران میں 'موجودہ پتہ بھی دیا۔ ادارہ 'بیاد ازدواج' دوسروں سے علیحدہ ہے 'اس میں مرد و عورت کے لئے مختلف شعبے کام کرتے ہیں۔ عورتوں کا شعبہ 'عمارت کے پچھلے حصے میں' ایک چھوٹا اور تاریک کمرہ ہے لیکن مرد 'درخواست گزاروں کے لئے جو حصہ وقف کیا گیا ہے' وہ بڑا ہے 'مشاہدہ ہے اور خوبصورتی سے مزین کیا گیا ہے' اور سب سے بڑھ کر یہ کہ 'اس حصے میں بیٹھنے والے دھوپ کی مہربان مقدار کا لطف اٹھاتے ہیں۔

عدم تعاون اور فضولیات سے پاک 'جامع شخصیت کے دو آدمی انچارج تھے' جیسے ہی انہیں یہ معلوم ہوا کہ میرا (مصنفہ کا) مقصد 'ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانا نہیں تھا' وہ صیغہ / متعہ نکاحوں کے متعلق 'اپنے انتظامات کی خصوصیات پر' صراحت کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے رضامند نہیں تھے لیکن انہوں نے مجھے ایسی شادیوں کے سماجی اور مذہبی فائدے یاد دلانے میں کوئی تاخیر نہیں کی۔ ان میں سے ایک آدمی نے آخری طور پر کہا: عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ مرد 'متعہ / عارضی نکاحوں کو طے کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پھر انہوں نے مجھے ان واضح درخواستوں میں سے ایک

درخواست کو دیکھنے کی اجازت دی لیکن مجھے اسے اپنے پاس رکھنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے غیر جنسی صیغہ / متعہ طے کرانے کا اعتراف بھی کیا۔ حقیقت میں یہ ایک 'طریق عمل' قرطاس پر چھپا ہوا تھا جسے بلین بورڈ پر پن سے چسپاں کر دیا گیا تھا اور بورڈ داخلے پر لٹکا ہوا تھا اور عمارت / دفتر کے ہال کی طرف لے جاتا تھا جو مردانہ اور زنانہ حصوں کو الگ کرتا تھا۔

جب ادارہ 'ازدواج بیاہ' کے توسط سے ایک 'انتخاب' مکمل ہو جاتا ہے تب خوش نصیب جوڑے کے درمیان ایک ملاقات کرائی جاتی ہے چونکہ نقاب / چادر کے تقاضوں کے تحت ایک مرد کے لئے 'اپنی' ہونے والی دلہن کی شکل و صورت دیکھنے کی ممانعت ہے (۱۸)۔ ایک جوڑے کو فیصلہ کرنے کی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے -- بہت زیادہ نمائیاں 'مرد کے لئے فیصلہ کرنے کی سہولت' -- ادارہ بیاہ ازدواج کے ارباب اختیار 'اس جوڑے کے درمیان چند گھنٹوں کا ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر دیتے ہیں۔ اس طریقے کی بدولت 'عورت کو اپنی نقاب / چادر سرکانے کا موقع ملتا ہے اور وہ مرد کو اپنے چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کی اجازت دیتی ہے اگر فریقین 'ایک دوسرے میں کشش محسوس نہیں کرتے تو وہ جدا ہو جاتے ہیں اور پھر ایک دوسرے موقع کا انتظار کرتے ہیں اور ان کا غیر جنسی صیغہ / متعہ جلد ہی منسوخ ہو جاتا ہے۔ بہر حال اگر وہ ایک دوسرے سے متفق ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے اپنے اہل خاندان کو نکاح / شادی کے اخراجات پر مذاکرات کرنے اور موزوں انتظامات کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس طرح وہ نکاح کے مذاکرات کے روایتی انداز کی پیروی کرتے ہیں۔ بے شک 'ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ افراد 'مرد اور است' بیاہ ازدواج' کو حوالہ دیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان کے خاندان 'اپنی عزیز لولاد کے لئے ایک موزوں رشتہ حاصل کرنے کے لئے لوارہ بیاہ ازدواج کی امداد حاصل کرتے ہیں۔

عام عقیدے کے مطابق 'ادارہ بیاہ ازدواج کا حلقہ انتخاب' لہذا ائی سطح پر مذہبی مرد اور عورتیں ہوتے ہیں۔ میں (مصنفہ) جتنی دیر وہاں رہی 'فاؤنڈیشن آف والے درخواست گزاروں سے 'اس عقیدے کی صداقت ظاہر ہوتی تھی۔ ادارہ بیاہ

ازدواج کی خدمات استعمال کرنے والے بہت سے درخواست گزار، ایک مستقل رشتے کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان میں وہ چند لوگ بھی ہوتے ہیں جو ایک صیغہ / متعہ (عارضی نکاح) میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

لوارہ عجیاد ازدواج لور اس کی ہم رشتہ تنظیم 'بجیاد شمداء' - Martyrs Foundation نے ایران۔ عراق جنگ سے واپس آنے والے سپاہیوں یا دوسرے سپاہیوں / آدمیوں کی میواؤں کے درمیان، دونوں اقسام کی شادیوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور سہولتیں فراہم کرنے میں شہرت حاصل کر رکھی ہے (۱۹)۔ سال ۸۳-۱۹۸۲ء کے دوران، شہر کاشان میں یہ پالیسی لہانت آمیز تناسب تک پہنچی جو بجیاد شمداء کے سربراہ کے جبری استغنے تک بلند ہوئی۔ ظاہر اس نے کئی صیغہ / متعہ عارضی نکاح، خود اپنے لور جنگ سے میوہ ہونے والی عورتوں کے درمیان کر لئے تھے جبکہ اس کا یہ فرض تھا کہ ان میواؤں کے لئے، اپنے عملے کے افراد یا دوسرے موزوں پارٹنروں کے درمیان دوسری شادیوں کا انتظام کرتا۔

فیصلہ کرنے کی سہولت فراہم کرنے کے طور پر، غیر جنسی صیغہ / متعہ 'لوارہ عجیاد ازدواج' سے ہی منفرد دیکتا نہیں ہے۔ مقبول عام بات یہ ہے کہ زیادہ روایتی ایرانی خاندان، ایک ممکنہ جوڑے کو اختیار کا کچھ درجہ دیتے ہوئے، اپنے پسندیدہ جوڑے کو دیکھ کر فیصلہ کرنے کے لئے ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کو استعمال کرتا ہے، تاہم ایسا کم ہی ہوتا ہے۔

تعاون کے لئے صیغہ - متعہ

بہت زیادہ پیچیدگی لور الجھن میں ڈالنے والے مظاہر میں سے ایک یہ ہے کہ جس نے ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے ذرا پہلے کے برسوں میں گہری تحریک پائی، یہ انداز ہے جس میں بہت سی نوجوان تعلیم یافتہ عورتوں نے رضاکارانہ طور پر، نقاب / چادروں کو اختیار کرتے ہوئے، مغربی برتری لور غلبے کو مسترد کیا ہے۔ اپنی نقابوں / چادروں

(۲۰) کے بچے خود کو محفوظ اور نافرمان ہونے پر بھی 'اپنے معاشرے کی تشکیل نو میں حصہ لینے کی تمنائی تھیں' ان میں سے بہت سی عورتوں نے متعدد انقلابی منصوبوں میں 'مردوں کے شانہ بہانہ' رضاکارانہ طور پر کام کیا، جیسے نام نہاد تعمیر کے لئے جدوجہد کا منصوبہ 'جہاد زندگی'۔ انقلابی کمیٹیوں کے زیر اہتمام اور قریب تر انتظام کی غرض سے 'نوجوان مرد اور عورتوں کو بہت سے اہم اور چھوٹے کاموں میں مدد کرنے کے لئے' بے شمار دیہاتوں میں بھیجا گیا۔ چونکہ ذکور واثاث کے درمیان 'لازمی قریبی رفاقت اور اس کے نتیجے میں' رونما ہونے والے اخلاقی مسائل اسی رفاقت سے دلدستہ ہوتے ہیں 'اس لئے' ان میں سے بہت سے افراد نے یا تو اپنی مرضی سے یا اپنے منتظمین (سپر وائزر +) کی سفارش سے 'اپنے' اپنی ہم جولیوں سے غیر جنسی صیغہ / متعہ کر لیں اور کبھی جنسی صیغہ / متعہ بھی ہو جاتا تھا۔

بے اصولیوں کے پیش نظر 'بہت سی عورتوں نے ظاہری طور پر یہ تسلیم کیا کہ جس طرح نقاب / چادر نے عملی یا علامتی طور پر 'مرد اور عورتوں کے درمیان (ایک معمولی کرکاوٹ پیدا کی ہے) (اور تعاون کرتے ہیں)' اسی طرح وہ دوسرے حالات کے تحت 'اپنے قریبی تعاون اور رفاقت کو سہولت فراہم کر سکتے ہیں۔ نقاب / چادر کو استعمال کرتے ہوئے' وہ عوامی مقامات پر ایک دوسرے کا ہاتھ ہٹانے کے لائق ہو جاتے ہیں جبکہ وہ سرگرمی کے ایک روایتی مردانہ دائرے میں رہا کرتے تھے اور تاریخی اعتبار سے 'اس دائرے میں عورتوں کو کام کرنے سے روکا گیا ہے۔

زیارتوں کا صیغہ - متعہ: بالاسر آقا

مشہد میں صیغہ / متعہ کی ایک رواج شدہ صورت وہ ہے کہ جسے وہاں کے مقامی لوگ خود 'صیغہ بالاسر آقا' کے نام سے پکارتے ہیں، جس کا لغوی معنی ہیں: 'آقا کے سرہانے پر صیغہ / متعہ'۔ شیعوں کے تقدس مآب آٹھویں امام رضا کا حوالہ دیتے ہوئے کیا جاتا ہے، جو مشہد میں دفن ہیں۔

جب دو خاندان ایک جوڑے کی مستقل شادی کے تمام انتظامات مکمل کر لیتے ہیں، تو وہ اس جوڑے کو روضہ امام کی حدود میں، ایک غیر جنسی صینہ / متعہ کرنے کی اجازت دیدیتے ہیں اس سے انہیں امام سے روحانی فیض حاصل ہوتا ہے اور ساتھ ہی انہیں کسی حد تک تمنائی بھی ملتی ہے۔ اس مذہبی رسم کے لئے جوڑے سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ نئے کپڑے پہنیں گے اور اپنے نماسندوں کی معیت میں۔ اکثر خاندان کے قریبی ارکان۔۔۔ اور رشتہ دار، زیارت گاہ کو جاتے ہیں، صرف جوڑا اور اس کے نماسندے، مقبرے میں داخل ہوتے ہیں اور اس علاقے کی طرف بڑھتے ہیں جس طرف کہ امام کا سر مبارک، ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ اندر پہنچنے کے بعد جوڑے کے نماسندے جوڑے / درمیان ایک غیر جنسی صینہ / متعہ کر دیتے ہیں اور پھر اپنے باہر رہ جانے والے رشتہ داروں میں شامل ہونے کے لئے واپس آ جاتے ہیں اور ان کے درمیان مصلحتی اور قدی تقسیم کرتے ہیں۔ خاندانی روایت پر اکتفا کرتے ہوئے، حقیقی نکاح سے قبل، زیارتی صینہ / متعہ چند روز پہلے کر دیا جاتا ہے۔ 'صینہ و بالاسر آقا' کی مدت کے متعلق ایہام کے باوجود، مشہد کے لوگ اسے غیر جنسی صینہ / متعہ کی ایک جائز صورت قرار دیتے ہیں اور نکاح / شادی کی حقیقی تقریب ہونے تک کی مدت کو (غیر جنسی صینہ / متعہ کا طے کردہ وقت سمجھا جاتا ہے۔

محترم اور محترمہ بلبائی، مشہد میں میرے (مصنفہ کے) اطلاع دہندوں نے اپنے نکاح / شادی سے تین دن پہلے ایک زیارتی صینہ / متعہ کیا تھا۔ اس سے انہیں اپنے والدین سے دعائیں ملنے کے ساتھ، کچھ تمنائی بھی میسر آئی اور اپنے بیویوں کی مسلسل اتالیقی / نمکبانی کے بغیر شاپنگ کے لئے جانے کی آزادی ملی، بالخصوص عورتوں کی نمکبان نگاہوں سے نجات ملی۔

یہ غیر جنسی صینہ / متعہ کی ایک نوع ہے جہاں رشتے کے چاروں طرف ایہام اور کشیدگی پائی جاتی ہے لیکن کشیدگی خاص طور سے ایک طویل المدت زیارتی صینہ / متعہ کے معاملہ میں زیر حجاب آ جاتی ہے۔ اس صورت حال میں ایک لڑکے / ایک لڑکی کی نیک نامی کا شدت سے سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ جوڑے کے مرتبہ و مقام کے درستی

ایہام کے نتیجہ کے اعتبار سے، اور اسی طرح لڑکے کی نیک نامی بھی متاثر ہوتی ہے اور زیادتی مینہ / حہ کے ذریعہ خاندان اور کیونٹی کی توقعات نشوونما پاتی ہیں۔ ایک طرف تو جلد۔ ہونے والا شوہر اور بیوی، ایک ندرائے نام ازدواجی رشتے میں منسلک ہو جاتے ہیں لیکن دوسری طرف، روایتی توقعات، حقیقی، عملی نکاح سے پہلے، قریب تر جنسی رشتے کی ممانعت کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے خاندان جو مینہ / حہ کی اس صورت کو کرتے ہیں اکثر اس کی مدت بہت مختصر مقرر کرتے ہیں۔

مینہ - حہ کی نئی تشریحات

عارضی نکاح / حہ کے معاہدے کی بہت سی ندرت آمیز اور عملی تشریحات میں سے بعض کو اسلامی حکومت کے ماہرین قوانین و ضوابط نے آگے بڑھایا ہے انقلاب کے جلد ہی بعد، اسلامی حکومت نے عارضی نکاح / حہ کو حیات نو عطا کرنے کے لئے ایک وسیع تر مضمون کو شروع کیا (حہ اور مینہ کی اصطلاحات سرکاری طور پر کم ہی استعمال کی جاتی ہیں)۔ مقصد یہ تھا کہ اس لولہ (حہ) کی بعض حقیقی ثقافتی تعبیر و مفہیم اور اخلاقی رسوائی کی تطہیر کرنا اور اسے (حہ) کامل طور پر، نئے مظر نامے سے دوبارہ حریف کر لیا جائے۔ اسلامی حکومت نے مینہ / حہ کو عارضی نکاح کی ایک جائز صورت کا دفاع کرنے کی اپنی جمہوری عملی بدل ڈالی۔ اور ایک ترقی پذیر لولہ کی حیثیت سے اور اسلام کے شاندار قوانین میں سے ایک کی حیثیت سے اس (حہ) کی حمایت کی۔ Mutaahhari 1981, 52. بالخصوص جدید معاشرے کی ضروریات کے مطابق موزوں قلم دیا۔ نہایت اہمیت کی بات یہ ہے کہ یہ مقصد، نوجوان بالوں تک پہنچتا ہے جو متوسط عمر کی بلوی کے (مفادات کے) خلاف ہے جو روایتی اعتبار سے، مینہ / حہ بہت کثرت سے کرتے آ رہے ہیں۔ اب سرکاری طور پر، تیار کی ہوئی کیفیت یہ ہے کہ عارضی نکاح / حہ کا تصور، عکس اسلامی کے نہایت اعلیٰ اور دور بینی کے پہلوؤں میں سے ایک ہے جو جمہور انسانی کی فطرت کی اسلامی تفہیم کو ظاہر کرتا ہے۔ عارضی

نکاح / متعہ کا تصور ایسی مختلف صورتوں کے ذریعہ عوام کے درمیان بڑے پیمانے پر پھیلا یا جاتا ہے جیسے مساجد، مذہبی اجتماعات، اسکول، اخبارات، کتب، ریڈیو اور ٹیلی ویژن۔ اسلامی حکومت متعہ کی مقبولیت کے لئے مدارس میں وظائف دے رہی ہے اور آزاد جنسی تعلقات Sex-free کے زوال پذیر، مغربی طریقے پر عوام کو متعہ کی برتری کی تعلیم دے رہی ہے۔

ذیل کی چار اقسام کی بابت مولین، آزمائشی شادی، کو آیت اللہ مطہری Aya tollah Mutahhari 1974, 1981 نے بہترین انداز میں بیان کیا ہے جو پہلوی حکمرانی کے تختہ الٹنے سے قبل کے انتہائی اعلیٰ انقلابی نظریہ سازوں میں سے ایک تھے اور اسی وقت سے اس نظریے کی نہایت گرم جوشی سے وکالت کی جا رہی ہے۔ صیغہ / متعہ کی صورت کے لئے عقلی استدلال اور طریق کار، ایران کے ہائی اسکولوں کی مذہبی نصابی کتب میں شائع کیا جاتا ہے۔ Bahunar 1981, 37-42 اور طلباء کو دسویں گریڈ سے اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دوم: قم میں ایک ملا اطلاع دہندہ نے مجھ سے دوسری قسم (گروپ صیغہ / متعہ) بیان کی اور دوسری دو اقسام (متعہ / صیغہ، کفارہ اور متعہ / صیغہ برائے تعزیر) سے عوام کو آگاہی حاصل ہے جن میں زیادہ تر افواہ سازی اور تنازعہ گیری شامل ہے۔

آزمائشی شادی: ازدواج آزمائشی

پہلوی حکمرانی کے دوران، آیت اللہ مطہری، ایک شدید تنقیدی ذہن کے مالک اور بااثر آیت اللہ حضرت میں سے ایک تھے جنہوں نے عارضی نکاح / متعہ کی بابت ایک مختصر مضمون پر شدید اعتراض کیا جو ۱۹۶۰ء کے عشرے کے بعد کے برسوں کے دوران، ایک ایرانی ہفت روزہ جریدے میں طبع ہوا تھا۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بابت اپنے ایک مضمون میں مطہری یہ استدلال کرتے ہیں:

ہمارے جدید دور میں نمایاں خصوصیت 'فطری سن بلوغت اور معاشرتی پختگی کے درمیان' وقفہء وقت کو طول دینا ہے جب ایک فرد ایک خاندان کو قائم کرنے کا اہل بن جاتا ہے۔ کیا نوجوان عارضی رہبانیت کی ایک مدت سے گزرنے کے لئے تیار ہیں اور خود کو اس وقت تک 'جامد سادگی کے تناؤ کے تحت رکھیں گے کہ جب ایک مستقل شادی کا موقع میسر آئے؟ فرض کرو کہ ایک نوجوان (مفخصی)

عارضی رہبانیت سے گزرنے کے لئے تیار ہے 'کیا فطرت nature خوفناک اور خطرناک نفسیاتی سزاؤں کی تشکیل سے پہلے' الوداع کہنے کے لئے مستعد ہوگی؟ جو جبلی جنسی سرگرمی سے اجتناب (پرہیز) کے نتیجہ میں پائے جاتے ہیں اور جو طب نفس کے ماہرین اب دریافت کر رہے ہیں۔ (بیادی مخرج سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔ مصنفہ)

Mutahhari : translated from 1981, 52-53-- the Re-

searcher.

اس کے بعد انہوں نے تجویز کیا کہ نوجوانوں کے لئے صرف حق انتخاب کھلا ہے (۲۲)۔ یا تو وہ 'جنسی اشتمالیت' Sexual Communism کے زوال پذیر مغربی راستے کی پیروی کریں (اور) اس معاملہ میں ہم نے نوجوان مرد اور نوجوان عورتوں کو ملحد کی آزادی دے رکھی ہے، اور اس طرح سے 'انسانی حقوق کے منشور کی روح کو تسکین دیدی ہے۔' یا پھر وہ 'مقررہ مدت کی شادی' (یعنی متعہ) کے جائز راستے کو قبول کریں اور اس طرح سے 'واوی' جنم میں چھلانگ لگانے کو نظر انداز کریں۔ اس بیان کی مطابقت کی روشنی میں اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا: 'اصول کے تحت یہ ممکن ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت جو مستقل طور پر شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں ایک دوسرے کو اچھی طرح جاننے کا موقع ہی نہیں ملا ہو' ایک تجربے کے طور پر 'ایک مقررہ مدت کے لئے' عارضی طور سے نکاح شادی کر سکتے ہیں۔ اگر وہ ایک دوسرے پر پوری طرح اعتماد رکھتے ہوں اور مطمئن ہوں تو وہ اس عارضی نکاح (شادی) کو مستقل حیثیت دے سکتے ہیں بصورت دیگر وہ ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں۔ Mutah-

hari 1981, see also Bihishti ca. 1980: 331- 32

بلاشبہ، یہ عارضی نکاح (حتمہ) کے لوہے کا ایک ذہانت آمیز مطالعہ ہے۔ اگرچہ ثقافتی اعتبار سے یہ قابل اعتراض ہے، بالخصوص ایرانی معاشرے میں، منظر دو شیزگی کی عملی اور علامتی اہمیت کے پیش نظر قابل اعتراض ہے۔ آیت اللہ مطہری سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے، ڈاکٹر باہنر مرحوم (ایرانی وزیر اعظم ۱۹۸۱ء) اور گل زادہ غفوری (ایرانی مجلس کے ایک نمائندہ) نے، بہر حال، آیت اللہ مطہری کی غیر روایتی سفارشات کو ایک کتاب میں یکجا کرنے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے ایرانی ہائی اسکولوں کے طلباء کے لئے مرتب کی ہے۔ ایرانی معاشرے میں، دو شیزگی کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، انہوں نے ثقافتی اعتبار سے کام و دہن کو زیادہ گوارا تجویز دی ہے جو بہر حال ایک زیادہ مبہم فہم البدل ہے، یہ ایک ایسی تجویز ہے جو حسن عمل کے لئے زیادہ جگہ چھوڑتی ہے، عارضی نکاح (حتمہ) کی یہ صورت، جو جنسی قربت کے ایک مخصوص درجے کی مہلت فراہم کرتی ہے، مباشرت (جنسی اختلاط) کو لازماً شامل نہیں کرتی ہے اس لئے نظری طور پر، اس سے لوجوان کنواری عورتوں کو خطرہ محسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ دونوں مصنفین تجویز کرتے ہیں کہ ایک مرد اور ایک عورت اس قسم کی شادی (میغہ / حتمہ) پر متفق ہو سکتے ہیں تاکہ ان کی جنسی مسرت محدود رہے۔ مثال کے طور پر، یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ جنسی مباشرت نہیں کریں گے اور مرد کو ایسے معاہدے کی شرائط کا احترام کرنا ہے۔ اس لئے، ایسا عارضی نکاح (شادی) جہاں قبل از وقت جنسی مباشرت نہ کرنے پر اتفاق کیا گیا ہو، اس وعدے (معاہدے) کی مدت کے دوران، ایک دلچسپ تجربہ ہو سکتا ہے۔ حقیقت میں، یہ ایک آزمائشی شادی یا ازدواج آزمائش ہو سکتی ہے۔ یہ ممکنہ، آئندہ (ہونے والے) زن و شو کے لئے گمناہ یا قصور کے احساسات کے بغیر، ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے کا راستہ ہو سکتا ہے۔

Bahunar et al 1981, 40; see also Sani'i 1967; Alavi 1974;

Hakim 1971.

دیکھنے کے لئے یہ باقی رہے گا کہ لوجوان مرد اور لوجوان عورتیں، یہاں پیش

کردہ ہدایات کی اعلانیہ یا خفیہ طور پر، کس حد تک پیروی کرتے ہیں۔ بہر حال، اس حقیقت کی بنیاد پر، ایک مثبت جوابی عمل کا استخراج کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی حکومت نے واہستہاہائی اسکولوں کے کتب خاتون سے اپنی ہی کتاب manual کو ذہنوں میں تازہ کیا ہے۔ ۱۹۸۴ء تک، جب میں (مصنفہ) دوبارہ ایران گئی تو مذہبی نصابی کتاب کو ایک نئی کتاب میں تبدیل کیا جا چکا تھا۔ بہر حال، عارضی نکاح / متعہ کا آئیڈیا اب تک نہایت زندہ ہے، بالخصوص ایران۔ عراق جنگ کے دوران ذکر - آبادی کے تیز تر خاتمے اور اس کے نتیجے میں مرد و عورت کے عدم توازن کے سبب سے متعہ / عارضی نکاح کا تصور زندہ ہے (۲۳)۔

حالانکہ، ایک آزمائشی شادی کی صورت کی حیثیت سے صیغہ / متعہ کو مقبول عام بنانے کی کوشش ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد سے رسمی طور پر تسلیم کی گئی ہے۔ ایرانی سیاسی اور مذہبی ڈھانچوں میں، اس اچانک تبدیلی سے پہلے اسے (متعہ کو) 'آزمائشی شادی' کی حیثیت سے سمجھا گیا۔ اعلیٰ ترین مذہبی شخصیات میں سے ایک، حجتہ الاسلام اور ایک کالج پروفیسر، جن کا میں (مصنفہ نے) تہران میں انٹرویو کیا، انہوں نے پہلوی حکمرانی کے آخری چند برسوں میں، متعہ / عارضی شادی کے آئیڈیا کو فروغ دینے میں، اپنے خود کے کردار کو بیان کیا۔ ان کے خیالات ideas باب (۶) میں بیان کیے گئے ہیں۔

گروپ صیغہ - متعہ

ایک برجستہ برتر قدر کے ساتھ گروپ صیغہ / متعہ، ظاہر میں جنسی اور غیر جنسی صیغہ / متعہ کی آمیزش ہے۔ ایک انٹرویو، جو میں نے قم میں ایک ملاطالع دہندہ سے کیا تھا، اس نے صیغہ / متعہ کی اس قسم کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا۔ ایک گروپ صیغہ / متعہ، ایک عورت اور چند ایک مردوں کے درمیان کیا جاسکتا ہے۔ اندازے کے مطابق، یہ سلسلہ وار، لیکن چند گھنٹوں کی درمیانی مدت کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے (۲۴)۔

ملا ایکس کے تہران کے سفروں میں سے ایک سفر (۱۹۸۱ء کے ستمبر میں کسی وقت) ہوا۔ ایک اجتماع میں 'نوجوان آدمیوں کے ایک گروپ سے اس کا سامنا ہوا۔ ان نوجوانوں نے ملا کو چھیڑنا شروع کیا جو شاید اپنے مذہبی لبادے کی وجہ سے 'انہیں اسلامی قانون اور نظریہ حیات کا نمائندہ اور اس موضوع پر ایک باختیار ہستی ہونے کی حیثیت سے نظر آیا۔ انہوں نے دعویٰ کرتے ہوئے 'ملا کو چیلنج کیا کہ اسلام نے انسانی مسرت کو محدود کیا ہے اور اس میں مسرت کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ مثال کے طور پر، کثیر - جنس مخالف کی طرف رجحان (کثیر تعداد مردوں کا ایک عورت کی طرف اور کثیر تعداد عورتوں کا ایک مرد کی طرف رجحان) کے رشتے پر پابندی ہے۔ مثال کے طور پر، چار مرد اور ایک عورت کے درمیان رشتوں کی ممانعت ہے۔

ملا ایکس، مجھ (مصنفہ) پر یہ ثابت کرنے کے خواہشمند تھے کہ اسلام، ہر چیلنج دینے والوں کو، قابل اور اک، معاصرانہ مسئلے کا جواب رکھتا ہے۔ ملانے وضاحت کی: 'میں نے انہیں (ان نوجوانوں کو) بتایا کہ ایک اسلامی ضابطہ کار (فریم ورک) کے درمیان ایسا بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ حقیقت میں 'ایسا' نے کے لئے ایک اسلامی طریقہ موجود ہے۔ 'جیسے وہ ابتدائی مصائب کے لئے مجھے (مصنفہ کو) کوئی بدل پیش کر رہا ہو۔ مجھے (مصنفہ کو) مخاطب کرتے ہوئے اس نے خطیبانہ انداز میں کہا: 'اگر آپ اپنے اعمال کو اسلام کے مطابق، عمل اشتراک کر لیں تو آپ جلد ہی اسلام کو حاصل کر لیں گے۔' اس کے بعد ملا ایکس نے حسب ذیل طریق کار بیان کیا: 'میں نے انہیں بتایا اگر آپ سب میں سے ایک، ایک عورت سے صیغہ / متعہ کرتا ہے اور ایک غیر جنسی قسم (کے صیغہ / متعہ) سے اتفاق کرتا ہے تو پھر آپ اس کی صحبت کا لطف جب تک چاہیں اٹھاتے رہیں (گے)۔ مگر اس دوران، دخول، مباشرت جنسی نہیں ہونی چاہیے، جیسا کہ ایک ایسے معاملہ میں یہ عورت 'عدت' رکھنے کی پابند نہیں ہوتی اور جب صیغہ / متعہ کی مدت ختم ہو جاتی ہے تو وہ فوراً ہی دوبارہ شادی کر سکتی ہے۔ اس کے بعد، دوسرا آدمی اس سے غیر جنسی صیغہ / متعہ کر سکتا ہے اور اس کی صحبت کا لطف اٹھا سکتا ہے، لیکن اس بار پھر جنسی مباشرت نہیں ہونی چاہیے۔ پھر تیسرا اور چوتھا آدمی، اسی

طریقہ کار کو دہرا سکتا ہے۔‘ آخر میں ‘ملانے کہا: میں نے انہیں بتایا کہ آپ اپنے درمیان ایک قرعہ نکالیں۔ کامیاب وہی ہے جو جیت جاتا ہے‘ تب وہ (عارضی) شادی میں ‘اس عورت سے خلوت صحیحہ کر سکتا ہے مگر اس آدمی (مباشرت کرنے والے) کو آخری فرد ہونا چاہئے کیونکہ اس مرتبہ عورت کو دخول / جنسی مباشرت کے بعد عدت رکھنا ہوگی۔‘

اگرچہ صیغہ / متعہ کی اس قسم کی وضاحت ‘شاید رواج کی سب سے زیادہ نادر تشریح ہے حالانکہ صیغہ / متعہ کی یہ صورت ‘متعہ کو برقرار رکھنے کے اسی انداز کی پیروی ہے۔ جب عنوان content کی بر جستگی ‘ایک کم ڈرامائی صورت مگر یکساں صورت حال میں موجود ہوتی ہے‘ تب یافتہ بادی 1974 Yafatabadi ان مرد و عورت ‘قلمی ادار کاروں کو ہدایت کرتا ہے جنہیں پیار و محبت کے مناظر میں ظاہر ہونا پڑتا ہے۔‘ جو اداکار جنسی جہلت کو مشتعل کرتے ہیں ‘انہیں ایک معاہدہ صیغہ / متعہ کرنا چاہئے۔ مصنف (یافتہ بادی) استدلال کرتا ہے کہ ایسا کرنے سے ‘یہ اداکار شروع سے آخر تک ‘قلم کی فلم ہمدی کے دوران ایک دوسرے کے لئے محرم (جائز) ہو سکتے ہیں اور اگر وہ پسند کریں تو دوسرے لوقات میں ‘دوسری باتیں (یعنی جنسی مباشرت) کر سکتے ہیں۔ انہیں یہ حق حاصل ہے اور یہ ناجائز یا غیر قانونی نہیں ہے۔ Yafatabadi 1974, 163.

متعہ - صیغہ ء کفارہ

(زن کاری سے) پاک صاف کرنے ‘پاک سازی‘ کے اولین اقدامات میں سے ایک اقدام کی حیثیت سے ‘مغربی زوال پذیری‘ کے ایران میں ‘انقلابی اسلامی حکومت نے تہران میں ‘سرخ ہستی کے علاقہ ‘شہر نو‘ (علاقہ ء قبحہ گری) میں بلڈوزر چلا کر ‘اسے میدان بنادیا۔ پیشہ ور عورتوں کو گرفتار کیا ‘جیل بھیجا اور اس بدنام علاقے کی بعض عورتوں کو تختہ عدار پر بھی کھینچا۔ بہر حال ‘بہت سی دوسری عورتوں کو حالی اور پاکیزگی (پاک سازی) کے لئے ‘شہلی تہران میں ‘حق سرکار ضبط شدہ ایک بڑی عمارت میں لے

جلایا گیا، اس مفروضے پر کہ مالیاتی ضرورت، صحت فروشی کے پس پردہ مجرم ہے، یہاں ایک مالیاتی مرکز ہے جو (سباغہ) صحت فروش عورتوں کو کمرہ لور کھانا فراہم کرتا ہے لور اس کے بدلہ میں مرکز میں ان سے گھریلو امور مثلاً کپڑوں کی دھلائی، استری، سلائی اور ایسے ہی کاموں کی انجام دہی میں مدد کی توقع رکھتا ہے۔ اجازت کے بغیر، حدود مرکز سے باہر جانے کی ممانعت ہے۔ بہر حال، یہ عورتیں، انقلابی محافظوں کی مستقل نگرانی اور پاسبانی میں رہتی ہیں۔ ان کے لئے یہ امید کی جاتی ہے کہ ان کی حالی و پاکیزگی، پیداواری محنت کے ذریعہ ہو سکے گی۔ ان افراد کی طرف سے بے شمار روپیہ پیسہ آیا جو انقلاب کے ذریعہ پیدا ہونے والے احساسات اور نفسیاتی پاکیزگی کے تحت، انقلابی پروگراموں میں امداد کرنا چاہتے تھے۔ میرے (مصنفہ کے) دو اطلاع دہندوں نے مجھے (مصنفہ کو) راز ظاہر نہ کرنے کی یقین دہانی پر بتایا کہ انہوں نے بوی بوی رقیں بطور عطیہ اس مالیاتی مرکز کے لئے دی ہیں، اس امید پر کہ معاشرہ میں گری ہوئی عورتوں کی زندگی میں تبدیلی برپا ہوگی اور ایک بہتر زندگی کا آغاز ہوگا۔

حالانکہ لازمی کارحالیات کے لئے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ مکمل ہوگی اور (گناہوں کا) کفارہ ادا ہوگا کہ جب ایک عورت کسی انقلابی محافظ یا ایران۔ عراق جنگ سے واپس آنے والے، ایک سپاہی کی صیغہ / متعہ زوجہ بن جائے گی۔ ایک استعارہ کی زبان، جو اگرچہ دقیق نہیں ہے: 'آبِ توبہ / رغن' (توبہ / کفارہ کے ذریعہ دھویا گیا) کے مطابق ہے۔ بہر حال بعض عورتیں، صیغہ طور پر نجات کے لئے اس راستے کو پسند کرتی ہیں۔ بہت سی دوسری عورتوں کو کثرت سے متعہ / صیغہ شادیوں میں دھکیل دیا گیا جو ان کے لئے نہایت ناپسندیدہ تھا۔ عام طور سے یہ صیغہ / متعہ شادیاں، (عارضی لور) مختصر مدت کی ہوتی ہیں اور عورت کی مدت انتظار گزرنے پر، ایسے انتظامات کیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے انقلابی محافظ یا ایک دوسرے واپس آئے ہوئے سپاہی سے ایک دوسری مختصر مدت کا متعہ / صیغہ کر سکیں۔

صیغہ - متعہ برائے تعزیر

جیسے ہی 'نواقم شدہ اسلامی حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان' صریح طور پر دھڑاندی ہو گئی تو حزب اختلاف کی بڑے پیمانے پر 'صفائی' شروع کر دی گئی۔ چونکہ ان گرفتار ہونے والوں اور جیل بکچے جانے والوں میں بہت سے افراد (۱۴ سے ۱۹ سال کی عمر کی) نوخیز لڑکیاں تھیں اور انہیں تختہ عدار پر چڑھانے والے پریشان کن خطرناک صورت حال سے دوچار تھے کہ اگر ان نوجوان لڑکیوں کو کنوار پن کی حالت میں تختہ عدار پر کھینچ دیا گیا تو مذہبی عقائد کے مطابق وہ جنت میں جائیں گی یہ یقین کیا جاتا ہے اس لئے 'پھانسی کے پھندے سے پہلے' ان دو شیرازوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے جیل کے آقاؤں کی صیغہ / متعہ زوجہ بنیں۔

Musavi- Isfahani ca 1985, 199; Women's Commission 1982, 3; Amnesty International 1986.

اسلامی قانون کی مقررہ تعلیم کے مطابق 'ایک معاہدہ نکاح کے جائز ہونے کے لئے دونوں فریقین کی مرضی لازمی ہوتی ہے حالانکہ قانونی اعتبار سے 'پختہ عمر کی کسی شیعہ عورت کو عارضی یا مستقل نکاح / شادی کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا مگر مخصوص حالات میں 'اس شق کو فریب دیا جاسکتا ہے۔ غلام / لونڈی کی ملکیت کے سلسلہ میں 'آقا کو اس کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے 'ایک معاہدہ نکاح کرنے کا حق اور اختیار ہے 'خواہ آقا مرد ہو یا عورت۔ دوسری اقسام 'قیدیوں اور غیر مسلموں / مت پرستوں اور کافروں کی ہے۔ چونکہ جن بہت سی عورتوں کو پھانسی دی گئی 'ان کے خلاف زمین پر گھار / کرپشن 'پھیلائے اور کافر' ہونے کا الزام تھا 'اس لئے انہیں ریاست / اسٹیٹ کی تولیت / وارڈ میں تصور کیا گیا 'اگرچہ انہیں قانونی طور پر 'صیغہ / متعہ (عارضی نکاح) کرنے پر 'مجبور کیا جاسکتا تھا۔ ان نوجوان دو شیرازوں کو حسن و ہازگی سے محروم کرنے کا مقصد صرف یہ نہیں تھا کہ انہیں طبعی اور نفسیاتی طور پر سوا کیا جائے بلکہ انہیں آسمانی جنت میں جانے سے روکنا تھا۔

بحث : گفتگو

میں نے متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے بہت سے طریقوں میں سے چند کو بیان کیا ہے جو ایران کے لوگ سمجھتے ہیں۔ ایران میں روزمرہ زندگی میں وہ طور طریقے جن سے یہ ادارہ عملی طور پر اپنے وظائف انجام دیتا ہے اور وہ مختلف طریقے جو شیعہ اسلامی نظریہء حیات نے اس کی صداقت ثابت کرنے، معیار عقل پر اور اخلاقی اعتبار سے درست ثابت کرنے کے لئے نافذ کیئے اور ان میں شیعہ اسلام میں اکثر متضاد اعمال، عقائد اور تشریحات شامل ہیں۔ شیعہ اسلام میں 'نظریاتی طور پر' متعہ / عارضی نکاح کے قانون کی ظاہری صراحت، اکثر اپنی ساخت اور اپنے معانی میں 'ایہامات پر دو گر مچھیں' ambivalences پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ قانون کی عدم تغیر پذیری کے یقین نے، خلاف قیاس پر معنی ایہامات کی ایک متحرک اور زندگی آمیز دنیا کی حرکت کا آغاز کیا ہے جو تاریخی طور پر ابھر کر آئی ہے اور وہ ایک طرف بہت سے ایرانیوں کو نظریاتی عقائد کے بے ترتیب، قطعہ آراضی میں سے اپنا راستہ بنانے کے قابل بناتی ہے اور دوسری طرف، روزمرہ زندگی کے ٹھوس حقائق سے نبرد آزما ہونے کے لائق بناتی ہے۔ ایسے مذہب میں وہ قانون کی پابندی کے عہد کار جتان رکھتے ہیں اور قانون کے مندرجات پر برجستہ عمل کرتے ہیں۔ جب تک لوگ صورت form کو مدد قرار رکھتے ہیں یا ایسا کرنے کا تاثر دیتے ہیں، تو وہ اسالیب عمل کے ایک وسیع سلسلے کے جائز ہونے کی سند دیتے ہیں، وہ اس طرح، مذہبی رہبر ادارے، متعہ / عارضی نکاح کی مخالفانہ تشریحات کے لئے، اپنے دلائل کو ان ہی مقررہ مذہبی حدود کے اندر رہتے ہوئے بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی قانون کے دراشتی ایہامات میں مفید اضافے کرتے ہیں۔

شیعہ / متعہ کی مختلف اقسام کو بیان کرتے ہوئے، میرے (مصنفہ کے) سامنے چار مقاصد تھے۔ اول، میں (مصنفہ) نے ہم عصر شیعہ - ایرانی ثقافت میں تصور نکاح کی پیچیدگی کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس سیاق و سباق میں نکاح / شادی بذات خود، قابل نفرت عالمی انتسابات کے درمیان خوشی مستعار نہیں دیتا ہے۔ مثال

کے طور پر، چوں کی حلال زادگی، بہر حال یہ اس ادارے کے ساتھ، کہیں بھی بعض خصوصیات میں شریک رہتا ہے۔ اس کی ظاہری نظریاتی و قانونی شدت اور سخت گیری کے باوجود، اس (نکاح) کی صورت form مواد اور معانی کے متعلق مرد اور عورتیں مستقل تبادلہ خیال اور گفتگو کرتے رہتے ہیں اور اس کی نئی تشریحات کرتے رہتے ہیں اور صحت مخالف کے ارکان کے ساتھ، عملی یا علامتی رشتے قائم کرنے کے معاشرتی اور اخلاقی اعتبار سے، قابل قبول ذرائع تلاش کر لیتے ہیں حالانکہ صیغہ / متعہ کا سرکاری طور پر بیان کردہ مقصد اس وقت یہی ہے کہ ایک متحرک، کثیر معنویت کا معاشرتی ادارہ ابھر رہا ہے۔ قیاساً جس نے جامد اور ناقابل تغیر حدود کے اندر پلک کی گنجائش رکھی ہے۔ اس کی تنوعات، مسلسل کشادگاریں اور اس کی تعریف، مستقل طور پر، ماہرین کے ذریعہ تبدیل ہوتی رہتی ہے جو اس (متعہ) کے قواعد و ضوابط کی تشریح، ان لوگوں کی طرح کرتے ہیں جو اس کو استعمال کرتے ہیں۔

یہ امر اس حقیقت سے آشکار کیا گیا ہے کہ شیعہ عالمی نقطہ نگاہ میں، جنس برائے مسرت، --- مردانہ جنسی مسرت --- ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن اصناف (مرد و عورت) کے درمیان، اخلاقیات اور مسلمہ ضابطے کے مطابق، تعلقات صرف اس وقت ممکن ہوتے ہیں کہ اگر انہیں قرمت و ہم نسبی یا نکاح سے قائم رشتے کے بعض مقررہ درجات کی حد تک، محدود رکھا جائے۔ اس طرح سے صیغہ / متعہ کی نہایت اہم اور ثقافتی معنی آمیزی، اس کی جنسی اور غیر جنسی دونوں صورتوں میں، کہ یہ 'نکاح' Marriage کی حیثیت سے، ذکر و اثاث (مرد و عورت) کے بہت سے متنوع رشتوں کی طرح ہے تاکہ وہ جنسی دوری segregation کی حدود کو قانونی طور سے پار کر سکیں اور وہ اخلاقی الجھن، قصور و خطا اور نقاب / چادر کی حقیقی یا علامتی رکاوٹوں کی بارہا زحماتوں سے، آزادانہ طور پر، ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت کر سکیں۔

میں (مصنفہ) نے ایران میں، مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کی مثالی اثر انگیز قوت کی اہمیت بیان کرنے کی جستجو کی ہے اور ذکر و اثاث کی روزمرہ سرگرمیوں کی تشکیل پذیری اور مقاصد کی از سر نو ترتیب کی اہمیت کو میان کیا ہے۔ عارضی نکاح

رہنہ کی صورت میں پائے جانے والے اہمات اور معانی کی کثرت جو یہ (متنہ) دوسروں تک پہنچاتا ہے جو زندگی کے ہر شعبے کے افراد کے لئے یہ ممکن بناتا ہے کہ وہ اس (متنہ) ادارے کی مقدار معلوم (کامل) سلیقے سے برتتے ہیں اور اس دوران وہ قانونی اور مذہبی متعینہ حدود کے درمیان بھی رہتے ہیں۔ وہ بعض ثقافتی تصورات Cultural Ideals کے مطابق اپنے ظاہر رویے کو تبدیل کر لیتے ہیں اور اس دوران وہ ان ہی تصورات سے کندہ کر لیتے ہیں۔

حریہ کہ میں نے یہ مظاہرہ کرنے کی جستجو اور سعی کی ہے کہ نقاب چادر کی پابندیوں کے ساتھ اور اصناف (مرد و عورت) کی دوری کے قانون کی ظاہری ٹھوس (بے لک) حالت کے بلوجود خود ایرانیوں کے نقطہ نگاہ سے جائزہ لینے کی صورت میں ایسے چند نصاب میں جو اگرچہ علامتی طور پر، معنی آفریں اور معنی آمیز ہوتے ہیں اور غیر حقیر اور غیر متبدل ہونے سے بہت دور ہوتے ہیں اس کے بل وصف وہ (پند و نصاب) بیان کردہ عقیدے کے برعکس ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب مسلم معاشروں کے عظیم تر حوالوں کے درمیان دیکھا جائے تو یہ پابندیاں، حقائق و حالات کے معانی کو پر اثر بناتی ہیں۔ جب اس سلسلہ میں سبب سے نتیجے کی طرف استدلال کیا جاتا ہے جس سے مشرق وسطیٰ کی اقوام اور ثقافتوں کی زندگی اور رویوں کا تعین کرنے میں ایک مفروضہ قائم ہوتا ہے جو مشرق وسطیٰ میں نقاب چادر کے اوپرے اور جنسی دوری کے رجحان کے تصور کو جامہ حقیقت عطا کرتا ہے اور یہ (نتیجہ) اس علاقے میں مرد و عورت کے رشتوں کے بھوے ہوئے اور دنیوی اقوال (پند و نصاب) کی طرف لازماً رہبری کرتے ہیں۔ دوسری طرف، کیونکہ ان (مسلم) معاشروں میں جب بعض عورتیں زیادہ دیر تک نقاب چادر زیب تن نہیں کرتیں تو اس کے لازمی معنی یہ نہیں ہوتے کہ نقاب چادر (پردہ) کی اہمیت اور حسن ترتیب کو فراموش کر دیا گیا ہے جیسا کہ ایران میں ہے جیسے مشرق وسطیٰ کے ممالک کی طرح ذکور و اناث کے رشتوں پر تبصرہ کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ ہم تصور سازی کی زبانوں Conceptual Languages کی دریافت کریں کہ جن کے ذریعہ ذکور و اناث کے اختلافات اور امتیازات کو تسلیم کیا جاتا ہے اور جو ایک ثقافتی متعینہ معاشرتی حوالے میں واقع ہوتے

ہیں، جیسا کہ میں (مصنفہ) نے یہ ٹکٹ کرنے کی کوشش کی ہے کہ نکاح / شادی کے معاہدے ایک ایسی زبان تصور سازی فراہم کرتے ہیں۔

آخر میں یہ دیکھنا باقی رہ جاتا ہے کہ اسلامی حکومت کے رجحان میں حالیہ تبدیلیوں کے نتائج کیا رہے ہیں، مثلاً یہ کہ جنسیت Sexuality اصناف (مرد و عورت) کی باہمی شراکت و رفاقت، اور صیغہ / متہ (بالخصوص نوجوانوں کے لئے ایک آزمائشی نکاح / شادی کی ایک صورت form کی حیثیت سے حمایت کے ساتھ) ایسے لوگوں کے لئے ہیں جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو چکے ہیں اور عارضی نکاح / متہ کے تصور اور استعمالات سے (غولی) آگاہ ہیں۔

مختصر تشریحات

۴۔ ایہام کی قوت

متہ: عارضی نکاح کے مرکزی موضوع کی بابت ثاقفی درجہ جنگی

(۱) نام نہاد دودھ / خون شریک رشتہ داری، محرم / نامحرم رشتوں کو پیدا کرنے کا ایک دوسرا قانونی اور ثاقفی ذریعہ ہے تاہم یہ صرف اس باب کی وسعت کے باہر

ہے۔ See Hill S1, 458- 72; Khomeini 1977, PP 2484- 97.

(۲) کو یکھو باب ۳ میں نوٹ ۲۰۔

(۳) حالانکہ حدیث میں مخصوص و مقرر نہیں کیا گیا ہے، یہ مفہوم لیا گیا

ہے کہ یہ عورتیں شادی شدہ نہیں تھیں۔

(۴) یہ دو قاجر بادشاہ اپنے حرم میں مستقل اور عارضی نکاحوں کی کثرت

تھیں کے لئے خاص طور سے مشہور۔۔۔ یا بدنام۔۔۔ ہیں۔ فتح علی اور نصیر الدین کی بیویوں کی ایک جزوی فہرست میں، آزلو نے ۱۶۰ اور ۳۴۔ اسلام علی الترتیب درج کئے ہیں۔ Azad 1983, 393- 400۔ تاہم نصیر الدین کی بیٹی، تاج السلطنہ کا دعویٰ

ہے کہ اس کے باپ کی تقریباً ۸۰ بیویاں مستقل عارضی اور لونڈیاں تھیں۔

Azad: 1983, 14.

(۵) موریر Morier نے حاجی بلبا کا جو بیان لکھا ہے، جو شاید ایک پیشہ ور جوڑا ملانے والے Match-maker کا ایک مضحکہ خیز خاکہ ہے، یہاں حوالے کے لئے بر محل دیا جاتا ہے، ایک نو آمدہ شخص کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ حاکم کی بیوہ، تین میں سب سے زیادہ موٹی تھی اور اس لئے میں (حاجی بلبا) نے کسی جھجک کے بغیر، اس کو عثمان کے لئے تجویز کیا جس نے فوراً ہی میری پیش کش کو اہمیت دی۔ اس عورت کے مزاج کی درشتی کو نرم کرنے میں، اس کی دو لہروں کو ملانے میں اور اس عورت کے ایک عام بیان کا اظہار کرنے میں، اسے عثمان کے مذاق کے مطابق قرار دیا اور اس کے پسندیدہ دولہا کو اس کے لئے ایک اچھی اور پسندیدہ زوجہ دینے میں کامیاب ہوا۔

(۶) سر آرٹھڈ ولسن Sir Arnold Wilson مذکورہ عورت کا مذہبی پس منظر مختص نہیں کرتا ہے۔ قانونی طور پر، شیعہ عورتوں کو غیر مسلم مردوں سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے خواہ یہ عارضی نکاح (متحدہ) ہو یا مستقل نکاح (شادی)۔

(۷) Love and Marriage in Persia / فارس میں محبت اور شادی (۱۸۶۲ء) میں عارضی نکاح کی بابت مطلع کرتے ہوئے، ایک گناہ معصف دعویٰ کرتا ہے کہ ایک مختصر مدت کے لئے کرایہ / لیز پر ایک عورت کو حاصل کرنا عام ہے۔ یہاں تک کہ فارس میں رہنے والے عیسائیوں میں بھی یہ عام رواج ہے، اور یہ کہ ایک آرمینی خاتون کی توسط قیمت / صلہ دس پندرہ تھمن (سکہ) تک ہے، دریاں حالیہ، فارس کی خواتین کا صلہ، زیادہ سے زیادہ چالیس تھمن (سکے) ہیں (صفحہ ۴۸۹) مگر وہ یہ نہیں بتاتا ہے کہ وہاں اس قسم کا فرق کیوں تھا؟

(۸) ایک دوسرے شخص کی طرف سے ایک نکاح / شادی کا انتظام کرنا، اس مرد و عورت کے علم میں لائے بغیر، 'عذر فضولی' کے نام سے مشہور ہے تاہم علماء کے درمیان رائے کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء کا استدلال ہے کہ ایک ایسے

معاملہ میں معاہدہ درست ہے لیکن غلط سمجھ / دخول اس مرد / عورت کی مرضی پر
مختصر ہوتا ہے، See Hilli SI, 451; Lama'ih 96-97; Khomaiini 1977.

P#2373-74

(۹) حاجی (مونث: حاجیہ) ایک شرف یافتہ لقب بن لوگوں کے لئے ہے جو
مقدس شہر مکہ سے حج کی تکمیل کر کے آئے ہیں۔ ایران میں یہ اصطلاح (حاجی /
حاجیہ) اتفاقیہ طور پر 'مناسب دولت کے مالک بوڑھے یا متوسط عمر کے شخص کا حوالہ
دینے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کی انگریزی میں ڈھلی ہوئی شکل Hajji (جی) ہے
(۱۰) یہ واقعہ پہلوی عہد میں ہوا تھا جب کہ ۱۹۶۷ء کا قانون تحفظ
خاندان Family Protection Law, 1967 نافذ العمل تھا۔ قانون یہ عہد (اقرار)
حاصل کرتا تھا کہ اگر کسی شخص نے اپنی پہلی زوجہ کے بغیر دوسری زوجہ کر لی تو اس
شخص اور متعلقہ افسر عدالت کو 'جس نے یہ نکاح پڑھ لیا' دو سال تک کے لئے جیل بھیج دیا
جائے گا۔

(۱۱) اقوام متحدہ کی ۱۹۸۶ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق 'دیہی اور
شہری ایرانیوں کے لئے پہلی شادی کی اوسط عمر ۱۶ء اور ۱۶ء ۱۶ء علی الترتیب ہے۔
باخواندہ عورتوں کی قومی اوسط عمر ۱۶ء ۱۶ء ہے اور خواندہ افراد کی اوسط عمر ۱۷ء ۱۷ء ہے۔
تاہم کالج کی ڈگری رکھنے والی خواتین کی اوسط عمر ۲۲ء ۲۲ء ہے۔ Kayhan 1987,

141: 12.

(۱۲) اس موضوع خیال کی ایک ڈرامائی پیش کش کے لئے دیکھئے۔

See Kupper 1970.

(۱۳) 'بھائی-بھن' کے درمیان جنسی مباشرت کے معاملہ کے سلسلہ میں

دیکھئے: جریدہ زن و مرد '۱۹۸۷ء۔ See Zan-i Ruz 1987, 1104: 14-15, 45.

(۱۴) شیعہ قانون وراثت کے مطابق 'عارضی نکاح' متعہ سے پیدا ہونے

والے بچے 'مستقل نکاح والے بچوں کے برابر حق رکھتے ہیں۔

(۱۵) خطیب شہیدی Khatib- Shahidi (۱۹۸۱ء) نے اس اصطلاح کا

ترجمہ 'سہولت کی شادی' marriage of convenience کیا ہے۔ حالانکہ ایسے ادارے میں ایک ایسے اہتمام کی معنویت پوشیدہ ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اصطلاح 'قانونی رفاقت' معاہدے کے مقصد سے قریب تر ہے۔ ایک مضمون 'جو جریدہ ira- nian Studies 19 (1986): 23- 54 (ایرانی مطالعات ۱۹۸۶ء) میں شائع ہوا تھا' (اس میں) میں (مضنفہ) نے اس اصطلاح کو 'جائزہ واقفیت دے' تکلفی سے ترجمہ کیا تھا۔ اس وقت سے 'میں نے اگرچہ اپنی تشریح پر نظر ثانی کر لی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ دو متذکرہ تراجم کے مقابلہ میں 'قانونی رفاقت' ایک بہتر تشریح ہے۔

(۱۶) میں (مضنفہ) اس امر کی صداقت کی جانچ پڑتال نہیں کر سکی کہ ایک عورت جو (اپنے شوہر کی موت واقع ہونے پر) عدت پوری کر رہی ہے اسے ایک 'غیر جنسی صیغہ' متعہ کرنے کی قانونی اجازت حاصل ہے یا نہیں؟ جوابات یہاں یقینی ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ زرین نے ایک غیر جنسی صیغہ 'متعہ' کا اہتمام کیا اور یہ کہ اس کے کسی بھی آشنائے غیر موزوں نہیں سمجھا۔ میں (مضنفہ) یہاں جس نکتے پر زور دینا چاہتی ہوں 'یہ جلد ہی' از خود ایک رواج کی راہ ہموار کر دیتا ہے جو بے حد مختلف حالات کی نشان دہی کرتا ہے مگر ثقافتی طور پر معنی خیز ہے۔

— (۱۷) یہ بات نہایت ناقابل فہم ہے کہ کسی دل و دماغ پر 'بچے کا ناجائز استعمال' child abuse مسلط تھا جبکہ یہ قانون تشکیل دیا جلد ہوا تھا۔

(۱۸) شیخ طوسی (گیارہویں صدی) کے زمانہ میں 'یہ طے کیا گیا کہ ایک شخص جو اپنی طلب شدہ دلہن' پر ایک نظر ڈالتا ہے یہ بالکل ٹھیک ہے۔ See also Hilli-SI, 434- 35. لیکن ظاہری طور سے 'بہت سے معاصر مذہبی مرد اور عورتیں اس رواج کو قابل اعتراض سمجھتی ہیں۔

(۱۹) ریاست کی انتظام کردہ شادیوں کی ایک دوسری قسم کے لئے: ایرانی جنگی بیواؤں اور شامی شیعہ مردوں کے درمیان 'عارضی نکاح' حصہ کا اہتمام کیا گیا

(۲۰) ان میں سے بہت سی عورتیں، لمبے سیاہ روایتی لہوے نہیں پہنتی تھیں۔ وہ ان لہوؤں کو، جو اسلامی پردے کے نام سے مشہور ہو چکے تھے، قدرے استعمال کرتی تھیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ایک لمبا اور کوٹ لور ایک بڑا، سیاہ یا ہلکا سیاہ اسکارف۔

(۲۱) ظاہر ہے کہ ان مینہ / متعہ نکاحوں / شادیوں کی وسعت، خوف کی حد تک بڑھ گئی کہ آیت اللہ خمینی سے رجوع کرنا پڑا۔ آخر کار انہوں نے ایک نیا مذہبی فرمان جاری کیا جس کی رو سے ہر قسم کی مینہ / متعہ شادیوں کے لئے باپ کی اجازت، ضروری قرار دی گئی۔ Khomeini n.d., 300- 301

(۲۲) 'جوان' youth ایک جنسی اصطلاح ہے جس میں ذکور و اثنا (مرد و عورت) دونوں شامل ہیں۔ تاہم مقبول عام فارسی استعمال میں، اسے لہذا ئی سطح پر، لوجوان مردوں کے لئے بولا جاتا ہے

(۲۳) حجتہ الاسلام ہاشمی رفسنجانی، پارلیمنٹ کے اسپیکر سے انٹرویو + ز، جو جریدہ زن روز میں شائع ہوئے۔ Zan-i Ruz, November 1985, 1045:4-5, 52- 53, 58.

(۲۴) شاید مینہ / متعہ کے اس تنوع کی ایک قسم / ٹائپ کی طرح درجہ بندی نہیں کرنا چاہئے۔ یہ اطلاع دہندہ، فرد واحد تھا کہ جس نے مجھے (مصنفہ کو) اس امر کے امکان کی بہت بتایا، تاہم میں اسے شامل کرتی ہوں تاکہ اس کی وسعت کا اندازہ ہو سکے کہ اس لواہے (متعہ) کی سرحدیں کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں اور اس میں نئی پیدا ہونے والی صورت حالات کو شامل کرنے کی وسعت بھی ہے۔

حصہ سوم

قانون جیسا کہ سمجھا گیا

خادمہ الامام

اور

۲ - حقیقتیں بزرگسرای سر دوروں کی

۵ - حقیقتیں بزرگسرای سر دوروں کی

عورتوں کی سرگزشتیں

نسائیت کا مضمون اپنی صنف کی بنیاد پر، ان تمام حالیہ، جلد جلد موضوع بدلنے والے رفقائے جامعہ (فیلوشپ + س) سے جدا ہو گیا ہے نتیجہ میں، وہ (عورت) طاقت و اختیار اور علم و آگہی سے محروم کر دی گئی ہے جس کا رفقائے جامعہ، الفاظ کے ظاہری مطالب سے زیادہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں نیز وہ کسی شے پر قبضہ رکھنے کی اہلیت کی حامل نہیں، البتہ اسے ایک 'بولے جانے والے مضمون' کی حیثیت ضرور حاصل ہے۔۔۔ یہ کہ اگر وہ کسی شے کی حامل ہے بھی تو، جہاں تک وہ قواعد و ضوابط کے ذریعہ مظاہرہ کرتی ہے، گفتگو سے اس کا رشتہ محض غیر متحرک رہ جاتا ہے۔

-- کا جاسلور مین

The subject of Semiotics

(علم علامات کا مضمون)

وہ کون سی عورتیں ہیں جو متعہ / مینہ معاہدے کرتی ہیں؟ وہ کون سی قوت متحرک ہے جو انہیں شادی کی اس قسم میں پیوست کر دیتی ہے؟ ان کے معاشرتی + معاشی پیشہ ورانہ، مذہبی اور تعلیمی پس منظر کون سے ہیں؟ ان کی تاریخی مناکحت اور زمانے کی حدود کیا ہیں؟ وہ کون سی معاشرتی + ثقافتی اور معاشی قوتیں ہیں جو بعض عورتوں کو مناکحت (نکاح) کی ایک ایسی قسم کو منتخب کرنے کی طرف لے جاتی ہیں جو

ثقافتی اور اخلاقی دوگر فکلی سے تحریک پائی ہے؟ دو مختلف مناسکتی معاہدوں میں ڈھانچے کی دوگر فکلی کس طرح عورتوں کے داخلی شعور و احساس پر اثر انداز ہوتی ہے؟ ان عورتوں کا خود اپنے بارے میں 'ادارے' (متعہ) کے بارے میں اور مردوں کے بارے میں کیا ادراک ہے؟ وہ صیغہ / متعہ کے بارے میں کس طرح اور کہاں سیکھتی ہیں؟ ایک ایسے معاشرے میں جو اصناف (مرد و عورت) کی دوری کے قواعد و ضوابط اور معیار سے سرایت پذیر ہے وہ کس طرح اور کہاں مردوں سے ملتی ہیں؟

ایران میں عورتوں کے مقام کے تصورات، اور مشرق وسطیٰ میں، اکثر تذبذب میں مبتلا رہتے ہیں جس میں وہ مخصوص مناظر بھی شامل ہوتے ہیں جو مشاہد اور مشہود کے میان کردہ ہوتے ہیں اور وہ مزید پیچیدہ ہو جاتے ہیں کہ جب انہیں نظری طور پر مخصوص عالمی تصورات اور طریقیات کے طور پر نافذ العمل کیا جاتا ہے۔ تناظری اثرات کے ایسے مسائل نہ صرف عورتوں کے مقام اور عالمی تصورات کی صورت نگری پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ معاشرتی عمل رشتوں کی تعریف اور تجزیے پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

سب سے زیادہ فیصلہ کن طریقاتی متنازعہ مسئلہ تھا، جس سے کہ مجھے لڑنا پڑا، بلکہ میں اپنے ڈیٹا کو پیش کرنے کا راستہ ہناسکوں جو متنازعہ مسائل کی کثرت اور عورتوں کی پیچیدگی کا عکس پیش کرتا ہے، ان عورتوں نے مجھ پر یہ کرم کیا کہ میں ان کی دنیاؤں میں سفر کروں اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں انہیں، ان کے اپنے چشموں کے ذریعہ دیکھوں، میری خواہش ہے کہ میں ان کی اس کرم فرمائی کا، اس طرح صلہ دوں کہ انہیں اپنے مضامین کی گویائی کا موقع دوں اور انہیں ان کی اپنی تواریخ دوبارہ تخلیق کرنے کا موقع فراہم کروں۔ میری اس کاوش کے بدلے میں قاری کو عورتوں کی دنیاؤں۔ س، ان کی معاشرتی حقیقت کو، براہ راست اور قریب سے دریافت کرنے کا موقع فراہم کرے گی۔ حالانکہ میں اپنے اطلاع دہندوں سے مسلسل مکالمہ آرائی میں مشغول رہی اور میں نے اپنی آواز کو پس منظر میں رکھا۔ یہ متعہ / صیغہ عورتوں کی آواز ہے جو میں اس باب میں، پیش منظر میں رکھنے کی آرزو مند

آنے والے صفحات میں آٹھ متعہ / مینہ عورتیں اپنے بارے میں بولیں گی۔ ہمارے انٹرویو + زکی صورت نے انہیں اس قابل بنایا کہ وہ اپنی زندگی پر نظر واپس ڈالیں اور شاید اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ وہ ان معاشرتی واقعات، شخصی متحرکات اثر پذیر ی اور اعمال کو گویائی عطا کریں گی جن کے ذریعہ انہیں ایک یا زیادہ متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کرنے کے لئے رہبری ملی۔ اس اظہار نے انہیں ایک اور موقع دیا کہ وہ اپنے احساسات، خواہشات، توقعات، اوہام اور محرمیوں کی تصویر کشی کریں اور اس سیاق و سباق میں ان کی قدر و قیمت بھی بیان کریں جن کو وہ ثقافتی مثالیت کے نمونے تصور کرتی تھیں میرا ارادہ یہاں یہ دلالت نہیں کرتا ہے کہ ان عورتوں کی سرگزشتیں صداقت کے طور پر قبول کر لی جائیں یا یہ کہ ان کے بیانات آزادانہ، قابل تصدیق معاشرتی حقائق اور واقعات کے ساتھ ایک ایک کر کے مکمل مطابقت رکھتے ہیں یا یہ کہ وہ حقیقت سے کامل موزونیت رکھتے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ان کا ایک فرد کے سفر زندگی کی درمیانی تواریخ کی حیثیت سے مطالعہ کیا جائے۔ ایک فرد کی زندگی کی کہانی جس میں وقوع کے لمحے سے یاد آوری تک وقت گزرنے کی مدت، ایک فرد کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ غور و فکر کرے، عقلی استدلال کرے اور اپنے خود کے طرز عمل اور اقدامات کو ثقافتی اعلیٰ تصورات اور عقائد کی روشنی میں منصفانہ طور پر ثابت کرے جو عورت ہونے کی حالت ماں ہونے کی حالت، مناکحت، دوستی اور ایسے ہی تصورات (آئیڈیل + ز) سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ حقیقت اور افسانے کے درمیان حدیں ہوتی ہیں خیال اور حقیقت، آئیڈیل اور عمل، آسانی سے سرایت کر سکتے ہیں اور یہاں تک ممکن ہے کہ اداکار اور ناظر، دونوں کے لئے ناقابل امتیاز ہوتے ہیں۔

عورتوں کی سرگزشتیں خاص طور سے اسی انداز اور لہجے میں لکھی گئی ہیں جو مجھ تک پہنچائی گئی ہیں البتہ چند معمولی تنظیم نو کی گئی ہیں اور ضمنی (سائیڈ) کہانیوں کو نکال دیا گیا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس احساس و مفہوم کی ترسیل کروں کہ مجھے بیجادی طور سے اطلاع کس طرح دی گئی ہے تاہم اکثر اوقات ایک اطلاع دہندہ کامیاب، بے ترتیب دے کا نظر آتا ہے۔ بعض بیانات بہت طویل اور وسیع ہیں اور دوسروں کے

مقابلہ میں بھر طور پر ادا کئے گئے ہیں اور ان میں سے بعض افراد کے لئے باہمی شناسائیوں سے زیادہ معلومات جمع کرنے کے قابل ہو گئی پہلے تین انٹرویو + زقم اور تھران کے شہروں میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران کئے گئے تھے اور باقی کے میرے دوسرے سفر کے دوران ۱۹۸۱ء میں 'تم' مشہد کاشان اور تھران کے شہروں میں اختتام کو پہنچے۔

قدامت پرست شیعہ نظریاتی عقیدے کے مطابق 'مرد اور عورتیں اپنے مختلف محرکات و مقاصد کے ساتھ متحد / عارضی نکاح کا معاہدہ کرتے ہیں۔ علماء کی نظر میں مرد کی خاص قوت متحرک، جنسی تسکین کا حصول کرتی ہے اور اس متنازعہ مسئلے پر، عظیم صراحت اور معاملے کی صداقت کے اعتراف کے ساتھ انہوں نے لامحدود اور دیگر اہل مضامین لکھے ہیں۔ بہر حال عورتوں کی قوت متحرک کے سلسلہ میں جو وہ دیگر فکلی میں رہی ہیں اور انہیں کبھی بھی قطعی طور پر یہ یقین نہیں رہا ہے کہ وہ کیا شے ہے جو ایک عورت چاہتی ہے؟ اس کے باوجود انہوں نے نہایت تسلسل اور استقامت اور یکسانیت کے ساتھ 'اپنے مقصد کے لئے مالیاتی طاقی کا جواز پیش کیا ہے' صلی اختلاف کی بنیاد پر اولین متحرک مقصد کی گونج بار بار سنائی دیتی ہے۔ جب ایک معاہدے کی منطق کے درمیان یہ دیکھا جاتا ہے اور علماء کا عقلی استدلال بھی یہ بتاتا ہے کہ عورتوں کے محرکات و مقاصد زیادہ پیچیدہ اور غیر قدامت پسندانہ نظر آتے ہیں خاص طور سے اس وقت کہ جب متحد / عارضی نکاح کا معاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ اپنے ہی اسباب و وجوہ کو قوت گویائی عطا کرتی ہیں۔ آئیے ہم ان کی زبانی سنیں۔

ماہوش خانم

میری ملاقات ماہوش خانم (۱) سے قم میں معصومہ کی زیارت گاہ میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران ہوئی جو پہلا تبصرہ اس نے کیا یہ تھا: عورتوں کے لئے عدت میں رہنا، غیر منصفانہ، بے انصافی ہے۔ اس نے کہا: کیا یہ منصفانہ ہے کہ

عورتوں سے یہ توقع کی جائے کہ وہ دیکھنے کا مینہ / حہ کریں اور اس کے بعد (دوسرے معاہدے کے لئے) دوبارہ انتظار کریں؟ اس کا بے لاگ تبصرہ اپنے میں روشن خیالی اور حیرت 'دونوں لئے ہوئے تھا۔ اس نے کھلے عام اعتراف کیا کہ اس نے جنسی تسکین کے لئے حہ / مینہ معاہدہ کیا تھا اور اس خواہش کا اظہار کیا: 'کاش! وہ ہر رات حہ / مینہ کر سکتی!'

میں نے باہوش کا تین بار انٹرویو کیا۔ دومرتبہ انٹرویو طور پر اور ایک مرتبہ فنی عورتوں کے ایک گروپ کے درمیان اپنی میزبان کے مکان پر کیا۔ میری ملاقات اس سے اتفاقہ طور پر ہوئی۔ جب میں زیدت گاہ میں دو دوسری عورتوں کو اپنی ریسرچ بیان کر رہی تھی تب ایک نرم اور خوش گوار آواز نے ہمیں بیٹھ جانے کے لئے کہا۔ اس نے ہماری بات چیت کو سن لیا تھا اور اس کا پہلا تبصرہ جیسا کہ اوپر تذکرہ کیا گیا ہے، عورتوں کی مدت انتظار (عدت) کے مسئلے کی متنازعہ نوعیت کی بہت تھا زیادہ سوالات کئے بغیر ہی اس نے رضا کارانہ طور پر معلومات فراہم کیں۔

مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ آخر کار میں نے اپنی اولین اطلاع دہندہ، ایک حہ / مینہ عورت کو پایا تھا اور اپنے اس جوش و خروش میں کہ اس کی ہر بات ریکارڈ کر لوں۔ مجھ سے ایک بڑی غلطی ہوئی۔ میں اس کی آواز ٹیپ کرنے کے لئے بے چین تھی میں نے اسے انتظار کرنے کے لئے کہا تاکہ میں اپنے گھر جاؤں اور اپنا ٹیپ ریکارڈر لے کر آؤں جو زیارت گاہ سے 'صرف دو منٹ کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس نے اتفاق کیا اور میں باہر کی طرف دوڑی لیکن جیسے ہی میں زیارت گاہ کے گیٹ سے باہر جا رہی تھی تو میں نے باہوش کو بھی دوڑتے ہوئے دیکھا، میں اس کی طرف عجلت سے بڑھی اور اس سے اس کے ارادوں کے لئے پوچھا تو وہ بڑی مشتعل دکھائی دیتی تھی اور وہ اپنے بڑے شاپنگ بیگ (۲) سے اپنے سلپر باہر نکالتے ہوئے بات کرتی جا رہی تھی۔ مجھ سے کہنے لگی کہ میں اسے اکیلا چھوڑ دوں اور اس نے کہا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے اپنی ریسرچ کی نوعیت کی بہت اسے دوبارہ یقین دلانے کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ ہماری مختصر سی ملاقات میں 'فاری کی یہ ضرب المثل' جس کے سر

میں درد نہیں ہو تا وہ رومال نہیں باندھتی کہتے ہوئے چلی گئی۔ میں برباد ہو گئی! چونکہ ایران میں جو کشیدہ اور مختلار روپے کی فضا تھی، میں نے نادانستہ طور پر یہ تجویز کر کے اسے خوف زدہ کر دیا تھا کہ، 'میں ہماری بات چیت کو شیپ کروں گی'۔

میں مایوسی کے عالم میں زیارت گاہ سے باہر آئی اور بڑے پر ہجوم اجتماع کے درمیان کھڑی ہو گئی۔ مجھے گھر جانے کا احساس نہیں ہو رہا تھا اور اسی لئے ہجوم کے درمیان بے مقصد چلتی رہی۔ میں لوگوں کی طرف دیکھ رہی تھی اور بڑی کوشش سے یہ جاننے کی کوشش کرتی رہی کہ (ان عورتوں میں) کون متعہ / صیغہ ہو سکتی ہے؟ اور پھر وہ مجھ سے بات چیت کرنے کے لئے رضامند بھی ہو؟ میں سوچتی رہی کہ کس طرح کوئی ایک متعہ / صیغہ فرد کو تلاش کر سکتا ہے؟

سورج غروب ہونے والا تھا اور تنکوں کی بنی ہوئی چند چٹائیاں قطار اندر قطار، صحن میں پھیلائی جانے لگیں جہاں مومنین نماز مغرب لو اکرنے کے لئے جمع ہونے والے تھے۔ صحن کے دوسری طرف پہنچنے سے پہلے میں نے ماہوش کو اپنے چھوٹے مصلے پر، دونوں کھٹے سیٹھے بیٹھی ہوئی دیکھا اور اس کا شاپنگ بیگ اس کے سامنے تھا۔ اس نے بھی مجھے دیکھا اور مسکرائی۔ میں نے بھی اس کی مسکراہٹ کا جواب دیا لیکن اس سے بات کرنے کے لئے غفلت کا مظاہرہ نہیں کیا، میں اسے دوبارہ اچانک خوف زدہ کرنے کو نظر انداز کرنا چاہتی تھی مگر مجھے بے حد خوشی تھی بہر حال اس نے مجھے اپنے پاس آنے کے لئے انگلی سے اشارہ کیا اور اپنے پاس بیٹھنے کے لئے کہا اور میں نے خوشی سے تعمیل کی۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ اسے کس بات نے خوف زدہ کیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ یہ قطعی خوف کا معاملہ نہیں تھا مگر کچھ ایسی باتیں تھیں جو وہ کہہ نہیں سکتی تھی کیونکہ اس کی نگرانی کی جا رہی تھی۔ اس نے کہا: دشمن اس یہانے کی تلاش میں ہے کہ کس طرح مجھے کسی دارالامان میں ڈلوادے یا پھر مجھے خود کشی کرنے پر مجبور کر دے۔ وہ جلدی جلدی بول رہی تھی اور اسے سمجھنا مشکل تھا۔ میں نے بوہتی ہوئی حیرت کے باوجود اسے یقین دلایا کہ وہ آزاد ہے خواہ وہ مجھ سے بات کرے یا نہ کرے۔

ہمارے دوسرے انٹرویو میں اس کا رویہ ”دوستانہ تھا اس لئے میں نے اس سے پوچھا کہ دشمن کون تھا؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ ساوک تھا شاہ کی سیکورٹی پولیس۔ میں نے اس سے پھر پوچھا کہ ساوک اس کا بیچا کیوں کرتی ہے؟ اس نے بتایا: چونکہ میں امام غائب امام زماں کی پیر و ہوں اور جو کچھ وہ کہیں گے میں وہی کروں گی۔ دشمن مجھے صحت فحوشی کی طرف دھکیلنا چاہتا ہے یا مجھ سے خودکشی کرانا چاہتا ہے مگر میں ایسا کبھی نہیں کروں گی۔ (۳)

حالانکہ مجھے صحیح طور پر کبھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کس کی بات کر رہی تھی۔ اس کا وہم مجھے اس وقت صداقت پر مبنی دکھائی دیا کہ جب میں اس سے رخصت ہو کر گئی تو مجھے پولیس کے ایک سپاہی نے حیرت زدہ کر دیا۔ اس نے مجھے روکا۔ وہ یہ جانتا چاہتا تھا کہ میں مہوش کو کس طرح جانتی ہوں اور میں نے اسے کچھ رقم کیوں دی؟ (جو میرے پاس تھی)۔ وہ یقیناً تمام وقت ہماری نگرانی کر رہا ہے۔ میرے ہوش بڑ گئے، میں نے اسے بتایا کہ میں نے اپنی کتب کے سلسلہ میں ابھی اس کا انٹرویو کیا ہے۔ یہ سننے کے بعد وہ چل دیا اور مجھے مہوش کے تمبروں پر غور و فکر کرنے کے لئے چھوڑ گیا اور میں ایسی نگاہ کھنے کے عمل کے مقاصد کی بات سوچتی رہی۔

بعد کے ایک انٹرویو میں مہوش نے بتایا کہ ابتدا میں وہ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ ایک فوری غیب کی قال ’استعارہ‘ نے اس کے پریشان کن تسبیح کے دانوں کے ذریعہ نفی ثبوت کر دی تھی۔ اس نے مجھ سے انتظار کرنے کے لئے کہا۔ مجھے اس وقت تک انتظار کرنا ہو گا جب تک کہ وہ نماز مغرب کے لئے وضو نہ کر لے، پھر ایک نئی قال نکالے گی اور پھر وہ بات کرے گی۔ تاہم ماہ و ش نماز مغرب کے وضو کے لئے نہیں گئی اس نے اسی وقت بات کرنا شروع کر دیا اور اسے سن کر مجھے مسرت ہو رہی تھی اور میں اپنے ذہن میں اہم نکات محفوظ کر رہی تھی۔

ماہ و ش شیراز کے ایک مذہبی افلاس زدہ خاندان میں پیدا ہوئی تھی۔ ابھی وہ سات یا آٹھ برس کی تھی کہ اس کا باپ، اپنی بیوی اور چھ بچوں کو چھوڑ کر تھران چلا گیا اس امید میں کہ وہاں کوئی کام حاصل کر لے گا۔ مگر وہ کبھی واپس نہیں آیا۔ تمام

مشکلات کے باوجود ماہوش جو چھ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھی کسی نہ کسی طرح اسکول گئی۔ ماہوش نے بتایا چونکہ میری ماں ایک مذہبی رہنما کی بیٹی تھی پانی لانے کے لئے کبھی کنویں تک یا روٹی خریدنے کے لئے کبھی باہر نہیں گئی، وہ سمجھتی تھی کہ ایسے کام اس کی حیثیت سے کم تر ہیں اس لئے مجھے ایسے چھوٹے موٹے کام، ٹھیک ایسے وقت میں کرنے پڑتے تھے کہ جب میں اسکول جا رہی ہوتی۔ مجھے کبھی عمدہ یونیفارم نہیں ملی۔ جو ایک یونیفارم میرے پاس تھی وہ بعض جگہوں سے پھٹ گئی تھی لیکن میں اس پر استری کرتی اور کسی نہ کسی طرح پہن لیتی۔ ماہوش نے اہدائی اسکول کی چھ جماعتوں تک بڑی جدوجہد اور محنت سے پڑھا اور بالآخر اس نے اپنا سر فیض حاصل کیا اس نے بڑے فخر سے مجھے یہ دستاویز دکھائی۔ اس کے بعد ہی تیرہ برس کی عمر میں اس کی شادی ایک شخص سے کر دی گئی جو اس سے عمر میں گیارہ سال بڑا تھا اس طرح خاندان کے بعض مالی بوجھ میں کچھ سہارا میسر آگیا۔

اس کی شادی کی زندگی ناخوش گوار واقعات کی ایک کہانی تھی۔ تھوڑی سی بیوقوفی اور عاقبت نااندیشی سے اس نے اپنے ہمسایوں پر اپنے شوہر کی سیاسی دلچسپیوں کا انکشاف کر دیا تھا۔ اس نے بتایا: میرا شوہر مصدق کا حامی اور شاہ کا مخالف تھا وہ حکومت اور دوسروں کو اول فول بکا کرتا تھا۔ میں جوان تھی مگر جاہل، میں اپنی نجی زندگی، اپنی جنسی زندگی اور ہر بات بیان کر دیتی تھی۔ نتیجہ میں شاہ کی ساوک نے اس کے شوہر کی بابت پتہ چلا لیا اور فی الواقعہ اس کے آجر کو مجبور کیا کہ اس کو جلا کر ہلاک کر دے۔ اس نے ماہوش پر اتنا غصہ کیا کہ اس نے جلد ہی اسے طلاق دیدی اور اس کے تین بچوں کو اپنی تحویل میں رکھا۔ اس نے کبھی بھی اسے اپنے بچوں سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ماہوش نے بتایا کہ اسے جب طلاق ہوئی تو اس کی عمر ۲۱ سال تھی اور ہمارے ہنگام کے وقت اس کی عمر ۴۴ سال تھی۔ اس نے بتایا کہ اب وہ اپنے بچوں کا اتنا پتہ بالکل نہیں جانتی۔

طلاق کے بعد ماہوش نجف (عراق) گئی جو قم کی طرح ایک متحرک، صیغہ شہر ہونے کی شہرت کا حامل تھا جہاں اس نے ایک عراقی آدمی سے متحرک، صیغہ، ماضی

نکاح کر لیا جس کے لئے اس نے دعویٰ کیا کہ وہ نامرد تھا، جنسی طور پر محروم تھا۔ اس نے بتایا: میں پیہم مشت زنی کیا کرتی، اس حد تک کہ میں تقریباً زخمی ہو جاتی تھی اس سے بدتر یہ کہ وہ شخص اسے کبھی اپنے گھر نہیں لے گیا نہ تو وہ اسے گھر فراہم کرتا تھا اور نہ ہی اسے طلاق دیتا تھا۔ میں اپنی قوت برداشت کی آخری حدود تک پہنچ چکی تھی۔ ماہ و ش نے اسے چھوڑ دیا اور ایران واپس آئی جہاں ایک شخص صیغہ ر حہ کے لئے بآسانی جان سکتا تھا۔ وہ ایک عارضی شوہر تلاش کر سکتی تھی یا ایک عارضی بیوی بن سکتی تھی۔ اسے نہایت اعلیٰ قوت میان حاصل تھی اس نے بیوی آسانی سے اپنی مصیبت بھری کہانی سنا دی اور مجھے حیرانی کی حالت میں چھوڑ گئی! وہ میری واحد خاتون اطلاع دہندہ تھی جس نے مجھے بتایا کہ وہ مشت زنی کیا کرتی تھی۔

ایک گروپ بات چیت میں جو قلمی عورتوں پر مشتمل تھا اکثر مواقع پر ماہ و ش بات چیت پر غلبہ حاصل کر لیتی تھی (۴)۔ اس کی رسائی مشفقانہ تھی لیکن اس کا لہجہ منتہانہ تھا۔ ظاہر ہے کہ وہ جانتی تھی کہ اسے ان عورتوں کے درمیان کوئی نیک نامی حاصل نہیں تھی۔ ایک عارضی نکاح کے متعلق ایک نوجوان عورت کی تنقید سے انکار کرتے ہوئے اس نے بتایا: میرا پہلا شوہر نوجوان خوبصورت تھا لیکن اس نے مجھے طلاق دیدی۔ اور میرا دوسرا شوہر (عراقی آدمی) بوڑھا تھا۔ عورتوں کو پسند نہیں کرتا تھا اور مجھے طلاق بھی نہیں دیتا تھا! اسولہ سے سترہ برس تک اس نے مجھے دکھ دیا وہ مجھے نہ تو طلاق دیتا تھا اور نہ ہی اخراجات دیتا تھا میں اس قدر تنگ دست تھی۔ اتنی دل برداشتہ تھی۔ میں ان تمام برسوں میں جنسی تسکین سے محروم رکھی گئی۔ میں جوان تھی۔ میں ایک سید ہوں (جن کے لئے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ جنسی طور پر زیادہ طاقتور ہوتے ہیں) (۵)۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے مجھے استعمال کیا گیا لیکن اسے عورتوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی جو کچھ وہ چاہتا تھا یہ کہ صرف اس کے لئے کھانا پکانے کے لئے کوئی ہو۔۔۔۔۔۔ اکثر مواقع پر ماہ و ش مبہم اور ر مزید ہو جاتی تھی سوہ اس وقت پہلو جمی کرنے لگی کہ جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ وہ یہ بات زیادہ واضح طور پر بتاتے ہوئے کہ اس نے بوڑھے عراقی آدمی سے آخر کار طلاق کس طرح حاصل کی؟ اس نے صورت حال پر نظر ڈالنے کے انداز میں، کسی وضاحت کے بغیر بتایا کہ وہ

مر گیا، مجھے اس بات کا قطعی یقین نہیں ہے کہ وہ واقعی مر چکا ہے یا اس نے خود کو مطمئن کر لیا کہ وہ ضرور مر چکا ہو گا اسکے بعد کسی واقعہ میں وہ ایک متعصب امینہ بن گئی اور پھر یہ عمل برباد کرتی رہی۔ تاہم اس نے یہ بتایا کہ ایک مستقل شوہر کی تلاش کی امید میں وہ متعصب امینہ کرتی رہی جو اس کی رائے میں کہیں بہتر ہے۔ ایک مستقل نکاح نہ ہونے کی صورت میں وہ ایک لمبی مدت کے متعصب امینہ کو ترجیح دیتی ہے۔ ”تین یا چار ماہ کے لئے اور اجرد لسن کے طور پر چار سے پانچ ہزار تین تک تاکہ میں جس کے لئے فراہم کی جاؤں کم از کم چند ماہ کے لئے۔“ واقعی طور پر جب بھی اسے موقع ملتا ہے وہ ایک متعصب امینہ معاہدہ کر لیتی ہے وہ یقیناً مختصر ہوتے ہیں ایک یا دو گھنٹے کے لئے یا زیادہ سے زیادہ ایک رات کے لئے۔ اس کے لئے اپنے الفاظ میں ’سارے ہی وقت‘ ہر رات شادی کرنا چاہتی ہوں۔ (یہ فقرہ جنس کے لئے کی خوش کلامی کا مظہر ہے۔)

ماہوش کا سب سے زیادہ حالیہ متعصب امینہ قم کی ایک ہوٹل (سیاحوں کے ہوٹل) میں واقع ہوا تھا اس نے ایک نوجوان خوبصورت آدمی کو دیکھا جو زیارت کے لئے قم آیا تھا اس کے ساتھ اس کا باپ اور بھائی تھا وہ اس نوجوان کے حسن سے متاثر ہو گئی اس نے حسن اور طاقت میں اس کا مقابلہ رخصت سے کیا (رخصت رستم کے گھوڑے کا نام ہے جو قدیم ایرانی شافقی ہیر و تھا کوہ عاجز نہ انداز میں ان کے پاس گئی اور ان سے کہا کہ وہ اکیلی ہے اور بے سر پرست ہے) (یعنی اس کا کوئی محافظ نہیں) اس نے روزمرہ کی زبان میں بے سر پرست کہا جس کے معنی ہیں ”غیر شادی شدہ“۔ اس نے مزید کہا کہ وہ سرائے کے نگراں سے خوف زدہ ہے اور وہ اسے اپنے کمرے میں لے جانے کے یہاں تلاش کرے گا۔ ان کے عز و شرف کے احساس کو متاثر کرتے ہوئے اس نے خود کو ان تینوں مردوں کے تحفظ میں دیدیا۔ نوجوان آدمی واقعی اس کے پوشیدہ پیغام کو سمجھ گیا تھا جیسے ہی اس کا بھائی اور باپ سو گئے تو اس نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے ایک رات کے لئے متعصب امینہ معاہدہ کیا اجرد لسن کے طور پر ماہوش نے کچھ ایرانی نبات (قدی) طلب کی یہ کہنے کا مطلب تھا کہ وہ صلہ دلن کی پرواہ نہیں کرتی لیکن نوجوان نے اسے بہر حال ایک سو تین ادا کیئے۔ کس نے کس

کو متعہ / صینہ کا آئیڈیا تجویز کیا؟ یہاں یہ بالکل واضح نہیں۔ ماہوش نے کہا کہ نوجوان نے اسے یہ تجویز دی تھی لیکن میرا اندازہ ہے کہ ماہوش نے اسے نشانہ بنایا تھا۔ وہ خود عمر میں اس سے دگنی تھی اور متعہ / صینہ کے قوانین اور طریق عمل کی بابت سب کچھ جانتی تھی۔

ہماری گروپ بات چیت میں میں ماہوش نے مردوں کے حقوق کی حمایت میں تقریر کی دوسری موجود عورتوں کی بہت زیادہ ناراضگی کے ساتھ ماہوش نے کہا خدا نے مرد کو نوازا ہے (جنسی طاقت و جرأت سے نوازا ہے) یہ بات مردوں کے لئے اچھی ہے اور وہ خود بھی اسے چاہتے ہیں، ایک عورت ان کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ یہ بات قرآن مجید میں بھی بیان کی گئی ہے لیکن مردوں کو اپنی بیویوں سے منصفانہ سلوک روار کھنا چاہئے۔ وہ جتنے متعہ / صینہ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ یہ مردوں کے لئے اچھی بات ہے۔ خدا نے مردوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے لیکن یہی حق عورت کو نہیں دیا ہے اگر ایک عورت اچھی ہے۔ ماہوش نے وعظ کے انداز میں کہا: اگر وہ پاکیزہ ہے۔ اگر اس کا شوہر بھی یہی کام (متعہ / صینہ) ایک ہزار عورتوں کے ساتھ کرتا ہے تب بھی اپنے عقیدہ و عقائداری کو نہیں کھوئے گی۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ممکن ہے کہ دوسری موجود عورتوں نے اسے اپنی شادیوں کے استحکام کے لئے ایک زبردست خطرہ محسوس کیا ہو، ماہوش نے اس طرح اس صحیح طریقے کی اہمیت بیان کی جسے ایک مسلم عورت کو اپنے طرز عمل میں اختیار کرنا چاہئے۔

ماہوش نے مجھے بتایا کہ زندگی کے ہر شعبے کے مردوں اور عمر کے ہر گروپ کے افراد نے مجھے ایک سودے کی طرح استعمال کیا لیکن اس امر پر زور دیا کہ وہ محض ان افراد کو منتخب کرتی ہے جن کی جسمانی کشش اسے متاثر کرتی ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا: کیا وہ زیارت گاہ میں بالعموم زائرین کو اپنے عارضی شوہر کی حیثیت سے منتخب کرتی ہے؟ اس نے کراہیت کے ساتھ کہا: 'خدا میری قسمت کا مجھے دیتا ہے'۔ جب اس سے پوچھا گیا: کیا اس کے منگیتر تم کے طلباء ہیں؟ اس نے نہایت حقارت کے ساتھ کہا: 'نہ' ان گدھوں کے پاس رہنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ وہ یا تو ایک لمبی سیر پر چلنے

کے لئے کہیں گے یا قبرستان میں کسی لوح مزار کے پیچھے آپ سے محبت کرنا چاہیں گے۔ ایسی شادی میں کوئی مسرت نہیں ہوتی۔‘ اسی سانس میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ کبھی کبھی پرکشش دکھائی دینے والے ملا سے شادی کر لیتی ہے۔ اس کا حقدار آمیز لہجہ میرے لئے حیرت کا باعث تھا بالخصوص ایک ایسے وقت (۱۹۷۸) میں جب ملا سارے ایران میں مقبولیت حاصل کر رہے تھے اور مذہبی اعتراضات پر اہمیت دینے کے نقطہ نگاہ سے، ماہوش، عورتوں کی بابت قم میں ہماری طویل گفتگو کے ہر موڑ پر میری دقیانوسی باتوں کے غبارے کی ہوائ نکال دینے کا سلیقہ رکھتی تھی۔

پوچھا گیا کہ وہ ان مردوں سے کیسی ملتی ہے؟ ماہوش نے کہا، یہ ناقابل یقین ہے کہ کتنے آدمی متعہ / صیغہ کرنا چاہتے ہیں؟ وہ تمام عمروں اور پس منظروں سے تعلق رکھتے ہیں فوجوان اور بوڑھے، امیر اور غریب اس نے کہا۔ کبھی کبھی وہ خود مرد کی طرف بڑھتی ہے اور کبھی دوسری طرف، مرد اس سے دوستی کا آغاز کرتے ہیں۔ زیارت گاہ میں ایک آدمی اس کی طرف آرزو اور تجویز کرنے کے انداز میں دیکھ سکتا ہے، اگر وہ اس سے متفق ہوتی ہے تو وہ اس کی طرف چل کر جاتی ہے، اور سلام و آداب کا مبادلہ کرتی ہے جیسے وہ کچھ عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ یہ مظاہرہ ہمیشہ حاضر تماشاؤں کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے جو غلطی سے یہ سوچ رہے ہوں کہ کوئی شے قابل اعتراض ہو رہی ہے! ماہوش نے مسکراتے ہوئے کہا: اس کے بعد حالات اپنا قدرتی راستہ رکھتے ہیں۔‘ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک مرد اپنے چہرے کے اظہار سے اسے اشارہ دیتا ہے یا کوئی اپنی چامیوں کی نہایت احتیاط سے نمائش کرتا ہے یعنی یہ کہ اس طرح نمائش کرنے سے، وہ بتاتا ہے کہ اس کے پاس ذرائع ہیں اور اپنا خود کا کمرہ رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ (کمرہ) قم میں بہت زیادہ تلاش کی جانے والی شے ہے تب وہ ایک دروازے کی طرف اشارہ کر سکتا ہے جس میں یہ معنی مضمر ہوتے ہیں کہ انہیں زیارت گاہ سے باہر چلنا چاہیے۔ ہمیشہ موجود رہنے والے تماشاؤں اور چھپ کر سماعت کر لینے والے افراد، جب ایک مرتبہ نظر سے دور ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے متعہ / عارضی نکاح کی شرائط پر مذاکرات کرتے ہیں اور ضروری انتظامات کرتے ہیں

حالانکہ ماہوش نے کہا تھا کہ اسے مردوں کی طرف سے اشارہ ملنا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ خود اس کی طرف بڑھے۔ وہ ایسی دکھائی دیتی تھی کہ جیسے وہ بالکل جانتی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے کس طرح جانا چاہیے۔

ماہوش کے بیان کے مطابق اس کا ایک بھی متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) کسی جوڑا ملانے والے matchmaker کے ذریعہ نہیں ہوا۔ وہ نجف (عراق) میں ایک خاتون جوڑا ملانے والی کو جانتی تھی لیکن قم میں کسی کو نہیں جانتی تھی۔ ماہوش نے بتایا کہ اس نجفی عورت کے پاس قرب و جوار کی بہت سی عورتوں کے نام لور پتے ہوتے ہیں اگر وہ دلچسپی لینے والے مرد کو سن لیتی تو انہیں مطلع کر دیتی۔ یہ جوڑا ملانے والی اپنی خدمت کے صلہ میں ایک فیس وصول کرتی تھی اور وہ عورت کے اجر دلسن کا ایک حصہ اپنے پاس رکھ لیتی تھی۔ ماہوش کا یہ کہنا کہ قم میں جوڑا ملانے والی عورتیں نہیں اس سے اس کا مقصد میرے خیال میں شاید اپنی خدمت خود کرنا تھا اس کا رجحان 'جزوی طور پر' اس بات کی عکاسی کرتا تھا کہ ایران میں جوڑا ملانے کا کام دیگر فکلی سمجھا جاتا ہے اس کے باوجود کہ اس سے مذہبی اہمیت و اہمیت ہے اور یہ کہ جوڑا ملانے والے کبھی کبھی شک و شبہ کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ ماہوش اتنی غریب تھی کہ وہ ایک جوڑا ملانے والی (یا جوڑا ملانے والے) کی استطاعت نہیں رکھتی تھی اور وہ اتنی ہوشیار تھی کہ اسے ایک جوڑا ملانے والی کی ضرورت نہیں تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ خود جوڑا ملانے والے کی حیثیت سے جانی پہچانی جاتی تھی۔

ابتدائی طور پر اجر دلسن کے مذاکرات ممکنہ عارضی جوڑے خود ہی کیا کرتے ہیں ماہوش نے بتایا کہ اس نے آغاز معاہدہ کے وقت لور خلوت مجھ سے پہلے ہی اجر دلسن وصول کرنے کو ترجیح دی ہے بصورت دیگر یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ جب وہ مجھے اپنے گھر لے جاتا ہے تو وہ مجھے کچھ دینے سے انکار کر دیتا ہے وہ اجر دلسن کے مسئلہ پر غیر یقینی دکھائی دیتی تھی۔ ایک موقع پر اس نے مجھے بتایا کہ اس نے متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) کے سلسلہ میں مالی انتظامات کی کبھی پرواہ نہیں کی بلکہ اس نے اپنے پارٹنر کی جسمانی خصوصیات کو پیش نظر رکھا ہے۔ ہماری اجتماعی ملاقات

میں ماہوش نے خطیبانہ انداز میں کہا تھا وہ جو صاحب ایمان ہے اپنی نظر صرف خدا پر رکھتی ہے۔ کسی کو ایک قسم کی سرگرمی (صیغہ برے رقم) کے ذریعہ کبھی اپنی مدد و اعانت نہیں کرنا چاہیے۔ خدا نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ وہ سب کو رزق دیتا ہے۔ خدا ہی رزاق ہے۔ میں صرف خدا کی اعانت کی طلبگار ہوں، تاہم ایک دوسرے موقع پر اس نے یہ بات واضح کر دی کہ وہ مستقل نکاح کی تمنائی ہے جو اسے عظیم تر سلامتی دیتا ہے مالی اور جسمانی دونوں یا پھر ایسا نہ ہونے کی صورت میں وہ ایک طویل مدت کے متعہ / صیغہ کو پسند کرتی ہے۔

ہماری گرد پبات چیت میں اسے دونو جوان عورتوں نے چیلنج کر دیا جو متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) کے خلاف تھیں۔ ماہوش نے اپنے نرم لہجے کے ساتھ بلکہ واعظانہ اسلوب میں یہ عقلی استدلال پیش کیا: '(جنسی اور مستقل نکاح دونوں کے مفہوم میں) اگر ایک عورت نکاح / شادی کرنا چاہتی ہے لیکن اگر اسے شوہر نہیں ملتا تو کیا ہوتا ہے؟ پس کچھ نہ ہونے سے متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) ہی بہتر ہے۔ یہ بات نہیں کہ وہ رقم چاہتی ہے یا وہ اس طرح سے زندگی بسر کرنا چاہتی ہے یہ صرف 'جلت غریزہ' (فطری ضرورت) کی وجہ سے ہے، چونکہ وہ ایسا چاہتی ہے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔' اب اگر وہ اسے رقم ادا کرتا ہے تو ٹھیک اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو بھی ٹھیک ہے کم سے کم وہ (جنسی طور پر) مطمئن تو ہو گئی۔

۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں ماہوش زیارت گاہ کو اپنی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کر رہی تھی کیونکہ اس کے پاس اس کی اپنی کوئی جگہ نہ تھی اس نے بتایا کہ مالکان مکان اسے کرائے پر کمرہ نہیں دیتے کیونکہ وہ صیغہ رو (ایک ایسی عورت جو بار متعہ / صیغہ کرتی ہے) کی حیثیت سے بدنام ہو چکی ہے، یہاں تک کہ اس کے اپنے لور ماں، ظاہری طور پر اس کے ساتھ کوئی تعاون نہیں کرتے۔ تاہم ماہوش تلخ رو دکھائی نہیں دیتی تھی وہ اس دوگر فنگلی سے آگاہ ہونے کے باوصف، جو اس کے ساتھ پیش آتی تھی اور بدیہی طور پر وہ اسے اپنے مقدر پر چھوڑ دیتی تھی۔ اس نے کہا میرے متعلق ہر قسم کی غلط سلط افواہیں عام ہیں جیسے میں ایک صیغہ رو یا جوڑا ملانے والی عورت کی

شیئ سے پہچانی جاتی ہوں مگر ان میں سے ایک الزام بھی درست نہیں۔ میں اللہ اور
سول کے راستے پر چل رہی ہوں۔

اس نے بہت زیادہ مذہبی ہونے کا دعویٰ کیا اور حقیقت میں وہ شریعت
سے اچھی طرح آگاہ دکھائی دیتی تھی۔ وہ قرآن مجید اور دوسری دعاؤں کی کتابیں
دیکھ سکتی تھی اور وہ عورتوں کو قرآن مجید سنا کر اور ایک فیس وصول کر کے اپنی اس
ملاحیت کو استعمال کر رہی تھی۔ زیارت گاہ میں کئی مرتبہ میں نے اسے ان عورتوں کی
صرف مدد اور استعانت دیا ہے جو زیارت گاہ میں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ ان سے
چھٹی: کیا وہ انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنائے یا ان کے لئے کچھ دعائیں پڑھے یا
میں اللہ حضرات کے انداز میں ان کے سامنے بعض مذہبی مسائل و امور کی وضاحت
کرتی تھی؟ قرآن مجید اور شریعت سے آگاہی اور انہیں بیان کرنے کے ساتھ یوں لگتا تھا
کہ اسے اختیار اور قوت کے اعتبار سے کوئی مقام حاصل ہے جس طرح کہ دوسری
عورتوں کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے۔ ہمدی اجتماعی گفتگو میں ماہوش نے علمی طور پر
پنے تمام تبصروں اور آراء اور رسول اکرم کی حدیث سے شروع کیا یا ایک شیعہ امام کے
راے سے اور اس تکنیک سے ہر چیز کو جاننے والی عورت سے مقابلہ آرائی کی۔

جسے کہ وہ جانتی تھی کہ اب وہ چہ جننے کے لائق نہیں رہی تھی کیونکہ اس
نے ایک آپریشن کرایا تھا مگر وہ اپنی عدت نہایت خلوص سے پورا کرنے کی دعویدار
نہ تھی تاہم وہ اپنے ہر متعہ / عارضی نکاح کی عدت گزرنے پر جنسی ملاپ سے دوبارہ
بیز کرنے کی ضرورت (حکم) سے بڑی مایوس تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ ایک طرف وہ اپنے
ہمیشہ عقائد و اعمال کے درمیان الجھی ہوئی تھی اور دوسری طرف اپنی جنسی خواہشات
سے جلتا تھی۔ ماہوش نے کہا: اس کا ایک سوال ہے لیکن وہ اسے دریافت کرنے میں
مل کر رہی تھی۔ میری دلچسپی کے پیش نظر اس نے دوبارہ یقین دلاتے ہوئے کہا کہ
بہت متعہ / صیغہ عارضی نکاح میں جہاں انٹر کورس ایک عورت کی ٹانگوں کے درمیان
سے یا پیچھے سے کیا جاتا ہے تو کیا اسے اب بھی عدت پوری کرنا ہوگی؟ میں ساکت و
امت رہ گئی یہاں ایک سخت پردے کی پابند عورت تھی، تم میں ایک مذہبی زیارت

گاہ کے قلب میں، ایک ایسی جگہ جو ہمیشہ عصمت مآب، باپردہ اور جنسی تعلقات سے احتیاط کرنے والی عورتوں سے بھری ہوتی تھی وہ مجھ پر اپنی سب سے زیادہ قلبی تشویش و پریشانی کا انکشاف کر رہی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نے اسکے سوال سے بھی روشنی حاصل کی، میں نے صرف اس وقت سے اس کے متعہ عارضی نکاحوں کے، ہر ایک معاہدے کے بعد، جنسی فعل سے اجتناب کے مسئلہ کی نوعیت کو ماننا شروع کیا۔ ان میں سے زیادہ تر معاہدے تو چند گھنٹوں کے بعد ہی ختم ہو جاتے تھے۔ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: 'شاید میں ایک مرد کو یہ باور کرا سکتی ہوں کہ ایسا کرنے سے میں زیادہ ر قم کما سکتی ہوں تو مجھے کسی حالت میں بھی دو ماہ تک انتظار نہیں کرنا پڑتا۔' اور شاید اس معاملہ میں وہ، مجھے شعور و آگہی سے بہرہ ور نہ پاتے ہوئے مایوس ہو گئی ہو۔ ماہوش زور سے ہنس دی مگر احتیاط کے ساتھ اور پھر تجویز کیا کہ ہمیں اس سوال کے جواب کے لئے، قم میں کسی آیت اللہ کو ضرور لکھنا چاہئے۔ میں نے نرمی سے منع کر دیا۔

ماہوش قم میں دوسری متعہ / صیغہ عورتوں کی بابت جانتی تھی اور ان سے خصوصیت کے ساتھ اپنے دل میں حسد رکھتی تھی۔ ماہوش نے مجھے مطلع کیا کہ یہ عورت پچاس برس سے اوپر تھی اور اس کا حیض بھی بند ہو چکا تھا۔ وہ قانونی تقاضوں کی پابند نہیں تھی کہ جنسی اجتناب کی ایک مدت پوری کرے، وہ نظری طور پر، جتنی بار چاہے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کر سکتی تھی ظاہر ہے کہ ایسی عورت کو آدمی بار بار حاصل کر سکتے ہیں جو جانتے تھے کہ وہ چہ جہنے کی عمر سے گزر چکی تھی۔ (۶) لیکن وہ ان سب سے انکار کر دیتی تھی! ماہوش نے اس بات کو غیر معمولی پایا اور خواہش کی کہ وہ اس کی جگہ ہوتی! کچھ تحفوں اور ر قم کے عوض ماہوش نے اس عورت سے میری ملاقات کا انتظام کیا تاہم اس عورت کی صحت اچھی نہیں تھی اور اس نے انٹرویو سے انکار کر دیا۔

جب ماہوش سے یہ پوچھا گیا کہ اس نے ہم بستری سے پیدا ہونے والے امراض خبیثہ سے خود کو کس طرح محفوظ رکھا اور اس نے تندرستی اور صحت بدن کے

مسائل سے کس طرح مقابلہ کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ بڑی ہوشیار تھی اور مرد کا انتخاب کرنے میں خاص توجہ دیتی تھی وہ کنڈوم + ز کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ مانع حمل کا نہیں جانتی تھی لیکن یہ بھی کہا کہ وہ ان کو اپنے مرد پارٹنروں کی وجہ سے استعمال کرنا پسند نہیں کرتی تھی کیونکہ یہ مسرت چھین لیتے ہیں اور اس کے علاوہ پھول کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔

معصومہ

ماہوش اس سے بھی متفق تھی کہ وہ مجھے معصومہ سے متعارف کرائے گی جو مجھ سے بات کرنے کی خواہش مند تھی۔ ماہوش سے مختلف معصومہ، کچھ حواس باختہ دکھائی دیتی تھی وہ ایسی نظر آتی تھی کہ جیسے وہ آہستہ آہستہ گھلتی جا رہی ہے اور وہ اپنی میان کردہ عمر چالیس برس سے زیادہ بڑی دکھائی دیتی تھی۔ اپنی سرکنے والی نقاب سے اور زیدت گاہ میں اپنے ماحول سے غفلت برتتے ہوئے، معصومہ نے اپنے چند نامعلوم دشمنوں کے خلاف اپنا چھپایا ہوا 'خار' نکالا اس نے مجھ سے اپنا خواب بیان کرنے کے ساتھ بات شروع کی اور انہیں بے ربطی سے بیان کیا۔ میں نے جلد ہی یہ سمجھ لیا کہ معصومہ کے لئے خواب اور حقیقت کی درمیانی حد کی صورت جھوٹکی ہے اور وہ حقیقت اور خیال کی بات میں الجھ کر رہ گئی ہے۔ اکثر ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ اپنے خوابوں کو استعمال کر رہی ہے اگرچہ وہ الجھتے ہوئے تھے تاکہ وہ اپنی پریشانی کے اسباب معلوم کر سکے یا وہ اپنے مستقبل کی بات پیش گوئی کر سکے۔

معصومہ 'بیادی طور سے قزوقین سے تعلق رکھتی تھی ایک روایت پسند اور مذہبی خاندان میں پیدا ہوئی تھی وہ اپنے ماں باپ کے تین بچوں میں سے صرف ایک بیٹی تھی اس کا باپ نوکر شاہی کا ایک کم منصب فرد تھا اور اس کی ماں اپنی بیٹی کی طرح ان پڑھ تھی ماہوش کی طرح معصومہ بھی بہت نوجوان تھی جب اس کی شادی ایک ایسے شخص سے کر دی گئی جو عمر میں بہت بڑا تھا۔ وہ بہت بد مزاج تھا اور وہ اسے بے رحمی کے

ساتھ مارتا رہتا تھا اگرچہ معصومہ کا شوہر ایک چھوٹا افسر تھا مگر خیال و عمل میں قدامت پسند تھا تقریباً اپنے خسر کا ایک چربہ تھا۔ معصومہ گھر میں بہت محنت کرتی تھی اور اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتی تھی اور اس کے لئے زندگی کو آرام دہ بناتی تھی۔ اس نے اس کے تین بچوں کو جنم دیا لیکن اس کی تعریف کم ہی کی گئی۔ اس کا شوہر گھر میں اس زہریلے سانپ کی طرح تھا جو ہر وقت پھن پھیلائے کھڑا رہتا تھا لیکن دوسرے معاملات میں پرکشش بھی تھا۔ اس نے بتایا۔

معصومہ خود کو ایک 'احتمق' سادہ لوح کی طرح بتایا کرتی تھی۔ اس نے کہا کہ اس نے اپنی سابقہ زندگی اپنے بہت سے ہمسایوں اور دوستوں کے ساتھ حساس نجی معلومات اور عام معلومات میں امتیاز کیئے بغیر گزاری، وہ اپنے دوستوں کو 'گوشتے' میں واقع کبابی کے متعلق بتایا کرتی جو اسے دیکھ کر اکثر مکر لیا کرتا اور اسے کچھ کباب پیش کر دیتا تھا جب وہ بالعموم اپنے ایک بچے کے ساتھ ہوتی تو اس کی پیش کش قبول کر لیتی اور اپنے بچے کے ساتھ کباب کھالتی تھی۔ اس نے اپنے افعال کی بات ذرا نہیں سوچا کہ ان کی تشریح کس طرح کی جائے گی یا دوسرے انہیں کس طرح غلط معنی پہنائیں گے۔

کسی عذر کے تحت کہ اس نے اپنے شوہر کو بے عزت کیا ہے، ایک دن اس کے شوہر نے اسے گھر سے نکال دیا (۷) اس نے معصومہ پر الزام لگایا کہ وہ گوشہء ذخیرہ گاہ پر کبابی کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے اس سے عاجزی کی کہ وہ مجھے کمافی کے اپنے حصے کو بیان کرنے کا موقع دے۔ میں نے اپنے بچوں کا واسطہ دے کر اس سے منت سماجت کی کہ وہ مجھے ایک موقع دے لیکن اس نے انکار کر دیا اور مجھے باہر نکال دیا۔ اس نے کبھی اسے دوبارہ اپنے بچوں کو دیکھنے کا موقع نہیں دیا۔ معصومہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے ان لوگوں کو خوب کوسا، جنہوں نے اس کے پیچھے اس کی باتیں کیں اور اس کی زندگی کو برباد کر دیا معصومہ کو یقین تھا کہ اس پر سحر کیا گیا تھا اور وہ کسی کی نظر بد کا نشانہ بن گئی تھی۔

پریشانی اور بدنامی کی حالت میں وہ اپنے باپ کے گھر گئی جسے اپنی بیٹی (معصومہ) کی وجہ سے اس قدر شرمندگی ہوئی کہ اس نے کبھی اس کی طرف دوبارہ نہیں

دیکھایا کبھی اس کے سلام کا جواب دیا ہو۔ معصومہ کے بھائی بھی بہت شرمندہ تھے کیونکہ وہ اس کی بے عزت طلاق پر سخت ناراض تھے جو اس کے منہ پر زبانی مار دی گئی تھی۔

بلاشبہ کبالی اس میں دلچسپی رکھتا تھا۔ اس کی پریشان کن خطرناک صورت حال کا احساس کرتے ہوئے اس نے اسے تین ماہ کا متاع صیغہ کرنے کی پیش کش کی۔ معصومہ نے مجھے بتایا کہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ متاع صیغہ کیا ہے؟ لیکن اس کی پیش کش کو قبول کر لیا کیونکہ وہ اپنے والدین کے گھر میں کشیدہ ماحول کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ کبالی سے اس کے ملاپ کے دوران اس نے محسوس کیا بلکہ وہ اپنے باپ کے رد عمل سے خوف زدہ ہو کر اپنے عارضی شوہر کبالی کو متاع صیغہ تران بھاگ گئی وہ اتنی خوف زدہ کیوں تھی یا شرمندگی تھی اس کے باپ کا رد عمل مجھ پر بالکل واضح نہیں تھا۔ میری تشریح یہ ہے کہ اس کی سختی اور جبر سے واقف ہونے کے ساتھ شاید وہ اپنے متاع صیغہ عارضی نکاح کی معقولیت اور شائستگی کے متعلق غیر یقینی تھی اور اسی لئے وہ اپنے حمل سے شرمندہ تھی، ایران میں بہت سے دیہی علاقوں یا چھوٹے شہروں (قبضوں) میں بدنامی کے خوف یا شاید شرم و حیا سے مجبور ہو کر نوجوان عورتیں اپنے والدین سے جہاں تک ممکن ہو اپنے حمل کی حقیقت رواجی طور پر چھپاتی ہیں۔

معصومہ اپنے خوابوں کی دنیا میں لوٹ گئی اور اس کو سمجھنا دوبارہ مشکل ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے مقدس آدمیوں اور عورتوں کے خواب دیکھے جن سے اس نے پانی مانگا۔ انہوں نے اسے پانی دیا وہ درد و غم سے چلانے لگی۔ جب وہ اپنی سرگزشت مجھے سن رہی تھی اور اگرچہ وہ اپنے شدید غم سے سکون حاصل کر رہی تھی، مصیبت اور درد سے نجات پا رہی تھی۔ اس نے اپنی ایام حمل کے دوران نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا تھا۔

تران میں معصومہ رے کے قدیم شہر میں شہر کے باہر اس علاقے میں رہتی تھی جہاں مجبور و حجاج بے آمدنی والے لوگ رہا کرتے تھے۔ اور یہ علاقہ شاہ عبدالعظیم کی مقدس برگاہ کے نزدیک واقع تھا اور تران کے جنوب میں تین یا چار میل دور تھا۔ ہمارے زندگی کے لئے اس کی جدوجہد نے اسے گلی کوچوں میں بھیک مانگنے پر

مجبور کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک ہمسایہ کی مدد سے ایک گھریلو خادمہ کا کام مل گیا۔ جب اس کی زچگی کا وقت قریب تر آیا وہ تنہا بے سہارا حالت میں کسی نہ کسی طرح فیروز آباد ہسپتال میں پہنچی مگر انہوں نے اسے داخل کرنے سے انکار کر دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ ذہنی طور پر بیمار تھی اس کے درد کو نظر انداز کرتے ہوئے ہسپتال کے بااختیار حکام نے اسے فرح ہسپتال بھیج دیا اور اس سے قبل کہ اسے کمرہ ۶ زچگی میں لے جایا جاتا اس نے ایک لڑکی کو جنم دیا۔

چند ماہ کے بعد اپنی طاقت کو بحال کرتے ہوئے، معصومہ اپنی مہجی کو لے کر مہجی کے باپ مہبالی سے ملنے کی امید کے ساتھ قزوین پہنچی۔ معصومہ سے مختلف مہبالی کی قسمت کا ستارہ بلند یوں پر تھا۔ اس نے اپنے چھوٹے سے اسٹور کو وسیع کر لیا تھا۔ اس نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کر لی تھی اور وہ اپنے پہلے بچے کی ولادت کی امید رکھتے تھے۔ جب اس نے معصومہ کو دیکھا تو وہ خوف سے چونک اٹھا اور کم آمیزی کے ساتھ ذرا فاصلہ پر کھڑا رہ گیا۔ اس نے نوازئیدہ بچے سے اپنے رشتے کو جھٹلایا اور عملاً یہ تجویز کیا کہ وہ اسے کسی یتیم خانے میں لے جائے۔ ایک بار پھر اکیلی اور پریشان حال معصومہ نے اپنی ماں سے ملنے کی تمنا کی لیکن اسے اپنے والدین کے گھر جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔

معصومہ شہر رے کو واپس چلی گئی لیکن ایک فیکٹری میں سخت محنت کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی ننھی مہجی کو ایک یتیم خانے میں ڈال دے۔ اسے بتایا گیا کہ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اپنی بیٹی کو دیکھنے آسکتی ہے اور اسے ”ملاقاتی پاس“ دیا گیا جسے وہ اپنی ذہنی غیر حاضری کی حالت میں کہیں کھو بیٹھی۔ اس کے بعد جب بھی وہ اپنی مہجی کو دیکھنے جاتی تو وہ اسے اندر نہیں جانے دیتے کیونکہ اس کے پاس اپنا ملاقاتی پاس نہیں تھا۔ آخر کار اس کی ایک ملاقات میں اسے مطلع کیا گیا کہ وہ اپنی مہجی کو دیکھ سکتی ہے مگر یہ کہ اسے یتیم خانے سے لے جانا ہوگا کیونکہ مہجی کی عمر کافی (یعنی ڈیڑھ سال) ہو گئی تھی اور اب یتیم خانے میں اس مہجی کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ معصومہ نے درخواست کی کہ وہ مہجی کو کچھ عرصے اور رکھ لیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے اسے چھ دیا اور دروازے سے باہر کار استہماتا دیا۔

معصومہ رے میں 'ڈائیس اپنے ہمسایوں میں آئی۔ اس کا ایک ہمسایہ تھا جو ایک مہربان درمیانہ عمر کا ایفون کھانے والا (پاپ کے ذریعہ) 'تریا کی' تھا وہ ماں اور چچی کا دلدادہ ہو گیا۔ اس نے معصومہ کو عملی طور پر دو ماہ کا متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کش کی اور اس نے یہ قبول کر لی۔ تریا کی نے ان دونوں کے ساتھ کافی وقت گزارا اور جب کبھی اس کے پاس ایفون کے اخراجات سے کچھ رقم چرہتی تو وہ ننھی چچی کے لئے قندی یا شیرینی خرید لاتا تھا۔ وہ تقریباً ایک خوش گوار خاندان سے مشابہ تھے اور اب ان کی زندگیوں میں معنی اور حسن ترتیب شامل ہو رہے تھے افسوس! ان کی خوشی زیادہ عرصہ تک برقرار نہیں رہ سکی۔ معصومہ کا عارضی شوہر ایفونی، موٹر کار کے حادثے میں جاں بحق ہو گیا۔ اور ایک بار پھر ماں اور چچی تہا اور زخم خوردہ حالت میں رہ گئے! رے میں زندگی زیادہ دنوں تک قابل برداشت نہ رہی اور یہ کہ اس کی ننھی منی چچی مسلسل اپنے 'پدر' (باپ) کو دریافت کرتی رہی۔ معصومہ نے اپنا قلیل سامان باندھا اور قم چلی گئی جہاں وہ ان لاتعداد عورتوں کی صفوں میں شامل ہو گئی جو زیارت گاہ کو اپنے گھر کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ (۸)

جب ۱۹۷۸ء میں 'میں نے معصومہ کا انٹرویو کیا تھا یہ اس کی ہجرت سے چھ سال بعد کی بات تھی ان دنوں وہ کثرت سے متعہ / صیغہ معاہدے کرتی ہے تاکہ وہ اپنی ننھی چچی کے لئے زندگی کے سامان فراہم کر سکے۔ خود معصومہ کے لئے 'گھڑی ظاہری طور پر' تقریباً چھ برس پہلے رک چکی تھی اور کوئی بات جو اس کے بعد واقع ہوئی کچھ زیادہ قابل توجہ نہیں۔

فرخ خانم

فرخ خانم عشرہ چالیس کی درمیانی عمر کی عورت ہے، تندرست و توانا اور خوش انداز ہے میں نے ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں اس کا انٹرویو کیا اور جو لوگ اسے جانتے تھے، ان سے طویل گفتگو کی۔ جب فرخ صرف ساڑھے بارہ برس کی تھی تب

اس کی شادی ایک بیس سالہ دلکش آدمی سے ہو گئی۔ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی اور اس کی شادی پر اعتراض بھی نہیں ہوئے۔ اس نے اپنے ہونے والے شوہر کو اس دن دیکھ لیا تھا جب وہ (شوہر) اور اس کا خاندان اس (فرخ) کے گھر اسے مانگنے آیا تھا۔ اس نے اسے چائے اور شیرینی پیش کی تھی اور اسے دلکش اور پرکشش پایا۔

اس کی شادی کے بعد، جلد ہی اسے پتہ چل گیا کہ اس کا شوہر شک کرنے والے ذہن کا مالک ہے اور وہ بد مذاق بھی تھا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ وہ اس کے ساتھ برا سلوک کرتا، اس سے جھوٹی قسمیں کھاتا اور اکثر اس کو مارتا تھا، اس نے ایسے حالات میں بھی اس کی زندگی کو آرام دہ اور خوش گوار بنانے کی کوشش کی۔ پڑھی لکھی ہونے کی وجہ سے، کچھ گریڈ پر انٹرمیڈیٹ کے مساوی، فرخ نے اپنے شوہر کی مالیات منظم کرنے میں اس کی معاونت کی اور اسے خا کے اور گراف (ترسیم) بنانے میں بھی مدد دی جو اس کے کام کا ایک حصہ تھا۔ اس کا یقین تھا کہ یہ سب کچھ اس کی جدوجہد اور ذاتی محنت ہی تھی کہ جس کے ذریعہ وہ کچھ دولت جمع کرنے کے لائق ہو گیا۔ وہ بھی ہیروئن کا عادی ہو گیا۔ اس نے جلد ہی اس بری عادت اور دوسری عورتوں پر روپیہ پیسہ خرچ کرنا شروع کر دیا۔ فرخ نے بتایا کہ وہ جتنا زیادہ حالات کو دوبارہ بہتر بنانے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی زیادہ لاپرواہ ہو جاتا تھا۔ وہ اس کو مارتا اور اپنے پانچ بچوں سے بھی سختی سے پیش آتا تھا۔

ان کے وسائل تیزی سے خشک ہوتے گئے اور اس کا صبر اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ آخر کار فرخ نے اپنا گھر چھوڑ دیا اور اپنے ایک شناسا کے گھر چلی گئی جہاں وہ خاندان میں ایک بڑی عمر کے آدمی کے ساتھ ایک رفیق کی حیثیت سے کام کر سکتی تھی۔ وہ اپنی سب سے کم عمرچی کو جو اس کی واحد بیٹی تھی اپنی ساتھ لائی تھی اور باقی بچوں کو ان کے باپ کے پاس چھوڑ آئی تھی۔ جب اس نے اپنے شوہر کو چھوڑا تو اسے نہ صرف یہ کہ اپنا چھوٹا سا جردلسن پانچ سو تین بھی نہیں ملے بلکہ وہاں اپنا سارا سامان بھی چھوڑ دیا اور اس نے اسے کچھ رقم بھی دی اور اس کے گھر سے ایک میپلی سی چادر کے ساتھ باہر نکل آئی حالانکہ اس نے اپنی محنت سے اسے لکھ پتی بنایا تھا۔ وہ سال بھی نہ

گزرے تھے کہ فرخ، آخر کار طلاق حاصل کرنے کے قابل ہو گئی۔ (باب ۲ میں خلع طلاق کا شعبہ دیکھئے) اس کے چار بیٹے اپنے باپ ہی کی تحویل رہے جبکہ چھوٹی بیٹی فرخ کی نگرانی ہی میں رہی۔

۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۳ء کے خاتمے تک فرخ اور اس کی کسن بیٹی اسی خاندان کے ساتھ رہے۔ فرخ کے خوش گو اور طور طریقے اور اچھی نظریں دونوں ہی اس کے لئے قیمتی سرمایہ بھی تھے اور وجہ زحمت بھی! 'میں جہاں بھی جاتی مرد کہا کرتے۔ خانم! تمہارا کوئی شوہر نہیں تو آپ میری زوجہ کیوں نہیں بن جاتیں؟ اسے اپنے ظاہر کا احساس ہو تا اور ذہنی تکلیف بھی ہوتی تھی۔

فرخ کے احساس میں زندگی کی لہر دوڑ گئی جب اس نے اپنے عارضی شوہر سے اپنی پہلی ملاقات کو اپنے حافظے سے دھرا تا شروع کیا۔ حاجی سے اپنی پہلی ملاقات کا دن اور وقت قطعی طور پر صحیح یاد تھا۔ حاجی ایک شادی شدہ آدمی تھا اور اس کے پاس تھوڑی سی دولت تھی۔ فرخ کی ایک سہیلی جو درزن تھی اس نے فرخ سے کہا کہ کچھ کپڑا خریدنے کے لئے اس کے ساتھ تھران کے مین بازار کو چلے مگر کپڑا خریدنے کی بجائے وہ فرخ کو حاجی کی دکان پر لے گئی جو اس کا ایک پرانا شناسا تھا۔ فرخ نے ہنستے ہوئے کہا کہ سلام و آداب کے بعد پہلے ہی لمحے سے وہ مجھ پر نظر جمائے رہا۔ حاجی فرخ میں دلچسپی رکھتا تھا۔ اس نے ان دونوں سے کہا کہ وہ کورزا سنوڑ میں کبالی کے یہاں اس کے ساتھ لہجہ کریں۔ تھوڑے سے تاٹل کے بعد فرخ نے قبول کر لیا۔ حاجی نے فرخ کو اپنا ٹیلی فون نمبر دیا اور اس سے فون پر بات کرنے کے لئے کہا مگر اس نے نمبر کو استعمال نہیں کیا۔ کم از کم کافی دنوں تک فون نہیں کیا۔ تاہم حاجی کی تحریک پر ایک نامعلوم فرد اس کی دوست نے ان دونوں کی ملاقات کے لئے ایک دوسرے موقع کا اہتمام کیا۔ اس بار حاجی نے فرخ میں بے حد دلچسپی کا اظہار کیا اور اس سے دو خواست کی کہ وہ اسے نجی طور پر ملنے کی اجازت دے اس نے حاجی کی یہ بات مان لی۔ وہ وقتاً فوقتاً ملتے رہے اور ان ملاقاتوں میں سے ایک میں حاجی نے اسے مطلع کیا کہ وہ مکہ مکرمہ کو دوسرے حج پر جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ پھر

اس نے کہا کہ اس کے واپس آنے تک وہ اس کا انتظار کرے (یعنی اس عرصے میں کسی سے شادی نہ کرے)۔ فرخ نے وعدہ کر لیا۔ یوں سمجھئے کہ حاجی کے خوف کی شدت کی اہمیت بتاتے ہوئے 'فرخ نے کہا کہ ان دو مہینوں میں فی الحقیقت اس کے پاس کئی ایک مگلیتروں کے پیغامات آئے تھے لیکن اس نے سب سے انکار کر دیا۔۔۔ حاجی اچھی صحت کے بعد واپس آیا۔ مقدس عبادت گاہ کے ہر قسم کے تحفے ساتھ لایا۔ وہ دوسرے ہی دن فرخ سے ملنے گیا۔ تب اس نے یہ درخواست فرخ کے سامنے رکھی کہ اگر میں آپ کو دس تھمن یومیہ دوں تو کیا آپ کا کام چلے گا؟ اس نے جواب دیا: 'ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جب انسان کا ایک سو تھمن سے بھی کام نہیں چلتا اور ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جب انسان صرف دو تھمن سے کام چلا لیتا ہے' رقم مقصد نہیں ہے۔ خوش اخلاقی اور سماجی ہم آہنگی ایک رشتے کا لازمی عنصر ہوتے ہیں۔ اگر یہ باتیں موجود ہوں تو ایک مرد اور ایک عورت ساتھ رہ سکتے ہیں۔' فرخ کا فلسفہ سن کر حاجی فی الواقعہ بے حد خوش ہوا اور اسی وقت اس سے کہا کہ وہ اس کی صیغہ / متعہ زوجہ بن جائے۔

ان کی متعہ / صیغہ عارضی نکاح کی تقریب میں فرخ کی درزن سہیلی اور حاجی کے ایک ملا دوست نے شرکت کی لیکن اس نکاح کا اندراج نہیں ہوا۔ فرخ سوچتی ہے کہ اس کا عارضی نکاح ایک مذہبی نوعیت کا فریضہ ہے اور ایک صیغہ (قانونی متعہ) نہیں ہے (جو اس کا اندراج ہوتا) تاہم وہ کسی طرح بھی کسی قسم کی تشویش محسوس نہیں کرتی تھی۔ اپنے متعہ نکاح کے اندراج پر رضامند نہ ہونے پر حاجی کی وضاحت محض رسمی تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی پہلی بیوی کو اس کی نئی بیوی کے متعلق کچھ معلوم ہو جائے۔ اس کے علاوہ ۱۹۷۴ء میں قانون تحفظ خاندان نافذ العمل تھا جو ۱۹۶۷ء میں منظور ہوا تھا۔ اس قانون کے تحت کسی شخص کو عدالت کی اجازت کے بغیر دوسری زوجہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ دو سال تک کی قید کی سزاؤں سے چھپنے کے لئے عام طور سے لوگ دوسرے نکاح / عارضی نکاح کو رجسٹر نہیں کراتے تھے بالخصوص ایک متعہ / صیغہ عارضی نکاح کو رجسٹر نہیں کراتے تھے۔

اس بات سے فرخ خوف زدہ نہیں تھی، اس نے کہا: اگر حاجی کی بیوی ان کا پتہ بھی لگالے اور ان پر عدالت میں مقدمہ بھی دائر کر دے تو اس کے پاس اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہوگا۔ اگر بااختیار حکام بھی مجھ سے طلب کرتے تو میں کہتی کہ حاجی میرا محبوب ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتے تھے (یعنی یہ کہ) وہ یہ ثابت نہیں کر سکتے تھے کہ وہ شادی شدہ تھے۔ (۹)

اس نے کچھ سوچ کر کہا: 'ان دنوں جب دو افراد ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان کی شادی ر نکاح کا قانون اندراج بے معنی ہے، ایک باہمی طور پر، بد معنی رشتے کی پہلی شرط محبت ہے۔ میں حاجی سے محبت کرتی ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے مجھے اس سے زیادہ کیا چاہئے؟ میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ مجھے اس سے ترکہ میں کچھ ملے یا نہیں'۔ پس جب حاجی نے اسے دو ہزار تمن کا چیک بطور اجر دلن دیا، فرخ نے رسمی طور پر اسے اس کی آنکھوں کے سامنے ہی الگ رکھ دیا۔ حاجی سے اپنی محبت کو ڈرامائی رنگ دینے کے لئے فرخ کو یاد آیا کہ اس نے حاجی سے کہا تھا: 'مجھے ایک اجر دلن کی کیا ضرورت ہے؟' میں نے اس کو بتایا: میرا اجر دلن تمہاری محبت ہے میرا اجر دلن تمہاری عزت ہے میرا اجر دلن تمہاری خوش اخلاقی اور انسانیت ہے۔' بہر حال ایک ناکام شادی کے تجربے کے بعد، فرخ اجر دلن کی ادائیگی کی حقیقی بے اثریت کا مفہوم سمجھنے لگی تھی۔ اس سبب سے اس نے صریحاً سمجھ لیا کہ سرمائے میں اس کی دلچسپی میں آشکارا کمی ہے، حاجی اس کی محبت کا باہمی صلہ اور زیادہ دلچسپی سے دیگا جیسا کہ اس نے اسے پاک محبت پیش کی تھی جس کے ساتھ زیادہ حقے اور زندگی میں مدد کرنے کے وعدے بھی شامل تھے۔

۱۹۷۸ء میں ہمارے انٹرویو کے وقت تک، حاجی کے خاندان نے ان کی عارضی شادی کا سلسلہ معلوم کر لیا تھا اور ظاہری طور پر وہ حاجی کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی پریشانی میں نہیں پڑے حالانکہ اس کی ماں اور ہمیشہ کے فرخ سے تعلقات نسبتاً اچھے تھے اور وہ اکبر اس سے ملنے آیا کرتی تھیں مگر وہ اس کی پہلی بیوی اور اس کے بچوں سے زیادہ قریب تھیں۔ یہ واضح تھا کہ دونوں سوکنوں کے درمیان کسی قسم کا

معاشرتی رشتہ نہیں تھا۔

فرخ نے مسرت کی لہر محسوس کی اور وہ ان واقعات کو یاد کر رہی تھی جو اس کو حاجی سے متعہ رہینہ معاہدے کی طرف لے گئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ اس کی زندگی، ایک آرام وہ معمول میں قرار پا چکی تھی۔ حاجی نے اس کے لئے ایک اپارٹمنٹ کرائے پر لیا تھا اور وہاں پابندی سے ملنے آتا تھا جب اس کی پہلی بیوی شہر سے باہر ہوتی تو وہ ان دنوں فرخ کے مکان پر رات گزارتا تھا۔ ایک بار پھر ایسا لگتا تھا کہ فرخ کو آخری لفظ ملنے والا ہے فرخ نے کہا: ”مجھے اس کے آنے اور جانے پر ذرا بھی اعتراض نہیں تھا۔ وہ جس وقت بھی آتا ہے میں اس کا خیر مقدم کرتی ہوں“ اس کے علاوہ اس کے زیادہ غسل طہارت (جنسی انٹر کورس کے بعد کی پاکیزگی) ہمیں پر ہوتے ہیں۔

فاتی خانم

جب میں پہلی مرتبہ تم گئی تو میں فاتی خانم کی بات ۱۹۷۸ء میں سن چکی تھی لیکن چونکہ اس کے اور میری میزبان (جو رشتہ میں اس کی منہ تھی) کے درمیان ایک پرانی عداوت تھی، میں اس کا انٹرویو نہیں کر سکی۔ ۱۹۸۱ء میں فاتی ادھر ادھر کی باتوں میں، تم میں میری موجودگی کی بات سن چکی تھی اور ایک دن وہ اچانک آئی کہ کوئی محافظ اسے نہ دیکھ لے، تب میری میزبان نے کسی خاص مقصد کے پیش نظر، گھر سے بھاگ جانا اور ہمیں اکیلا چھوڑ دینا ہی مناسب سمجھا۔ اور آخر کار مجھے فاتی کو انٹرویو کرنے کا موقع مل ہی گیا۔ ہم نے دیر تک باتیں کیں اور بعد میں، میں نے اس کے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے انٹرویو کیئے۔ وہ میری سب سے زیادہ رنگین مزاج اطلاع دہندہ ثابت ہوئی۔ اپنے انٹرویو کے وقت اس کا تیسرا شوہر (میری میزبان کا بھائی) تہران کے ایک ہسپتال میں کینسر کے مرض میں زیر علاج تھا اور وہ تہران اور تم کے درمیان اپنے سلمیٰ رشتے کی بنا پر چکر کاٹ رہی تھی۔ جب وہ تہران میں ہوتی یا جب وہ تم واپس آ جاتی تو اس کے شوہر کے رشتہ دار، اس کے اتے پتے سے ناواقف رہتے تھے۔ وہ گھر پر شاذ و

ناور ہی ہوتی تھی اور مجھے اپنی میزبان کو بڑی مشکل سے سمجھانا پڑتا کہ وہ مجھے فاتی کے گھر پر لے جائے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ صرف خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے؟

فاتی اپنی عمر کے چوتھے عشرے کے درمیانی برسوں میں تھی حالانکہ وہ اس سے بھی زیادہ کم عمر ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔ وہ ہشاش بھاس اور سرگرم رہتی اور پر مزاح تھی لیکن وہ مجھے ذرا ذہنی پریشانی میں دکھائی دیتی تھی۔ وہ مسلسل پانچ برس گزرنے کا حوالہ دیتی رہی کہ جب وہ اپنے پہلے شوہر اسماعیل سے ملی جو اس سے بڑا اور تیس سال کا تھا اور وہ زور دیتی رہی کہ وہ کس قدر خوبصورت تھی (فربہ، سفید اور سنہرے بھورے بالوں والی عورت تھی) اور جب اس نے اسماعیل سے شادی کی تو اس کا وزن کس طرح کم ہوا (مطلب یہ کہ اس نے گھر میں بڑے دکھ اٹھائے تھے)۔ مجھے تو وہ اب تک وزن سے زیادہ ہی معلوم ہوتی تھی جب وہ گھر سے باہر جاتی تو فاتی نہ صرف روانگی کے مطابق چادر اوڑھتی بلکہ ایک سیاہ نقاب ”پوشیہ“ اپنے چہرے پر ڈالا کرتی تھی۔ جب وہ اس طرح کے لباس میں ہوتی تو کوئی اسے پہچان نہیں سکتا تھا عصمت و عفت کے لئے بہر حال، اتنے حجاب کے باوجود، قم میں یہی افواہ ہے کہ وہ چہرے پر نقاب ڈالتی ہے حقیقت میں متعہ، صیغہ زوجہ بننے کے لئے اپنی رضامندی کے اشارے دیتی ہے جبکہ سیاہ نقاب استعمال کرنے کے لئے فاتی خانم کی دلیل یہ تھی کہ ’اس کا حسن و لفریب ہو جائے‘ اسے یہ خوف بھی تھا کہ بعض لوگ اسے اغوا نہ کر لیں اور اسے قابل رحم حالت میں کسی ایسی ویسی نامعلوم جگہ لے جائیں اور اس کے ساتھ زنا بالجبر کریں۔

فاتی تین سال ہی کی تھی کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق دیدی تھی مگر اسے اپنے قبضہ میں رکھا۔ جلد ہی اس کے باپ اور ماں نے دوبارہ الگ الگ شادیاں کھولیں۔ جلد ہی انہوں نے فاتی کو تیرہ اور سکے بہن بھائیوں سے ملایا۔ نو اس کے باپ کی طرف سے اور چار اس کی ماں کی طرف سے تھے۔ ایک سوتیلی ماں کے ساتھ اس کی زندگی اس حدود و قامت کو ظاہر کرتی تھی کہ جس طرح سندریلا کے ساتھ اس کی ماں سلوک کرتی تھی لیکن کبھی بھی خوش گوار انجام نہیں ہوا۔ فاتی نے بار بار اس واقعہ

کو دھرایا کہ اس کی پرورش ایک ماں کے بغیر ہوئی۔ اس کا باپ ایک کم آمدنی والا تاجر تھا، بے حد مذہبی اور قدامت پسند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے فاتی کے وجود کو نظر انداز کیا۔

فاتی کو خاندان میں کالی بھیر (غدار) سمجھتے ہوئے، فاتی کے رشتے کے بہن بھائی اس کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے تھے، یہ بات فاتی کی نند نے بتائی۔ فاتی اپنی والدین کی اولاد سے میل جول نہیں رکھتی لیکن اکثر اپنی ماں سے ملنے جاتی تھی، وہ ایک یادو افراد سے ملتی جو اس کی ماں کے رشتے سے اس کے نصف بہن بھائی تھے۔ اس نے اپنے خاندان سے دو گر فنگی کار، حجام ظاہر کیا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ وہ اپنے خاندان میں تقریباً ملاقاتیں کرتی اور ایک دوسرے حوالے سے اس نے یہ اعتراف کیا کہ وہ ان کے درمیان زیادہ سماجی تعلقات محسوس نہیں کرتی۔ دوسرے اطلاع دہندوں نے فاتی کو تھوڑا سا پاگل، 'خلل' سمجھا (۱۰) اور انہوں نے کہا کہ اس کا خاندان بالعموم اسے نظر انداز کرتا ہے۔ یہ معلوم ہوا کہ وہ سالو قات ان کے گھروں پر جاتی حالانکہ اس کے ساتھ ان کا رویہ نہایت سرد ہوتا تھا!

نوسال کی عمر میں ایک کسن دلہن کی حیثیت سے فاتی کی شادی اس کی پھوپھی کے بیٹے سے ہو گئی جو تھوڑا سا ذہنی معذور اور غفلت شعرا لگتا تھا۔ وہ اس کے نکاح میں اس لئے دیدی گئی تھی کہ اس کے والدین سمجھتے تھے کہ یہ بات لڑکے لئے اچھی ہوگی۔ یوں کہنا چاہئے کہ وہ اس طرح اپنے ہوش و حواس میں آجائے گا۔ شادی کے بعد ہی اسے تپ دق ہو گئی (وہ اس بیماری میں پہلے سے مبتلا نظر آتا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی)۔ ابھی وہ مشکل سے چودہ سال کی ہو گئی کہ اس کے ہمد شوہر نے اسے طلاق دیدی۔ فاتی نے اس دوران یہ دریافت کر لیا تھا کہ وہ ایک عورت کی حیثیت سے 'بانجھ' ہے۔

فاتی کی دوسری شادی ایک دولت مند ۱۷ سالہ بوڑھے سے ہوئی جو صرف ڈھائی ماہ تک برقرار رہی۔ وہ ابھی تک یقین کی کمزور تھی۔ وہ زور دے کر یہ کہا کرتی کہ اس نے اس کو شدید پریشانی میں مبتلا رکھا اور احباب اور ہمسایوں کے مسلسل

سوالات کی بارش تھی جو یہ جاننا چاہتے تھے کہ جنسی ملاپ کے بعد وہ غسل طہارت کے لئے عوامی غسل خانے میں کب جائے گی (۱۱)۔ اس نے اعلان کر دیا کہ اس نے مجھے چھو ایک نہیں۔ اس کے برعکس وہ اس سے توقع رکھتا تھا کہ اس کے پاس مستقل آنے والے مہمانوں کے لئے چائے اور شیرینی لائے اور اس کا سامان افیون نیا کرے۔ شوہر سے مطمئن نہ ہونے کے باوجود اس نے طنزیہ دعویٰ کیا کہ اس نے اس شادی سے کیا حاصل کیا! اس نے اسی سانس میں کہا: 'اپنے لڑکپن سے میری خواہش تھی کہ میں کسی ضعیف العمر آدمی سے شادی کروں کیونکہ جب تک وہ زندہ رہے گا زندگی خاموش و پرسکون رہے گی اور جب وہ مر جائے گا تو اس کی پشن اسے ملے گی اور اس حتمی دوائے کو وہ اپنی عقلمندی، عقل سے منسوب کرتی تھی۔ بلاشبہ ہمارے انٹرویو کے اختتام تک مجھے ایسا لگتا تھا کہ وہ حالات کو اسی طرح محسوس کر رہی تھی جو اس کی حالیہ شادی سے تعلق رکھتے تھے۔ چند ماہ کے بعد میں نے ایران چھوڑ دیا بعد میں مجھے اس کے ۷۵ سالہ شوہر کی موت کی خبر ملی جو اس کے لئے اپنی قلیل پینشن چھوڑ گیا اور ساتھ ہی ایک چھوٹے مکان میں بھی حصہ ملا۔

اس کی تیسری شادی کے وقت تک، یادہ ایسا ہی دعویٰ کرتی تھی۔ فاتی خانم کا یہ تصور واضح تھا کہ ایک رشتے سے وہ کیا چاہتی تھی۔ زیدت گاہ میں ادھر ادھر کی باتیں سننے کے دوران، اسے اسماعیل کے متعلق علم ہوا کہ وہ ایک ستر سالہ بوڑھا آدمی ہے اور دو بیویوں کو طلاق دے چکا ہے۔ فاتی اس بوڑھے آدمی کی بہن (میری میزبان) کے گھر پر گئی، اسے اور اس کی ماں کو بتایا کہ اسے اسماعیل سے ملاقات کرنے کا بڑا اشتیاق ہے۔ ماں اور بیٹی نے جو اسماعیل کے لئے ایک مناسب رشتے رزوج کی تلاش میں تھیں، اسے مطلع کرنے اور ملاقات کیلئے ایک تاریخ مقرر کرنے سے اتفاق کیا۔ دوسری مرتبہ جب وہ وہاں گئی تو اسماعیل بھی موجود تھا، بہر حال اس کی ماں اور بہن کو بڑی حیرت ہوئی کہ فاتی نے ان سے کہا کہ وہ کمرے سے باہر چلی جائیں۔ ہمیں اکیلا چھوڑ دیں تاکہ ہم آزادانہ طور پر اختلاط کر سکیں۔ فاتی نے کہا کہ اس نے امام جعفر صادقؑ See also Khomeini 1982a, 40 کے چند موزوں و درمحل حوالوں سے اپنے

رخواست کی حمایت کی۔ اسماعیل کی ماں اور بہن نے کمرہ چھوڑ دیا۔ وہ اس کے رویے سے مایوس اور پریشان تھیں۔ یہ ایک بغض تھا جو اب تک ان کے دل میں تھا۔ جیسے ہی فاتی کو کمرے میں اسماعیل کے ساتھ اکیلا چھوڑا گیا اس نے آپس میں ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر لیا۔ ایک بار پھر اس نے بعض مذہبی حوالوں سے اپنی پیش کش کو سہارا دیا اور فوراً ہی اپنے سارے بدن سے لپٹی ہوئی چادر کو ڈھیلا کر دیا۔ اسماعیل کو رضامند پاتے ہوئے تب اس نے تجویز کیا کہ انہیں چوبیس گھنٹے کا ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر لینا چاہئے، یہ دیکھنے کے لئے کہ ان کے مزاج میں کتنی مطابقت ہے۔ دوسرے دن اسماعیل کے مختلف انداز میں فاتی نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ ان کے مزاج میں موزونیت نہیں اور وہ ان سے الگ ہونا چاہتی تھی۔ بہر حال اس کی چاہت کو دیکھتے ہوئے اس نے چالیس دن کا ایک دوسرا متعہ / صیغہ تجویز کیا اور ایک بار پھر غیر جنسی صیغہ / متعہ کی شرط رکھی۔ اس مرتبہ وہ اس کے مکان میں قتل ہو گئی۔ اس سے قبل کہ مایوس و محروم آدمی اس سے مستقل نکاح کا معاہدہ کرے، انہوں نے ایک تیسرا غیر جنسی صیغہ / متعہ طے کیا۔ اس نے یہ پیش کش قبول کر لی اور ایک بڑا اجر دلہن وصول کیا۔ میری میزبان کو یقین ہے کہ فاتی نے اس کے خام اور احمق بھائی کو اپنے دام تدبیر میں پھنسا کر اس سے اتنی بڑی رقم وصول کر لی۔

مجھے ایسا لگتا تھا کہ فاتی نے اب اپنے بیمار شوہر کے ساتھ خود غرضانہ رویے کا مظاہرہ کیا۔ وہ اپنی آواز کو اتنا کم کر لیتی تھی کہ اس کی نیم بھری ساس جواکثر کمرے میں موجود رہتی تھی اسے سن نہ سکے۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا شوہر کس طرح مر رہا تھا اور اس کا مزاج اپنے شوہر کے مزاج سے مختلف تھا اور اس کے ساتھ رہنا سہنا کتنا دشوار تھا تب اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے اس نے یہ مزید بتایا کہ تمام مشکلات کے باوجود وہ اسے کتنا چاہتی تھی اور اس نے اس کے لئے کتنی قربانی دی تھی۔ اس نے ایک بار پھر خاموشی سے یہ تسلیم کر لیا کہ وہ ہمیشہ سے اس کی گھر سے باہر کی سرگرمیوں پر اعتراض کرتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ گھر پر ہی رہا کرے لیکن وہ لوگوں کے گھروں پر جانا چاہتی تھی اور ان کے لئے مذہبی رسوم ادا کرے۔ یہ ایک ایسی خدمت تھی جس کے

لئے وہ مشہور تھی اور اکثر لوگ اسے تلاش کر کے لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تو اس نے اسے طلاق بھی دیدی تھی لیکن اس نے اپنے عجلت میں کئے ہوئے اقدام پر اظہار افسوس کیا اور مصالحت کر کے دوبارہ ملاپ کر لیا۔

جنسی ملاپ (ہم بستری) کے لئے اپنی ناپسندیدگی بتانے میں، فاتی کے ضمیر میں کوئی کھٹکانیں ہوتا تھا۔ (ثقافتی طور پر، عورت کے روپیئے سے متوقع طور پر مختلف نہیں) لیکن اس نے یہ تسلیم کیا کہ اس نے جنسی مباشرت سے پہلے تحریک دینے والی حرکات کو برداشت کیا ہے جیسا کہ وہ تیز فہم اور زیرک تھی۔ وہ جنسیت کی قوت سے بخوبی آگاہ تھی اس نے اسماعیل کو مجبور کیا کہ وہ اس سے الگ سویا کرے اور مجھے بتایا کہ اس نے اسے مہینے میں ایک بار سے زیادہ کبھی بھی قریب ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اور کبھی اس سے کم مدت بھی ہوتی تھی اس نے اپنے بارے میں ڈیٹیکس ماریں اور یوں لگتا تھا کہ اسے یہ بیان کرتے ہوئے ایک شرارت آمیز مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ اس نے اسے کس طرح نظر نواز مناظر دکھا کر ترسایا، اپنے ورغلانے والے لباس شب خوامی، میں کس طرح مکان کے اطراف پھر ا کرتی تھی۔ اس نے اپنے شوہر کے لئے زندگی کو اس قدر دشوار بنادیا تھا کہ وہ اسے چار سے پانچ تمن دینے کی پیش کش کرتا کہ وہ اس کے ساتھ قربت کرنے کے لئے رضامند ہو جائے۔ وہ اپنے اس عمل کو بھی اپنی دانش مندی کا کمال سمجھتی تھی۔

فاتی خانم اپنے شوہر کی جنسی طاقت کو بہت زیادہ بتاتی تھی۔ فاتی نے کہا: اگر میں اسے یہ اجازت دوں تو وہ دن میں تین مرتبہ غسل طہارت کرے گا (یعنی وہ اس سے دن میں تین مرتبہ مباشرت / جنسی اختلاط کرتا ہے)۔ (۱۲) اب بھی، جب وہ بیمار ہے اور ہسپتال میں ہے، اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: میں ہر روز اس سے ملنے جاتی ہوں تو اس کی شہوت جاگ اٹھتی ہے۔ وہ مجھ سے مذاق کرتا ہے اور مجھے مسلسل چھوٹے ہوئے رہنا چاہتا ہے۔ اس نے مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے زور دیکر کہا: بلاشبہ اسے میری ضرورت ہونی چاہئے۔ وہ میرے والد کی طرح ہے اور میں اتنی خوبصورت، فربہ اور برف کی طرح سفید ہوں۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اسے اپنی مستقل

شادی ناپسند ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ اس طرح وہ زیادہ حفاظت میں رہتی ہے اور بے شک اس نے اپنے حسن تدبیر سے اسماعیل کو اپنے سے معاہدہ کرنے پر مجبور کیا۔ اس نے کہا کہ وہ ایک متعہ / صیغہ بیوی بننے کو ترجیح دے گی۔ حقیقت میں اس نے کہا کہ اکثر اسماعیل سے طلاق طلب کی اور چاہا کہ اس کی بجائے متعہ / صیغہ کر لے۔ وہ کہتی رہی: کیونکہ متعہ / صیغہ کا مذہبی صلہ 'ثواب' ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ ایک شخص سے مدد کر رہ جائے۔ (۱۳)۔ فاتی خانم دانستہ طور پر اپنی بیرون خانہ سرگرمیوں پر اپنے شوہر کے اعتراضات کو نظر انداز کرتی رہی اور اپنا زیادہ وقت اس سے دور رہ کر ہی گزارتی رہی چونکہ وہ ایک ضعیف اور کمزور آدمی تھا اور وہ اسے من مانی کرنے سے نہیں روک سکتا تھا۔

فاتمی کا دعویٰ تھا کہ اس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ہے وہ شریعت کا اچھا علم رکھتی ہے وہ اپنی علمی لیاقت کو دوسری عورتوں کی رہنمائی کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اور کچھ مرد بھی اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ مذہبی رسوم انجام دیتی ہے، وعظ کرتی ہے یا لوگوں کے لئے دعا کی کتابیں پڑھتی ہے۔ ماہوش کی طرح فاتی متعہ / صیغہ کے قواعد و ضوابط کی اچھی معلومات رکھتی تھی لیکن ماہوش سے مختلف، وہ اس کے جنسی پہلوؤں میں بہت زیادہ دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔ وہ ایک معلم اخلاق زیادہ لگتی تھی اور مختلف اقسام کے ملاپوں کے لئے ایک جوڑا مانانے والی حیثیت کو ترجیح دیتی تھی۔ فاتی مجھے متاثر کرنے کے لئے بہت آگے نکل گئی کہ متعہ / صیغہ کا مذہبی فائدہ کتنی اہمیت رکھتا ہے اور اس نے کثرت سے خواہشمند مردوں اور عورتوں کے درمیان ملاقات کرانے کے لئے درمیانی واسطے کا کام کیا اور اس طرح سے انہیں گناہ کے کام کرنے سے بچایا۔ متعہ / صیغہ کی اخلاقی درستی کے لئے اتنی پر جوش حامی تھی کہ اس نے 'ممتعہ / صیغہ کس طرح کریں؟' نامی پمفلٹ بھی طبع کرایا۔ وہ اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کیا کرتی۔ امدادی طور پر مردوں کے درمیان مسجدوں، زیارت گاہوں، دعا کے اجتماعوں، ٹیکسی کاروں اور بسوں میں تقسیم کرتی تھی۔ فاتی کے بیان کے مطابق، پمفلٹ میں متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے قواعد اور طریق کار تفصیل سے بیان

کیئے گئے تھے۔ خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ یہ معاہدہ کتنی آسانی سے ہو سکتا ہے اور اس کا مذہبی اور اخلاقی صلہ کس قدر عظیم تھا اور اس کے شخصی فائدے کس قدر مطمئن کرنے والے تھے۔

فاتی خانم کو اپنی رشتہ طے کرانے کی اہلیت اور دلچسپی رکھنے والے مرد عورتوں کو قریب تر لانے کے لئے درمیانی کردار ادا کرنے کی صلاحیت پر بڑا فخر تھا۔ اس نے یاد کرتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ بس کا سفر کرتے ہوئے دیکھا کہ ایک خاتون مسافر بس ڈرائیور سے فلرنگ (پیارے چھیڑ چھاڑ) کر رہی تھی جسے فاتی نے بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا۔ ان کے باہمی عمل کو قابل اعتراض محسوس کرتے ہوئے، فاتی خانم نے فیصلہ کیا کہ انہیں متعہ / صیغہ کی بات ایک یاد دہانیاں سکھائے اور اس نے انہیں ہدایت بھی دی اس طرح وہ خوشی سے ایک عارضی ملاپ میں شامل ہو گئے اور یہ کام صرف فاتی نے انجام دیا۔ وہ جوڑوں کے لئے نہ صرف متعہ / صیغہ تقریب انجام دیتی تھی بلکہ وہ خواہشمند مردوں اور عورتوں کو تلاش کرتی اور متعہ / صیغہ کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتی تھی۔ اس نے بات دہراتے ہوئے کہا: وہ رہبری اور حوصلہ افزائی اس لئے کرتی ہے کہ متعہ / صیغہ کا مذہبی صلہ ہے۔

متعہ / صیغہ کی فعالیت ضرورت کی بات، اپنے اعتراضات کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فاتی نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنے ہی شوہر کے لئے بھی ایک متعہ / صیغہ کا اہتمام کیا۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے شوہر کی مسلسل جنسی پیش قدمیوں سے خوف زدہ ہو کر، جیسا کہ وہ بیان کرتی ہے یا اس کو سلیقے سے آگے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کر رہی تھی یا دونوں ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ فاتی ایک دن قم میں اپنے شوہر کے لئے ایک متعہ / صیغہ زوجہ کی تلاش کی امید میں گئی۔ اس نے کہا: میں نے ایک نوجوان عورت کو زیارت گاہ کے ایک گوشے میں بیٹھا دیکھا جو میکاڑ بیٹھے وقت گزار رہی تھی (۱۲) یہ جانتے ہوئے کہ وہ قم میں زیارتوں کے لئے تران سے آئی ہے اور اس کا کوئی دوست بھی نہیں ہے، تب اس نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ ایک رات کے لئے اس کے شوہر کی متعہ / صیغہ زوجہ بننا پسند کرے گی؟ اس ترانی خاتون نے اپنی دلچسپی کا اظہار

کیا اور فاتی اسے گھر لے گئی۔ فاتی نے اپنے شوہر اور اس عورت کے درمیان متعہ / صیغہ کی تقریب انجام دی (۱۵) اور خود اس نے رات باہر صحن میں گزاری۔ دوسرے دن اس کے شوہر نے عورت کو دس تمن بطور صلہ دلہن ادا کئے۔ الوداع کہتے ہوئے، فاتی نے اسے ہدایت کی کہ وہ مدت انتظار (عدت) میں وقت گزارے۔ ایک دوسری مثال میں فاتی نے ایک مرتبہ اپنا متعہ / صیغہ پمفلٹ ایک ٹیکسی ڈرائیور کو دیا۔ وہ اس کے نتیجے میں اس تصور میں اتنی دلچسپی لینے لگا کہ اس نے اس سے پوچھا: کیا وہ کسی ایسی عورت کو جانتی ہے جو اس کی متعہ / صیغہ زوجہ بنا پسند کرے گی؟ وہ ایک عورت کو جانتی تھی اس کو لے آئی اور ان کے درمیان تقریب انجام دی۔ فاتی خانم نے بتایا کہ ایسی خدمات کے صلہ میں وہ کوئی فیس نہیں لیتی تھی اور اس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ضرور تمند جوڑوں کو کچھ رقم بھی دیتی تھی۔ اس نے زور دے کر کہا کہ وہ یہ سب بھلائی کے کام، خدا کی خوشنودی کے لئے کرتی ہے اور یہ امید رکھتی ہے کہ اسے دوسری دنیا میں زیادہ سے زیادہ ثواب ملے گا۔

اپنی خود کی متعہ / صیغہ شادیوں کے لئے، جن کے لئے اس کی خاصی شہرت تھی، فاتی ضرورت سے زیادہ رازداری سے کام لیتی تھی۔ اس کے اپنے نقطہ نگاہ سے یہ اہم تھا کہ وہ پہلے بڑی عمر والے اسماعیل کی متعہ / صیغہ بنے اور یہ دیکھے کہ وہ ایک ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس نے جنسی مباشرت (ہم بستری) کے لئے اپنی ناپسندیدگی کا صاف گوئی سے اعتراف کیا اور یہ کہا: اگر یہ لوگ جنسی مباشرت (ہم بستری) سے لطف اندوز ہونے پر رضامند ہوں تو میں ان کی متعہ / صیغہ بننے سے اعتراض نہیں کروں گی لیکن افسوس! ایسا کر کے آدمی کو کیا ملے گا؟

ایک مرتبہ اس نے ایسا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ معاملہ انتشار اور بد نظمی میں ختم ہو گیا۔ فاتی نے بتایا کہ اس نے ایک شادی شدہ آدمی سے ایک بے معنی متعہ / صیغہ معاہدہ کیا لیکن جب وہ اسے اپنے گھر لے گیا تو اس کی پہلی بیوی، ہمیں ساتھ دیکھ کر خوف سے بے ہوش سی ہو گئی اور فاتی تیزی سے باہر آگئی۔ اس واقعہ سے ہٹ کر فاتی اپنی متعہ / صیغہ شادیوں کی نوعیت اور تعداد کا انکشاف کرنے کے

لئے رضامند نہیں تھی۔ بہر حال اس نے اپنے مشہد کے متعدد سفر بیان کیئے اور اس وقت کے دوران اس نے مذاکرات کیئے اور اس نے اس شخص یا اس شخص سے متعہ / صیغہ معاہدہ کا اہتمام کیا۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ وہ بار بار مشہد کیوں جاتی تھی تو اس نے بے اطمینانی سے اپنے کندھے ہلائے اور کہا: زیارتوں کے لئے۔ ایک مقام پر اس نے یہ چونکا دینے والا تبصرہ کیا کہ اگر میں (یعنی انٹرویو کرنے والی) شادی شدہ نہ ہوتی تو ہم متعہ / صیغہ بن کر ایک منافع بخش کاروبار کا سببی (کمائی) کرتے۔ میں نے مزید تفتیش کی لا حاصل کوشش کی۔ وہ خوب ہنستی رہی اور کہا کہ وہ تو صرف مذاق کر رہی تھی۔

جب میں نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کیا محرکات ہیں جو عورتوں کو متعہ / صیغہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں؟ اس نے فوراً ہی جواب دیا: عورتیں متعہ / صیغہ کرتی ہیں کیونکہ انہیں روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد بے حد مصیبت زدہ اور بد قسمت ہے، فاقہ کشی میں مبتلا ہے اور ضروریات کی تسکین و تکمیل کے لئے آخر روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: لیکن بعض عورتیں ایسی ہیں جو یہ جنس (کی تسکین) کے لئے کرتی ہیں۔ ایک متعہ / صیغہ زوجہ بنا بڑا خوش گوار عمل ہے کیونکہ مرد سارے وقت آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ اس نے آپ کے لئے رقم ادا کی ہے۔ وقت مختصر ہوتا ہے اور وہ اپنے موقع کو گنوا نہیں چاہتا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی زوجہ ہمیشہ وہاں ہوتی ہے، کسی وقت بھی جب وہ چاہے اس کے پاس جاسکتا ہے، اسے عجلت کی کوئی ضرورت نہیں۔ (۱۶) میں نے پوچھا: اگر متعہ / صیغہ اس قدر آسان ہے تو پھر زیادہ سے زیادہ عورتیں ایسا کیوں نہیں کر رہی ہیں؟ اس نے جلدی سے جواب دیا: کیونکہ لڑکیوں کی بہت بڑی تعداد متعہ / صیغہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے..... طاغوت (ایک بت / ایک اصطلاح ہے جو آیت اللہ خمینی نے پہلوی حکومت کا حوالہ دینے کے لئے وضع کی) کے وقت میں اس کا استعمال قابل نفیس تھا۔ آج کل زیادہ سے زیادہ لڑکیاں اس کا فائدہ اٹھا رہی ہیں اگرچہ اس میں جنس بھی شامل ہے تاہم کنواری لڑکیاں اسے پس پردہ

کرتی ہیں۔ فاتی کو یقین تھا کہ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے متعہ / صیغہ بہت عام ہو چکا ہے طاعوت کی حکومت کے دوران لوگوں کو متعہ (عارضی نکاحوں کے) معاہدے کرنے پر ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی تھی۔ سرائیں اور سیاحوں کے ہوٹل متعہ / صیغہ عورتوں کو کمرے فراہم نہیں کر سکتے تھے۔‘ فاتی نے میان جاری رکھتے ہوئے کہا: ‘اب اگر ان میں بعض مخصوص سرگرمیاں ہوتی ہیں تو یہ کسی کا کاروبار نہیں، کیونکہ یہ اسلامی ہے۔‘

مرد اور عورتیں کس طرح متعہ / صیغہ زوج (رشتہ ازدواج) تلاش کرتے ہیں؟ وہ ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے کیا تکنیک اختیار کرتے ہیں؟ میں نے دریافت کیا، فاتی نے ایک موزوں متعہ / صیغہ رشتہ تلاش کرنے کے کئی راستے بیان کیئے۔ ایک سب سے زیادہ عام تکنیک، جو دوسرے اطلاع دہندوں نے بھی مجھ سے بیان کی، اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب عورت کا تعاقب ایک ملا (یا شیخ جیسا کہ فاتی نے ان کا حوالہ دیا) کرتا ہے۔ عورت کی یہ قسم جو بازار میں غیر ضروری طور پر، رک رک کر بولتی ہے، اپنے چاروں طرف بلاوجہ دیکھتی رہتی ہے اور اپنے سر کو بے مقصد طور پر ادھر ادھر حرکت دیتی رہتی ہے۔ ایسی عورت کا عام طور سے تعاقب کیا جاتا ہے اور ایک مناسب لمحے پر اس سے براہ راست بات ہو جاتی ہے۔ فاتی کے بیان کے مطابق ایک دوسرا طریقہ، اس وقت واقع ہوتا ہے کہ جب کوئی ملا (یا دوسرے آدمی) ایک عورت کا تعاقب کرتے ہیں جس کو اس نے (انہوں نے) اپنے خیال میں متعہ / صیغہ کے لئے سمجھا ہے، اس کے مکان کا اندازہ کرنے کی امید میں اور اس کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں کچھ جاننے کے لئے تعاقب ہوتا ہے۔ جب ایک مرتبہ یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ شادی شدہ نہیں ہے، تب وہ اس سے براہ راست رسائی حاصل کرتا ہے اور اسے اپنی دلچسپی بتاتا ہے یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک عورت جو اپارٹمنٹ دیکھتی پھر رہی ہے، اسے متعہ / صیغہ تجویز کر دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ ایسی عورت شادی شدہ نہیں ہے بصورت دیگر وہ ایک کمرے کی تلاش میں نہیں ہوتی وہ اپنی شوہر کے ساتھ رہ رہی ہوتی یا اپنے خاندان کے ساتھ رہتی کیونکہ وہ کنواری ہے۔‘

فاتی نے کہا کہ اس قسم کا ایک واقعہ اس کے ساتھ پیش آیا کہ جب وہ کرائے پر ایک جگہ تلاش کر رہی تھی۔ وہ ہر جگہ گئی ہر وہ شخص جس سے اس نے بات کی کہتا: 'خانم! اوہ! آپ تو بہت خوبصورت ہیں سفید فربہ ہیں' آپ کو تو کرائے پر کمرے کی تلاش نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کو تو شادی کر لینا چاہئے۔ دوسری طرف کرائے پر پارٹمنٹ تلاش کرنا کسی سچ بات کو چھپانے کا ایک عذر ہوتا ہے جس کے ذریعہ ایک عورت اپنے بارے میں بعض مخصوص پینامات ارسال کر سکتی ہے یعنی یہ کہ وہ غیر شادی شدہ ہے اور دستیاب ہے اس کے برعکس وہ مقامی گپ شپ کا پتہ لگا سکتی ہے جس سے وہ کچھ رہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔ جیسا کہ فاتی کے اپنے معاملہ میں ہوا۔ بہت سے لوگ جو متعہ / صیغہ تجویز کرتے ہیں، ماہ ہوتے ہیں۔ فاتی نے رائے قائم کی۔

اس کے علاوہ ایک اور طریقہ 'رشتہ طے کرانے والوں کا ذریعہ ہے۔ وہ ملا، بوڑھی عورتیں، یا آدمی، یا وہ لوگ جو عورت کی قسم میں امتیاز کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں کہ وہ متعہ / صیغہ کرے گی، فاتی کے مطابق یہ رشتہ طے کرانے والے اپنے گاہکوں سے ایک متعہ / صیغہ تلاش کرنے کی فیس وصول کرتے ہیں۔ متعہ / صیغہ کی مدت کی بنیاد پر اور اسی طرح متعہ / صیغہ کرتے وقت دوسرے انتظامات (جو معاہدے) ہوتے ہیں ان باتوں پر صلہ دلن کے تعین کا انحصار ہوتا ہے اس سلسلہ میں عورت کی عمر اور جسمانی ساخت اہم عناصر ہوتے ہیں اس نے کہا کہ بہت سے مرد اپنے ذاتی پارٹمنٹ + س رکھتے ہیں اور وہ اپنی متعہ / صیغہ ازواج کو وہاں لے جاتے ہیں۔

فاتی عدت کرنے کی اہمیت کو خوب سمجھتی تھی لیکن وہ تیران میں کچھ عورتوں کو جانتی تھی جو اپنی مدت انتظار 'عدت' کو برتنے کی بہت محتاط نہیں تھیں۔ وہ اس بات کو بہت بوجرم سمجھتی تھی۔ میں نے اس کے سامنے ماہوش کا سوال رکھا: کیا ہم جنسی کے لئے ایک مدت انتظار درکار ہوتی ہے؟ ہاں، اس نے بڑی عجلت سے جواب دیا، وہ اسے جانتی تھی کیونکہ اس نے ایک صاحب علم اور باخبر ملا سے اس مسئلہ کی بہت دریافت کیا تھا اور اسے بتایا گیا تھا کہ ہم جنسی (مرد + مرد) کا فعل، (عورت + مرد کے) جنسی اختلاط (مباشرت) کے برابر ہے اور اس لئے جنسی اجتناب کی مدت

وعدہ درکار ہوتی ہے۔ (۱۷)

ہم نے آئندہ ملاقات کے لئے ایک تاریخ طے کی اور فاتی نے رخصت ہونے کی تیاری کی۔ جیسے ہی وہ مکان سے باہر جا رہی تھی اس نے ازراہ مذاق کہا کہ مجھے اس کے پند و نصائح کے لئے معاوضہ ادا کرنا چاہئے۔ بلاشبہ میں چاہتی تھی کہ اسے کچھ رقم دیدوں لیکن میں نے تامل کیا کیونکہ وہ میری میزبان کی رشتہ دار تھی۔ اس سے پہلے کہ مجھے یہ موقع ملا کہ میں اپنے پرس تک اپنا ہاتھ پہنچاؤں، میری میزبان جو چند منٹ قبل واپس آچکی تھی اس نے اسے برا بھلا کہا۔ یہ کہہ کر کہ رقم مانگتے ہوئے اسے خود پر شرم آنی چاہئے۔ فاتی نے ایک بار پھر اپنی بلند اور پردہ پھاڑنے والی آواز میں ہنستا شروع کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ وہ صرف میرا منہ چڑا رہی تھی۔ فاتی نے ہماری آئندہ ملاقات کو اہمیت نہیں دی اور میں بھی دوبارہ اس تک پہنچنے کے قابل نہیں تھی۔

شاہین

شاہین نسبتاً مالی طور پر مضبوط اور محفوظ متوسط طبقے کے خاندان میں پیدا ہوئی اس کا باپ ایک فوجی افسر تھا اور اس کی ماں ایک خان کی بیٹی تھی جو ایک قبائلی سردار تھا۔ شاہین کے بیان کے مطابق دونوں آمریت پسند اور بد مزاج تھے بالخصوص اس کی ماں، شاہین اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اور وہ اپنے خونی رشتے کے تین بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھی۔ شاہین نے کہا: 'میری ماں لڑکوں سے پیار کرتی اور لڑکیوں سے نفرت کرتی تھی۔ مجھے یاد نہیں آتا کہ کبھی میری ماں نے مجھے بوسہ دیا ہو۔ حقیقت میں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس نے ایک مرتبہ مجھے اپنی کہنی سے کس طرح دھکا دیا تھا، میں نے اس وقت اس کی گود میں دراز ہونے کی کوشش کی تھی۔ میں صرف دو سال کی تھی۔ اس (کہنی) کا درد اب تک اپنے سینے میں محسوس کرتی ہوں۔ میرے والدین نے مجھ سے کبھی بھی محبت نہیں کی میں نے ان سے کبھی بھی ایک عمدہ لفظ نہیں سنا۔'

یہ اس کی ماں ہی تھی جو گھر چلاتی تھی۔ اس کے ہاتھ میں عظیم تر اختیارات تھے اور اس سے نہایت درشت سلوک روا رکھتی تھی۔

شاہین نے کہا: لہذا ائی عمر سے، میں مردوں کی موجودگی سے آشنا تھی اور جب بھی موقع ملتا تو میں اپنے پڑوس میں لڑکوں سے نظریں چار کرتی تھی۔ اس کی پہلی سنجیدہ محبت اس وقت شروع ہوئی کہ جب وہ صرف بارہ سال کی تھی۔ ایک دن جب، میں اپنے مکان کی بالکنی میں بیٹھی تھی کہ میں نے ایک نوجوان کی نگاہ محبت محسوس کی جو اتفاق سے ہمارا ہمسایہ ہی تھا۔ میں مسکرائی اور اپنا سر پیچھے کی طرف کیا اور اپنے گھر کے اندرونی حصے کی طرف بھاگنے لگی۔ دوسرے دن میں نے دیکھا کہ وہ ہمارے صحن میں ماچس کی ڈبیہ پھینک رہا تھا۔ میں اسے اٹھانے کے لئے دوڑی اور میں نے اس ڈبیہ میں ایک محبت نامہ پایا۔ دوسرے دن تک ہم خفیہ طور پر ایک دوسرے کو پیغامات ارسال کرتے رہے۔ وہ اپنے گھر کے نوکر کو استعمال کرتی تھی۔ رفتہ رفتہ میں جرات مند ہو گئی اور اس سے ملنے کے لئے ایک ہدیہ دیدی۔ ہم دونوں ایک ساتھ قلم دیکھنے سینما گھر گئے اور گھنٹوں پارکوں میں گل گشت کی۔ ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ اس نے ماضی پرستی کے انداز میں کہا کہ انہوں نے اپنے خفیہ تعلق کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ اس کی ماں کو شک ہو گیا اور اس نے ان کے منمنہ رشتے کا پتہ لگا لیا۔ اس کی ماں غصے سے بے قابو ہو گئی۔ اس نے اپنے شوہر کو ذلت آمیز الفاظ سے اکسایا اور شاہین کی خوب پٹائی کی اور اپنے نوکر کو بھی سزا دی۔ میرے والد مجھ سے اس قدر ناراض ہوئے کہ انہوں نے کہا کہ وہ آئندہ کبھی میری صورت نہیں دیکھیں گے۔

اس کا محبوب جو اس سے سات برس بڑا تھا اس وقت تک ایک چھوٹے سے منصب کا فوجی افسر بن چکا تھا اور تبریز کے شمال مغربی شہر میں ادائیگی فرض کے لئے اس کا تقرر ہوا۔ وہ شاہین کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس کے والدین ان کی شادی پر راضی نہیں ہوں گے، اس نے منع کر دیا۔ کیونکہ اس کا خاندان آذربائیجان سے تعلق رکھتا تھا اور میرے خاندان کی طرح خوش حال بھی نہیں تھا۔

مجھے قطعی یقین نہیں تھا کہ میں کبھی اس سے شادی کر سکوں گی لیکن جب میرے والد نے مجھ سے اتنا بدسلوک کیا تو میں نے گھر سے بھاگ جانے کا فیصلہ کیا۔ تہریز میں اپنے نوجوان دوست کا پتہ حاصل کرنے کے بعد 'شاہین' نے ہائی اسکول سے تعلیم ترک کر دی۔ ایک چھوٹے سوٹ کیس میں ضروری چیزیں رکھیں اور ایک بس پکڑ لی جو شمالی مغربی ایران (تہریز) کی طرف جا رہی تھی۔ اس وقت اس کی عمر سولہ برس تھی۔ اس نے کہا کہ اس کے محبوب کے خاندان نے اس کا پر جوش خیر مقدم کیا اور اسے اپنے درمیان قبول کر لیا۔ چند ماہ کے بعد انہوں نے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ تہران واپس آگئے اور شاہین کے والدین کے مکان سے متصل اپنے مکان میں اترے۔

شاہین کے والدین سے ایک براہ راست ملاقات بے نتیجہ معلوم ہوتی تھی، اس لئے کہ شیعہ ایرانی سول قانون کے مطابق، چونکہ ایک کنواری بیٹی کی پہلی شادی کے لئے والد کی اجازت ضروری ہے۔ اس جوڑے نے ایک روز نامہ اخبار میں شادی کرنے کے ارادے کا نوٹس شائع کر لیا۔ (۱۸) جب پندرہ دن کے بعد بھی انہیں شاہین کے والد کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو انہوں نے شادی کے انتظامات کی تیاری شروع کر دی اور یہ تقریب اپنے ہی مکان پر کی۔ شاہین کے والدین نے شرکت نہیں کی۔ اس کے دو بھائی غیر ممالک میں تھے۔ ایک فرانس میں اور دوسرا جرمنی میں تھا۔ اسی سال کے بعد اس کے والدین نے اپنا مکان بازار کی قیمت کے مقابلہ میں صرف ایک چوتھائی قیمت میں فروخت کر دیا۔ شاہین نے بتایا کہ انہوں نے ہمارا پڑوس چھوڑ دیا تاکہ اس کے شوہر اور افراد خاندان کی آمد و رفت سے صرف نظر کر سکیں۔

شاہین کے والدین کی مایوسی اس حقیقت سے مزید بڑھ گئی کہ اپنے والدین کے رشتے کے حوالے سے اپنے کزن سے شاہین کی منگنی ہوئی تھی۔ شاہین کی رائے میں اس کا کزن ایک عمدہ آدمی تھا لیکن عمر میں اس سے زیادہ ہی بڑا تھا اور وہ اسے ایک بھائی کی طرح چاہتی تھی۔ اپنی ماں کے رویے سے جو اس کے کزن کے ساتھ تھا اس کے متعلق اس نے بیان کیا کہ یہ رویہ احقانہ جذبات کے ساتھ محبت کا اظہار تھا۔

میرا اندازہ ہے کہ میری ماں میرے کزن سے محبت کرتی تھی۔ جب بھی وہ ہمارے گھر آتا تو وہ اس پر بوسوں کی بو چھاڑ کر دیتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے لبوں کو بوسہ دیتی تھی۔ اس کے ساتھ ماں کی عشوہ گری اور عشق بازی سے مجھے بے حد شرمندگی ہوتی تھی۔

شاہین کی زندگی اپنے شوہر کے ساتھ ابتدا میں بہت خوش گوار تھی لیکن یہ رفتہ رفتہ تلخ ہوتی چلی گئی حالانکہ وہ اس سے زیادہ دالمانہ محبت کرتی تھی۔ اس کی نظر میں وہ ایک خوب و نوجوان تھا اور وہ یہ نہیں دیکھ سکتی تھی کہ وہ دوسری عورتوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے۔ اس نے کہا کہ وہ اپنے شوہر سے بے پناہ محبت کرتی تھی لیکن وہ اس کے ساتھ نہایت تنگ مزاجی سے پیش آتی تھی۔ ان کی شادی دس برس تک قائم رہی۔ شاہین کا یہ فیصلہ کہ وہ ہائی اسکول واپس جائے اور اپنا ڈپلومہ حاصل کرے اس کی نظر میں یہی تنکا تھا جس نے اونٹ کی پیٹھ کو توڑ دیا تھا۔ اس کے شوہر نے اس خیال کو پسند نہیں کیا اور خوف زدہ ہو گیا کہ مجھے ایک جوہ (کام) مل جائے گا اور پھر وہ مجھے کنٹرول کرنے کے قابل نہیں رہے گا۔ وہ اپنے شوہر کی طرف اپنے احساس کی دو گر فکلی میں مبتلا تھی۔ یہ احساس ایک ہی وقت میں محبت کرنے اور مسترد کر دینے کے درمیان شدید پس و پیش پر مبنی تھا اس نے اسے اسکول جانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ اور زیادہ ضدی ہو گئی۔ ہم آپس میں بحث کرتے رہے اور آخر کار میں نے اس سے طلاق دینے کے لئے کہا۔ اس نے فوراً ہی اس طلب کی تعمیل کی۔ اس کے بعد ہی اس نے ایک عورت سے شادی کر لی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اسے کچھ عرصہ سے پوشیدہ طور پر جانتا تھا۔

اس کے شوہر نے دو بیٹیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا لیکن شاہین کو اجازت دیدی کہ وہ جب چاہے اپنی بیٹیوں سے ملاقات کر سکتی تھی۔ بہر حال دو سال کے بعد اس کا تبادلہ تیراں ہو گیا۔ اس نے شاہین کو تبریز میں چھوڑ دیا۔ ہمارے انٹرویو کے وقت اس کو طلاق (۱۹) ہوئے تقریباً سات آٹھ سال ہو چکے تھے لیکن شاہین اب تک اپنے غلبت میں کئے ہوئے فیصلے پر افسوس کرتی تھی اس نے یاد لیا م کے انداز میں

کہا: میں اب بھی اس سے محبت کرتی ہوں۔

شاہین کی تنہائی نے اسے جوہ حاصل کرنے پر مجبور کر دیا اور فی الحقیقت اسے ایک نجی کمپنی میں ایک سیکریٹری کے منصب کا کام میسر آ گیا۔ اپنے نئے ماحول میں ایک نوجوان، بڑی سبز آنکھوں والے فرانسیسی سے اس کی شناسائی ہو گئی۔ کچھ عرصے تک وہ تاریخ پر ملتے رہے اور شاہین واقعتاً اس کے اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئی۔ شاہین نے ہنستے ہوئے کہا: ہم دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کی زبان نہیں جانتا تھا لیکن ایک ڈکشنری کی مدد سے میں نے کچھ فرانسیسی زبان سیکھ لی۔ وہ ایک سال تک پرمسرت طور پر رہتے رہے۔ اس وقت تک جب ۱۹۷۹ء کے انقلاب ایران نے ان کے سماجی تعلقات میں مداخلت کی۔ شاہین کے میان کے مطابق، فرانسیسی شخص کی مالک مکان خود اس میں دلچسپی لیتی تھی۔ اس نے ان دونوں کے متعلق ایک مقامی انقلابی کمیٹی میں رپورٹ کر دی۔ وہ دونوں گرفتار کیئے گئے اور کمیٹی کے سامنے پیش کئے گئے۔ شاہین نے کہا: ہم دونوں بے حد خوف زدہ تھے۔ فرانسیسی قطعی نہیں جانتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور ہر طرف حیرت اور انجانی کیفیت سے دیکھتا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ انقلاب کا ابتدائی دور تھا اور انہیں کوئی جسمانی سزا نہیں دی گئی تاہم انہیں تنبیہ کی گئی کہ وہ آئندہ کبھی ایک دوسرے سے نہیں ملیں گے۔ اس کے فوراً بعد ہی کمپنی نے اس کا تبادلہ ایران سے باہر کہیں اور کر دیا۔ شاہین نے تفکر کے انداز میں بتایا: اب مجھے اس کے اتنے پتے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، میں صرف اس کا نام جانتی ہوں۔ میں نے یہ سوچتے ہوئے کہ ہم دونوں فرانس ساتھ ہی جائیں گے، کبھی بھی اس کا پتہ نہیں لیا۔ اس نے مجھے فرانس لے جانے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ میں اس کی بے حد کچھ محسوس کرتی ہوں۔ میں ایک ایسی بد قسمت عورت ہوں کہ جس سے بھی محبت کرتی ہوں وہ کسی نہ کسی طرح مجھے چھوڑ کر چلا جاتا ہے لیکن میں امید کا دامن پکڑے رہتی ہوں۔

چونکہ فرانسیسی جاچکا تھا اس لئے شاہین کے لئے تمریز میں، مزید قیام کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی اس نے ایک بار پھر سامان باندھا اور تہران واپس چلی گئی

اور اپنے السی چچا کے مکان میں اتری۔ یہ وہی چچا تھا کہ جس کا فرزند اس سے شادی کے لئے منسوب کیا گیا تھا۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ حقیقت میں وہاں کسی نے اس کا خیر مقدم نہیں کیا۔ وہ اس بات سے آگاہ تھی لیکن اس کے پاس جانے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہ اپنے والدین کے گھر واپس نہیں جاسکتی تھی۔ اس کا باپ مرچکا تھا اس کی ماں نے اس کی صورت دیکھنے سے انکار کر دیا۔ اس کا بڑا بھائی جو ۵۵ برس کا تھا اور اب تک غیر شادی شدہ تھا۔ اپنے ملک ایران واپس آچکا تھا اور اپنی ماں کے ساتھ رہ رہا تھا۔ اگر کبھی اتفاق سے اسے مل جاتا تو وہ لعن طعن کے نعروں سے اس کے دل کے ٹکڑے کر دیتا تھا۔ اور اس کے بار بار ناجائز جنسی تعلقات اور نکاحوں پر اس کی توہین کرتا۔

اپنے ایک کزن کے ذریعہ شاہین نے ایک ضعیف العمر آدمی سے تعارف حاصل کیا جو اس سے متعہ / میغہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے براہ راست صاف صاف بتا دیا کہ وہ نامرد ہے۔ شاہین نے خود کو ضرورت سے زیادہ جنسی میلان کی عورت / محسوس کرتے ہوئے (۲۰) ہر قسم کے خاندانی اور سماجی دباؤ کا مقابلہ کیا۔ شاہین اس بوڑھے سے متعہ / میغہ معاہدے پر متفق ہو گئی لیکن یہ نکاح دو ماہ سے کم مدت ہی میں طلاق پر ختم ہو گیا تاہم اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ شاہین نے یہ تسلیم کیا کہ بوڑھے آدمی سے اس کے ملاپ کے دوران دوسرے لوگوں نے اس کی بہت عزت کی۔ یہ بات اس نے اس وقت سیکھی کہ جب اس کے ایک کزن نے اس کے سامنے یہ اعتراف کیا کہ اس نے مجھے اپنے مکان پر مدعو کرنے میں بڑا سکون اور موزونی طبع محسوس کی کیونکہ میں اکیلی عورت نہیں تھی۔ میرے اہل خاندان نے یہ پرواہ نہیں کی کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے موزوں نہیں تھے یا میں خوش بھی تھی یا نہیں۔ جب تک میں شادی شدہ رہی یہ بات ان کے لئے کافی تھی۔ وہ اگرچہ میرے لئے کوئی شوہر بھی نہ تھا اور میں اسے پسند نہیں کرتی تھی۔

اپنی دو ناکام شادیوں کے بعد شاہین اپنے چچا کے مکان پر واپس آئی اور وہاں مزید کئی ہفتوں تک رہتی رہی اس نے یہ بات دھرائی، ظاہر تھا کہ میرا چچا میرا وہاں

رہتا پسند نہیں کرتا تھا۔ تب شاہین نے جو ب تلاش کرنا شروع کر دیا اور اسے ایک نجی ہوم میں حیثیت ایک نرس، جگہ میسر آگئی۔ کمرہ رہائش، کھانا اور ماہانہ تنخواہ کے بدلہ میں اس نے جوڑوں کے درد کی ایک مریض بوڑھی عورت کی دیکھ بھال کی خدمت سنبھالی۔ اس کی مالکہ نے مجھے (مصنفہ) بتایا کہ بظاہر شاہین نے کبھی بھی اپنے کام کی سنجیدگی کو تسلیم نہیں کیا کہ وہ کوئی کام کرے گی بلکہ اپنا فرض ادا کرے گی اور یہ کہ وہ فی الحقیقت اپنے رہنے کے لئے ایک محفوظ اور آرام دہ جگہ کی تلاش میں تھی تاکہ اپنے چچا کے مکان سے کہیں چلی جائے۔ شاہین خاندان کی مدد کرنے کے مقابلے میں، جلد ہی ایک بوجھ محسوس کی جانے لگی اور اس سے مکان سے رخصت ہو جانے کے لئے کہا گیا تاہم اس کی حالت پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے اس کی مالکہ نے اس کے ایک خوش حال رشتہ دار سے کہا کہ وہ شاہین کو ایک کمرہ دیدے، جہاں وہ قیام کرے اور اس دوران وہ کوئی دوسرا کام تلاش کر سکے۔

اس مرتبہ شاہین نے ایک اشتہار کا جواب دینے کا فیصلہ کیا جس میں ایک ہاؤس کیپر کی ضرورت ظاہر کی گئی تھی۔ اس کے انٹرویو نے اسے شمالی تیران میں ایک خوبصورت عمارت (مینشن) میں پہنچا دیا۔ وہاں وہ بے شمار دولت کی نمائش پر حیرت زدہ رہ گئی اور اس نے اپنے ہونے والے شوہر، ضیا کی ظاہری شبابہت اور طرزِ عمل سے زبردست کشش محسوس کی، ابتداً بات چیت کے بعد اس نے بتایا: (شاہین کے اپنے الفاظ میں) تمہیں حقیقت میں ایک ایسی کتر حیثیت کے کام کی تلاش نہیں کرنا چاہئے تمہیں تو ایک گھر کی خاتون ہونا چاہئے۔ شاہین کو جو توجہ مل رہی تھی، وہ اس کے لئے ایک نئی تباہی لائی۔ ضیا نے اسے کام پر نہیں لگایا۔ کم سے کم فوری طور پر اس نے ایسا نہیں کیا، بہر حال اس نے وعدہ کیا کہ وہ اسے جلد ہی فون کرے گا۔

کئی ہفتے گزر گئے اور شاہین نے ضیا سے کوئی بات نہیں سنی۔ ایک حوصلہ ہارنے والی شاہین نے بالآخر ایک بویک میں قلیل تنخواہ پر نوکری کر لی، جس کا مالک اس کے سابق آجر کا ایک دوست تھا تاہم دو ماہ کے بعد شاہین نے ضیا کے مکان پر ملازمت کی تمام امیدیں ترک کر دیں، اپنا کام چھوڑ دیا اور اپنے بچوں سے ملنے کے لئے تہریز چلی

گئی جن کا باپ ایک بار پھر وہاں تبادلے کے بعد آچکا تھا وہاں اس نے قیام کیا ہی تھا کہ اسے غیر متوقع طور پر ضیا کا فون ملا کہ وہ تہران واپس آجائے۔ شاہین نے خوشی اس بلاوے کی تعمیل کی اور فوراً ہی تہران واپس آگئی لیکن ضیا نے اب بھی اس کو ملازمت نہیں دی اور اپنی ہاؤس کیپر کی حیثیت سے بھی کام نہیں دیا۔ اس کی بجائے اس نے ایک تہذیب دینے کے لئے کہا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے لئے 'ضیا کو بے حد مکمل' خیال کرتی تھی 'وہ درمیانہ عمر کا تھا مالدار اور مہربان تھا' وہ شادی شدہ بھی تھا اور چار بڑی عمر کے بچوں کا باپ تھا۔

جلد ہی ضیا نے شاہین سے شادی کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اس کے لئے ایک بڑا مکان خریدے گا اور اسے امریکہ بھی لے جائے گا۔ اس نے اپنی زندگی میں کبھی خوشی محسوس نہیں کی۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی زحمت کئے بغیر 'بداوے' وعدے کرتا رہا۔ اس دوران اس کے اہل خاندان کو اس کے اس معاملے کا پتہ چل گیا۔ کسی طرح ضیا کے بیٹوں کو شاہین کا ٹیلی فون نمبر معلوم ہو گیا اور وہ اسے ٹیلی فون کالوں کے ذریعہ دھمکیاں دیتے رہے۔ اپنے بیٹوں کی تنبیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنے وعدے پورے کرنے کے لئے شاہین کے 'بداوے' ضیا نے شاہین کو ایک نوٹری پبلک افسر کے پاس لے جانے اور اپنے عارضی نکاح کو رجسٹر کرانے کی تہذیب مقرر کی۔ تقریب شروع ہونے سے بالکل ذرا پہلے، بہر حال اس نے شاہین کو مطلع کیا کہ چونکہ ابھی اس کی پہلی بیوی کی طلاق کی تکمیل نہیں ہوئی اور چونکہ وہ انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا، یا وہ عدالت کی اجازت حاصل کرنے کے لئے وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، اسے اس سے متعلق عارضی نکاح پر اتفاق کر لینا چاہئے۔ شاہین نے مجھے بتایا کہ وہ شدید الجھن میں پھنس گئی اور یہ پریشانی لاحق ہو گئی کہ اگر اس نے اتفاق نہیں کیا تو شاید وہ اسے کھوپٹے کی تاہم اس کے سابق آجر کے مطابق 'شاہین نے لہذا اسی میں ضیا کے ارادے کو محسوس کر لیا تھا مگر وہ اس کا اپنے آپ سے اعتراف نہیں کرنا چاہتی تھی' نہ صرف یہ کہ اس کے سابق آجر نے ضیا کے محرکات پر اپنے شک و شبہ سے شاہین کو متنبہ کر دیا تھا لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بہر صورت رجسٹرار کی سفارش پر جو ضیا کا ایک

ملا دوست تھا شاہین کے لئے اجدلسن کا تعین نہیں کیا۔ یا شاید شاہین نے ایسا ہی سوچا ہو بلکہ اس نے شاہین کو پچاس تھمن یومیہ دینے سے اتفاق کیا (۲۱) مزید برآں انہوں نے متعہ / صیغہ برائے زندگی 'صیغہ عمری' پر اتفاق کیا جیسا کہ ضیا نے شاہین کو سمجھایا تھا کہ یہ ایک مستقل نکاح کے برابر ہی ہے۔

شاہین کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی جب ماہ عروسی (ہنی مون) کے لئے ضیا اسے بحر کیپسین لے گیا اور بہترین ریسٹورانوں اور ہوٹلوں میں اس کی پذیرائی کی۔ وہ تھراں واپس آگئے۔ وہ اسے کئی مکان دکھانے کے لئے اپنے ساتھ لے گیا جو برائے فروخت تھے لیکن اس نے ہر بار ایک مکان میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا لیکن ضیا اسے خریدنے میں کوئی دشواری ضرور محسوس کرتا تھا مگر وہ اسے ایک خوبصورت مکان دلانے کے وعدے سے باز نہیں آتا تھا، ایک ایسا مکان جو اس کے نئے مرتبے کے لئے موزوں ہو!

ان کے متعہ / صیغہ کے پہلے ماہ کے خاتمے پر، کسی وقت ضیا نے شاہین کو اپنے مکان پر لے جانے کا فیصلہ کیا جہاں پر اس کی پہلی بیوی اور بچے رہتے تھے۔ شرم اور غیر خوش آمدید کیفیت محسوس کرتے ہوئے اور اس کی پہلی بیوی کی طرف اچھے اخلاق کے طور پر، شاہین نے یہ تجویز منظور کر لی اور یہ کہ وہ ایک الگ کمرے میں سویا کرے گی۔ اسے ایک بالائی کمرے میں رکھ دیا گیا جبکہ ضیا ایک دوسرے فرشی کمرے میں رات گزارتا تھا۔ رات کے درمیانی حصے میں ضیا کے بیٹے اور اس کی بیوی آہستہ آہستہ شاہین کے کمرے میں آتے، اسے جگاتے اور بڑی بے رحمی سے مارتے پیٹتے تھے۔ ضیا نے کبھی کوئی آواز نہیں سنی اور اس پر حملے کے دوران ساری رات سوتا رہتا۔

انتقام لینے کے دعوے کے ساتھ ضیا، شاہین کو شمالی تھراں میں کہیں کسی گیسٹ ہاؤس میں لے گیا۔ شاہین کے جذبات میں ضیا کے لئے کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس نے اسے ایک کمرہ کرائے پر دلایا۔ ایک بار پھر اس کے لئے اپنا مکان خریدنے کا وعدہ کیا۔ اس نے اسے مزید یقین دلایا کہ کرایہ ادا کر دیا گیا ہے اور یہ کہ وہ وہاں جب تک چاہے قیام کر سکے گی۔ چند روز کے بعد وہ واپس آیا۔ شاہین کو بلایا اور اسے بڑی

ہوشیاری سے اپنے ساتھ اسی نوٹری پبلک آفس چلنے اور اپنا متعہ / صینہ (عمری) منسوخ کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اس کی دلیل یہ تھی کہ اس طرح وہ اپنی پہلی بیوی کی اس کوشش کو ناکام بنادے گا جو وہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی صورت میں کرے گی اور اس سے مراعات طلب کرے گی، اس کے علاوہ شاہین اس کے بیٹوں کے مزید حملوں سے بھی محفوظ رہے گی۔ اس نے دوبارہ یقین دلایا کہ کوئی بھی اس کے جذبات میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔ شاہین نے ذرا تاہل کیا لیکن اپنے خیر خواہوں کے مشوروں کے برعکس، ایک بار پھر شاہین، ضیا کے منصوبے کے ساتھ چلنے لگی اور خود کو افریب کے حوالے کر دیا۔ اس نے سرکاری اہل کار کے سامنے اپنا متعہ / صینہ نکاح (عمری) منسوخ کر دیا اور دوبارہ اپنے ہوٹل کے کمرے میں چلی گئی۔ اب تک اس کے دل و دماغ مختلف امیدوں اور توقعات سے معمور تھے۔ شاہین نے اس کے بعد ضیا کو دوبارہ کبھی نہیں سنا۔

اس سے پہلے کہ مہینہ ختم ہو، ہوٹل کی انتظامیہ نے اسے مطلع کیا کہ اسے وہاں سے رخصت ہو جانا چاہئے کیونکہ اس کی رہائش کے لئے صرف ایک ماہ کا کرایہ دیا گیا ہے۔ شدید وعدہ خلافی اور خلاف قاعدہ حرکت کی وجہ سے، اس نے ضیا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن یہ بے سود ثابت ہوئی۔ اس نے کبھی بھی اس کی فون کالوں کا جواب نہیں دیا اور شاہین میں اتنی جرات نہیں تھی کہ وہ تلاش میں اس کے گھر جائے ایک بار پھر شاہین نے خود کو شکستہ دل اور تنہا پایا۔

خود کو احمق اور سادہ لوح محسوس کرتے ہوئے، اب شاہین یہ سمجھتی ہے کہ ضیا نے اسے متعہ / صینہ بنا کر اپنی بیوی سے بدلہ لینے کی بجائے اسے دھوکا دیا شاہین صحیح طور پر یہ نہیں جان سکی کہ ضیا اور اس کی بیوی کے درمیان وجہ تنازعہ کیا بات تھی؟ لیکن یہ ضرور جانتی تھی کہ اس طریق کار میں اس کو قربان کیا گیا۔ اپنی طویل گفتگو کے خاتمے پر وہ بہت پریشان اور متفکر نظر آتی تھی اور اس نے یہ اعتراف کیا کہ متعہ / صینہ کے قواعد و ضوابط سے لاعلمی کے باعث وہ اپنے متعہ / عارضی نکاح کے معاملات میں ناکام رہی۔ اس نے کہا کہ اس نے متعہ / صینہ کی بابت صرف سنا تھا لیکن

اس نے اس خیال کو کبھی پسند نہیں کیا۔ اپنے ناکام متعہ / صیغہ کے بعد اس نے کہا: اس نے متعہ / صیغہ کے بارے میں زیادہ جاننے کی کوشش کی اور اب وہ سمجھتی ہے کہ اسے تمام سسٹم کے بارے میں اچھی خاصی معلومات ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ دوبارہ متعہ / صیغہ کرے گی؟ اس نے نفی میں جواب دیا تاہم اس نے فوراً ہی یہ اضافہ کیا: اگر اس میں کسی قسم کی گارنٹی ہو یا اگر یہ زندگی بھر کے لئے ہو تو اسے دوبارہ کر سکتی ہوں۔‘ بظاہر اس نے یہ فراموش کر دیا تھا کہ ضیا کے ساتھ اس کے متعہ / صیغہ عمری میں (بھی) کوئی گارنٹی نہیں تھی!

ہمارے انٹرویو کے وقت شاہین اپنی ماں اور بڑے بھائی کے خلاف ایک مقدمے میں شامل تھی۔ بڑا بھائی ماں کا دلدادہ چچہ، جیسا کہ شاہین، برآمد کتہ رہی، وہ دونوں اسے اس کے باپ کے تر کے میں سے اس کا جائز حصہ دینے سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ اب ایک خاندان کے ساتھ رہ رہی تھی اور روزمرہ کے گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹاتی تھی لیکن ظاہری طور پر وہ ایک توسیع شدہ مدت کے لئے کسی کام کا سلسلہ جاری رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی۔ شاہین کے کسی کام کو زیادہ عرصہ تک برقرار رکھنے کی نااہلیت، قابل فہم تھی۔ متوسط طبقے کی ایک عورت کی حیثیت سے۔ اسے شادی کرنے اور پھر چند چھوٹوں اور ایک مکان کی توقع تھی جو باقی زندگی میں اس کا سہارا ثابت ہوتے۔ یہ سب اس کے پاس تھے اور کھوپچی تھی۔ اس کے سماجی طبقے میں، ایک جو ب کرتے ہوئے، جو ایک گھٹیا کام ہوتا ہے، حقیر اور اس کے مرتبے سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ میرے (مصنفہ) تھران چھوڑنے سے چند ہفتے قبل، میں نے سنا کہ وہ شدت کے ساتھ ایک شوہر کی تلاش میں تھی اور اکثر اپنے آجر کو یہ تجویز دیتی کہ کسی خاندان کے غیر شادی شدہ مرد دوست سے اس کا تعارف کرایا جائے۔

ملنہہ

ملنہہ، اپنی ابتدائی پچاس سالہ عمر کی عورت ہے (۲۲)۔ وہ گزشتہ بیس برسوں سے یا اس سے کچھ زیادہ مدت سے، ایک خانگی ملازمہ ہے۔ میں نے اس کے مالک کے مکان پر اس کا انٹرویو کیا۔ ملنہہ کو رواجی تعلیم نہیں ملی اور متعہ / صیغہ نکاح کے موضوع پر عام طور سے میری دلچسپی اور خاص طور سے خود اس کی دلچسپی پر وہ حیرت زدہ دکھائی دیتی تھی۔ اس نے کچھ زیادہ معلومات فراہم نہیں کیں اور اس کے جوہلات نسبتاً غیر واضح تھے۔ اکثر مجھے کئی بار سوالات کرنے پڑتے تاکہ ہاں یا نہ یا شاید کی جگہ ذرا مفصل جوہلات حاصل کر سکوں حالانکہ اس نے وہ تحفہ اور روپیہ بوی خواہش کے ساتھ قبول کر لیا جو میں نے اسے دیا اس نے اصرار کے ساتھ ایسے طریقے معلوم کر لئے کہ وہ ہمارے بعد میں کیئے جانے والے انٹرویو + زمیں تاخیر کر سکے۔

ملنہہ خراسان کے شمال مشرقی صوبے میں، سبزوار کے نزدیک، ایک دیہات میں پیدا ہوئی تھی۔ وہ کبھی اسکول نہیں گئی اور اس کی شادی بہت کم عمر میں اس کے ماموں کے فرزند سے ہو گئی۔ وہ اپنی شادی سے خوش تھی لیکن بد قسمتی سے یہ زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکی۔ اس کا شوہر چند برس کے بعد ہی مر گیا اور ایک بچہ سمیت اسے دنیا میں اکیلا چھوڑ گیا۔ اس وقت ملنہہ اپنے دیہات میں دوسرے بہت سے لوگوں کی طرح ایفون کی عادی ہو گئی۔ ملنہہ نے کہا: 'ہمارے گاؤں میں ہر شخص ایفون کا دھواں چھوڑتا رہتا ہے۔ مرد، عورت اور بچے بھی، چلم سے ایفون کا نشہ کرتے ہیں۔ وہ سب ایفون کے نشے کے عادی ہیں۔

جہاں وہ ایک خانگی خادمہ کی حیثیت سے کام کرتی تھی، اس جگہ کے نزدیک ایک چھوٹا سا آٹو گیراج تھا یہاں وہ چھپ کر ایفون کا دھواں چھوڑتی تھی۔ اس نے اپنے ایک تقریبی سفر کے دوران اپنے پڑوس میں کوڑا کرکٹ جمع کرنے والے شخص، احمد سے شناسائی پیدا کر لی جو اسی گاؤں کا رہنے والا تھا حالانکہ ہماوقات، ایفون کا نشہ کرنے کے دوران وہ اتنا عادی نہیں تھا جتنا کہ ملنہہ عادی ہو چکی تھی۔ وہ جلد ہی ایک دوسرے

میں دلچسپی لینے لگے اور جب احمد نے اسے ایک سال کے متعہ / صیغہ کی پیش کش کی تو اس نے اسے فوراً ہی منظور کر لیا حالانکہ وہ اس سے چند برس کم عمر تھا۔ احمد کی پہلی بیوی اب تک بے نتیجہ ثابت ہوئی تھی اور اس نے طے کر لیا تھا کہ اس کی بیوی غلطی پر تھی۔ احمد نے مٹنبہ سے متعہ / صیغہ کر لیا اور یہ طے کیا کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے گی تو وہ اس سے مستقل نکاح کر لے گا۔

مٹنبہ نے بتایا کہ چونکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایک متعہ / صیغہ کیا ہے؟ وہ لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھتی رہی۔ اس نے کہا: میں جاناچاہتی تھی کہ اگر میں حاملہ ہو جاؤں گی تو کیا وہ میرے بچے کے لئے ولدیت کا سر فیصحت حاصل کرے گا؟ وہ ایک ملا کے پاس گئے جو ان کی رسم نکاح ادا کرے۔ اس کی یہ شادی بھی الا حاصل ثابت ہوئی جس میں احمد کی پریشانی کو زیادہ دخل تھا۔ انہوں نے یہ پتہ کر لیا کہ یہ میرا قصور نہیں تھا بلکہ وہ خود بنجر تھا۔ بہر حال اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بالکل پر شوق تھے اور انہوں نے اپنے متعہ / صیغہ معاہدے کی تجدید کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ واقعہ تھا کہ مٹنبہ اپنے پڑوس میں نہایت ہردلعزیز تھی۔ اس کی آجرہ نے مجھے بتایا کہ پڑوس کے کئی دکانداروں نے اس کی طرف رجوع کیا اور وہ مٹنبہ سے کہتے کہ وہ ان سے شادی کر لے۔ اس کی آجرہ نے بتایا کہ ان پیش کشوں میں سے زیادہ متعہ / صیغہ معاہدے کی ہوتی تھیں۔

اپنے معاہدے کی تجدید کے وقت احمد نے مٹنبہ کو عدت میں رہنے کی ہدایت کی اس نے کہا: اس طرح اس سے پہلے کہ ۹۹ سال (۲۳) کے ایک نئے معاہدے پر دستخط ہوتے، پہلے اسے عملاً ۴۵ دن ٹھہرنا پڑا۔ مٹنبہ نے کہا: میں نے اجر دلسن یا یومیہ ضروریات زندگی کے لئے دریافت نہیں کیا لیکن وہ میرے لئے وقتاً فوقتاً تجھے خریدتا رہتا تھا۔ وہ اسے دو مرتبہ مشہد لے گیا جہاں وہ ایک ہوٹل میں ٹہرے جس کا مالک مٹنبہ کا ایک شناسا تھا جس نے انہیں کچھ افیون بھی فراہم کی۔ یہ اسی دوران سفر کی بات تھی کہ احمد کے صبر اور ترغیب دینے پر مٹنبہ اس بری عادت سے نجات پاسکی۔ اس نے کہا: اس نے مجھے نشہ کرنے سے کبھی نہیں روکا لیکن وہ مجھے اخلاقی سہارا دینے

میں بہت اچھا تھا اور میری اس عادت کو ترک کرنے کے لئے میری حوصلہ افزائی کرتا تھا۔ بیٹھہ اور احمد نے عملاً ایک ساتھ بہت کم وقت گزارا کیونکہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ رہتا تھا۔ احمد اپنی مستقل بیوی کے ساتھ اور بیٹھہ اپنی آجرہ کے ساتھ رہا کرتی تھی لیکن وہ ایک دوسرے کی صحبت کا لطف اٹھاتے۔ جب کبھی بھی وہ اکٹھا ہوتے، بیٹھہ نے بتایا: اس سے پہلے کہ اس نے حج کیا، وہ مجھے سینما گھر لے جایا کرتا تھا لیکن ہم اس کے علاوہ کہیں اور نہیں جایا کرتے تھے۔ جس وقت میں نے بیٹھہ کا انٹرویو کیا، اس وقت احمد اور بیٹھہ اپنے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے سولہویں سال میں تھے۔

احمد یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی پہلی بیوی کو ان کے متعہ / صیغہ معاہدے کے متعلق علم ہو اور اسی طرح بیٹھہ بھی یہ انتہائی کوشش کرتی تھی کہ اس کے واحد فرزند اور بہو کو ان کے متعہ / صیغہ کے متعلق علم نہ ہو وہ بیٹھہ کی آجرہ کے مکان میں ایک دوسرے سے ملا کرتے جو خود مطلقہ عورت تھی مگر بیٹھہ کے متعہ / صیغہ معاہدے میں تیسرے کی بڑی مددگار تھی۔ بیٹھہ اور احمد نے اپنے نصف پوشیدہ ملاپ کو کئی سال تک جاری رکھا یہاں تک کہ احمد کی بیوی کو پتہ چل گیا، اس نے احمد کو دوبارہ بیٹھہ سے ملنے سے منع کر دیا اور اس کی آجرہ کے مکان پر جانے سے روک دیا جس کے لئے خود احمد کبھی کبھی کام کرتا تھا۔

اپنی بیوی سے وعدے کے باوجود احمد کو جب بھی موقع ملتا، بیٹھہ سے ملتا۔ اس نے بیٹھہ سے ملنا جاری رکھا۔ (اگرچہ وہ ایک ہی گاؤں کے تھے) ان کے خاندان کبھی باہم نہیں ملے بیٹھہ کے سارے رشتہ دار اپنے گاؤں میں تھے اور کوئی بھی اس کے متعہ / صیغہ معاہدے کی بات نہیں جانتا تھا۔ اس نے کہا: ہمارے گاؤں میں کوئی بھی متعہ / صیغہ نہیں کرتا۔ یہ شرمناک بات ہے۔ کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ میں صیغہ / متعہ زوجہ ہوں۔

جب اس سے یہ پوچھا کہ اسے احمد سے متعہ / صیغہ کرنے کے لئے کس بات نے محرک کیا، اس نے بتایا: چونکہ میں اس سے محبت کرتی تھی، مجھے اس کی ضرورت تھی، میں اس کی متعہ / صیغہ زوجہ ہونے پر خوش تھی حالانکہ میں، عمر میں اس سے کافی

بڑی تھی۔ سولہ برس کے بعد بھی، میرا فرزند ہمارے رختے کی بابت نہیں جانتا تھا۔ اگر اسے کچھ علم بھی تھا تو وہ اس کے اظہار کو نظر انداز کر دیتا تھا۔ جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ اس کا فرزند اس کی متعہ شادی پر کیوں اعتراض کر سکتا ہے؟ اس نے بتایا: وہ اعتراض کر سکتا ہے کہ میں نے ایک اپنے سے کم عمر آدمی سے متعہ / عارضی نکاح کیوں کیا؟ جو مجھے روپیہ بھی نہیں دیتا، جس نے میرے لئے ایک مکان کرائے پر نہیں لیا۔ بہر حال میں نے یہ متعہ / صیغہ کیا کیونکہ میں اسے پسند کرتی تھی۔

طوبے

طوبے کا شان سے تعلق رکھتی ہے اور اب اپنی عمر کے بیس برس سے اوپر ہے، میں نے دو مرتبہ اس کا انٹرویو کیا۔ ایک مرتبہ کئی گھنٹے تک اور دوسری بار سارے دن، اس وقت تک، جب ہم نے ایک ساتھ شاپنگ کی، ایک ساتھ دوپہر کا کھانا پکایا۔ میں نے روٹی اور نمک میں حصہ لیا اور اس سے باتیں کرتی رہی۔

طوبے سات بچوں کے ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئی تھی۔ اس کی ماں کی عمر ۵۵ برس ہے۔ طوبے کے میان کے مطابق اس کی ماں ۲۳ مرتبہ حاملہ ہوئی ہے اس کے صرف سات بچے زندہ رہے اور بلوغت کو پہنچے۔ طوبے پانچواں بچہ اور تیسری بیٹی ہے۔ وہ اسکول نہیں گئی اور اپنی دوسری بہنوں کی طرح قالین بانی میں اپنی ماں کی مدد کرنے کے لئے گھر پر ہی رکھی گئی۔

سولہ برس کی عمر میں اس کی شادی ہوئی اور چھ ماہ کے بعد طلاق پر ختم ہو گئی کیونکہ اس کا شوہر، ہم جنس پرستی کو ترجیح دیتا تھا وہ کا شان کے اطراف میں کسی گاؤں سے تعلق رکھنے والا پولیس کا سپاہی تھا۔ طوبے نے بتایا: وہ میرے ساتھ نہایت بیہودہ تھا۔ وہ مجھے روپیہ نہیں دیتا تھا اور مجھے مارا پیٹا کرتا تھا۔ وہ مجھے صرف اس وقت روپیہ دیتا کہ جب میں اسے اس کے طریقے (پیچھے سے کرنے) کی مہلت دیدیتی۔ طوبے نے اپنی یادداشت سے بتایا: ہماری شادی کے بعد اس نے صرف دو راتیں میرے ساتھ

گزاریں۔ اس کے بعد وہ باقاعدہ جنسی عمل نہیں چاہتا تھا۔ طوبے نے دعویٰ کیا کہ وہ کنواری ہی رہی۔

طوبے کا شوہر اسے ایک مکان پر لے گیا، جس کے بہت سے کمروں میں کئی کرائے دار موجود تھے۔ وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے، عذاب میں مبتلا رکھتا تھا اور اس دوران اپنی ہمسایہ عورتوں پر فیاضانہ توجہ رکھتا تھا اور ان میں سے ایک کے ساتھ اس کے تعلقات تھے۔ طوبے نے بتایا: پڑوس کے کمرے میں جانے پر میں نے ہر بار اعتراض کیا وہ کہا کرتا تھا کہ یہ عورتیں مجھے وہ کچھ کرنے دیتی ہیں جو میں چاہتا ہوں۔ اپنی خواہشات کی تسکین کی خاطر مجبور کرنے کے لئے، اس نے اسے ہر قسم کا سہارا دینے سے انکار کر دیا۔ غیر مطمئن اور مایوس ہو کر طوبے نے اس کا معاملہ کئی مرتبہ عدالت میں پیش کیا لیکن پریشانی اور مزاحمت کے عالم میں وہ عدالت کے سامنے اصل سبب بیان کرنے کے قابل نہیں رہتی تھی جو اسے اس کے شوہر کے انکار کے پس پردہ تھا۔ طوبے کے بیان کے مطابق، دوسری طرف وہ یہ کہہ کر، منصفوں کو دھوکا دیتا کہ وہ اس کا خیال رکھے گا۔ بہر حال جب گھر واپس آتے تو دوبارہ اس کے ساتھ بد سلوکی کرتا اور اسے یومیہ اخراجات نہیں دیتا۔ بالآخر طوبے تنگ آ گئی۔ 'میں نے اپنا اجر دلہن (حق مرتبہ ہزار تمن) اس کے حق میں چھوڑ دیا اور اسے ایک ہزار تمن نقد دیئے اور اس طرح طلاق حاصل کر لی'۔ (۲۴) اسے طلاق حاصل کرنے میں چار برس لگے۔ طوبے کو یقین تھا کہ اس کے شوہر کی کئی محبوبائیں تھیں اور ان میں سے ایک نے اس پر جادو کر رکھا تھا۔

وہ اپنے والدین کے مکان پر واپس چلی گئی۔ مختصر یہ کہ طوبے کے یقین کے لحاظ سے اس کے والدین نے کبھی بھی اس کی پرواہ نہیں کی۔ آنے والے چار برسوں کے درمیان قالین بانی میں وہ اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی رہی اور گھر کے دوسرے روزمرہ کے امور میں مدد کرتی رہی۔

کاشان میں ایک چھوٹا بینک تھا جہاں طوبے کی اپنے پہلے عارضی شوہر، آقا رجب سے ملاقات ہوئی وہ اپنی چند سیلیوں کے ساتھ تھی جو بینک میں کچھ لین دین

کر رہی تھیں اسی دوران اس نے دیکھا کہ آقارب اس پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ وہ اس کی توجہ سے بے حد متاثر ہوئی۔ یہ پہلی نظر کی محبت تھی۔ نگاہ محبت کی اپنی اولین تکرار پر، تبصرہ کرتے ہوئے طوبے نے کہا: ان دنوں میں زیادہ حسین دکھائی دیتی تھی میرا بدن گداز رنگ سفید بال سنہرے اور بھورے تھے (۲۵)۔ اس نے مضبوط ارادے سے، اور واقعتاً میرا تعاقب کیا۔ ایک ہمسائے کی مدد سے ہمسائے کے مکان پر ہی طوبے سے ملاقات کا اہتمام کیا جہاں آقارب نے اس کو بتایا کہ اسے اس کی کس قدر زیادہ ضرورت تھی اور یہ کہ اگر اس نے مثبت انداز میں اس کی التجا کا جواب نہیں دیا تو وہ اس کے لئے مصیبت پیدا کر دے گا۔ اس نے کہا: میں آپ کے لئے یہ کروں گا، میں آپ کے لئے وہ کروں گا اور میں بھی اسے چاہتی تھی۔ بعد میں وہ اپنے دوسرے متعہ / صیغہ شوہر کے ساتھ، باہمی تعلقات کو میان کرتے ہوئے، اپنے لئے اپنے دوسرے شوہر کی شدید محبت کا اظہار ایسی ہی زبان میں کرتی تھی۔

آقارب نے وعدہ کیا کہ اگر وہ اس کی تمناؤں میں اس کی تسکین کرے تو وہ اس کے لئے سب کچھ کرے گا۔ اس نے اپنے چہرے پر، ایک وسیع مسکراہٹ کے ساتھ کہا: ہمیں ایک دوسرے سے محبت ہو گئی اس کے بعد جلد ہی اس نے زندگی بھر کے لئے متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کش کی۔ طوبے نے کہا: میں متعہ / صیغہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ میں نے صرف یہ سنا تھا کہ ایسا ہوتا ہے۔ میرے اہل خاندان بھی اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتے تھے لیکن ہم میں سے ایک فرد بھی دوسرے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس نے طوبے کو ایک پرائمری نوٹ دیا اور انہوں نے پچاس ہزار تمن کے اجر دلسن پر اتفاق کیا (۲۶)۔ تقریباً دو ماہ ہوئے تھے کہ آقارب نے آخری طور پر، طوبے کو مطلع کیا کہ وہ شادی شدہ ہے اور یہ کہ اس کی بیوی اور ایک فرزند اصفہان میں قیام پذیر تھے، بہر حال اس نے اسے بتایا کہ وہ اپنی بیوی کو پسند نہیں کرتا ہے اور اسے طلاق دینے والا ہے۔

آقارب نے اس کے لئے کرائے کا مکان لیا اور اسے یومیہ اخراجات ادا کئے۔ طوبے نے بتایا کہ ہم دونوں دن رات ایک ساتھ رہتے تھے، اس کے والد کے سوا

اس کا خاندان ان کی شادی سے خوش تھا وہ سب ان کو میاں بیوی ہی سمجھتے تھے اور ان سے کثرت سے میل جول رکھتے تھے۔ ہر ایک آقا رجب سے مل کر خوش ہوتا تھا میرے والد بھی متاثر تھے جنہوں نے بنیادی طور پر ہمارے متعہ / صیغہ معاہدے کو منظور نہیں کیا تھا۔

اپنے متعہ / صیغہ معاہدے کے دوسرے سال کے دوران 'آقا رجب کا تبادلہ تہران ہو گیا۔ اس نے رقم اخراجات دیئے بغیر 'طوبے کو چھوڑ دیا اور اپنے ایک سالہ فرزند کے لئے کوئی ہمدوست کئے بغیر چلا گیا۔ طوبے نے بتایا: مجھے اس کی ضرورت تھی میں اس کے تعاقب میں تہران گئی۔ وہاں اس نے مجھے ایک بار پھر دھوکا دیا۔ میں دوسری مرتبہ حاملہ ہو چکی تھی لیکن اس کے باوصف اس نے مجھے روپیہ دینے سے انکار کر دیا۔ بہر حال تہران جانے سے پہلے 'آقا رجب نے ایک موزوں موقع پر وہ پرامی سری نوٹ چوری کر لیا جو اس نے اپنے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے دن طوبے کو دیا تھا۔

حوصلہ شکنی اور ترک شدہ حالت میں طوبے ایک بار پھر عدالت گئی اس بار آقا رجب پر مقدمہ چلانے کے لئے گئی (۲۷) لیکن اس کے پاس اپنے رشتے یا اس رقم کا کوئی ثبوت نہیں تھا جس کا بطور اجرد لسن اس سے وعدہ کیا گیا تھا بہر حال آقا رجب نے اپنے بچوں کے ولادت کے سر فیصحت حاصل کرنے پر اتفاق کیا حالانکہ اس نے کبھی بھی ان کے یومیہ اخراجات ادا نہیں کئے۔ اس نے عدالت میں بتایا کہ اس نے مجھے چار سال کے لئے متعہ / صیغہ کیا تھا۔ اس نے جھوٹ بولا اور میں اس کی بے ایمانی ثابت نہیں کر سکی۔ نعم البدل کے طور پر عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ اس نے کافی لمبی مدت تک انتظار کیا ہے اور اسے اب عدت رکھنے کی مزید ضرورت نہیں۔ اسے بتایا گیا کہ وہ دوبارہ شادی کرنے کے لئے آزاد ہے یہ بالکل واضح نہیں ہوا کہ عدالت نے بچوں کی کفالت کے لئے کوئی ہمدوست کیوں نہیں کیا؟ جس کے لئے قانونی طور پر باپ پابند ہوتا ہے۔ طوبے نے دعویٰ کیا کہ پچھلے سات برسوں میں آقا رجب نے، کبھی بھی اپنے بچوں کے لئے کچھ نہیں دیا اور یہی وجہ تھی کہ طوبے کوئی ملازمت کرے۔

آقا رجب کے اسے دو چوں کے ساتھ چھوڑ جانے اور خود اس کے والدین کے میدردی سے الفاظ کے تازیانوں اور شدید طور پر ستانے کی وجہ سے طوبے نے 'دن کے نگران مرکز' میں نوکری حاصل کر لی۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے دوسرے لوگوں کے چوں کی دیکھ بھال کی اور اپنے دو چوں کو اپنی ماں کی نمکبانی میں چھوڑا۔ طوبے نے اپنے چوں کی دیکھ بھال کے صلہ میں اپنی ماں کو کچھ روپیہ دینے کا ہمدوست کیا۔ طوبے نے یاد کرتے ہوئے کہا: بد قسمتی سے میری چھوٹی جچی میرے والدین کے مکان کے چھوٹے تالاب میں مردہ حالت میں پائی گئی۔ اس نے اس لیے کے لئے آقا رجب کو ذمہ دار ٹھہرایا اور اپنے خود کے چوں کو چھوڑنے پر اسے نہایت شدت سے کوسی تھی۔

تقریباً دو سال کے بعد 'ایک نوجوان پولیس افسر جو پڑوس ہی میں رہتا تھا' طوبے میں دلچسپی لینے لگا۔ طوبے نے کہا کہ وہ پولیس کے سپاہیوں کو پسند کرتی ہے۔ ان کی وردی اس کے لئے پرکشش ہوتی ہے۔ یہ بات وہ بار بار کہتی کیونکہ وہ ایک نوجوان مطلقہ عورت تھی۔ بہت سے آدمی اس کی صحبت کا لطف اٹھا چکے تھے 'اسے اپنے پیغامات بھیجتے لوگ آپس کے شناساؤں کو درمیانی واسطہ بنا کر اسے اپنے پیغامات ارسال کرتے تھے وہ اپنے دوستوں یا خطوں کے ذریعہ یا اتفاقیہ ملاقاتوں میں اسے اپنے پیغامات ارسال کرتے تھے۔ جب اس کے ساتھ کام کرنے والی ایک خاتون نے جو خود بھی ایک پولیس والے کے متعہ رصیغہ عارضی نکاح میں تھی، طوبے کو اس خاص پولیس افسر کی اس میں دلچسپی کی بابت بتایا تو ایک بار پھر اس نے جوش مسرت کا اظہار کیا۔ وہ رخصت سے اپنی دوستانی کے مکان پر ملاقات کرنے کے لئے راضی ہو گئی۔ اس نے طوبے کے لئے اپنی گہری تمناؤں کا اظہار کیا اور اسے نہایت اصرار اور اشتیاق سے اپنی طرف مائل کیا۔ طوبے کے بیان کے مطابق وہ کوچوں میں اسے روک لیتا اور اپنی دوستی کی پیش کش کو قبول کر لینے کا مطالبہ کرتا۔ وہ کہتی: (طوبے کے اپنے الفاظ میں) اگر میں تمہارے ساتھ نہیں ہو سکتا تو میں تمہیں مارڈالوں گا' (۲۸)۔ ایک یا دو مرتبہ اس نے اسے اپنی پولیس کی گاڑی میں گھر پہنچانے کی پیش کش بھی کی اور رفتہ رفتہ اسے طوبے کے دل

میں اترنے کا راستہ مل گیا۔ اس کے احترام کی علامت کے طور پر اس نے طوبے سے کچھ رقم مستعار حاصل کی اور اس کے لئے ایک سیاہ چادر کا کپڑا خریدا۔ طوبے کو بعد میں اس مالی بندوبست کا علم ہوا۔

ان کے دوستوں نے رضا اور طوبے کے درمیان ان کے مکان پر کئی ملاقاتوں کا اہتمام کیا۔ ان کی کسی ایک ملاقات میں یہ ممکن ہوا کہ رضا اور طوبے کے درمیان بذات خود اپنی شادی کے مذاکرات ہوئے۔ رضا طوبے سے متعہ / صیغہ کرنا چاہتا تھا لیکن سب بار طوبے نے اپنی ماں سے مشورہ کیا اور انہوں نے طے کیا کہ رضا اس سے مستقل نکاح کرے۔ اس معاملہ پر طوبے نے رضا سے تبادلہ خیال کیا اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ رضا کے دوست نے ایک ملا کو اس کے مکان پر مدعو کیا اور اہل خاندان کی عدم موجودگی میں ملانے نکاح کی تقریب انجام دی۔ رضا نے پانچ ہزار تھمن کا ایک پرامیسری نوٹ دیا اور ساتھ ہی چالیس ہزار تھمن کا اجر دلسن 'موخر' دینے کا وعدہ کیا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ملانے اپنی لہجربک میں نکاح کا اندراج نہیں کیا، طوبے نے اعتراض کیا لیکن اسے بتایا گیا کہ وہ اپنی بیوی لہجربک دفتر میں چھوڑ آیا ہے اور یہ کہ جیسے ہی وہ اپنے دفتر واپس پہنچے گا تو ان کے نکاح کو رجسٹر کر دے گا۔ طوبے نے شکایت نہ کرنے کے انداز میں متفکرانہ طور پر کہا 'تب مجھے علم ہوا کہ اس نے میری آنکھوں پر ہیٹ سر کا دیا تھا۔ میری سہیلی کے عارضی شوہر، ملا اور رضا نے مل کر یہ سازش کی تھی اور پہلے ہی بہت تاخیر ہو چکی تھی۔ طوبے اس قدر پریشان تھی کہ ایک ہفتے تک اس نے رضا پر کوئی توجہ نہیں دی اور جب اس نے ان کے متعہ / صیغہ کو مستقل نکاح میں بدلنے کا وعدہ کیا تو اس نے نظر التفات کی۔ ایک مرتبہ جب انہوں نے اپنی شادی میں خلوت صحیحہ کر لی تو اس کے بعد رضا نے بھی اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اس نے یہ دلیل دی کہ اگر اس کا باپ اس کی شادی کی خبر سنے گا تو اسے اندیشہ ہے کہ اس کی حرکت قلب بند ہو جائے گی۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ طوبے کے اجر دلسن (مہر) نسبتاً بڑے تھے اور بلاشبہ سب وعدے کے مطابق موخر تھے، میں نے اس سے دریافت کیا کہ اس نے ان

اعداد تک کس طرح رسائی حاصل کی؟ اور اس کی تین شادیوں کے معاہدہ نکاح کس نے کئے تھے؟ اس کی پہلی شادی کے مذاکرات، چونکہ یہ ایک مستقل نکاح تھا، اس کے والدین نے کئے اور تمام معاملات طے ہو گئے تھے۔ طوبہ کو کچھ نہیں معلوم تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور وہ پردے ہی میں، ان کے آخری فیصلے کا انتظار کرتی رہی لیکن دوسرے متعہ / صیغہ معاہدوں کے لئے اس نے سودے بازی کے طریق کار کو خود ہی انجام دیا تھا۔ طوبہ نے کہا: تم عام طور سے سودا کرتی ہو، تم یہ کہتی ہو، آدمی نہ کہتا ہے، تب وہ شخص جو موجود ہوتا ہے، خاموش رہتا ہے۔ اس صورت میں اس کے دوست احباب کہتے ہیں: نہ عورت کے الفاظ اور نہ ہی مرد کے الفاظ، مگر کوئی رقم ان کے درمیان طے کر دیتے ہیں۔ طوبہ نے زور دے کر کہا: جتنی زیادہ آپ حسین ہوں گی، اتنا ہی زیادہ آپ کا اجر دلن اور آپ کی عزت ہوگی۔ اگر آپ ایک دو شیزہ خوبصورت، جوان اور پڑھی لکھی ہیں تو آپ یہ یقین کر سکتی ہیں کہ آپ کو ایک اچھا اجر دلن (مہر) ملے گا۔ طوبہ نے کہا: اس سے ہٹ کر، بہر حال یہ کہ آدمی جو کچھ دے، وہی آپ کو ملتا ہے۔ رضائے جو طوبہ کے پہلے عارضی شوہر سے مختلف تھا، نہ تو کبھی اس کے لئے علیحدہ گھریا فراہم کیا اور نہ ہی اس کو یومیہ اخراجات ادا کیئے مگر وہ اکثر و بیشتر طوبہ کے والدین کے گھر جاتا تھا۔ طوبہ کے خاندان میں کوئی بھی رضا کو پسند نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اس کے سگے رشتے داروں میں سے کسی نے کبھی انہیں اپنے گھروں پر مدعو کیا بلکہ دونوں کے والدین اسے بار بار متعہ / صیغہ کرنے اور ایک موزوں مستقل شوہر خود تلاش کرنے میں اس کی نااہلیت پر طوبہ کو برا بھلا کہتے تھے اور اسے ڈراتے دھمکاتے رہتے تھے۔ طوبہ کا باپ اس قدر ناراض تھا کہ وہ مستقل طور پر اپنی بیوی سے لڑا کرتا تھا جو باپ اور بیٹی کے درمیان مغائرت کو کچھ کم کرنے کی کوشش بھی کرتی تھی۔ طوبہ کے والدین نے آپس میں بات کرنا بھی چھوڑ دیا حالانکہ وہ اسی ایک مکان میں ساتھ رہتے رہے۔ اس کے باپ نے اپنی بیوی کو مزید سہرا دینے سے انکار کر دیا۔ یہ ایک سبب ہے کہ متضاد جذبات کے باوجود، طوبہ نے اپنے بچے کی دیکھ بھال کرنے کے بدلے میں اپنی ماں کو کچھ روپیہ دینا جاری رکھا۔

طوبے نے سب بتایا: اس (رضا) نے یہ کسی خلوص کے بغیر کیا تھا۔ اگر رضا واقعی مجھے چاہتا تھا تو واقعی وہ مجھ سے مستقل نکاح کر لیتا۔ میں نے واقعی اس سے دکھ پایا ہے۔ متعہ / صیغہ معاہدے کے بعد وہ کبھی بھی اس کے لئے دوبارہ کوئی تحفہ نہیں لایا اس سے بدتر یہ کہ 'اس کی وجہ سے طوبے کو اپنی ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا کیونکہ 'دن کے نگران' مرکز کے ارباب اختیار اپنے یہاں ایک متعہ / صیغہ ملازمہ کو رکھنا پسند نہیں کرتے تھے اور طوبے جو ان سب باتوں سے بالاتر، حاملہ بھی تھی۔ رضا بھی بچے نہیں چاہتا تھا اور اس نے طوبے سے کہا کہ وہ اسقاط حمل کرالے۔ جیسے وہ خود سے باتیں کر رہی ہو۔ طوبے نے اپنے حافظے سے یہ بات نکالی کہ اسی کے شوہر سے کسی اور محبت کرنے والی نے اس پر جادو کر رکھا تھا۔ اس کو یقین تھا کہ اس (جادو) کی وجہ سے کوئی مرد تین ماہ سے زیادہ اس کی طرف التفات نہیں کرے گا۔ اس نے کہا: اب میں دوبارہ عارضی نکاح کرنا نہیں چاہتی۔ مجھے ڈر ہے کہ اسکی پیش گوئیاں ایک بلد پھر صحیح ثابت ہوں گی۔

ابھی ان کے متعہ / صیغہ معاہدے کو ہوئے مشکل سے ایک سال گزرا ہو گا کہ طوبے نے اپنے عارضی شوہر کے منصوبہء مستقل شادی کی خبر سنی۔ مجھے ایسا لگا کہ ساری دنیا میرے سر کے اطراف گردش کر رہی ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ چھت میرے سر کے قریب آگئی ہے۔ اس خبر نے مجھے بہت زیادہ غمگین کیا۔ میری سہیلیاں اور دوست اس کی شادی کی تیاریوں کی خبریں لاتے۔ یہ کتنی بڑی تقریب ہونے والی ہوگی؟ یہ کس قدر تصور زاہوگی؟ اور میں ہر روز غم زدہ ہوتی گئی۔ اس نے مجھے کبھی بھی کوئی پارٹی نہیں دی۔ دراصل ہم نے شادی نہیں کی تھی۔ اس کے دوستوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ تقریب میں اچانک ظاہر ہو کر 'رضا کے لئے پریشان کن صورت حال پیدا کر دے۔ طوبے نے متفکرانہ انداز میں بتایا: میں نے انکار کر دیا۔ کوئی شے میرے دل میں ٹوٹ گئی تھی۔ اس وقت میں چھ ماہ کی حاملہ تھی لیکن میں گمنام اور حمل ساقط کرالیا۔ میں اب اور بچے نہیں چاہتی تھی۔ اس نے ایک مقبول عام فارسی استعارہ استعمال کرتے ہوئے کہا: اس نے مجھے جلایا۔

اس کے باوجود کہ وہ نئی شادی شدہ تھی۔ طوبے کا عارضی شوہر اس کے ساتھ باہر جانے کی کوئی تمنا نہیں رکھتا تھا۔ وہ اب بھی اس کے والدین کے گھر پر ملنے جایا کرتا تھا۔ طوبے کے بیان کے مطابق، لیکن ہر بار ہم بحث و مباحثہ ختم کر دیتے اور وہ غصے کی حالت میں رخصت ہو جاتا تھا، بہر حال ایک مرتبہ وہ اس سے ملنے آیا، وہ ایک اچھے موڈ میں تھا۔ طوبے نے کہا: ہم نے مذاق کیا اور ہنستے رہے۔ لیکن جیسے ہی وہ گیا، مجھ پر فوراً ہی یہ انکشاف ہوا کہ اس نے وہ پرامیسری نوٹ چوری کر لیا ہے جسے میں گدے کے نیچے رکھا کرتی تھی، شدید غصے کی حالت میں، وہ اس کے پاس گئی اور اس دستاویز کو طلب کیا، اس نے انکار کر دیا۔ وہ اسے عدالت تک لے گئی۔ اس نے ایک بااثر افسر سے اپیل کی جس کے مکان پر طوبے کی ماں جزوقتی گھریلو ملازمہ تھی۔ اس افسر کی مدد سے وہ رضا سے بیس ہزار تحن حاصل کر سکی جس سے اس نے اپنے موجودہ اپارٹمنٹ کو لیز کیا۔ ان کا متعہ / صینہ منسوخ ہو گیا اور طوبے دوبارہ کام پر چلی گئی۔ فی الحال وہ کاشان میں ایک حکومتی وزارت سے ملحقہ دفاتر میں سے ایک میں کم حیثیت کی ملازمہ کے طور پر کام کر رہی ہے۔

طوبے کو یقین تھا کہ رضا اب بھی اسے پسند کرتا تھا اور یہ کہ وہ ان کے متعہ / صینہ کو منسوخ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر وہ اس کے بارے میں اپنی رائے سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھی۔ وہ مجھے چاہتا تھا اور اس نے ایسا کہا، طوبے نے کہا: وہ نہیں چاہتا تھا کہ میں چلی جاؤں بلکہ وہ چاہتا تھا کہ میں پس منظر میں رہوں میں دونوں حالتوں میں تھی، یہ کہ میں اس کی بیوی تھی اور اس کی بیوی نہیں تھی اس کی رائے میں ایک بچہ کی ماں ہونے نے، بالعموم اس کی زندگی پر اثر ڈالا اور بالخصوص، مردوں سے اس کے تعلقات متاثر ہوئے۔ اس نے کہا: اگر ایک آدمی ہے مگر وہ فرشتہ ہے تو اس کی بیوی کا چہ اس کی سوکن نبیہ کی طرح ہے۔ وہ رضا سے متعہ / صینہ معاہدے کے دوران ذہنی عذاب کو یاد کر کے ظاہر، ہر بار شدید کرب محسوس کرتی تھی۔ وہ یلہ کرتی تھی کہ اس کی جھٹ / صینہ زوجہ بننے سے پہلے وہ کس طرح اس کے چھوٹے لڑکے کے لئے اپنی محبت و شفقت کا اظہار کرتا تھا اور وہ اسے مطمئن کرنے کے لئے کس قدر کوشش کرتا

تھالور کتا تھا کہ ایک لڑکے کو باپ کی ضرورت ہوتی ہے اور جیسے ہی ان کا متعہ رعا رضی نکاح ہوا، اس کا رویہ بالکل بدل گیا۔ اکثر وہ چھوٹے لڑکے کو بے رحمی سے مارتا تھا طوبے نے ایک سفر جو رضا کے ساتھ کیا، اس نے لڑکے پر بڑا غصہ کیا اور اسے وحشیانہ طور پر مارا جس سے میرے بچے کو درد سے شدید تکلیف ہوئی اور بعد میں بھی چونٹوں سے درد ہوتا تھا۔ کچھ دنوں کے لئے وہ بالکل ساکت ہو گیا تھا۔ وہ اب بھی بہت کمزور ہے۔ اسے کچھ کہنے کی مجھ میں جرأت نہیں تھی کیونکہ میں نے سوچا کہ میرا بیٹا کسی اور کا چہ تھا اور یہ کہ ایک چہ ہونے کے باوجود اس (رضا) نے مجھ سے عارضی شادی کی تھی، میں نہیں جانتی تھی کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جیسا کہ اس کے عارضی شوہر کے ہاتھوں اسے کافی تکلیف تھی۔ رضا کی نئی مستقل بیوی، طوبے کو نفسیاتی طور پر ایذا دیتی تھی۔ جب طوبے دفتر میں ہوتی تو وہ فون کی کالوں کے ذریعہ دھمکیاں دیا کرتی۔ اسے متعہ / صیغہ بیوی ہونے پر لعن طعن کرتی اور اسے ہر ممکن گالی دیتی۔ طوبے نے رضا سے شکایت کی لیکن اسے بتایا گیا وہ ایسا ہی کرے گی۔ رضا خود اپنی بیوی سے بات کرنے کے لئے رضامند نہیں تھا کہ اسے بے ہودہ ٹیلی فون کرنے سے منع کرنے کے لئے کہے۔

جب اس سے پوچھا گیا: کیا وہ دوبارہ متعہ / صیغہ زوجہ بننا پسند کرے گی؟ طوبے نے جواب دیا: موت آنے تک میں ہر گز دوبارہ متعہ / صیغہ معاہدہ نہیں کروں گی۔ میں نے متعہ / صیغہ زوجہ بننے کے لئے کبھی نہیں سوچا۔ اگر کسی نے ایسا کرنے کے لئے کہا بھی تو میں اس پر یقین نہیں کروں گی۔ میں نہیں جانتی کہ اس کا نتیجہ اس طرح کیونکر برآمد ہوا۔ آپ جس چیز سے جتنا زیادہ خوف محسوس کریں گے تو اتنا ہی زیادہ ایسا ہو گا کہ وہ خوف آپ پر ضرور واقع ہو گا۔ پہلے میں سوچا کرتی تھی کہ صرف بری عورتیں متعہ / صیغہ کرتی ہیں۔ اب مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں نے پہلی مرتبہ ایسا کیوں کیا؟ دونوں مرتبہ میں نے یہی سمجھا کہ وہ مجھ سے مستقل نکاح کرنے والے ہیں۔ دونوں نے قرآن کی قسم کھائی کہ وہ میرے ساتھ رہیں گے اور دونوں نے میرے ساتھ چال چلی۔ اس نے فکر انگیز اظہار خیال کیا: میرے حقوق کو پامال کیا گیا ہے لیکن

چونکہ میں متہ / صیغہ زوجہ تھی میں اپنا حق ثابت نہیں کر سکتی تھی۔ مجھے یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی کہ متہ / صیغہ کیا ہے؟ اور اس کی شرائط کیا ہیں؟ جیسے خود سے باتیں کر رہی ہو، اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: آج کل میں مردوں سے نفرت کرتی ہوں۔ میں اپنے سگے بھائیوں سے نفرت کرتی ہوں اس لئے آپ یہ اندازہ کر سکتی ہیں کہ میں دوسروں کے لئے کس طرح محسوس کرتی ہوں۔ بہر حال اس نے یہ اعتراف کیا کہ چند مرد / رضا سمیت 'فون' خطوط یاد ر میانی واسطوں کے ذریعہ مجھے پیغامات ارسال کر کے میری صحبت کے لئے اپنے اضطراب اور آرزو مندی کا اظہار کرتے رہے لیکن یہ کہ اس نے ان سب سے انکار کیا۔ بہر حال وہ خاندان جس نے مجھے (مصنفہ کو) طوبے سے متعارف کرایا، اس کے دعوے پر شک و شبہ کرتا تھا۔ اس خاندان کا اندازہ تھا کہ شاید طوبے عارضی نکاح / صیغہ کرتی رہی ہے۔

فاتی خانم کی طرح، خوش کلامی کا یہ فقرہ 'نہانے' جاری ہوں، استعمال کرتی تھی۔ جب طوبے جنسی اختلاط (مباشرت) کے عمل کا حوالہ دیتی تو وہ یہی فقرہ کہا کرتی تھی۔ طوبے نے بیان کیا: مرد عورت کو زیادہ تر اپنے غسل کے لئے چاہتے ہیں۔ اگر ان کی بیویاں تین دن کے لئے بھی عدت سے ہوں تو وہ جاتے ہیں اور ایک دوسری عورت سے شادی کر لیتے ہیں۔ کاشی (کاشان) کے تمام مرد ایک متہ / صیغہ زوجہ رکھتے ہیں۔ کبھی کبھی بیویاں اپنے شوہروں کے لئے بہت زیادہ شرمیلی اور حجاب پسند ہوتی ہیں اس لئے آدمی جاتے ہیں۔ اور متہ / صیغہ کر لیتے ہیں۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا: مرد اپنی متہ / صیغہ زوجہ کو زیادہ چاہتے ہیں۔ انہیں اس بات پر فخر ہے کہ لوگ انہیں دو بیویوں کے شوہر کی حیثیت سے جانیں، وہ ہمہ وقت اپنی متہ / صیغہ بیوی کے پاس جانا چاہتے ہیں۔ جب آپ کسی چیز کا زیادہ حصہ نہیں رکھتے تو اس چیز کی آپ کو زیادہ ہی ضرورت ہوتی ہے جو آپ پہلے سے رکھتے ہیں۔ ایک مرد کا غسل زیادہ تر اس کی متہ / صیغہ زوجہ ہوتا ہے۔ میرا دوسرا شوہر (اولین متہ / صیغہ) مجھے (غسل کو) ہر رات چاہتا تھا۔ میں اس سے محبت کرتی تھی۔ وہ میرا انتظار کرتا۔ مجھ سے چاہتا تھا کہ میں بھی اس سے لطف اٹھاؤں، بصورت دیگر یہ اچھی بات نہیں تھی۔

کبھی کبھی وہ ایک رات میں تین یا چار مرتبہ غسل چاہتا تھا۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ میں صرف ساتھ چلتی رہی۔ مجھے عوامی غسل خانے میں بار بار جانے سے بہت پریشانی ہوتی۔ میں اپنے صحن کے چھوٹے تالاب کو اپنی پانی و غسل کے لئے استعمال کرتی۔ یہ سوال کہ لوگ کیا کہیں گے؟ مگر اپنی آواز کا انداز بدلتے ہوئے اس نے بتایا کہ ہر شے گلاب نہیں ہوتی کیونکہ اس کی وجہ سے متعہ / صیغہ ایک گھنٹے کی (مختصر مدت) محبت ہوتی ہے طوبے نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: بہت سے مرد اپنی متعہ / صیغہ بیوی کے سامنے حجاب پسندی کرتے ہیں اور عورت ان پر کوئی غلبہ نہیں رکھتی۔ وہ کسی وقت بھی جس وقت بھی چاہیں عورت کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

عورت کے احساس ذات کی بابت طوبے کا اور اک اور معاہدہ عارضی نکاح کرنے کے لئے ان کے محرکات دو گھرنگلی کے تھے۔ معاشرتی توقعات اور انفرادی قوت لراوی کے درمیان کشیدگی کی اہمیت واضح کرتا ہے۔ اس نے کہا: عورتیں احمق ہوتی ہیں۔ مجھے دھوکا دیا گیا لیکن اگر اس نے (اولین عارضی شوہر نے) مجھے متعہ / صیغہ نہیں کیا ہوتا تو میں اس کی محبوبہ بن جاتی۔ یہ زہر نہیں ہوتا جو عورت کے لئے کشش رکھتا ہے۔ جو مرد متعہ / صیغہ کرتے ہیں۔ زیادہ رقم ادا نہیں کرتے۔ بہت سی عورتیں سمجھتی ہیں کہ ان کا رشتہ دیر پا ہو گا۔ میں سوچتی تھی کہ ہم کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

(بیوی کی موجودگی کے باوجود) آقا رجب کے دوسری عورتوں سے جنسی تعلقات سے طوبے واقف تھی۔ وہ ان کی بابت محتاط نہیں تھا۔ بہر حال وہ اس کے تفریحی مشغلوں کی پرواہ نہیں کرتی تھی کیونکہ وہ گھر پر فطری طور پر اچھا تھا تاہم ایک موقع پر وہ دونوں عورتوں کو گھر پر لایا اور طوبے کو حکم دیا کہ ان کے لئے (رات کا) کھانا تیار کرے۔ طوبے نے قطعی بھانپ لیا کہ اسے ذلیل کرنے اور اس کی عزت نفس مجروح کرنے پر مجبور کرنے کا یہ ایک متکبرانہ طریقہ ہے۔ جب نو آمد کاروں میں سے کوئی آقا رجب سے عشوہ گری (فلرنگ) شروع کرتی یہ جانچنے کے لئے کہ وہ اسے موسم سرما کا کوٹ خرید دے گا۔ طوبے بہت زیادہ ہم ہو جاتی اور زبان سے الفاظ

ادا کر کے ان کی بے عزتی کرتی اس کے بدلہ میں آثار جب بہت زیادہ پاگل ہو جاتا تھا۔
پس وہ انہیں گھر سے لے جاتا اور جب واپس آتا تو وہ اسے خوب مارتا تھا۔

طوبے، متعہ، صیغہ عورتوں کے مقدر پر یہ کہہ کر اظہار افسوس کرتی 'یہ
زیادہ تر ملازم 'اداری' عورتیں ہیں جو متعہ / صیغہ بن جاتی ہیں بیجادی طور سے کم خوش
قسمت عورتوں کو اپنی کفالت کے لئے کام (ادارے میں ملازمت) کرنا پڑتا ہے تاکہ
خدا انخواستہ کوئی گناہ نہ کر سکیں۔ یوں کہنا چاہئے کہ وہ قبحہ گری کی زندگی گزارنے پر
مجبور نہ ہو جائیں۔ کیونکہ معاشی ضرورت ایسا کراتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے شوہر
مر چکے ہوں انہیں طلاق دیدی ہو یا انہیں چھوڑ دیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ متعہ / صیغہ
معاہدہ کرتی ہیں۔ بد قسمت عورتیں ملازمت کرتی ہیں یا صیغہ / متعہ کرتی ہیں۔ ظاہر
میں 'طوبے ملازمت کرنے سے پریشان تھی۔ وہ اسے لغوی طور پر 'گھینٹا کہا کرتی۔ اور
اس کی خواہش تھی کہ کوئی آدمی اس کی کفالت کرے اور اسے میکار سے نجات دلا دے۔
اپنی قریب کی سوسائٹی کی معاشرتی۔ ثقافتی قدروں پر اظہار خیال کرتے ہوئے 'طوبے
نے کہا: متعہ / صیغہ عورت ہونا برا سمجھا جاتا ہے۔ لوگ انہیں حقیقی شوہر اور بیوی کی
طرح نہیں دیکھتے۔ اگر ایک مرد کی دس بیویاں بھی ہیں، پھر بھی اس سے مستقل نکاح
کرنا بہتر ہے لیکن کسی کی متعہ / صیغہ زوجہ نہ بننا چاہیے۔ طوبے نے کہا کہ وہ کسی ایسی
عورت کو نہیں جانتی جو ایک مستقل بیوی بننے کو ترجیح نہ دیتی ہو۔ میں متعہ / صیغہ بننے
کے مقابلہ میں ایک اندھے شوہر کو ترجیح دیتی ہوں۔ پھر فوراً ہی اس نے اضافہ کرتے
ہوئے کہا: لیکن بہر حال ہمیں متعہ / صیغہ کرنا ہی پڑتا ہے۔

طوبے رات اپنے والدین کے گھر پر ہی گزارتی ہے اور دن اپنے لپار ٹمنٹ
میں گزارتی ہے۔ 'میں نے اپنی ماں کا مکان چھوڑ دیا'۔ طوبے نے کہا: کیونکہ میں
وہاں ہونا پسند نہیں کرتی تھی وہ ہمسایوں کے سامنے مجھ پر لعن طعن کرتی اور میرے
متعہ / صیغہ عارضی نکاحوں پر مجھے الزام دیتی۔ میرے بیٹے کو حرام کا جناہ تھی۔ میں (اپنی
ماں کی) کی ان باتوں سے نفرت کرتی ہوں یہ باتیں مجھے بہت پریشان کرتی ہیں۔ اگر
میری ماں وہ گھٹیا الفاظ میرے منہ پر کہے (تو بہتر ہے) 'ذرا سوچئے دوسرے میرے

بیچھے مجھے کیا کہتے ہوں گے، اس کا اپنی ماں پر انحصار اپنے بیٹے کی نگہداشت کرنے والی عورت کی حیثیت سے تھا تاہم اسے اپنے والدین کے گھر پر واپس آنے پر مجبور کر دیا گیا۔ یہ بات بالکل وہ نہیں ہے جو میرے دماغ میں تھی جب میں نے گھر چھوڑا تھا۔ یہ میری قسمت ہے۔ یہ کچھ اسی طرح ہونا تھا اس نے رنج و غم کے ساتھ کہا۔ بہر حال طوبے کا اپارٹمنٹ اسے کچھ پناہ ضرور فراہم کرتا ہے۔ وہاں وہ اپنے دوستوں کی خاطر مدارات کرتی ہے، اگرچہ اس نے کہا تھا کہ وہ وہاں رات مشکل سے گزارتی ہے۔ وہ سماج (کیونٹی) کی گپ شپ کا موضوع بننے سے خوف زدہ رہتی ہے حالانکہ میں (مصنفہ) نے دوسروں سے سنا تھا کہ اس کی نیک نامی پہلے ہی تقریباً داغ دار ہو چکی تھی۔

طوبے فراغت کا وقت زیادہ تر دوسری دو عورتوں کی رفاقت میں گزارتی ہے جو اس کی طرح عارضی طور (متعہ) سے شادی شدہ ہیں اور ملازمت بھی کرتی ہیں۔ ان کی بات چیت کا محور اکثر ان کے اطراف کے وقوعات ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ناخوش گولہ تقدیروں پر افسوس کرتی رہتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم اس قدر بد نصیب کیوں ہیں؟ ہماری مستقل شادی کیوں نہیں ہوئی؟ ہمیں ملازمت کیوں کرنا پڑتی ہے؟ احکام جالانے ہوتے ہیں۔ مستقل طور پر سلام ادا کرتے ہیں، کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف جھٹکنا پڑتا ہے؟ ہمیں ہمارے اپنے شوہر کیوں نہیں ملے جو ہماری کفالت کرتے اور ہمیں سہارا دیتے؟ (بہر حال) ہم ایک دوسرے کو سنوں دینے کی کوشش کرتی ہیں! جب پوچھا گیا کہ وہ اپنی مدارات خود کرنے کے لئے کیا کرتی ہیں؟ اس نے بتایا: ایک غیر شادی شدہ عورت کہیں نہیں جاتی لیکن اپنا وقت اپنے دوستوں کے ساتھ گزارتی ہے۔ عوامی غسل خانوں میں جاتی ہے یا اکثر مواقع پر بات چیت کرتی یا ایک دوسرے کے چہرے کا میک اپ کرتی ہے یا ایک دوسرے کے بالوں میں رنگ آمیزی کرتی ہے۔

طوبے حمل کی مانع اور دافع ادویات سے واقف تھی جیسے مانع حمل خورونی گولی اور ملک ہمار یوں سے چاؤ کی ادویات وغیرہ لیکن اس نے تبصرہ کیا کہ کاشاں میں تبلیغ حمل گولیاں کم دستیاب ہوتی ہیں اور مردوں کی ملک ہمار یوں کے چاؤ کی ادویات کی

کوئی مقبولیت نہیں۔ اس کی نگاہ میں 'مرد' جنسی اعضا کے طبعی ملاپ کا مطلب، محض منی سے لذت کشی اور اخراج لیتے ہیں اور کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس نے کہا: صحت بدن کے نقطہ نگاہ سے، عورتیں دفاع سے محروم ہیں۔ وہ جو کچھ کر سکتی ہیں، بس ہمار پڑ جاتی ہیں۔ کاشان میں اب بھی بہت سی بری عورتیں (قبحہ گر) موجود ہیں۔

اس کی رائے میں ایک عورت کو متعہ / صیغہ کا علم، ابتدائی طور پر دوستوں اور سہیلیوں یا جوڑا ملانے والوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن یہ کبھی کسی عورت (بیشی) کے لئے والدین کے ذریعہ نہیں ہوتا۔ طوبہ! خود متعہ / صیغہ کے بارے میں اس وقت تک نہیں جانتی تھی کہ جب اس کے لولین شوہر نے اسے یہ آئیڈیا دیا تھا۔ وہ کاشان میں کسی جوڑا ملانے والے کو نہیں جانتی تھی۔ اس حقیقت کے باوجود کہ وہاں دو بہت مشہور جوڑا ملانے والی عورتیں موجود تھیں جن کا میں (مصنفہ) نے خود انٹرویو کیا۔ جوڑوں کے درمیان تعارف، اکثر باہمی دوستوں یا ہمسایوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ طوبہ! کے بیان کے مطابق، ایک متعہ / صیغہ عارضی نکاح کی مدت کا انحصار اس امر پر ہے کہ جوڑا اپنی ازدواجی زندگی، اپنے احباب کے مکان میں گزارے، اگر یہ ایک رات گزارنے کا معاملہ ہے یا اگر وہ اپنے ملاپ کو دہرایا جانتے ہیں تو انہیں رہائش کے دوسرے انتظامات کرنے ہوں گے

ایران

اپنے تیسویں برس کے عشرے میں ایران (۲۹)، مشرقی تہران کے ایک چھوٹے سے کلینک میں منتظم تھی جب میں (مصنفہ) نے اس سے ملاقات کی۔ اس نے دلکش اور چست کپڑے پہن رکھے تھے اور میری حیرت کی کوئی حد نہیں رہی کہ اس کے سر پر، رومال (اسکارف) بھی نہیں تھا جو اسلامی حکومت کی طرف سے ہر خاتون کے ملازم کے لئے ضروری تھا۔ اس کی بیرونی شبہات کسی بھی متعہ / صیغہ عورت کی دنیوی حالت کے منافی تھی۔ اس نے اپنے دفتر میں میرا گرم جوشی سے استقبال کیا اور کھل کر اپنی زندگی کی سرگزشت پر تبادلہء خیال کیا۔

ایران کے والدین کے چھپے ہیں، ان میں ایران تیسری متولد بیٹی ہے۔ اس کی ماں اس کے باپ کی دوسری بیوی ہے اور اس سے عمر میں بیس سال کم ہے۔ ایران کا باپ ایک لاغر سا بوڑھا آدمی ہے جو کبھی ایفون کے نشے کا عادی تھا۔ اس کی ایک سابقہ شادی سے چار بچے ہیں۔ ایران نے مجھے بتایا کہ میری ماں اور باپ دونوں خالص حکم چلانے والے ذہن کے مالک ہیں لیکن یہ اس کی ماں ہے جو گھریا کے سارے معاملات کی منتظم ہے اور سب کچھ اس کے کنٹرول میں ہے۔ ایران کے باپ کا اپنا ایک چھوٹا سا کاروبار ہے اور وہ نسبتاً خوش حال ہے تاہم ایران کی رائے میں اس کے قدامت پسند پس منظر کے باوجود اس میں تھوڑا سا کمینہ پن بھی ہے اس نے فی الواقعہ اپنے بچوں کو کچھ آزادی دے رکھی ہے، وہ بالخصوص ایران کے ساتھ مربیان تھا اور اس نے بار بار زور دیا کہ وہ اپنے باپ کا پسندیدہ چہ بھی ہے۔ ایران اور اس کے دوسرے سگے بھائیوں نے ہائی اسکول میں پڑھا اور اپنے ڈپلومہ حاصل کیے۔

ایران نے اپنی سرگزشت اپنے پہلے شوہر سے اپنی محبت کی کہانی سے شروع کی اس نے کہا: میری پہلی شادی میری طفلانہ محبت کی وجہ سے ہوئی۔ میری عمر بائیس سال تھی اور وہ مجھ سے چند ماہ چھوٹا تھا۔ ہم ایک دوسرے کو گیارہ برس کی عمر سے جانتے تھے۔ وہ ایران کا ہمسایہ تھا اور دونوں خاندان ایک دوسرے سے میل جول رکھتے تھے جب انہوں نے شادی کرنے کے لئے اپنے ارادے کا اعلان کیا تو ہر ایک اس کے خلاف تھا لیکن جوڑے نے دباؤ کی مزاحمت کی، شادی کی ضد کی اور واقعتاً کامیاب رہے۔

ہماری مقفی کے لمحہ سے، میں تسلیم کرتی ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی مفاہمت (انڈر اسٹینڈنگ) نہیں تھی۔ ایران نے بتایا: لیکن ہم نے شادی کر لی۔ ایک خود مختار زندگی کا بوجھ محسوس کرتے ہوئے ہم دونوں کو بہت محنت کرنا تھی۔ ہماری شادی کے فوراً بعد میں حاملہ ہو گئی، تو یہ اور ضروری ہو گیا۔ ایران کے نقطہ نگاہ سے، ان کا ازدواجی مسئلہ اہمیت پر اس لئے تھا کہ ان کے رہنے سننے کا انتظام اس کی منندوں اور دیوروں کے ساتھ تھا اور کوئی مالیاتی مسائل نہیں تھے۔ اس نے کہا: چونکہ وہ خاندان کے دوست تھے، میں نے یہ خیال کیا کہ وہ مجھے ضرور جانتے ہوں گے افسوس!

میری ساس مجھ سے دلن کا سلوک کرتی تھی۔ یوں کہنا چاہیے کہ وہ مجھے اجنبی سمجھتی تھی کہ اس نے اپنے بیٹے کو بگاڑ دیا تھا اور چاہتی تھی کہ میں اس کے اخلاق کے اصولوں کی پیروی کروں جب کہ میں سمجھتی تھی کہ وہ میرے طرز زندگی کو بہتر طور پر سمجھتی ہوگی۔

ایران کا فرزند مشکل سے تین ماہ کا تھا تب اس نے اپنے شوہر کے اعتراضات کے خلاف طلاق کے لئے درخواست دی۔ اس نے علیحدگی کے خیال کی جتنی زیادہ مزاحمت کی اتنی ہی زیادہ ایران اپنی ضد پراڑی رہی۔ آخر میں اس نے اپنے شوہر کو اپنا اجرد لہن ویدیا۔ اپنی سامان ملکیت میں سے نصف جو وہ اپنی گھر سے لے کر آئی تھی اور اپنے فرزند کا قبضہ بھی طلاق کے تبادلہ میں اپنے شوہر کو دیا۔ چونکہ میں جانتی تھی کہ جب فرزند تین برس کا ہو جائے گا تو وہ اسے لینے کی کوشش کرے گا۔ میں نے اسے بتادیا کہ وہ اسی وقت سے اس کا قبضہ لے سکے گا، میں صرف اس کے دائرہ ازدواج سے ٹکنا چاہتی تھی۔ ایک ناکام کوشش مصالحت کے ایک سال بعد وہ اپنے شوہر سے مکمل طور سے الگ ہو گئی اور دوبارہ اپنے والدین کے گھر واپس آگئی۔ ایک بار پھر ایران نے اپنی ماں کے ساتھ رہنے میں مسئلے کے حل کا ادراک کیا جو تھفہ کے دوران اس کے فرزند کی دیکھ بھال کرتی اور ان کی زندگی کے معاملات میں مداخلت کرتی تھی۔ ایران نے کہا کہ آنے والے سات برسوں میں اس نے کام کیا، سفر کئے، معاشرتی تعلقات رکھے اور اپنی زندگی مزے سے گزارتی رہی، یہاں تک کہ اس کی ملاقات امیر سے ہو گئی۔

۱۹۸۰ء کی ایک سخت سرد صبح کے دوران ایران نے اپنے عارضی شوہر امیر سے ملاقات کر کے جب وہ اسے کام پر جارہی تھی۔ اس نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل

پہلی تاریخ رکھتے تھے۔ ایک دوسرے سے کشش محسوس کرنے کے بعد 'جلد ہی وہ اپنے رشتے کی صورت' پر ایک معاہدہ طے کرنے کے قابل ہو گئے۔ امیر ۳۳ برس کا ایک خوبصورت آدمی تھا۔ اس نے ایران کو بتایا کہ وہ شادی شدہ ہے اور اس کی دو چھوٹی بیٹیاں ہیں۔ ایران نے بھی اسے بتایا کہ اسے طلاق ہو چکی ہے اور وہ ایک کسن بیٹے کی ماں بھی ہے جو اس کے سابق شوہر کے قبضے میں ہے۔ اس نے ایران کو اپنا خلوص ظاہر کرنے کے لئے 'اسے مکمل طور پر بتادیا کہ اسے ایران سے دوستی قائم کرنے کی خواہش اس لئے نہیں ہے کہ اس کی بیوی بد مزاج تھی یا ایران کے الفاظ میں بد صورت تھی' یہ کہ اس نے یہ دیکھا کہ یہ اس کا ناقابل انتقال حق / 'حق مسلمہ' ہے کہ وہ اپنے لئے ایک 'اچھی دوستانی' رکھے۔ اسی سانس میں اس نے مزید کہا 'تاہم یہ کہ وہ ایک اچھے خاندان کا آدمی ہے' وہ ایران کے لئے بھی وہی قربانیاں دے گا جو اس نے اپنے خاندان کے لئے دی تھیں۔

ایک ہفتے کے بعد وہ دونوں ہوائی جہاز کے ذریعہ مشہد گئے تاکہ وہ ایک دوسرے کے لئے اپنی محبت کے قول و قرار کو مستحکم کر سکیں۔ امام رضا کی بارگاہ میں 'انہوں نے ایک دوسرے کے لئے یہ قسم کھائی کہ وہ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے اور اپنے رشتے میں وفادار رہیں گے۔ بہر حال امیر نے ایران کو یہ تنبیہ کی کہ وہ اپنے رشتے کی بابت اس کی بیوی کو کسی طرح بھی علم نہیں ہونے دیں گے یا بصورت دیگر اسے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے گا۔ ایران نے کہا: اور میں نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ ایک فرد 'اس کی بیوی کو ہونا چاہئے۔

ان کی دوستی نے جڑیں پکڑنا شروع کر دیں۔ ایران نے یاد کیا کہ امیر کس طرح اس سے دن میں دو مرتبہ ملنے آتا اور اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارتا چاہتا تھا۔ دو مواقع پر انہوں نے ایک ساتھ یورپ کا سفر کیا، وہ بالکل بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کی طرح تھے جیسا کہ ایران نے بیان کیا۔ یہ ان کے دوسرے سفر کے بعد کی بات تھی کہ امیر نے اسے چھ ماہ کا متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کی ایران نے کہا: پہلے پہل میں نے اسے بہت احمقانہ خیال تصور کیا، پھر میں نے سوچا کہ یہ بھی رہنے سننے کا ایک

طریقہ ہے۔ میں متعہ / صیغہ کی تفصیل کے متعلق نہیں جانتی تھی لیکن میں نے خیال کیا کہ جان چانے کا یہی راستہ تھا۔ ظاہر تھا کہ وہ دونوں اسلامی حکومت کی طرف سے کثرت سے زانیوں کو پھانسی دینے پر پریشان تھے۔ ایران کہا: میں نے متعہ / صیغہ کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ ہم کسی مصیبت میں پھنس جائیں۔ حالانکہ اس نے اسلامی حکومت کے خوف کی تلانی کا اظہار کیا جیسا کہ یہ ان کے متعہ / صیغہ کرنے کا سب سے زیادہ متحرک عنصر تھا مگر ٹھیک اس وقت اس کی یہ خواہش کہ ان کے تعلقات مضبوط تر رہیں ایک پر خلوص اظہار اور امید تھی۔

ایران اور امیر ایک نوٹری پبلک آفس گئے جہاں اتفاق سے ہیڈ ملا ایران کا نیا بھوئی تھا جس نے پچھلے دنوں اس کی دوسری بہن سے شادی کی تھی (جو اس کی تیسری بیوی اور اس کا دوسرا شوہر تھا)۔ ایران نے یہ بات دھرائی: مجھے حیرت ہوئی کہ جب میرے اجردلسن کے لئے دریافت کیا گیا! میں نے سوچا کہ پہلے جب میری مستقل شادی ہوئی تھی تو مجھے اپنے اجردلسن کے بدلہ میں اپنی آزادی حاصل کرنا پڑی تھی۔ اس قسم کی شادی میں اجردلسن کا کیا فائدہ؟ چونکہ ایک متعہ / صیغہ معاہدے کے لئے اجردلسن کی تفصیل بنیادی حیثیت رکھتی ہے ایران نے صرف ایک سونے کے سکے کے لئے کہا مگر دوستی کی علامت کے طور پر طلب کیا لیکن امیر نے اسے ایک سو تین یومیہ لو اکرنے سے اتفاق کیا۔ اس نے بے حد فیاض ہونے کا ثبوت دیا اس نے بہت سے تحفے اور جواہرات نہایت فیاضی سے دیئے۔ انہوں نے گھریلو اخراجات کے لئے جو کچھ ملے کیا تھا اس نے اسے اس سے کہیں زیادہ دیا۔ اس نے سارے اخراجات کرنا منظور کیا۔ لیکن حالات میرے کنٹرول میں تھے۔ ایران نے تبصرہ کیا۔

امیر نے اپنے جیولری اسٹور کے نزدیک ایران کے لئے ایک اپارٹمنٹ کرائے پر لیا اور اس سے روزانہ ملاقات کا اہتمام کرتا تھا۔ جب صبح وہ کام پر جاتا تو راستہ میں وہ اسے اس کے والدین کے گھر سے ساتھ لیتا اسے اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچاتا اور خود کام پر چلا جاتا۔ ملازمت نہ ہونے کی صورت میں ایران اپنے مکان میں خود کو مصروف رکھتی، دوپہر کا کھانا پکاتی اور اس کی واپسی کا انتظار کرتی۔ لچ کے وقت امیر

واپس ایران کے پاس آجاتا۔ وہاں کھانا کھاتا اور مختصر سے قیلولہ کے بعد اپنے کام پر واپس چلا جاتا۔ اسٹور ہمد کرنے کے وقت وہ ایک بار پھر ایران کے پاس اپارٹمنٹ آجاتا اسے ساتھ لیتا اور اسے اس کے والدین کے گھر لے جاتا اور پھر اپنی بیوی چوں کے پاس جاتا تھا۔

ایران نے کہا کہ جیسے ہی ہم نے (عارضی) شادی کی تو ایسا لگتا تھا کہ ہماری دوستی ختم ہو گئی اور ہر قسم کے ازدواجی مسائل پیش آنے لگے۔ ہماری ساری بات چیت کے دوران ایران اس بات پر زور دیتی رہی کہ وہ ایک دوسرے کے محبوب ہونے کے ساتھ دوست بھی تھے۔ اس کو اس بات پر فخر تھا کہ وہ ایک مرد کی دوستانی ہونے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ یوں کہنا چاہئے کہ وہ محض ایک زوجہ نہیں تھی۔ ان دونوں نے اپنے نئے مقام کی طرف دو گراں فکری محسوس کی۔ امیر نے کہا: میں بہت آزاد خیال ہوں، زندگی اور معاملات کی بات میری مخصوص آراء ہیں اور یہ کہ نہ تو کوئی انہیں مجھ سے جدا کر سکتا ہے اور نہ ہی انہیں نظر انداز کر سکتا ہے۔ وہ بار بار کہتا کہ میں تمہارا شوہر ہوں۔ وہ مجھے کنٹرول میں رکھنے کے لئے میری نگرانی کرتا اور چاہتا تھا کہ میں اس کی پیروی کروں۔ وہ مجھے کہا کرتا کہ میں اس دوست یا اس رشتہ دار کے مکان پر نہ جاؤں لیکن میں نے وہی کیا جو میں چاہتی تھی۔

زندگی ایران اور اس کے شوہر امیر کے لئے خوش گوار تھی مگر اس وقت تک کہ جب امیر کی مستقل بیوی کو اس عارضی شادی (متحدہ / صیغہ) کے متعلق علم ہو گیا۔ فی الواقعہ ایران کی چین کی بہترین سیہلی نے امیر کی بیوی کو خفیہ طور پر بتا دیا تھا (اس انحراف سے اب تک اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی)۔ پہلی بیوی نے امیر اور ایران کا غیر متوقع طور پر مقابلہ کیا۔ ایک پارٹی میں جانے کے لئے دونوں اپنے اپارٹمنٹ سے نکلے تھے وہ وہاں اچانک ظاہر ہوئی اور یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ امیر وہاں کیا کر رہا تھا اور ایران کون تھی؟ اپنی خاموشی کو حال رکھنے کی جدوجہد کرتے ہوئے امیر نے اپنی مستقل بیوی کو نام انداز میں دھوکا دینے کے لئے اسے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ ایران اس کے دوستوں کی بہنوں میں سے ہے جسے اس نے موٹر کار میں محض لفٹ دی

ہے۔ اس لمحے ایسا لگتا تھا کہ اس کی زوجہ نے اپنے شوہر کے الفاظ پر یقین کر لیا اور ان کے ساتھ کار میں بیٹھ گئی اور وہ تینوں چلتی کار میں بیٹھے رہے۔ امیر نے ایران کو اس کے والد کے گھر پر اتار دیا لیکن اس کی بیوی بہت چاق و چوبند تھی اور اسے اپنا کھیل کھیلتا تھا۔ اس نے اپنے گھر ایک ڈنر پارٹی کا اہتمام کیا اور ایران کو مدعو کیا۔ قیاس کے طور پر، ایران کا بھائی، امیر کا دوست تھا اور اس کی بیوی یہ دیکھنے کے لئے کہ ایران اور اس کا شوہر ان دونوں کا شوہر، قریب قریب بیٹھے تھے۔ امیر کی بیوی بیوقوف نہیں تھی اور ایک مناسب لمحہ پر اس نے ایران کے کان میں کہا: اگر میرا شوہر مجھے دو چوں کے ساتھ دھوکا دے سکتا ہے تو وہ یہی رویہ تمہارے ساتھ بھی کر سکتا ہے۔ رازداری کی قسم کھانے کی وجہ سے ایران نے نہایت ثابت قدمی سے، امیر کے ساتھ اپنے کسی قسم کے تعلق سے انکار کر دیا۔

ایران اس دوران حاملہ ہو گئی۔ اسے یقین ہے کہ یہی وہ مقام ہے کہ جہاں حالات بگڑنا شروع ہوئے۔ امیر نے اس سے کہا کہ وہ اسقاط کرالے لیکن وہ سچ کور کھنا چاہتی تھی۔ اس نے حافظے پر زور دیتے ہوئے کہا: یہ میری زندگی کا سب سے بڑا اور سب سے مشکل فیصلہ تھا۔ اپنے دوستوں کے مشورے کے برعکس، ایران نے اس کو یہ یقین کرنے کا موقع دیا کہ وہ اسقاط کرالے گی۔ امیر نے ایران کو بتایا کہ اسے اپنے گھر پر کوئی سکون نہیں ہے کیونکہ ان دنوں اس کی زوجہ نے ایک تیسری بیٹی کو جنم دیا ہے اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ ایران اس سے گھر کا سکون چھین لے۔ اس کے علاوہ اس نے استدلال کیا کہ وہ ایک وقت دو گھروں کی کفالت نہیں کر سکتا۔ بلا آخر ایران نے اس کی حمایت کی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس سے مستقل نکاح کر لے اس نے اسقاط کرالیا مگر امیر نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔

جس دن ایران کا اسقاط حمل ہونے والا تھا، ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا جو فی الواقعہ ان کی دوستی اور ان کے عارضی نکاح کے قطعی خاتمے کا سبب بنا۔ یہ واقعہ خواہ اتفاقیہ ہو یا خوبصورتی سے انجام دیا گیا، امیر کی بیوی نے اسی دن ایران سے ملاقات کا اہتمام کیا اور اسے ہسپتال سے گھر لایا گیا۔ بے شک، اس نے یہ پتہ لگایا کہ اس کا

شوہر بھی وہاں موجود تھا غصہ سے اس نے یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ امیر کو اس دن اس وقت ایران کے گھر پر کیا کام تھا؟ اس سے پہلے کہ امیر کو جواب دینے کا موقع ملتا۔ ایران کی ماں نے مداخلت کی اور ہوشیاری سے جواب دیا کہ اسے وہاں ہونے کے سارے حقوق حاصل تھے کیونکہ وہ کوئی اور نہ تھا بلکہ ایران کا شوہر تھا! امیر کی پہلی بیوی کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اس نے انہیں اپنی شادی کا ثبوت ظاہر کرنے کا چیلنج کیا۔ ایران کی ماں نے خوشی تعمیل کی اور اس کو ان کا متعہ / صیغہ معاہدے کی دستاویز دکھادی۔ اس دستاویز کو دیکھ کر وہ کمزوری محسوس کرنے لگی اور اسے اپنے شوہر کو لے جانا پڑا۔ تنہا اور غم سے نڈھال ایران اپنی ماں کی نگرانی میں رہ گئی اور صرف اس وقت تنہا رہ گئی کہ جب اسے امیر کی ضرورت پہلے سے زیادہ تھی۔

امیر اور ایران کی زندگی کے معمولات میں مداخلت ہو چکی تھی۔ ان کا معاہدہ ختم ہو گیا اور انہیں اپنی ملاقاتوں کی کثرت کو کم کرنا پڑا۔ یہ بات کچھ اس طرح تھی کہ پہلی بیوی اب ان کے رشتے کی نوعیت سے پوری طرح آگاہ ہو چکی تھی اور ان کے لئے زندگی کو دشوار بنا رہی تھی۔ وہ کچھ اس طرح کرتی تھی کہ اس کا مقصد ان کی ملاقاتوں کو کم کرنا تھا۔ امیر کو ایک ہی فرد کو منتخب کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ یہ معاملہ اپنے صحیح نکتے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایران نے کہا: اس کی بیوی اس کے ساتھ دکان پر جاتی اور جب تک وہ کام کرتا وہیں اس کا انتظار کرتی اور شام کو واپس گھر ساتھ لاتی تاکہ وہ مجھے دیکھنے کے لئے نہ آ سکے اس کے علاوہ اکثر ایسا ہوتا کہ جب وہ کوشش کرتا کہ اپنے اپارٹمنٹ جائے اور ایران سے ملاقات کرے وہ سارا الزام اس پر رکھ دیتا یہ کہتے ہوئے کہ یہ اس کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے کہ اسکی بیوی کو ان کے رشتے کا علم ہو گیا ورنہ وہ اسے کبھی بھی اس بات کا علم نہیں ہونے دیتا۔ ایران نے بتایا کہ مجھے اپنے قصور کا احساس ہوا مگر آخر کب تک ملی اور چوہے کا کھیل کھیلا جاتا؟ میں نہ تو اس کی ناراضگی کو اور نہ ہی خود کو قصور وار سمجھنے کے احساس کو برداشت کر سکتی تھی!

فی الواقعہ ایران نے اپارٹمنٹ چھوڑ دیا اور ایک بار پھر اپنے والدین کے مکان پر چلی گئی۔ اسے وہم سے نجات مل گئی اور اس نے متفکرانہ انداز میں کہا: میں نے سوچا

کہ اس کی بیوی کا حق (ایک وقت میں ایک ہی شادی کا رشتہ) اس سے چھین لیا گیا۔ کسی صورت میں بھی یہ میرا قصور نہیں تھا۔ وہ ملزم تھا اس نے اپنے تین بچوں اور ہم دو عورتوں کی زندگی برباد کر دی۔ اس کے حافظے میں ساری داستان اب تک تازہ تھی۔

مایوسی کے چند ماہ بعد 'ایران' نے اپنے ایک دوست کی مدد سے 'اپنی سابقہ ملازمت کو شروع کر دیا۔ اس نے رنج و غم کے ساتھ کہا: اب دو ماہ گزر چکے ہیں۔ میں نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔ اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ اگر وہ مجھ سے ملتا بھی ہے تو اس کی بیوی کو پتہ لگ جائے گا۔ حقیقت میں ہماری ملاقات سے ایک ہفتے قبل وہ ایران سے ملی تھی اور اس پر الزام لگایا کہ وہ اسے فون پر ڈراتی دھمکاتی رہتی ہے۔ ایران نے اسے دوبارہ یقین دلایا کہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی اور یہ کہ اب وہ وقت ہے کہ روبرو بات ہو رہی ہے۔ ایران اس کے گھر گئی اور سابقہ سوکنیں خوش اخلاقی سے ملیں۔ اگرچہ یہ ایک تکلیف دہ امر تھا، وہاں ایران نے اپنی سابقہ سوکن کو اپنے متعہ / صیغہ معاہدے کی تفصیل بیان کی اور اس نے بعض الجھنیں دور کرنے کی کوشش کی جو ظاہر ہے کہ امیر نے ایران سے اپنے رشتے کی بہت پیدا کر رکھی تھیں، ان کو خود نہ چھپانے کی بات چیت کے خاتمے پر، پہلی بیوی نے ایران کو بتایا کہ اس کی زندگی برباد ہو گئی اور ایران کے الفاظ میں شادی کے گیارہ برس کے بعد اور اس کے مکان میں تین بیٹیوں کی پرورش کرنے کے ساتھ 'امیر نے مجھے اس قدر غیر منصفانہ دکھ پہنچایا ہے۔ اس کی بیوی سے ہمدردی کرتے ہوئے ایران نے فکر مندی سے کہا: یہ سچ ہو سکتا ہے کہ میں نے ایک شادی شدہ آدمی کو منتخب کر کے غلطی کی ہے لیکن اس کے بدلہ میں 'میں نے ان کی مدد کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ میں بچے کو رکھ سکتی تھی جو میرے اندر پرورش پاتا تھا، اس نے میرے ساتھ بھی ظلم کیا ہے۔

اس کا مکان چھوڑنے سے پہلے اور ظاہر ہے کہ خود کو اس کی پہلی بیوی سے الگ رکھنے کے لئے، بہر حال ایران نے اسے مشورہ دیا: اب چونکہ تم سچائی جان چکی ہو اور امیر کو بہتر طور پر سمجھتی ہو اور اسے دوبارہ پا چکی ہو، اب اطمینان رکھو اور اپنی زندگی بسر کرتی رہو۔ تب اس نے مجھے (مصنفہ کو) مخاطب کرتے ہوئے کہا: وہ عورت (امیر

کی بیوی) زندگی کی اس طرز کو نہیں سمجھتی ہے جو ایک ایرانی عورت گزارتی ہے۔ بے وفائی ایرانی مردوں کے خون میں ہے، اس کو یہ ضرور سمجھ لینا چاہئے۔ چونکہ وہ خوبصورت تھی اور اپنے شوہر کے لئے ایک عمدہ اور آرام دہ زندگی فراہم کی تھی (اور یہ سمجھا کہ) وہ اسے کبھی دھوکہ نہیں دے گا۔ یہ کوئی بات نہیں کہ ایک مرد کو حکمتناہی پیار و مگر پھر بھی دوسری عورتوں کے پیچھے دوڑے گا۔ اسی سانس کے ساتھ ایران نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: وہ یہ کہتی رہی کہ وہ امیر کو مجھ سے محبت کرنے کی پواش میں کبھی معاف نہیں کر سکتی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وہ جھوٹ بولتی ہے۔

ایران نے متکبرانہ انداز میں کہا: مجھے طلاق ہوئے سات برس ہونے کو آئے میں آرام دہ اور منظم زندگی بسر کرتی تھی میں خود صاحب عزت تھی۔ میں دوبارہ شادی کرنے کے لئے نہیں سوچتی تھی۔ جب امیر میری زندگی میں آیا، اس نے ہر شے کو بدل ڈالا۔ اس نے مجھے بہت زیادہ امید اور حوصلہ دیا۔ مجھے ایک اچھی زندگی دینے کے لئے میں اس کو ذمہ دار سمجھتی تھی۔ سات برس کے بعد اس نے مجھے ایک بار پھر ازدواجی زندگی کی بات حیران کر دیا۔ بد قسمتی سے یہ عارضی نکاح چھ ماہ سے زیادہ نہیں چلا۔ اس نے مجھے فکر کی ایک دنیا کے ساتھ چھوڑ دیا اور وہ تمام فون کالیں اس کی بیوی کی تھیں۔ اس نے ہم دونوں کے ساتھ زیادتی کی۔ ایران نے استدلال کیا: حیثیت مجموعی تجدید زندگی (دوبارہ شادی) ایرانی عورتوں کے لئے کوئی وجود نہیں رکھتی۔ یہ بات ۹۰ فیصد ایرانی عورتوں (مطلقہ یا بیوہ) کے لئے سچ ہے۔ میں نے دوبارہ شادی کرنے کے لئے نہیں سوچا۔ میں نہیں جانتی کہ یہ سب کچھ کس طرح ہوا؟ ٹھیک ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ میں نے کیا۔ آپ دیکھتی ہیں۔ وہ کہتی رہی: ایرانی معاشرے میں ایک مطلقہ عورت کی گزر بسر کتنی دشوار ہے۔ میں سمجھتی تھی کہ وہ میری تمام مشکلات کو ختم کر دے گا۔ مجھے اس سے نفرت تھی کہ لوگ مجھے بیوہ، یعنی طلاق یافتہ عورت کہیں (۳۰)

ایران کی بہت امیر کا تصور اگرچہ بیلوی طور پر ثبت تھا مگر غیر یقینی تھا اس کو 'مرد سالار' (مبالغہ آمیز اور جادو خانہ جنس کا حامل) نہیں سمجھا لیکن یہ کہا: میں نہیں

جای لہ اس نے اپنی بیوی کو اور مجھے کس طرح الجھایا وہ اسے مددگار اور ساتھ رہنے کے لئے خوش گوار سمجھتی تھی اور کتنی تھی کہ میں نے اس کی متہ / صیغہ بیوی بننے پر رضامندی کا اظہار کیا: 'چونکہ میں اس سے محبت کرتی تھی'۔ جب اس سے یہ پوچھا: امیر کو متہ / صیغہ کرنے کے لئے کس شے نے متحرک کیا؟ تو ایران نے جواب دیا کہ وہ اسے اچھا دوست اور ساتھی سمجھتی تھی اور یہ کہ وہ اس کے دہلے پتلے بدن کی قدر کرتا تھا۔ فکر اور مزاج کے ملے جلے انداز میں اس نے مزید کہا: متہ / صیغہ عورتیں عظیم تر جنسی کشش کی حامل ہوتی ہیں۔

میں (مصنفہ) نے اس سے پوچھا: کیا وہ دوبارہ متہ / صیغہ کرے گی؟ ایران نے نفی میں جواب دیتے ہوئے مزید کہا: یہ ایک بے معنی چیز ہے کیونکہ کوئی بھی قول و قرار کو پورا نہیں کرتا ہے۔ یہ صرف عورت کو حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ عورت کبھی کوئی چیز نہیں کر سکتی لیکن مرد وہ سب کچھ کر لیتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں۔ اپنے متہ / صیغہ معاہدے پر مزید غور و فکر کے ساتھ ایران نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: 'یہ بہت آسان طریقہ ہے' اس نے کہا 'کیونکہ ہر ایک نے ہماری (رشتے کے) متعلق معلومات حاصل کر لی ہیں، ہم اپنے اس رشتے کو جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس نے مزید کہا: پہلے میں نے کبھی متہ / صیغہ کی بات غور نہیں کیا تھا۔ میں اس کی بات جانتی تھی لیکن صرف اتنا کہ بعض عورتیں اسے مذہبی شہروں میں کرتی ہیں۔ میں اس (متہ / عارضی نکاح) کے سو فیصد خلاف تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ انقلاب کے بعد سے متہ / صیغہ عام ہوتا جا رہا ہے۔

جب اس سے متہ / صیغہ کے بارے میں خاندان کے رد عمل کے متعلق دریافت کیا گیا تو ایران نے بتایا: میرے والد مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ جب انہوں نے سنا کہ مکان چھوڑ کر جانے والی ہوں اور امیر کے ساتھ رہوں گی تو انہیں بہت پریشانی ہوئی، وہ نہیں جانتے تھے کہ کیا کرنا چاہئے؟ مجھے وہاں اپنا وقت گزارنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے میری پہلی شادی کے موقع پر بھی یہی کہا تھا۔ میرے والد، میری شادی امیر سے نہیں چاہتے تھے۔ اپنی ماں کے روپے کے متعلق

ایران نے بتایا۔ اس نے سوچا کہ میں بہر صورت اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس لئے اس سے شادی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں خوف زدہ تھی کہ اس کی پہلی بیوی کو پتہ چل جائے گا اور وہ انقلابی کمیٹیوں سے شکایت کر سکتی تھی۔ میرے خاندان کا ہر فرد امیر سے محبت کرتا تھا اور ہم دونوں کو میاں بیوی کی حیثیت سے دیکھتا تھا۔ میرے تو وسیع شدہ خاندان اور رشتہ دار سب ہی کا تاثر یہ تھا کہ ہم نے مستقل شادی کر رکھی ہے لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اس کے ایک بیوی اور بچے بھی ہیں، وہ ہمارے متعہ / صیغہ کے متعلق کچھ نہیں جانتے یا یہ کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

ایران خود کو ایک ایماندار اور نرم دل عورت سمجھتی تھی کیونکہ اس وجہ سے اس نے اکثر فائدہ اٹھایا جیسا کہ زیر گفتگو نکتے کی بات اس نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اس کی بہترین سہیلی نے امیر کی بیوی کو ان کے معاملے (متعہ / صیغہ) کے متعلق مطلع کیا اور نتیجہ میں ان کے رشتے کو برباد کر دیا۔

سر دست ایران ایک متوسط عمر کے شادی شدہ آدمی کو تاریخ دیتی رہتی ہے اس کے ساتھ 'امیر سے متعہ / صیغہ ہونے سے پہلے' ایران کی (رومانی) مفاہمت تھی۔ وہ اس کے پہلے شوہر کا چچا تھا اور اس (ایران) سے بہت بڑا تھا۔ ایران اس بات سے آگاہ تھی کہ وہ اس سے شادی نہیں کر سکے گا مگر اسے اس امر کا یقین نہیں تھا کہ وہ خود اس کی طرح کسی طرح بھی ایک سنجیدہ رشتہ چاہتی تھی۔۔۔ کم از کم اس وقت ایسا نہیں تھا۔

بحث و مباحثہ

جو مختلف سرگزشتیں یہاں پیش کی گئی ہیں، ان سے متعہ / عارضی نکاح کا رابطہ کرنے کے سلسلہ میں عورتوں کے محرکات کی پیچیدگی کا مفہوم سمجھ میں آنے لگتا ہے، قاری خود کو ایک ایسے مقام پر پاتا ہے جو معیاری سرکاری شیعہ نقطہ نگاہ کے قطعی خلاف ہے جو کہ عورتوں کے محرک کو ہم آہنگ اور صریح طور پر مالی مسئلہ قرار دیتا ہے۔ ان عورتوں کی سرگزشتوں میں جو بات مشترک ہے، وہ قدرے متحرک اور

دوہرے تذبذب اور الجھاؤ سے آپس میں کندھی ہوئی ہے۔ تاہم دوگر فکلی کے ساتھ، ایک تو خود مختار ہونے کے لئے عورتوں کی نفسانی خواہش اور مثالی نسوانی مغفولیت (Passivity) کی معاشرتی، ثقافتی توقعات کے درمیان کشمکش ہے اور دوسرے عورتوں کی اپنی موضوعی مفاہمت کے درمیان، جس کی بابت مثالی طور پر ان سے توقع کی جاتی ہے، اس ہم مرکز تذبذب کی گرفت میں رہ کر عورتیں نفسانی خواہش کے عملی موضوعات اور مغفولی مقاصد کے درمیان لڑکھاتی رہتی ہیں۔ ان پر ہونے والی جارحیت کے ڈھانچے پر اعتراضات اور اس جارحیت کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے درمیان قواعد و ضوابط کے مذاکرات اور پسند (choices) بنانے کے درمیان اور خود کو پسند کیئے جانے کا موقع دیتی ہیں۔ اپنی جنسیت کے ذریعہ، نظریاتی طور پر اپنی تعریف (میان) کیئے جانے پر عورتیں بھی اپنی جنسیت کے تعلق سے اپنی تعریف (میان) کرنے کے لئے آتی ہیں اگرچہ وہ دوگر فکلی کے بغیر نہیں ہوتیں۔ وہ خود کو قدر و قیمت کی حامل محسوس کرتی ہیں اور خود کو اس وقت قابل تعریف و توصیف سمجھتی ہیں کہ جب (اگر) ان کی شادی ہو جاتی ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ ایک مرد اس کی خواہش (تمنا) کرے، اس کے لئے رقم ادا کرے۔ دیکھ بھال کرے اور نتیجہ کے طور پر (اس کے حالات زندگی میں) اس کا انتظام و انصرام کرے۔

میں آئندہ صفحات میں تین باہمی طور پر ولستہ، مرکزی تصورات کے فریم ورک + اس کے درمیان عورتوں کی سرگزشتوں پر بحث و مذاکرہ کروں گی جو عورتوں کے احساس شناخت پر غلبہ رکھے ہوئے دکھائی دیتی ہیں اور جو کم یا زیادہ شناخت کے ساتھ، ان کا زندگیوں میں رنگ آمیزی کرتی ہیں (یوں کہیے کہ) حد شعوریت، دو گر فکلی اور ہدف تنقید، میں ان مرکزی تصورات و موضوعات پر گفتگو کروں گی۔

حد شعوریت

وکٹر ٹرنر کے مطابق، حد شعوریت کے اوصاف یا حد شعوریت کے کردار

(دلہیز پر آنے والے لوگ) لازمی طور پر مبہم اور مشتبہ ہوتے ہیں..... حد شعوریت کی وجودی انواع نہ تو یہاں ہوتی ہیں اور نہ وہاں ہوتی ہیں۔ وہ قانون، دستور اور تقریب کے مفروضات اور قطاروں کی متاعیوں کے درمیان ہوتی ہیں Victor Turner 1969, 95. میرا (مصنفہ کا) ڈیٹا یہ تجویز کرتا ہے کہ معاشرتی + 'معاشرتی طبقہ زیریں کی' نوجوان طلاق یافتہ یا بیوہ عورتوں کے درمیان متعہ / میثہ شادیوں (عارضی نکاحوں) کی عظیم تر کثرت پائی جاتی ہے حالانکہ عارضی نکاحوں کے معاہدے کرنے میں کنواری عورتوں کے خلاف کسی قسم کے ممنوعہ قواعد موجود نہیں۔ طرح طرح کے ثقافتی اور شخصی اسباب کی بنیاد پر وہ بالعموم شادی (عارضی نکاح / متعہ) کی اس صورت میں شامل نہیں ہوتیں۔ میرے تمام اطلاع دہندگان اور دوسرے بہت سے افراد جن کے معاملات CASES میں نے جمع کئے ہیں ایسے ہی پس منظروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ عورتیں عام طور سے معمولی تعلیم یافتہ ہوتی ہیں اور کسی خاص پیشے کی تربیت بھی حاصل نہیں کی ہوتی ہے البتہ وہ قالین بانی کے سوا کچھ نہیں جانتی ہیں۔ ایران کے علاوہ جو ایک نجی ہسپتال میں ایک منتظم تھی اور فائدے کے انداز میں ملازمہ تھی جبکہ میری تمام اطلاع دہندگان اپنی روزی اور کفالت کیلئے سخت محنت کرتی تھیں۔ ایرانی معاشرے میں طلاق ایک عورت کو ہدف تنقید اور قابل رحم بنا دیتی ہے وہ اپنے خاندان پر اخلاقی اور معاشی بوجھ تصور کی جاتی ہے اور دوسرے نکاحوں (عارضی) کے استحکام کے لئے ایک دھمکی سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ جنسی تجربات سے آگاہ ہوتی ہے۔ اہمیت کا مفروضہ یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ عورت شہوانی آگہی حاصل کر لیتی ہے تو وہ زیادہ دنوں تک خود پر مزاحمت نہیں کر سکتی ہے اور نہ ہی مردوں کی موجودگی میں اس پر کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ ایسا اس لئے ہے کہ وہ مردوں کی حرص اور ترغیب کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتی ہے کیونکہ شکست خوردگی عورت کی فطرت میں شامل ہے اور اس کی جنسی سرگرمیوں کے خلاف ایسی کوئی قدرتی رکاوٹ (پردہ بھارت) نہیں ہوتی جو مزاحمت کا کام انجام دے۔

میری تجویز یہ ہے کہ یہ بات عورت کی فطرت میں نہیں کہ قیاس کے

طور پر عورتوں میں جنسی کھڑدوں کی کمی اس کی فطرت میں ہوتی ہے، اس کے باوجود کہ اس اصطلاح کے کل مقاصد استعمال علماء نے بیان کر دیئے ہیں۔ شیعہ مقامی زبان میں 'فطرت' ایک نہایت فحش تصور اور مذموم اصطلاح رہی ہے۔ علماء کے عقلی استدلال کی جڑ، قدرے معاہدے کی منطق میں تلاش کی جاتی ہے اور ایک اسلامی نکاح (شادی) میں مبادلے کی نوعیت ہوتی ہے۔ ایک تجارتی جنسی شے کی حیثیت سے عورت کی قدر و قیمت، صرف اس وقت بڑھتی ہے کہ جب اسے اس کا معاوضہ ادا کیا جائے اور اسے پردے کے 'محفوظ ڈپازٹ' میں رکھا جائے۔ کسی الماری میں رکھی ہوئی شے خود ہی ایک اچھی قیمت کی حامل ہو جاتی ہے مگر اس کی صحیح قیمت عملاً صرف اس وقت سامنے آتی ہے کہ جب اس کا مبادلہ کیا جاتا ہے یا اسے خریداجاتا ہے بہر حال یہ اشیاء کی فطرت (خصوصیت) ہوتی ہے کہ ان کی ضرورت ہوتی ہے، ان کا مبادلہ کیا جاتا ہے، انہیں خریداجاتا ہے اور انہیں برقرار رکھا جاتا ہے (اور ضائع نہیں کیا جاتا)۔ شے مبادلہ کی حیثیت سے دیکھنے کے لحاظ سے اور اس طرح عورت 'تجارتی شے' بن جاتی ہے۔ اس لئے اس وقت قدرتی طور پر عورت چاہتی ہے کہ کوئی مرد اسے لے جائے البتہ مرد کو اس کے حصول کے لئے (کچھ) ادائیگی کرنا ہوگی۔ جہاں تک کہ ایک عورت شادی شدہ ہوتی ہے، یوں کہیے کہ یہ تجارتی شے اپنی عملی حیثیت میں آجاتی ہے اور اس کی شہوت (جنس) پر کنٹرول اور نگرانی، قانونی طور پر اس کے شوہر کے ذمے ہوتی ہے۔ ایران میں ایک شادی شدہ عورت، غیر شادی شدہ عورت کے مقابلہ میں عظیم تر مقام اور معاشرتی شان کی حامل ہوتی ہے اگرچہ اس نے چند چوں کو ولادت بھی دی ہے تو اس کا مقام و مرتبہ اور زیادہ مستحکم ہو جاتا ہے۔ حالانکہ، جیسا کہ ہم عورتوں کی سرگزشتوں سے جانتے ہیں کہ مستقل نکاح (اور عارضی نکاح) میں عظیم تر تحفظ یا استحکام کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی۔ بہر حال طلاق کی پیچیدگیوں کو تمام طبقات یا نسل و عمر کے گروپوں نے یکساں طور پر نہیں سمجھا ہے ایک نوجوان طلاق یافتہ عورت کا اپنے بیادی خاندان سے تعلق اکثر کشیدہ اور غیر واضح رہتا ہے اس خاندان سے بھی اس کی رفاقت و شرافت مبہم ہی رہتی ہے جس کے

لئے وہ تولید نسل (کے عمل) سے وابستہ ہوتی ہے چونکہ بچوں کے قبضے پر تصادم بڑی شدت سے ہوتا ہے اور اس کی مدت انتظار میں مالی مدد فراہم کرنے اور اس کے اجر دلہن (مر) کی ادائیگی کی یاد دہانی کے مواقع پر اکثر تصادم ہوتا ہے۔

ان سب عورتوں کے پس منظر میں سب سے زیادہ نمایاں مشترکہ مرکزی خیال کچھ اس طرح ہے کہ جس کو ان کے معاشرتی + معاشی طبقے یا ان کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ پس منظروں میں تلاش نہیں کیا جاسکتا ہے اسے قدرے ان کے غیر یقینی مقام، حد شعوری میں اور ایک سے دوسرے تک تلاش کے دوران ان کی تغیر پذیر حالتوں میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔ ایرانی معاشرے میں ایک طلاق یافتہ عورت اس مفہوم میں ایک حد شعوری ہے کہ وہ اپنی بیاد کے خاندان اور تولید نسل کے خاندان، دونوں کے لئے بیرونی دائرہ بن جاتی ہے وہ خاندانی رشتوں اور رشتہ داری کے نیٹ ورک + س کے کنارے پر رہتی ہے ایک طلاق یافتہ عورت جیسا کہ میری بہت سی اطلاع دہندگان تھیں، اپنے والدین کے گھر میں ازدواجی زندگی سے قبل کی دوشیزہ کے کردار کی طرف واپس نہیں آسکتیں کیونکہ ان کا تمام تر مشاہدہ تبدیل ہو چکا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے تولید نسل کے خاندان میں اپنی مرکزی حیثیت برقرار رکھ سکتی ہیں، البتہ ایک شوہر، اس بات سے اتفاق کر لے کہ وہ اپنی مطلقہ زوجہ کو اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کی اجازت دے اور ایک مخصوص عمر کے بعد بچوں کا قبضہ خود خاندان کے والدوں کے پاس منتقل ہو جاتا ہے، نتیجہ میں ایک مطلقہ عورت کا مقام، قبل حد شعوری، معاشرتی ڈھانچے کی بہت سی خصوصیات مثلاً دوشیزگی، شادی (مستقل نکاح)، عورتوں کے کنٹرول کی نفی اور مختلف دوسرے رشتوں اور اشیاء مثلاً طلاق، جنسی مشاہدہ و تجربہ، خود مختاری کا اقرار، دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ - see Turner 1974, 196;

125, 1969 ثاقبی اعتبار سے ایک غیر وابستہ مطلقہ عورت کو بد نظمی اور تحریص کا قوی ذریعہ ہی تصور کیا جاسکتا ہے۔

جوان ہونے، طلاق یافتہ ہونے اور معاشی اعتبار سے ضرور تمند ہونے کی حیثیت سے میری اطلاع دہندوں نے خود ہی یہ تصور کر لیا کہ وہ اپنے خاندانوں سے

باہر، برادریوں اور معاشرتی کناروں پر رہتی ہیں یا ان کے اپنے جیادی خاندانوں نے ان کا دوبارہ خیر مقدم نہیں کیا (معصوم) یا اگر انہیں قبول کر لیا گیا تو والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ ان کے باہمی تعلقات میں کشیدگی اور مقابلہ آرائی غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔ ایک مطلقہ عورت کی حیثیت سے شہرت پانے کی وجہ سے یا کوئی شخص جو (جنسی اعتبار سے اہل ہو) متعہ / صیغہ کرنے پر رضامند ہو، ان میں سے بہت سی عورتوں نے اپنی ہی برادریوں (کیونٹیز) میں بے چینی محسوس کی۔ شادی شدہ یا غیر شادی شدہ مردوں نے ان سے کثرت سے رسائی حاصل کی، جس نے نہ صرف ان کی نیک نامی کو خطرے میں ڈالا (جیسا کہ ماہوش اور طوطا کے معاملات میں ہوا) بلکہ انہیں اپنی سہیلیوں اور شناساؤں کے ساتھ شدید کشمکش میں مبتلا کر دیا (جیسا کہ شاہین اور ماہوش کے معاملات میں ہوا)۔

بہر حال ہم تلخ لمحے میں کہہ سکتے ہیں کہ ایک مطلقہ یا بیوہ عورت، عظیم تر قانونی اور شخصی خود مختاری کی حامل ہوتی ہے، وہ اب چھ نہیں ہوتی جسے ایک دلی (سرپرست) کی ضرورت ہو، اور نہ ہی وہ شادی شدہ عورت ہوتی ہے کہ (جس کے شوہر کو) اسے کنٹرول کرنے کی ضرورت ہو، اور نہ ہی اسے اپنے شوہر سے کئے ہوئے حلف (نکاح کے ذریعہ کئے ہوئے وعدے) کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے، ایک غیر دو شیرہ واحد (تہا) عورت ہونے کی حیثیت سے، استعلاے میں بات کرتے ہوئے، اسے 'خود شئے تجارت' سے اپنے آپ کو دور کرنا پڑتا ہے۔ اب اسے یہ موقع حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے معاملات کا خود اہتمام کرے، ایک معاہدے کی تکمیل کرے، اس کی شرائط کے متعلق مذاکرات کرے اور کسی کی قانونی مداخلت کے خوف کے بغیر طے کرے۔ یہ ایک شیعہ مسلم عورت کے لئے قریب ترین قانونی خود مختاری اور آزادی ہے اور نظری اعتبار سے، اسے قانونی اہلیت حاصل ہوتی ہے کہ وہ فیصلے کرنے کے اختیار کو عمل میں لائے اپنے لئے ایک دوسرے معاہدہ نکاح (عارضی) کی شرائط پر مذاکرات کرے یا کسی رشتے کی پیش کش کو قبول کرنے سے انکار کر دے۔ ایک مطلقہ عورت کی انتظامی طور لوائے فرض کی صلاحیتیں، اس کی زندگی کے چکر کے دوسرے

مرحلوں کے مقابلہ میں اب زیادہ قریب جذب ہوتے ہوئے دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی سرگرمیوں پر کنٹرول رکھنے کے ساتھ 'اسے یہ عظیم تر اختیار اور آزادی بھی حاصل ہوتی ہے کہ وہ کہیں بھی جائے یا آئے' جیسی بھی اس کی مرضی ہو، اپنی نقل و حرکت کرے۔

پھر بھی خود مختاری ایک ایسی خصوصیت نہیں ہے جو مسلم عورتوں کے لئے منظور شدہ ہو۔ ایک مثالی نمونے کے اعتبار سے ایرانی معاشرہ میں جیسا کہ مسلم معاشروں میں بھی ہے، عورتوں کی حفاظت کی جاتی ہے، (چادر اور نقاب استعمال کرائی جاتی ہے)۔ ان کو مالی سہارا دیا جاتا ہے (وہ اجرت نہیں کماتی ہیں) اور جنسی طور پر کنٹرول کیا جاتا ہے (شادی کر دی جاتی ہے اور مرد کی نگرانی میں رکھا جاتا ہے)۔ بہر حال یہ خود مختاری اور اختیار کا قوی اور اکثر حقیقی استعمال ہوتا ہے جو اس کے معنی میں مضر ہیں جو مطلقہ عورتوں کو اپنے سماج اور ارد گرد کے ماحول کے ساتھ کشمکش اور تصادم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) کا ادارہ جو ان مطلقہ اور بیوہ عورتوں کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ رواجی ڈھانچے کی حدوں سے نکل کر، اپنے لئے ایک علیحدہ راستہ اختیار کریں۔ اپنی طرف سے خود ہی مذاکرات کریں، خود اپنے شریک حیات (شوہر + وں) کا انتخاب کریں اور اپنی زندگی کے معاملات میں عظیم تر کنٹرول (اختیار) حاصل کریں۔ میری تمام اطلاع دہندوں نے اپنے متعہ (عارضی نکاح) ذاتی طور پر اپنے روال خانہ ان میں الجھے بغیر، خود ہی تلاش کیئے اور مذاکرات کیئے تاہم چونکہ 'جنسی ریاست' میں اختیارات کے اس استعمال نے عورتوں کو اپنے خاندانوں اور برادریوں میں اجنبی بنا دیا مزید یہ کہ ان کے مقام کو معاشرے کے دائرے کی طرف دھکیل دیا۔ بلاشبہ یہ سب عورتیں تو نہیں (زیادہ تر) متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے قانونی مقاصد کی بہت ایک صریح واضح تصور نہیں رکھتی تھیں یا وہ اس کی طویل المدت پیچیدگیوں سے واقف تھیں جو ان کی انفرادی یا شادی شدہ زندگی میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی حد شعوریت نے ان کی قانونی خود مختاری کے ساتھ مل کر، انہیں ممنوعہ حدود کو پار کرنے کے لئے، عظیم تر اختیارات فراہم کیئے انہیں مغولیت (غیر متحرک)

اور خدمت گزاری کے مثالی اور روایتی نمونوں کے خلاف سرگرمیوں میں لگا دیا۔ (۳۱)
 نہ صرف ان عورتوں کی سرگرمیاں، متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) کے
 معاہدوں کے مقاصد میں، روایتی نمونوں کے مقابلہ میں مخالف نمونہ (متبادل نمونہ)
 فراہم کرتی ہیں Safa- Isfahani 1980, 46 بلکہ انہیں معاشرے میں بڑی
 بیدردی سے مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ شیعہ مفروضے کے برعکس کہ عورتوں کا
 اولین بنیادی مقصد معاشی ہے۔ جو متعہ / صیغہ عورتیں اس قسم کے (عارضی) نکاح
 کے لئے رضامند ہو جاتی ہیں حالانکہ انہیں ابتدائی سطح پر روپے پیسے کی خواہش
 نہیں ہوتی۔ یہ سرکاری اور دینیانوسی عقیدہ ہے جو اگرچہ شادی (مستقل نکاح) کی
 معاہداتی صورت ہی سے استخراج کیا گیا ہے، سادہ اور نرم ہے، جس میں اجزاء کے سلسلے
 کو گم کر دیا گیا ہے۔ یہ (دینیانوسی) عقیدہ، عورتوں کو عارضی نکاح کے معاہدوں کی
 طرف لے جاتا ہے۔ بہت سے متعہ / صیغہ عارضی نکاح، بالخصوص مختصر مدت کے
 معاہدے، مالی طور پر فائدہ مند نہیں ہوتے، خاص طور سے اس لئے کہ معاہدے کے
 خاتمے پر، عورت کو کم از کم ۴۵ دن تک جنسی اختلاط (مباشرت) سے اجتناب کرنا پڑتا
 ہے حالانکہ بعض نازک ترین معاشی حالات میں، مالی سہولت بعض عورتوں کو عارضی
 طور سے سہارا دیتی ہے۔ بہر حال روپیہ پیسہ ہی واحد مقصد یا سب سے بڑا مقصد نہیں
 ہوتا جو ان کثیر عورتوں کے متعہ / صیغہ (عارضی نکاحوں - کہ) معاہدوں کا محرک ہوتا
 ہے۔

ان تمام عورتوں کے لئے مشترک و متحد، متحرک موضوع، پیچیدہ اور
 دو طرفہ ہے، ان کا مقصد ایک قریبی دوست جو شخصی و ذاتی سطح فراہم کرتا ہے۔ ایک
 خواہش نفسانی ہے جو توجہ اور محبت و شفقت اور تعلق خاطر کے لئے ہوتی ہے جس کی وہ
 سب (ایران کے لئے ایک استثناء کے ساتھ) بری طرح کی محسوس کرتی ہیں، اپنے
 بنیادی خاندانوں اور اپنے تولید نسل کے خاندانوں، دونوں میں یکساں محسوس کرتی ہیں
 - ایران کے استثناء کے ساتھ وہ عورتیں، جن کو میں نے انٹرویو کیا، ان سب نے
 اپنے چھن کی ناخوشگواریت کو یاد کیا ہے۔ ساڑھے تیرہ سال کی اوسط عمر میں ان کی لولین

شادی کے وقت کی کسمن دہلیس، میری بہت سی اطلاع دہندگان اب تک اپنی بیس کی دہائی ہی میں تھیں کہ انہیں طلاق ہوئی، ان کی مرضی سے یا ان کی مرضی کے بغیر طلاق ہوئی اور انہیں اپنے بچوں کو دیکھنے سے روک دیا گیا (۳۲)۔ وہ افلاس زدہ اور کثیر التعداد افراد، خاندانوں میں پیدا ہوئیں۔ ان کی عمر بڑھنے کے سالوں کے دوران ان میں سے کم (لڑکیوں) کو جذباتی حمایت، رواجی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت دی گئی۔ ایسی کم عمری میں ان کی ازدواجی بالغ زندگی کا آغاز ہو گیا۔ انہیں جذباتی اعتبار سے پختہ کار ہونے اور انہیں اپنے والدین سے یا بعد میں اپنے شوہروں سے بامعنی رشتوں کو فروغ دینے کے مواقع سے محروم کر دیا گیا۔

زیادہ اہم بات یہ ہے، لیکن شاید شعوری اعتبار سے شادی بہت سی عورتوں نے ایک دوسرے خاندانی گروپ میں، ایک جتنی حاصل کرنے کی امید میں عارضی نکاح (متعہ / صیغہ) کے معاہدے کیلئے مگر وہ اس کنارہ کشی پر آنسو بہاتی ہیں جس نے ان کی زندگیوں کی روشنی کو گمن میں ڈال دیا۔ ایک متعہ / صیغہ معاہداتی شادی ہیک وقت شہوت رانی کے رشتے کے لئے ایک جائز وسیلہ فراہم کرتی ہے اور عورت پر اور اس کی جنسیت پر کنٹرول رکھنے کے لئے فریم ورک بھی فراہم کرتی ہے، خواہ یہ بہت مختصر مدت کے لئے ہو۔ ان کے اپنے اختیار / کنٹرول کی ساخت ان کے جذبہء تمیل و عاجزی کی بدولت ہے جس کے ذریعہ عورت کو اس کے بدلہ میں ایک گروپ (خاندان) میں یک جتنی دی جاتی ہے اور اسے شناخت و مقام عطا کیا جاتا ہے۔ مذہبی رہنماؤں کی خطیبانہ روش کے نتیجے میں وہ اپنے خیالات میں الجھ جاتی ہیں۔ نکاح / شادی کی ان دو صورتوں (مستقل نکاح اور متعہ / عارضی نکاح) کے درمیان امتیازات کی عدم موجودگی ہے۔ بہر حال ان عورتوں نے یہ خیال کیا کہ متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) انہیں وہی تحفظ (خواہ خطرناک ہی ہو) فراہم کرے گا جو (آگے چل کر کسی وقت) ایک مستقل نکاح / شادی کا معاہدہ فراہم کر سکتا ہے۔ انہیں نہ صرف بامعنی رشتے، تحمل و برداشت، کے ساتھ اور انسانی محبت کے پر خلوص رشتے قائم کرنے کے مواقع نہیں ملے، جن میں انہیں مسرت اور دوستی کے صلے میسر آتے اور ساتھ ہی اپنی برادریوں

میں خود کو بحری جہاز کی طرح لنگر انداز کر سکتیں!

دو گر فنگلی

ایک اسلامی نکاح رشاہی میں 'مبادلے کی تعمیر دروں منطق' وہ عارضی بچان بنادیتی ہے جو ان غیر یقینیوں اور دو گر فنگلی (دو متضاد اصناف 'مرد و عورت کے احساسات کی ایک جانی و جذبیّت) کو سہارا دیتی ہے جن کا مشاہدہ متحدہ صیغہ عورتوں کو اپنے عارضی ازدواجی رشتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ میں (مصنفہ) نے ابتدائی سطور میں یہ استدلال کیا ہے کہ اسلامی نظریہء حیات میں عورت کا دوہرا تصور ہے۔ اول عورت ایک فرد کی حیثیت سے دوم عورت ایک شے (مبادلہ) کی حیثیت سے۔ یہ دونوں تصورات 'معاہدہ نکاح کے وقت' استعداداتی طور پر ایک ساتھ دھڑام سے گر جاتے ہیں (جیسا کہ) عورتوں کو آسانی سے طلاق دی جاسکتی ہے 'انہیں چھوڑا جاسکتا ہے یا ان کی معاونت سے بھی انکار کر دیا جاتا ہے۔ ان عورتوں کی زندگی میں پائی جانے والی کشیدگی اور بے یقینی اور دوسری عورتیں جو اسی صورتحال سے دوچار ہیں کامل وضاحت کے ساتھ یہیں موجود ہوتی ہے۔ ان کی سرگزشتوں سے ہم دو گر فنگلی اور بے یقینی جو وہ اپنی روزمرہ زندگی میں محسوس کرتی ہیں، کے گرے احساس کی تعریف و ستائش کی طرف آتے ہیں۔ یہ دونوں ذاتی احساس ہوتے ہیں اور مردوں کے تعلق سے ہوتے ہیں۔ وہ خود کے ٹوٹنے کے احساس کا مشاہدہ کرتے دکھائی دیتی ہیں اور اپنے خود کے ادراک کو موضوع اور مقاصد کے درمیان تذبذب کی حالت میں پاتی ہیں۔۔۔ جیسے خود مختار مجموعی موضوعات کی حیثیت سے جو شہوت رانی، معاشی اور معاشرتی اعتبار سے تحریک پاتے ہیں اور خواہش نفسانی کے مقاصد (اشیاء) کی حیثیت سے 'ان کی قدریں صرف اس وقت تسلیم کی جاتی ہیں کہ جب ان کا مبادلہ کیا جائے۔ ایک طرف تو انہوں نے اپنے نکاحوں میں ناکامی کے بعد جو آزادی اور خود مختاری حاصل کی اس کی تعریف کرتی تھیں، وہ اپنی خواہشات کا ایک بہتر احساس رکھتی تھیں اور (دوسری طرف) اسی طرح مردوں

کے لئے اپنی جسمی کشش سے آگئی، عمدہ توقعات اور اعلیٰ مقاصد و اہمیت رکھتی تھیں۔ انہوں نے اپنے تصورات کو عقلی بنیاد فراہم کی ہے۔ انہوں نے بے اصولی سے رسد اور طلب کے 'قانون' کو اختیار کیا یعنی: ایک شخص جو شے (جنسی مباشرت) جتنی کم رکھتا ہے۔ وہ اسے اتنا ہی زیادہ طلب کرتا ہے۔ (دونوں قسم کے نکاحوں کی صورت میں) ازدواجی رشتہ کی بے قاعدگی سے بڑھی ہوئی آگئی کے بلو صف بہر حال عورتوں نے دو گر فکلی اور بے یقینی کے احساس کا نہایت قریب سے مشاہدہ کیا ہے جو ایک معاہدہ نکاح کے نتیجہ میں ممکنہ طور سے فرد غ پاتا ہے اور ایک متحدہ ر عارضی نکاح کے معاہدے میں زیادہ کثرت سے فرد غ پاتا ہے۔ میری خاتون اطلاع دہندوں نے بد بد اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ان کا ایک محافظ یا خریدار ہو Mutahhari 1974, 232 اس قیمتی شے (مقصد) کے لئے جو معاہدہ نکاح کی گہرائی میں اتنی ساخت پذیر جگہ رکھتی ہے اور اس طرح ثقافتی اعتبار سے اس کی قیمت اتنی زیادہ مقرر کی گئی ہے۔ یہ اس حوالے کے درمیان ہے کہ ہم ایک کام (جاب) کو حاصل کرنے یا اسے برقرار رکھنے کے لئے ان میں سے بہت سی عورتوں کی ہچکچاہٹ اور غیر رضامندی کی تعریف کر سکتے ہیں۔

اپنی خود بخود کی لئے عورتوں کے احساس میں جو کشیدگی اور بے یقینی پائی جاتی ہے یا ان کی بے تصوراتی اعتبار سے جو توقع کی جاتی ہے وہ ان کی ازدواجی زندگی میں ممکنہ طور پر عدم تحفظ کے گہرے احساس کی سمت لے جاتی ہے یعنی کنزور اور غیر یقینی رشتے، ان پر شوہروں کے اعتماد نہ کرنے کی عادت، جسے دوسری عورتوں (بالخصوص غیر شادی شدہ عورتوں) کے سامنے سے ہٹایا جاسکتا ہے، بے بسی اور بے سہارا پن اور چالاک سے اس کا رخ دوسری طرف کر دیا جاتا ہے، شاید اس لئے کہ لازمی طور پر ایک مشتعل کائنات (۳۳) کے ساتھ چلنے کا ایک وسیلہ ہو۔ زبان فارسی کالوب ایسی نسوانی خصوصیات / جبلتوں سے بھر پڑا ہے۔

شدید تنقید کا ہدف

آفاقی تصورات کی کسی بھی بحث کا 'خود اپنے اور اک اور دوسرے مدرکات میں شامل ہو جانا ناگزیر ہے یہ مدرکات آہستہ آہستہ تراشے جاتے ہیں اور وہ اس وقت زیادہ پیچیدہ اور متحرک ہو جاتے ہیں کہ جب کوئی ایک فرد کی زندگی کے چکر کے (مختلف) مراحل کا جائزہ لیتا ہے۔ اگرچہ یہ مدرکات آسانی سے شناخت نہیں کیے جاتے ہیں یہ مدرکات 'میک وقت مردوں اور عورتوں کے معاشرتی تصورات، محسوسات کے ساتھ مستقل کشیدگی کی حالت میں ملتے ہیں جو مختلف ثقافتی اور علامتی وسائل کے ذریعہ فروغ پاتے ہیں۔ ان کے گرد و پیش کی دنیا میں ایرانی عورتوں کے مدرکات میں 'نظریات اور اقدار کا ایک وسیع سلسلہ (بھی) شامل ہوتا ہے 'اکثر مطلق نہیں رکھتے جو سرکاری طور پر ترتیب شدہ شیعہ عالمی تصورات سے اگرچہ بہت اوپر اور باہر اٹھے ہوئے ہیں متعہ / صیغہ عورتوں کی سرگزشتوں میں 'سب سے زیادہ غلبہ پانے والی اور بار بار سامنے آنے والی تھیم (مرکزی موضوع): عورتوں کا گھائل ہونا تھا۔ تصوراتی اعتبار سے 'ایرانی معاشرے میں عورتوں کے گھائل ہونے کی حالت (عورتیں شدید تنقید کا ہدف) کو عملی طور پر فروغ دیا جاتا ہے اور اسے صلہ بھی دیا جاتا ہے۔ اعلیٰ تصوراتی اعتبار سے مرد 'عورتوں کی عزت و شرف کا دفاع کرتے ہیں۔ مالی لحاظ سے ان کو سہارا دیتے ہیں۔ تمام اقسام کے پیش میں ہوتے ہیں اور ناگمانی مسائل سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس کے بدلہ میں 'عورتوں کو اس امر کا صلہ دیا جاتا ہے کہ وہ کتنی عمدگی سے (مرد / شوہر) پر انحصار کرتی ہیں اور مردوں کے امتیازی اختیار کے سامنے اپنی خواہشات کو کس قدر قطعی طور پر ماتحت کر دیتی ہیں۔ وہ جتنی زیادہ کمزور یا گھائل ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں (یا اس کا مظاہرہ کرتی ہیں) اتنی ہی زیادہ مردوں کے نزدیک قدر و قیمت، عزت اور حفاظت کے لائق ہوتی ہیں۔ حقیقت میں عورتیں مردوں کو لبھانے کے لئے 'مدیر کے اعتبار سے (مثلاً ماہوش) گھائل (ہدف تنقید) ہونے کا ایک عیاں احساس استعمال کرتی ہیں۔

جہاں تک ازدواجی رشتوں کی حدود کا تعلق ہے عورتوں کے گھائل ہونے (ہدف تنقید مٹنے) کی حیثیت کو نکتہ رسی سے یا اعلانیہ طور پر صلہ دیا جاتا ہے کیونکہ یہ عورتیں کافی 'خوش قسمت' نہیں ہوتیں۔ طوبہ! کے الفاظ میں: 'جن عورتوں کو شادی کرنا ہے ان کے لئے گھائل ہونے کی اہلیت ایک امامہ اور قابل تزییر عمل ہے'۔ بار بار یا مختلف حوالوں میں بھی میرے اطلاع دہندوں نے یہ زور دیا ہے کہ وہ خود کس قدر شدید تنقید اور مخالفت کا ہدف ہیں۔ یہ امر دوسری عورتوں کی وجہ سے ہوا جو ان کے رشتوں میں تھیں، جنہوں نے انہیں دھوکا دیا ہے (حوالہ: ایران کی چین کی سہیلی یا معصومہ اور ماہوش کے ہمسائے) یا اپنے مشاہدات کے حوالے سے ان مردوں سے فریب کھائے جن سے ان عورتوں نے محبت کی تھی۔ عام رواجی طریقہ: جس سے ان عورتوں نے دوسری عورتوں سے 'چالاکی' منسوب کی ہے اور مردوں سے فریب دلانے کی ہے، عورت کی چالاکی 'مکر' کے غالب اور اک پر غیر طبعی طور سے موزوں ہوتی ہے اور مرد کی جارحیت 'تجاوز' کے لئے موزوں ہے جو 'غیر محفوظ' عورتوں کے حوالے سے فریب کی ترجمانی کرتی ہے حالانکہ یہ اس طرح عمل میں نہیں آتا جیسا کہ میری اطلاع دہندوں نے بیان کیا ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ عورتوں کے گھائل ہونے کی اہلیت کی شدت آمیز اور فارمولائی تشریحات، ان کے ثقافتی تصور کے مطابق زندگی بسر نہ کرنے کا نتیجہ ہیں یعنی وہ شادی شدہ ہوں اور حفاظت میں رہیں۔ مزید یہ کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ ان کی حقیقی خود مختاری کا ذیلی اثر ہے جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ اس (اثر) کی قطعی دگر فکلی محسوس کرتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں 'خود مختاری اتنی بھادی ہے کہ ان کا یہ بوجھ ان کی برداشت سے باہر دکھائی دیتا ہے۔ ذاتی اور ثقافتی دونوں اعتبار سے بوجھ ہے اور وہ اس سے فرار حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کرتی ہیں۔ اپنے حالات کے محرکات سے پوری طرح شعور حاصل کیئے بغیر بہر حال، انہوں نے اس برائی کو ہٹایا جس نے انہیں دوسرے مردوں کے اور کبھی دوسری عورتوں کے رحم و کرم پر چھوڑا۔ دوسرے الفاظ میں ابتدائی سطح پر ان کی بد قسمتی ایسے حالات میں دیکھی گئی کہ دوسروں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا: یہ کہ آیا وہ گپ شپ، جادوگری یا

انحراف اور ایسی ہی باتوں کا موضوع تھیں۔ ان کے ناخوشگوار اور پریشان کن حالات کی شناخت کے بعد ان کے گھماں ہونے کی اہلیت کے حوالے سے، وہ نہ صرف بُرائی، کو دوسروں کی طرف دھکیلتی ہیں بلکہ وہ اپنی رسوا کن اور ناخوشگوار، معاشرتی ثقافتی استقامت کی عقلی توجیہ کرتی اور منصفانہ قرار دیتی ہیں۔

مختصر تشریحات

۵۔ عورتوں کی سرگزشتیں

(۱) قاری میں 'خانم' کے معنی ہیں 'خاتون' Lady یا Mrs.

(۲) ایران میں ایک زیدت گاہ میں داخل ہوتے وقت احترام و عقیدت کے طور پر لوگ اپنے جوتے اٹھ دیتے ہیں اور نیچے پاؤں آگے بڑھتے ہیں۔

(۳) ماضی کے تجربات کے جائزے میں، پیش نظر واقعات، جو ۱۹۷۹ء کے انقلاب کی طرف لے جاتے ہیں، اس (خاتون / ماہوش خانم) کے تبصرے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ تم میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران بات چیت کا ایک سب سے اہم موضوع، آیت اللہ خمینی کی سیاسی سرگرمیاں تھا جو اس وقت پہلوی حکومت کے خلاف عہدس سے آمدہ ہدایات کے مطابق ہوتی تھیں۔

(۴) میری میزبان، ایران میں دوسری ہفت سی خواتین کی طرح ایک ماہانہ مذہبی اجتماع 'روزہ' کا اہتمام کرتی ہے اس مخصوص دن، رمضان کے پانچویں دن (۱۳۹۸ھ / جولائی ۱۹۷۸ء) کو بلائے ہوئے تین واعظوں میں سے ایک بھی حاضر نہیں تھا۔ جب یہ یقین ہو گیا کہ وہ نہیں آئیں گے تو میں (مصنفہ) نے اپنی میزبان سے کہا کہ غیر حاضر ملاؤں کی جگہ، مجھے (مصنفہ کی) مقرر ہونے کا موقع دیا جائے۔ میں نے اپنا شیپ ریکارڈ شروع کیا اور دس سے چہرہ خواتین، جو وہاں موجود تھیں، میں

نے انہیں اپنی ریسرچ کی وضاحت کی اور میں نے ان سے کہا کہ وہ مجھے متعہ نکاح کے موضوع پر اپنے خیالات اور احساسات بتائیں۔ یہ ان نہایت پر جوش اور منفرد گروپ انٹرویو+زمیں سے ایک ثابت ہوا جو میں نے ایران میں کیئے تھے۔ ماہوش جو ظاہر میں ان بہت سی عورتوں میں اچھی شہرت نہیں رکھتی تھی اس اجتماع میں موجود تھی۔ اس نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور متعہ ر صیغہ کے مذہبی صلے کا وعظ شروع کر دیا۔ اس نے مرد کی شہوت پرستی اور شدید جنسی خواہش پر روشنی ڈالی اور اس نے دونوں اصناف (مرد و عورت) کے فطری امتیازات سے آگاہ ہونے پر، عورتوں کو ملامت کی۔

(۵) سیدوں کی جنسی قوت پر عقیدہ اتنا مستحکم ہے کہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ حیض جو (عمر کے عموماً ۴۵ سے ۵۰ سال تک) بند ہو جاتا ہے مگر ایک سید عورت کا حیض دوسری عام عورتوں کے تقریباً دس سال کے بعد بند ہوتا ہے Khomeini

1977, P#2504; Imami 1972, 5:75.

(۶) میں ماہوش سے یہ دریافت کرنا بھول گئی کہ ان مردوں نے یہ معلومات کس طرح حاصل کیں۔

(۷) ایسے ہی الزامات کا سلسلہ بیویوں، بہنوں اور بیٹیوں کے خلاف عائد کیا گیا ہے اور ان کے متعلقہ مردوں نے جو موزوں فیصلے کئے ہیں دیکھئے: 'کیمان سال' (سالانہ کیمان) کا شعبہ خواتین اور خاندان 1972, 2: 30-31.

(۸) ۱۹۷۸ء کے موسم گرما تک بہت سے زائرین اور چند مقامی مرد اور عورتیں زیارت گاہوں کی بھول بھلیاں جیسے صحن اور ان کے کھلے کمرے اپنے قیام کے لئے استعمال کرتے تھے میں نے کئی زائرین سے ملاقات کی جو اپنی مدت زیارت کے دوران عملاً زیارت گاہ ہی میں رہتے تھے۔ ماہوش اور معصومہ گلے میں بیگ ڈالے ہوئے (یو ایس اے کی دوسری) عورتوں کی طرح زیارت گاہ کو اپنی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کرتی تھیں۔ وہ اپنے اوقات بیداری میں اپنے سامان کو ایک پلاسٹک کے تھیلے میں لئے پھرتی تھیں۔

(۹) یہ (عجبت کا) دعویٰ وہ ۱۹۷۴ء میں فخریہ کرتی تھی لگتا ہے کہ فی

الحقیقت رجحان بالکل بدل چکا ہے آج کل کٹر انقلابی محافظوں کے ہاتھوں 'مقدمہ چلائے جانے کے خوف سے' بہت سی عورتیں متعہ / صیغہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں جبکہ وہ محض دوست ہی ہوتی ہیں۔

(۱۰) اصطلاح 'خلع' کے لغوی معنی ہیں 'نصف ذہانت'، لیکن خصوصی طور سے یہ اصطلاح 'عام روش سے انحراف کرنے والوں کے لئے آتی ہے۔ عورتیں منحرف قرار دیئے جانے کا بلند ترین خطرہ مول لیتی ہیں خواہ ان کا طرز عمل اور عادات و اطوار قدرے غیر روایتی ہوں۔

(۱۱) اسلامی قانون کے مطابق 'طہارت' (یعنی غسل) جنسی اختلاط (مباشرت) کے بعد ضرور کرنا ہوتی ہے چونکہ غسل / طہارت بالعموم 'عوامی غسل خانوں میں ہوتے ہیں (بہت سے گھروں میں غسل خانے نہیں ہوتے بالخصوص نچلے طبقات کے گھروں میں نہیں ہوتے) اس لئے ایسے قہے 'عوام کے علم میں آجاتے ہیں۔ امین آقا کی بیوی زینب نے اپنے شوہر کے خفیہ متعہ / صیغہ معاہدوں کو دریافت کر لیا کیونکہ وہ عوامی غسل خانوں کے برابر چکر کاٹا تھا۔

(۱۲) بہت سے ایرانی 'غسل کرنے' کے فقرے کو خوش کامی کے طور پر جنسی اختلاط (مباشرت) کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

(۱۳) مجھے یقین ہے کہ فقی خانم نے یہ آخری تبصرہ 'اس امید پر کیا ہے کہ اس کے بدلہ میں' میں (مصنفہ) اسے اس کے عزیز واقربا میں پھیلا دوں گی۔ اس طرح وہ انہیں یہ جاننے کا موقع دے رہی تھی کہ یہ اسماعیل تھا جو شادی کو (تباہ ہونے) سے چھانچا ہوتا تھا اور وہ (فاتی خانم) خود نہیں چاہتی تھی۔

(۱۴) فاتی کا بیان کھتر پر دنی کر دن' (اڑتے ہوئے کبوتر) تھا۔ اس نے یہ الفاظ اہانت آمیز احساس کے ساتھ ادا کیئے تھے جو ایک طرز عمل کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو ایک باعزت عورت کے لئے نازیبا تھا۔ میں (مصنفہ) نے الفاظ کے اس مجموعے کو ثقافتی طور پر 'بہت وزن پٹایا۔ یہ علامتی اور بھری اعتبار سے 'عورتوں کی خود مختاری کے دو دھاری احساس کو اسیر کر رہا تھا۔ بطور استعارہ بولتے ہوئے 'خود مختاری دراصل' پرواز

کرنے کی اہلیت کا نام ہے لیکن اگر یہ استعارہ 'پرواز کرنے والے کبوتروں کی طرح عورتیں استعمال کریں تو پرکشش توجہ کی حد تک وسیع ہے۔ بلاآخر یہ سلسلہ ان کی گرفتاری تک لے جاتا ہے اس لئے فاتی کی یہ اہلیت ہے کہ وہ اس مخصوص عورت کو شناخت کر سکے جو ان بہت سی عورتوں کے درمیان تھی اور جو وہاں زیارت گاہ میں موجود تھیں۔

(۱۵) دلچسپی رکھنے والے جوڑے قریب کو خود ہی انجام دے سکتے تھے۔

(۱۶) اس سلسلہ میں یہ نوٹ کرنا دلچسپ امر ہے کہ بعض لوگ اپنی بیویوں کا حوالہ دینے کے لئے اصطلاح 'منزل' استعمال کرتے ہیں جس کے معنی 'مکان یا گھر' کے ہیں اس سے یہ معنی خیز نکتہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے دائمی قدر اور ملکیت کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ انگریزی محاورہ 'آدمی کا گھر اس کا محل ہوتا ہے' فارسی میں 'آدمی کی بیوی اس کا محل ہوتی ہے' کے معنی اور تشریح میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۱۷) بلاشبہ فاتی خانم درست تھی کیونکہ علماء کے مطابق جنسی اختلاط (مباشرت) میں دونوں اقسام شامل ہوتی ہیں اس اعتبار سے انٹر کورس (دوطر) (مباشرت) آلاء تناسل کے سرے (حشفہ) کا فرج یا اندام نہانی میں غائب ہو جانا ہے۔ - Lama'ih, 140; see also Hilli 'AN, 241; Khomeini n.d., pp

450-53.

(۱۸) ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے پہلے ایرانی سول لائیں قدیم شیعہ تشریح کے مطابق 'ایک بالغ کنواری شیعہ عورت ۱۸ سال یا زیادہ کو، کسی حد تک خود مختاری دی گئی ہے' (گویا) بعض مخصوص حالات میں وہ اپنی شادی کا اہتمام خود کر سکتی ہے۔ واضح رہے کہ قانون سازوں کو اس عورت کے والد یا پدری دادا کی غیر دانشمندی کا یقین دلایا گیا ہو جو اس (عورت) کی شادی کی ہمت (غیر ضروری) اعتراضات کرتے ہوں۔ - Ar-

ticle 1043, cited in Langarudi 1976, 24

(۱۹) جب میں (مصنفہ) شاہین کی کیس ہسٹری ریکارڈ کر رہی تھی تب میں

نے دیکھا کہ بعض تدبیریں ترتیب میں نہیں ہیں۔

(۲۰) دیکھئے: جریدہ 'زن زیادی' (فاضل قوت والی عورت) ۱۹۶۳ء میں آل احمد کی مختصر کہانی بعنوان 'زن زیادی'۔

(۲۱) مجھے (مصنفہ) کو یہ یقین نہیں ہے کہ اس مخصوص ملا نے صلہء عروسی (اِجرو دلہن) کو حذف کر دینے کی تجویز، فی الحقیقت پیش کی تھی یا یہ کہ شاہین کے معاملہ میں مفاہمت تھی۔ شیعہ قانون کے مطابق، ایک عارضی نکاح (متعہ / صیغہ) کے معاہدے میں صلہ عروسی کا مقرر ہونا ضروری ہے بصورت دیگر یہ معاہدہ ناجائز (غیر قانونی) ہوتا ہے۔

(۲۲) بلنبہ، بمعنی Nanny / چوں کی کھلائی ہے۔ مقبول عام فارسی مقامی بولی میں اس کا مفہوم 'متوسط عمر کی گھریلو خادمہ' سمجھا جاتا ہے۔

(۲۳) اگر متعہ / صیغہ معاہدے کی تجدید، اسی مرد سے کی جاتی ہے جو (تجدید) معاہدے کے خاتمے کی مدت سے پہلے ہو تو ایسی عورت کے لئے عدت گزارنا ضروری نہیں۔ دیکھئے باب ۳ شعبہ 'عدت' کی بابت۔

(۲۴) حالانکہ ایران میں روایتی اعتبار سے معاہدہ نکاح میں عورت کا اِجرو دلہن (مہر) بیان کیا جاتا ہے (اور) رقم کی ادائیگی مستقبل میں ہوتی ہے، طلاق کے دوران اس کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال تمام عورتیں اس قدر خوش نصیب نہیں ہوتیں کہ انہیں صلہء عروسی تمام یا اس کا کچھ حصہ وصول ہو جائے۔ اس طرح یہ کہہ کر کہ میں اسے اپنے صلہ عروسی (تمام یا اس کا کچھ حصہ) کو رکھنے کی اجازت دیتی ہوں، (اس سے) طوبہ کا اصل مفہوم یہ ہے کہ اس نے اس (صلہ عروسی) کا دعویٰ کیا ہی نہیں۔ دیکھئے باب ۲ شعبہ 'مُطْلَع' (طلاق) میں۔

(۲۵) ایران میں ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کے عشروں میں 'سنہرے بال' جنسی کشش ابھارنے کے لئے، تقریباً ایک ہمہ گیر فیشن بن چکے تھے اور اس نے کسی دور کی مقبول عام جڑی بوٹی 'حتا' کی جگہ تیزی سے لے لی۔ فی الواقعہ ساہوکارہ ملکہ فرح، عورتوں کے کردار کے لئے ماڈل (نمونہ) بن چکی تھی جیسا کہ اس نے اپنے بالوں میں سنہری رنگ کیا۔ ایک دوسری اطلاع دہندہ فاتی خانم نے اپنی کشش کو فی الحقیقت

انہی حالتوں میں مردوں کے سامنے بیان کیا ہے۔

(۲۶) ایک پرائمری نوٹ 'سفتہ' لوانگی کا ایک تحریری وعدہ ہوتا ہے،

'صلہ عروسی' کے بدلہ میں جو ایک آئندہ تاریخ میں واجب الادا ہوتا ہے۔

(۲۷) طوبے کی ماں ایک دولتمند کاشی خاندان میں، ایک جزوقتی گھریلو

ملازمہ تھی۔ اس خاندان نے طوبے کو عدالت جانے اور انصاف حاصل کرنے میں مدد

دی۔

(۲۸) شاید لغوی طور پر ایسے تبصروں کی تشریح نہیں کرنا چاہئے۔ وہ بعض

ثقافتی مقابلوں میں شدید خواہش کا مفہوم رکھتے ہیں اور صورت حال کی شدت کا مظاہرہ

کرتے ہیں۔

(۲۹) 'ایران' ایک مقبول عام، نسوانی نام ہے۔ اطلاع دہندہ کا نام ہے، جریدہ

'ویمن اینڈ ریویو لیشن ان ایران' (خواتین اور ایران میں انقلاب) کے ایڈیٹر نے 'ماہن'

میں تبدیل کر دیا۔ Boulder, Colo; West View Press, 1983, pp

231- 52.

(۳۰) اصطلاح 'بیوہ' (ایران میں) ایک مطلقہ یا بیوہ عورت کا حوالہ دیتی ہے

لیکن روزمرہ کی زبان میں عام طور سے موخر (بیوہ) کا حوالہ دیتی ہے۔

(۳۱) ایک آئیڈیل نسوانی کردار کے ماڈل کی عوامی نمائندگی کے سلسلہ میں،

یہاں ایک نمایاں تبدیلی ضرور نوٹ کرنا چاہئے۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے قبل

معاشرے میں زیادہ روایت پسند عناصر کی طرف سے نبی کریم کی بیٹی (فاطمہ) اور

شیعوں کے بول امام (علی) کی زوجہ کو عورتوں کے لوصاف کی علامت کے اعتبار سے

بلند کیا گیا، ان کو ایک فرماں بردار، غیر متحرک، صابر اور کفایت شعار خاتون کی حیثیت

سے پیش کیا گیا۔ اس مثالی تصور (image) کے ساتھ، ایک متحرک، سیاسی طور پر

جنگ آزما اور بے مثال مقرر (خوب بولنے والی) زمین کا تصور بھی پیش کیا گیا جو نبی

کریم کی نواسی تھیں، حالانکہ سیاسی مصلحت آمیزی کے لئے زمین کا ماڈل کی عوامی

سطح پر حمایت کی گئی نیز ازدواجی رشتے کی نجی حیثیت سے اور مردوں سے رشتوں کے

حوالے سے زینبؓ کے کردار کی حمایت کی گئی۔ اس کے بلا وصف فاطمہؓ کا ماڈل اب بھی ترجیحی حیثیت کا حامل ہے۔ دو آئیڈیل ماڈلز کی انتہائی حمایت میں، بہت سی عورتیں اور مرد بھی الجھن میں پڑ گئے کہ صحیح طور پر کس کے کردار کو اہمیت دی جائے؟

(۳۲) حالانکہ ظاہر میں، ایران نے اپنی طلاق کے وقت، رضا کارانہ طور پر اپنے شیر خوار بچے کو دیدیا تھا اس کی دلیل یہ تھی کہ اسے بہر صورت، اس بچے کے قبضے سے دستبردار ہونا پڑے گا کیونکہ اسلامی قانون لڑکوں (دو سال یا زیادہ عمر کے) پر دلربائی قبضے کو تسلیم کرتا ہے۔ ایران نے سوچا کہ جب اسے اپنے بیٹے سے علیحدہ کیا جانا لازمی ہے تو جب وہ دو سال کا ہو جائے گا تو اس وقت اس کی علیحدگی اس کے لئے نہایت ناقابل برداشت ہوگی۔

(۳۳) شادی (نکاح) کی حدود میں عورتوں کی غیر محفوظ حالت کی علت، جریدہ 'زن روز' (آج کی عورت) میں ایک ادارے کا حوالہ دیکھئے جس میں حجۃ الاسلام علی اکبر ہاشمی رفسنجانی پارلیمنٹ کے اسپیکر کو مخاطب کیا گیا ہے۔ - Ali Akbar Rafsanjani

jani 1985 : 1048- 3 . see also Rasen1978, 565

مردوں کے انٹرویوز

مردوں کی سرگزشتیں

کوئی بھی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ بہت سے شادی شدہ آدمی، اگر تمام نہیں، دوسری عورتوں سے جائز یا ناجائز جنسی تعلقات رکھتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا یہ دانشمندی ہے کہ شادی شدہ آدمیوں کو دوسری عورتوں سے تعلقات رکھنے سے منع کر دیں؟ کیا ایسا قانون منصفانہ ہے اور انسانی فطرت کے مطابق ہے؟ بے شک، نہیں۔ ایسا قانون کبھی عملاً نہیں رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا نہیں ہوگا۔

--اے-اے-مہاجر

"Polygamy and Muta

(تعدد ازواج اور متعہ)

جس طرح ساہقہ باب میں عورتوں کی سرگزشتوں کو پیش کیا گیا ہے اسی طرح یہ باب عارضی نکاح، متعہ کے ادارے کی بابت مردوں کے بعض مدرکات کی دریافتوں پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ان مردوں کے تناظر (اور معاملات) شامل ہیں جنہوں نے متعہ کے رواج پر عمل کیا ہے نیز ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے قبل اور بعد کے معاصر شیعہ علماء کے افکار و آراء شامل ہیں۔ مردوں کی بابت مختصر سی سوانح حیاتی

معلومات (برائے تجزیہ / ڈیٹا) پیش کرنے کے ساتھ میری خواہش ہے کہ میں ذکور وراثت کے عالمی تصورات کے اختلافات اور مشابہات کو روشنی میں لاؤں جو عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے کے لئے متحرک کرتے ہیں اور انہیں شہوت انگیزی کی برتری و تفوق عطا کرتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان جنسی فاصلے کے مقررہ اصولوں اور ان کے باہر عملی تعلقات کے درمیان جو عدم مطابقت پائی جاتی ہے اور مردوں کے تصوراتی امتیازات، جو ان کی متاہلانہ زندگی اور شہوت انگیز خواہشات کے درمیان ہوتے ہیں، انہیں پیش کیا گیا ہے۔

ملاہشم اور آیت اللہ مرعشی و آیت اللہ شریعت مداری کے انٹرویو + ز (مواہجات) مشہد اور قم کے زیارتی مراکز (علی الترتیب) میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں کیئے گئے اور دوسرے انٹرویو + ز میرے دوسرے سفر تحقیق کے دوران ۱۹۸۱ء میں کئے گئے۔ اسی خاکے (فور میٹ) کو برقرار رکھتے ہوئے جو عورتوں کے لئے استعمال کیا تھا، میں نے مرد اطلاع دہندوں کو یہ موقع دیا کہ وہ اپنی دنیا میں ہماری رہبری کریں یا اس کے کسی حصے کے لئے (ہی سسی) اگر وہ اسے بیان کرنے کے لئے رضامند ہوں۔ اس طرح ہم متعہ نکاح کے متعلق مردوں اور عورتوں کی توقعات اور ادراکات تشریحات اور مشاہدات کے تناظر میں نہ صرف تقابلی مطالعہ کر سکیں گے بلکہ پیش کش اور بیان کے مخالف اسالیب کا موازنہ بھی کر سکیں گے۔ یہاں انٹرویو + ز واقعات کے تاریخ وار سلسلے کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ میں نے جن مردوں کے انٹرویو + ز کئے تھے ان سب نے متعہ نکاح کے معاہدے کئے تھے مگر انہوں نے اپنی معلومات کم ہی فراہم کیں یا کم از کم اعلیٰ ترین منصب کے ملاؤں نے میری مطلوبہ معلومات کو فرام کرنے میں دلچسپی نہیں لی۔ بہر حال ان سب نے وہ تمام معاملات / cases اور کہانیاں سنائیں، جن سے وہ خود گزرے تھے۔ دو عظیم المرتبت آیت اللہ صاحبان کے سوا، میرے تمام اطلاع دہندوں کے نام افسانوی ہیں۔

”ایک مرد کی طرف ایک عورت قدم بڑھاتی ہے جو سر تپا ایک سیاہ چادر سے ڈھکی ہوئی ہے اور وہ ناقابل شناخت ہے، وہ اس سے دریافت کرتی ہے: ”کیا وہ اس

سے ایک ماہ (وقت کی یہ مدت مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے) کے لئے صیغہ (متعہ) کرنا پسند کرے گا؟ اگرچہ وہ اس کی تجویز قبول کرنے میں تامل کرتا ہے تاہم وہ موقع ہاتھ سے گنوا نہیں چاہتا۔ وہ اس سے کہتا ہے کہ چہرے پر سے نقاب اٹھائے اور اسے یہ موقع دے کہ وہ اس کو دیکھ سکے۔ وہ انکار کر دیتی ہے۔ وہ کہتی ہے اگر وہ صیغہ (متعہ نکاح) کرنے پر رضامند ہے تو اسے بے پردہ دیکھے بغیر ہی قبول کر لینا چاہئے۔ وہ اسے یقین دلاتی ہے کہ اسے مایوسی نہیں ہوگی۔ وہ تین راتوں کے لئے ایک 'صیغہ' کرنے پر اتفاق کر لیتا ہے۔

”سیاہ چادر والی عورت اسے ایک مکان میں لے جاتی ہے جو ایک محل کی طرح خوبصورت ہے اور اپنے خدام کو ہدایت کرتی ہے کہ اسے نہلا لیں، پہننے کے لئے عمدہ لباس دیں اور پھر اسے اس کے کمرے میں لائیں۔ غسل کے بعد کپڑے پہننے اور عطر لگانے کے بعد وہ ایک اور زیادہ دلکش کمرے میں لایا گیا جہاں سیاہ چادر والی عورت اس کی منتظر تھی۔ وہ اب تک اپنی چادر میں ملبوس تھی اگرچہ مرد مدجوش اور حیران تھا اور اپنی خوش قسمتی پر خود کو مبارکباد دے رہا تھا، تاہم وہ اس کا چہرہ دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ جب وہ دونوں صیغہ (متعہ) تقریب کی تکمیل کر لیتے ہیں تو عورت اپنی چادر اتار دیتی ہے اب وہ اس کے حسن اور دلکشی پر فریفتہ ہو چکا تھا جب تین دن رات کے بعد اس کا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے، تب مرد اپنے وقت کی مدت کو محدود رکھنے پر پھٹتا ہے، در خواست کرتا ہے کہ عارضی نکاح / متعہ کے وقت میں تو سبج کر لی جائے۔ لیکن وہ پہلے ہی اپنی مدت کی تکمیل کر چکا ہے اور وہ انکار کر دیتی ہے۔ پس وہ اپنے خدام سے کہتی ہے کہ ان صاحب کو رخصت کر دیا جائے۔“

میں نے اپنے مرد اطلاع دہندوں سے صیغہ نکاح / متعہ کا یہ بیان بار بار سنا، جن کے بیانات میں تھوڑا سا فرق ہوتا تھا لیکن بنیادی طور پر وہ سب یک زبان تھے بنیادی طور پر میں یہ قطعی نہیں جانتی تھی کہ ایسے بیانات کو کس زمرہ میں رکھوں اور میں ان کو اپنی تمثیلات میں کس طرح موزوں کروں؟ اس کتاب کے لئے اپنے مرد اطلاع دہندوں کی کہانیوں اور انٹرویو + زکو بار بار پڑھنے کے بعد بہر حال میں نے یہ فیصلہ کیا کہ

انہیں اس باب کے آغاز میں بیان کروں۔ اپنے مرد اطلاع دہندوں کے بیانات
 صیغہ / متعہ اور ان کی کہانیوں کی خصوصیات کے درمیان قریبی مشابہت دیکھ کر حیران
 رہ گئی۔ میں عارضی نکاح / متعہ کے اس بیان کو صیغہ / دیومالا / متعہ دیومالا کے نام سے
 پکارتی ہوں۔ میں لفظ دیومالا / myth کو اس کے عام مفہوم میں اور ایک مقدس بیان کے
 طور پر استعمال کر رہی ہوں۔ Dundes 1976, 279 جو چند مخصوص مثالی / آئیڈیل
 بنیادوں / رویوں یا رشتوں کی وضاحت کرتا ہے۔ میرے کسی اطلاع دہندہ نے بھی جن
 میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے مجھے اس دیومالا کو مختلف النوع انداز میں سنایا ہے، یہ
 دعویٰ نہیں کیا کہ یہ دیومالا اس کے ساتھ واقع ہوئی لیکن ان کی اپنی زندگی کی
 سرگزشتوں کے بیانات نے مجھے یہ یقین کرنے پر مجبور کیا کہ ان کی کہانیوں میں تاریخ
 اور دیومالا ایک دوسرے سے پیوست ہیں۔ See also Crapanzano 1980, 7.

ما قبل انقلاب تشریحات

میں نے ایرانی شیعوں کے دو مراکز تقلید، آیت اللہ نجفی مرعشی اور آیت اللہ
 شریعت مداری کے انٹرویو + زکے جو ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں ایرانی انقلاب کے
 آغاز سے ذرا پہلے کیے تھے۔ آیت اللہ شریعت مداری سے مختلف 'سابقہ' صاحب کے پاس
 کھلا مکان نہیں تھا اور جو لوگ ان سے ملاقات کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے، انہیں ٹیلی
 فون کے ذریعہ اجازت حاصل کرنا پڑتی تھی۔ اس لئے تھوڑی سی بات چیت اور میرے
 والد کی ٹیلی فون کالوں کے بعد آیت اللہ نجفی مرعشی سے میرا انٹرویو طے
 ہو گیا۔ میرے والد نے انہیں مطلع کیا کہ میرے دو طرفہ خونی رشتے دو دادا، نانا آیت
 اللہ صاحبان سے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہاں کے رشتے سے میرے نانا کو جانتے تھے اور وہ
 بروز منگل دوپہر کے بعد چار بجے شام کو ایک ملاقات عطا کرنے پر متفق ہو گئے۔ ان
 آیت اللہ سے میرا انٹرویو مختصر تھا جو متعہ کی بابت روایتی سرکاری شیعہ نقطہ نگاہ پر

کھل ہوا۔ انہوں نے سوچ چار کے ساتھ مکمل بات کی۔ ان کے جوبات مختصر اور غیر نمایاں تھے۔ انہوں نے مجھے براہ راست مخاطب نہیں کیا بلکہ موقع بہ موقع وہ میرے والد کی طرف دیکھتے تھے جو میرے برابر بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ یہ میرا بولین انٹرویو تھا جو ایک عالی مرتبت آیت اللہ سے تھا۔ مجھے شرم و حیا کا احساس ہوا جس نے ان سے مکالمہ آرائی میں معروف رہنے سے مزاحمت کی اور میں ایک بار آورات چیت نہیں کر سکی۔ ایک جگہ وہ خود پریشان ہو گئے کہ جب میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم میں زیادہ صیغہ نکاح رمتہ ہوتے ہیں؟ انہوں نے نہایت مختصر و جامع انداز میں کہا: 'قم ایک صیغہ شمر نہیں ہے'۔

میں نے ان کا انٹرویو لہذا ابواب میں شامل کیا ہے اور اس لئے یہاں صرف آیت اللہ شریعت مداری کے افکار و تصورات بیان کرتی ہوں۔ ان کے انٹرویو کو تفصیل سے پیش کرنے سے میرا مقصد تسلسل اور تغیرات کیلئے ایک جیاد فراہم کرنا ہے جو لوہرہ رمتہ نکاح کی ماقبل اور مابعد انقلاب کی تشریحات میں ہے۔

آیت اللہ شریعت مداری

آیت اللہ شریعت مداری کی رہائش گاہ، آیت اللہ مرعشی کے برعکس عوام کے لئے کھلی ہوئی تھی۔ (۱) زندگی کے ہر شعبے سے آنے والے انسانوں کے ہجوم ان کی رہائش گاہ کے کپلوٹ کے بیرونی حصے میں موجود تھے۔ جب میں اور میرے والد ان کی رہائش گاہ پر پہنچے تو ہم نے گیٹ پر پولیس کے دو سپاہیوں کو پہرہ دیتے ہوئے دیکھا۔ ظاہر تھا کہ انہیں 'ساوک' نے متعین کیا تھا تاکہ وہ عظیم آیت اللہ کے اشتراک عمل کو کنٹرول کریں، ان کی ہمت رپورٹ کریں یا ۱۹۷۸ء میں حکومت کے خلاف سرگرمیوں کے ممکنہ ہنگاموں سے مطلع کریں جو ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں ایرانی انقلاب سے ذرا پہلے پوری طرح پھیل چکے تھے۔ پولیس والے موسم گرما کی شدید گرمی سے پریشان ہونے کی وجہ سے اپنے اطراف ہونے والے واقعات سے غفلت اختیار

کینے ہوئے تھے اور مکان کے اندر اور باہر آنے جانے سے کسی کو نہیں روک رہے تھے۔ ایران میں اعلیٰ ترین منصب کے مذہبی رہنما سے اس وقت ملاقات کا خیال میرے لئے حیرانی اور خوف کا باعث تھا۔

ان کے کپاڑوں میں ہمیں سب سے پہلے ایک بڑے مستطیل نما کمرے میں لے جایا گیا جس کی رقبہ فرش کے مساوی طویل کھڑکیاں، ایک درمیانہ جسامت کے صحن میں کھلی ہوئی تھیں۔ پتلی اور تنگ دریاں اس کمرے کے ہر چار اطراف پھیلی ہوئی تھیں اور بہت سے گدے اور کشن دیوار سے لگے ہوئے تھے جو ملاقاتیوں کو آرام اور سہارا دے رہے تھے۔ جیسے ہی ہم کمرے میں داخل ہوئے تو ہماری نظر کمرے کے ایک گوشے کی شکستہ کھڑکی پر ٹھہر گئی۔ شیشے کے ٹکڑے گوشے کے ہر طرف بکھرے ہوئے تھے اور خاک آلودہ اور گندی دریوں پر خون لتھڑا ہوا تھا۔ اس پریشان کن حالت کے بچہ باقی ماندہ کمرے کی صفائی ستھرائی کے بالکل برعکس، فرش کے اوپر ایک سفید، خاک اور خون آلودہ پگڑی رکھی ہوئی تھی۔ یہ پگڑی وہاں چھوڑ دی گئی تھی۔ کمرے میں موجود ملاؤں نے ہمیں بتایا کہ اس کا مقصد ملاقاتیوں کو ایک نوجوان ملا کی شہادت کی یاد دلانا تھا جسے ہماری آمد سے تین ماہ قبل، قم میں قتل کر دیا گیا تھا۔ ہمیں ملاؤں کی بے مثال شجاعت، ہیر و ازم کی عظیم تفصیل بتائی گئی، جنہوں نے شاہ کی حکومت کے خلاف جنگ آزمائی کی تھی۔ ان کے موت سے ہمکنار ہونے والے رفقاء کی ماتمی رسوم میں شرکت اور کس طرح 'ساوک' نے آیت اللہ کی رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا اور اسی کمرے کے ایک گوشے میں اس نوجوان ملا کو ہلاک کیا تھا۔ شہید ملا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اور شاہ کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انہوں نے اس عوامی کمرے میں اس مرحوم شخص کی خون آلودہ پگڑی رکھی ہوئی تھی۔

تیس سے زائد منٹ گزرنے کے بعد، ہمیں آیت اللہ کی نجی رہائش گاہ میں لے جایا گیا جسے اس اولین صحن سے ملا دیا گیا تھا۔ ایک تنگ فرش سے جو ایک نیچی چھت کے ہال کی تھی، یہ صحن کافی چھوٹا تھا لیکن کچھ زیادہ پرکشش تھا۔ اس کے وسط میں کنکروں کا بنا ہوا، ایک تالاب تھا جو اطراف سے انار کے کئی درختوں سے گھرا ہوا تھا۔

ابھی ہم مشکل مہمان خانے میں بیٹھے تھے کہ آیت اللہ لور ان کے ساتھ آنے والے لوگ داخل ہوئے۔ آیت اللہ شریعت مداری اپنی عمر کے ابتدائی ستر برسوں میں نہایت خوش طبع اور خلیق انسان تھے۔ انہوں نے میرے والد اور مجھ سے سلام و آداب کا تبادلہ کیا اور آیت اللہ مرعشی کے برعکس، جنہوں نے مجھ پر سے نگاہ ہٹا رکھی تھی، وہ میری طرف براہ راست دیکھتے رہے۔ وہ مجھے اپنے موضوع کے لئے بالکل آسان نظر آئے۔ اکثر مسکراتے رہے اور موضوع کے متعلق پر مزاح بھی ہو جاتے تھے۔

انہوں نے متحہ کی ماقبل اسلام پیادوں کے متعلق علم و آگہی کا مظاہرہ کیا مگر مقررہ و مخصوص انداز تھا (یہ بات میں نے بہت سے ایرانیوں کے معاملہ میں کم ہی دیکھی): ”رسول اکرم محمدؐ کے وقت‘ متحہ ایک مختلف انداز میں ہوتا تھا جو اپنی ماقبل اسلام صورت سے مختلف تھا۔“ انہوں نے عارضی نکاح، متحہ کے لورے کے قواعد و ضوابط اور طریق کار کو بیان کرتے ہوئے کہنا شروع کیا اور اس کے جائز ہونے کے اسباب بڑی تفصیل سے بتائے۔ ان کی رائے میں متحہ کی اجازت، کئی اسباب سے دی گئی۔ (۱) جب لڑائی کے زمانے کے دوران مرد اپنے گھروں اور خاندانوں سے دور ہوتے تھے تب رسول اکرم محمدؐ نے متحہ نکاح کی اجازت آسان شرائط کے ساتھ دی تاکہ جنگ آزماؤں کے درمیان ناجائز جنسی تعلقات فروغ نہ پاسکیں۔ (۲) ایسے نکاح، گروہوں (گروہی زندگی) کے اخلاق اور اصولوں کو متزلزل نہیں کریں گے (۳) یہ طریقہ (جنسی) ہمداریوں سے چائے گا اور آخر میں (۴) یہ جنسی ضروریات کی تسکین کرے گا انہوں نے اس رواج (متحہ) کو خلاف قانون قرار دینے پر حضرت عمرؓ کی مذمت کی اور یہ دلیل دی کہ خلیفہ دوم (حضرت عمرؓ) کا یہ اقدام ناجائز تھا اور اس کی پابندی ضروری نہیں تھی۔

میں نے ان سے پوچھا: اگر متحہ کا مقصد جائز طور پر جنسی ضروریات کی تسکین تھا تو پھر اسلامی قانون نے مرد اور عورت کے درمیان فرق کیوں روادار کیا؟ جبکہ جنسی جبلت فی الحقیقت دونوں اصناف میں موجود ہے؟ آیت اللہ نے میرے سوال پر مجھے براہ راست خطاب نہیں کیا بلکہ خطیبانہ انداز میں بیان کیا کہ متحہ جبلی طور پر کس

طرح اچھا ہے: 'بے خودی خود'۔ اور یہ کس طرح مفید ہے جیسا کہ کوئی شے جو ایک اہم کام میں سہولت فراہم کرتی ہے (یعنی شہوانی جبلت کی تسکین کرتی ہے اور زنا کاری سے بچاتی ہے)۔ یہ کہ متعہ ایک اچھی شے ہے اور زیرِ بحث مسئلہ نہیں۔ لیکن کوئی بھی اچھی شے مخصوص حالات میں سب کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے خطیبانہ انداز میں بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: 'مثال کے طور پر مستقل نکاح ر عقد جو تمام معاشروں میں بذاتِ خود اچھا سمجھا جاتا ہے بعض شرائط کے تحت ممکن نہیں۔ کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ جو مستقل طور پر نکاح ر عقد کرنے پر رضامند نہ ہو' اور اسے قانون سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ قانون نہایت مضبوطی سے اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے معاشی طور پر مرد کے فائدے اور برادر است مبادلے (بائوٹر) کی نوعیت پر چند تشبیہی مثالیں دیں جو جلی طور پر اچھی ہیں لیکن ہر دور میں اچھی نہیں ہوتیں۔ متعہ کے متعلق انہوں نے اپنے تشبیہی استدلال میں کہا: کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے جو بہت زیادہ جنسی ضرورت نہ رکھتا ہو۔ لیکن کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے کہ جسے ایک دویا بیس عورتوں کی ضرورت ہو یا ایسی عورتیں بھی ہو سکتی ہیں کہ جو ساتھ ساتھ چلنے کی متنی ہوں۔ اس کا قانون کی کمزوری سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے زور دیا: 'قانون اچھا ہے اور معتبر بھی' متعہ کو اخلاقی کرپشن اور گروٹ سے جنگ کرنے کی ایک حد کے طور پر رکھا گیا ہے۔ آیت اللہ نے ایک بار پھر زور دیا کہ بے شک یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ کوئی قانون کس قدر اچھا ہے بلکہ یہ مخصوص حالات میں سب کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔

آیت اللہ شریعت مدبری نے ان لوگوں کی سرگرمیوں پر اعتراض کیا کہ جو اسے بار بار استعمال کر کے حیا سوزی کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو لوگ چند لڑکیوں سے متعہ کر کے اپنی دولت یا حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور پھر چند دنوں کے بعد انہیں چھوڑ دیتے ہیں انہوں نے متعہ کے 'ہکامی' پہلو پر بار بار زور دیا کہ اسے صرف پہلو 'دوا' استعمال کرنا چاہئے اور اس کا استعمال اس وقت ہونا چاہئے کہ جب کوئی 'نہار' ہو اور ضرورت مند ہو۔ انہوں نے اس نظر سے رائے اعتراض کیا کہ جو متعہ کو عورتوں کی حقہ و

لہنت سمجھتا ہے اس کے برعکس انہوں نے اس لوہارے (متحدہ) کا دفاع کیا اور استدلال کیا کہ متحدہ خاص طور سے عورتوں کے فائدے کے لئے ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا: اگر یہ قانون متحدہ عارضی نکاح کے جائز ہونے کے لئے نہیں ہوتا تو معاشی طور پر ضرورت مند عورتیں اپنی کفالت کے لئے صحت فردشی اختیار کر لیتیں۔

میں نے ان کے تبصرے پر اعتراض کیا کہ قانون صاف ہے اور یہ کہ اس میں حسن تدبیر یا حقیر کی کوئی جگہ نہیں۔ انہوں نے رد عمل کے طور پر کہا: جیسا کہ میں نے کہا ایسا ہے کیونکہ یہ اس کا ہنگامی پہلو ہے یہ ایک دوا ہے غذا نہیں بلکہ بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ غذا ہے یہ صحیح نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ یہ رواجی اعتبار سے رسوائی کا دلغ ہے۔ انہوں نے ایک روسی مصنف (جس کا نام یلو نہیں رہا) کو چیلنج کیا جس نے متحدہ کو ایک قانونی صحت فردشی قرار دیا ہے۔ آیت اللہ شریعت مداری نے کہا کہ متحدہ کو اس طرح سمجھنا غلطی ہے خواہ متحدہ کے متعلق غیر ملکی کسی قسم کے خیالات کا اظہار کریں۔ انہوں نے کہا: متحدہ نکاح کی ایک شکل ہے، نکاح کی ایک مختلف شکل ہے ایک ہلکا نکاح ہے ایک عارضی نکاح ہے۔

ان سے دریافت کیا گیا کہ ذکر وراثت کے تعارف کا نیٹ ورک اور جوڑا ملائے والوں matchmakers کا کردار کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آج کل یہ اس قدر عام نہیں ہے جتنا کہ پہلے کبھی تھا اگرچہ جوڑا ملائے جانے موجود بھی ہوں، تو وہ زیادہ شہرت کے حامل نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک مصری مصنف (اس بار بھی نام نہیں بتایا) پر تنقید کی جس نے یہ کہا تھا کہ مشد میں ایک ایسی مسجد ہوتی تھی کہ جہاں عورتیں کثرت سے ہوتی تھیں اور یہ ایک خاص شیخ تھا جو ان عورتوں اور کچھ مردوں کو جانتا تھا جو اس سے تعلق رکھتے تھے (مصری دراصل گوہر شاہ مسجد کا حوالے دے رہا تھا جو اب بھی اسی لئے مشہور ہے) آیت اللہ نے اس صورتحال پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ ایسی سرگرمیاں اب تم یا مشد میں نہیں ہوتیں۔ آیت اللہ شریعت مداری نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا: ”مگر تھوڑی بہت ہیں تو وہ بھی انتہائی نچی ہیں۔“

ملاہا ششم

۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران میری ملاقات ملاہا ششم سے مشہد میں امام رضاؑ کے روضے پر حادثے کے طور پر ہوئی۔ یہ شام کا وقت تھا اور زیارت گاہ کا صحن بدجوش عقیدت مندوں اور زائرین سے بھرا ہوا تھا۔ بڑے بڑے آمدے میں جہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ مردوں عورتوں اور بچوں سے بھرا ہوا تھا اور تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ایک نوجوان ملا میرے برابر بیٹھا ہوا تھا چونکہ گنجان ہجوم نے ہمیں اس قدر دھکیلا تھا کہ ہم ایک دوسرے سے قریب تر آگئے تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ اس سے سلسلہء کلام شروع کروں۔ اسے ذہنی طور پر رضا مند پاتے ہوئے، میں نے اپنی ریسرچ کو مختصر طور پر بیان کرتے ہوئے بات شروع کی اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ مجھ سے اس موضوع پر بات کرنے کے لئے تیار ہے؟ میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ وہ اپنے افکار کے اظہار میں بہت باتونی اور فیاض واقع ہوا تھا۔ پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے اب میں سوچتی ہوں کہ وقت کے انقلابی انداز نے فضا کو اپنے دائرے میں لے رکھا تھا اور جس نے آزادانہ ارتباط کے ذریعہ اظہار احساسات کا موقع دیا اور ان کی بات چیت ممکن اور سہل ہو گئی۔

ملاہا ششم چالیس سال قبل ایران کے شمالی دیہات میں پانچ بچوں کے ایک خاندان میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا باپ ایک کاشتکار تھا۔ اس نے اٹھارہ سال کی عمر تک اپنے باپ کا ہاتھ بٹایا۔ پھر وہ مشہد چلا آیا اور وہ ایک مذہبی مبلغ 'آخوند' بننے کے جذبے سے سرشار تھا۔ پچیس سال کی عمر میں اس نے ایک اٹھارہ سالہ مشہدی عورت سے شادی کی جس سے اس کے چھ بچے تھے۔

یہ اعتراف کرتے ہوئے ملاہا ششم نے اپنے ضمیر میں کوئی کھٹکا محسوس نہیں کیا کہ جب سے وہ مشہد آیا، کثرت سے صیغہ (حجۃ) کے معاہدے باقاعدہ اور خفیہ طور پر کرتا آ رہا ہے۔ ملاہا ششم نے کہا: شمال بحید میں میرے گاؤں میں کوئی شخص بھی صیغہ رحتہ نہیں کرتا تھا کیونکہ وہاں یہ بات شرمناک تھی۔ بہر حال ایک مرتبہ وہ

مشہد میں متعہ معاہدوں کی صف میں شامل ہو گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے عارضی نکاحوں (متعہ) کی کثرت کے بارے میں شہنی بگھار رہا تھا جو وہ ایک ایک ماہ میں ایک یا دو مرتبہ کرتا تھا اور یہ سب کچھ اس کی بیوی کے علم میں آئے بغیر ہوتا رہا۔ تاہم جب اس سے یہ پوچھا کہ کیا وہ اپنی سولہ برس کی لڑکی کو صیغہ نکاح (متعہ) کرنے کی اجازت دے گا؟ اس نے زور دے کر کہا: ’ہرگز نہیں‘۔

ملاہاشم کو یقین ہے کہ زیادہ تر عورتیں صیغہ نکاح (متعہ) کی پیش کش کرتی ہیں۔ اسے پیغامات ارسال کرنے کے لئے عورتوں نے جو تدابیر اختیار کیں، اس نے انہیں بڑی تفصیل سے بتایا۔ اس نے کہا کہ عورتیں اس کی طرف مسلسل دیکھتی ہیں یا اس سے قرآن مجید سے آیات پڑھ کر سنانے کے لئے کہتی ہیں، ان کے لئے مذہبی دعائیں پڑھنے کے لئے کہتی ہیں یا پھر قرآن مجید سے غیب دانی کے ذریعہ فال بتانے کے لئے کہتی ہیں۔ (۲) اگر رابطے کا یہ پہلا مرحلہ ناکام ہو جاتا ہے تو بعض عورتیں ایک زیادہ براہ راست رسائی کو باہمی طور پر سمجھتے ہوئے، خفیہ اشارے میں کہہ کر استعمال کرتی ہیں۔ ملاہاشم کے الفاظ میں ’یہ کہ یہ بات آپ کے لور میرے درمیان راز ہی رہے گی‘ اس نے بتایا کہ بہت سی عورتیں یہ (صیغہ / متعہ) مذہبی ثواب کے لئے کرتی ہیں اور کبھی کبھی انہیں اس کے صلے میں رقم بھی نہیں ملتی۔ اپنے بیان کو جائز قرار دینے کے لئے اس نے مزید کہا: ’کل ہی ایک عورت نے مجھ سے قرآن مجید سے فال نکالنے کے لئے کہا اور میں نے اسے فال بتادی‘ پھر اس نے مجھ سے ایک دوسری فال کے لئے کہا: ’تیسری فال کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کچھ مذہبی ثواب (عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کر کے) حاصل کرنا چاہتی ہے اور ایک سو تین بھی لو اکرے گی۔ میں نے کہا: ’نہیں‘۔ وہ میرے مذاق کے مطابق نہیں تھی‘ وہ بوڑھی تھی۔“

ملاہاشم نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ایسی عورتیں بھی ہیں جو اپنی مالی کفالت کے لئے صیغہ کرتی ہیں مثال کے طور پر حال ہی میں ایک عورت اس کے پاس آئی تھی اور اس نے مجھ سے تین سو تین کے بدلے میں صیغہ (متعہ) کرنے کے لئے کہا۔ اس نے

بتایا کہ اس نے یہ پیش کش بھی مسترد کر دی تھی اور اس سے کہا کہ وہ اتنے زیادہ روپے کے بدلے میں صیغہ (متعہ) نہیں کرے گا۔ تاہم اس نے یہ نہیں کہا کہ اس نے ہمیشہ عورتوں کی پیش کش کو مسترد کیا ہے۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے اس سے اپنے گھر چلنے کے لئے کہا اور وہاں ایک مذہبی دعا کرے۔ جب یہ مذہبی رسم ادا ہو گئی تو اس نے اس سے ذرا اور ٹھہرنے کے لئے کہا۔ قطعی طور پر یہ علم نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چاہتی تھی۔ ملاہاشم نے بلاآخر اس سے کہا کہ اب اسے جانا ہے۔ تب اس عورت نے حسب رواج کہا: 'یہ بات آپ کے اور میرے درمیان راز ہی رہے گی'۔ اس نے عورت کو بتایا کہ وہ یہاں رات بھر نہیں ٹھہر سکتا، لیکن کہا: 'دو گھنٹے ٹھیک رہیں گے'۔ جب میں مردوں کے انٹرویو کر رہی تھی تو میں نے یہ دریافت کرنا، نظر انداز کر دیا کہ وہ اجرد لسن (براڈ پرائس) کی ادائیگی کے لئے کس طرح بات کرتے ہیں؟ اس وقت کہ جب ان کو ادائیگی کے لئے پیش کش کرتی ہیں؟

ملاہاشم اپنے مذہبی پیشے سے بالکل خوش تھا اور اکثر کئی مواقع پر اس نے کہا کہ وہ خدا کی رحمت سے انکار نہیں کرے گا یعنی یہ کہ 'عورتوں کی طرف سے صیغہ / متعہ' نکاح کی پیش کش، تمام تر صیغہ / متعہ نکاح صرف دو یا تین گھنٹے کے لئے رہے۔ اس نے بتایا کہ وہ عام طور سے عورتوں سے ان کے مکان پر ہی ملتا ہے لیکن یہ بھی کہا: 'ان دنوں (۱۹۷۸ء) میں ان کے گھروں پر نہیں جاتا کیونکہ پکڑے جانے کا خوف لاحق رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ مذہبی ادارہ و نظام اور پہلوی حکومت کے درمیان بدھتی ہوئی کشمکش کا حوالہ دے رہا تھا۔ اسے یہ پریشانی تھی کہ اس کا یہ فعل ملاؤں کی بے شرمی و بے حیائی کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

ملاہاشم کی رائے میں 'میرے معلومات برائے تجزیہ / ڈیٹا کو بھی' ایک نظریہ تقویت دیتا تھا۔ صیغہ / متعہ مذہبی گروہوں 'روحانیاں' میں زیادہ عام تھا۔ اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'اس کے باوجود سب ہی اس مقصد کے لئے مشہد کی زیارت گاہ پر آتے ہیں تاکہ ایک صیغہ (متعہ کی خواہش مند عورت) کو تلاش کر سکیں۔ جیسے ہم باتیں کر رہے تھے وہ ایک کے بعد ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتا جاتا تھا جس

کے لئے اس کا دعویٰ تھا کہ وہ ایک صیغہ (متعہ) کی تلاش میں زیارت گاہ پر آئے تھے۔ ملا ہاشم نے کہا کہ جو عورتیں صیغہ / متعہ کرنا چاہتی ہیں فولادی جالیوں کی کھڑکی (سطور بالا میں دیکھو: 'تمہید') کے اطراف کھڑی ہو جاتی ہیں اور زائرین تک اپنے ارادے پہنچاتی ہیں اور اس نے کہا: 'یہی وجہ ہے کہ اگر شہوت اور شدید جنسی خواہش کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ایک حصہ مرد کو ملے گا اور دوسرے نو حصے عورت کو ملیں گے۔ وہ ان چند ملاؤں میں سے تھا جو یہ کہا کرتے ہیں کہ شہوت ہی ایک صیغہ / متعہ نکاح کے معاہدے کے لئے عورتوں میں ابتدائی محرک ہے۔ اس وقت ملا ہاشم یہ فراموش کر بیٹھا کہ اس نے تھوڑی دیر پہلے متعہ کو عورتوں کے لئے مذہبی طور پر کار ثواب یا مالیاتی تحریکات بتایا تھا۔ ملا ہاشم کو یقین تھا کہ صیغہ / متعہ نکاحوں کی تعداد پچھلے پچاس برسوں میں بڑھ گئی ہے اور ابتدائی طور پر اس کی ایک وجہ 'تبادی' میں تیزی سے اضافہ تھا۔

مابعد انقلاب کی تشریحات

حجتہ الاسلام بزرگی

۱۹۸۱ء کے موسم گرما کے دوران 'تہران میں میری ملاقات حجتہ الاسلام بزرگی سے ہوئی جو وزارت تعلیم میں ایک اعلیٰ منصب کے افسر تھے اور ایک پبلشنگ کمپنی (اشاعتی ادارے) کے ڈائریکٹر تھے۔ متعہ کے متعلق ان کے افکار اس عارضی نکاح کے ادارے کی تشریح کے ضمن میں اس کی اہمیت کی ایک نمایاں منتقلی کی نمائندگی کرتے ہیں: انفرادی صحت اور سماجی نظم و ضبط کے لئے اس کے وظائف کے فوائد کی بجائے اس کی صداقت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں یہ اس شخص کے افکار ہیں جو اسے اسلامی بصیرت اور انسانی جنس و شہوت کے معاملات کو ترقی پسندی کی علامت کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہ تشریح خاص طور پر اس وقت با معنی بن جاتی ہے کہ جب اسے

گذشتہ کئی عشروں میں ایرانی تمدن و ثقافت پر مغربی چودھراہٹ کے رد عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

حجۃ الاسلام بدرگی، ملا ایکس لور دوسرے عالی منصب حکام کی طرح، جنہیں میں نے انقلاب کے بعد انٹرویو کیا، انہوں نے استدلال کیا کہ انسانی جنسیت کی نوعیت کے لئے ادارہ متعہ کا وجود یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام نے اسے کس قدر گہرائی تک سمجھا ہے۔ انہوں نے اسے طعن آمیز پایا کہ پہلوی حکومت کے تحت، ایرانی مغرب لور چند مغربی مفکرین کی نقل کر رہے تھے جیسے برٹینڈرسل، جس نے اسلامی عارضی نکاح (متعہ) کا پتہ چلایا، اس کی اہمیت کو تسلیم کیا اور اس کے استعمال کرنے کے لئے یورپی نوجوان طبقے کی وکالت بھی کی See Russell 1929 میری نظر میں بہر حال یہ طعن آمیزی، تقریباً اپنی تمام تر غیر محسوس شعوری کشش کے ساتھ، اس مغربی فلسفی کے یہاں موجود ہے، جس نے یقین و اعتبار کے لئے اس اسلامی لوارے کو قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اس نے زور دیا کہ یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جیسے ایک اسلامی معاشرہ ہے، ہم سویڈن کے باشندوں کے مقابلہ میں جنسیاتی معاملات میں بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ چودہ سو برس پہلے اسلام نے جنسی ضروریات کی تسکین کی اہمیت کو تسلیم کیا اور ان سے نمٹنے کے لئے عارضی نکاح (متعہ) کا مشورہ دیا۔ ہائی اسکول کے طلباء کے لئے، مذہبی تعلیم کی نصابی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے اس نے کہا: ”ہم ہائی اسکولوں میں اپنے نوجوانوں کے جنسیاتی مسائل کے حل کے سلسلہ میں (عارضی نکاح) متعہ کی تجویز دیتے ہیں (سویڈن کے باشندوں سے آگے ہیں)۔“

انقلاب سے پہلے تہران میں اساتذہ کے ایک تربیتی کالج میں پروفیسر کی حیثیت سے حجۃ الاسلام اپنے طالب علموں کو اپنے لیکچر نوٹس دیا کرتے تھے (جن کے لئے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے ایک نقل دیں گے) جو فرد لور معاشرے کے لئے ججہ کے فوائد کی بات تھے۔ ہماری بعد میں ہونے والی ملاقات میں انہوں نے یہ معذرت کی کہ وہ اپنے لیکچر نوٹس کی نقل فراہم نہیں کر سکتے بلکہ انہوں نے مجھے دو چھوٹے کتاچے متعہ کس طرح دیئے، جہاں میں حجۃ نکاح کے طور طریقے صاف لور آسان زبان میں

چھپے ہوئے تھے۔ Kijafar 1981; Shirazi n.d) ان دستی کتبوں (manuals) میں 'آزمائشی نکاح' Trial marriage کی بابت رسل کے افکار کو عارضی نکاح رمتہ کے جائز ہونے کے ثبوت کے طور پر 'عارضی نکاح رمتہ اور اسلامی اصولوں کی قدر و قیمت کا معیار مقرر کیا گیا ہے۔ رسل کی رائے اور اس کے اسلامی اصولوں کی برتری کو تسلیم کرنے کا ذکر 'تبادلہ خیالات میں بار بار آیا جو میں نے ملاؤں سے کئے تھے۔ See-

also Mutaahhari 1974, 29-32, 119

مجھے کچھ زیادہ ہی حیرت ہے کہ حجتہ الاسلام بزرگی دوسرے بہت سے ملاؤں کی طرح افکار جنسیات (۳) کی بابت بہت صاف گو اور دیانت دار تھے، انہوں نے جنسی ضروریات کی حیوانی جبلت اور نوعیت کا بار بار حوالہ دیا اور اس حقیقت کو دھرایا کہ اس کی تسکین ضروری ہوتی ہے اور اکثر احساس طلب پر ہوتی ہے یا پھر بڑی ہمدردیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ بزرگی نے کہا: "۸ اور ۲۵ کی عمر کے درمیان مرد اور عورتیں اپنی ناقابل قبول اور ناقابل تسکین، جنسی خواہشات میں گرفتار 'حیوان' ہوتے ہیں۔ مسئلہ زیر بحث کے طور پر بیان کیا کہ اپنے زمانہ طالب علمی کے دوران قم میں اور بعد میں نجف اور عراق میں، کس طرح بہت سے غریب مذہبی طلباء کو اپنی جنسی فاقہ زدگی کو بے اثر کرنے کے لئے کافور کھانا پڑتا تھا۔ ان کی نظر میں ایک ایسا غیر صحت مند لہ ماحول ہر طرف تھا کیونکہ صیغہ (متہ) عورتیں اپنے صلہء عروسی کے بدلہ میں ایک تمن طلب کرتی تھیں جبکہ ہمارے پاس دو ریال (۴) بھی نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے اس صورت حال پر رنج و غم کا اظہار کیا اور یہ بات آہستہ آہستہ مجھ پر صریح طور پر واضح ہو گئی کہ بہت سے ان مردوں کی طرح جن سے میں نے باتیں کی ہیں، بزرگی نے بھی الزام کا سارا بوجھ 'عورتوں کے کندھوں ہی پر رکھا اور انہیں مردوں کی بے ہودی یا اس میں کمی کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ اساتذہ کے کالج میں طلباء کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ متہ کا استعمال کریں اور اس طرح کی تکلیف سے بچنے کا یہ ایک راستہ ہے۔

انہیں یقین تھا کہ ہر وہ عورت جو پہلوی حکومت کے دوران پڑھنے کے لئے

گئی، اسے اپنے مرد ساتھیوں سے آزادانہ، تعلقات قائم کر کے حرام کاری اختیار کرنا ہی پڑتی تھی کیونکہ ایسا رویہ، صورت حال (۵) کا متقاضی تھا اس لئے وہ اپنے خود کے طلبا کو متعہ کی بابت یہ پڑھاتے تھے کہ یہ (متعہ) ”اسلامی“ اخلاقی اعتبار سے قابل قبول ہے اور خطا و گناہ کے زہر آلودہ احساسات کے رشتوں سے چھاتا ہے۔“

وہ اپنے خود کے صیغہ (متعہ) رشتوں کی بابت کسی خصوصیت کے بغیر بہت صاف گو اور بیباک تھے انہوں نے ثبوت سے مبرا، مفہوم میں ایک دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ مثال کے طور پر اگر میں ایک عصمت مآب اور ناکتہ عورت کو جانتا ہوں (تو) مجھے اس کو متعہ کی تجویز دینے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ انہوں نے متعہ نکاح کے مذہبی ثواب پر بار بار زور دیا اور واقعتاً مجھے ایک عورت کا نام اور ٹیلی فون نمبر دیا، جس کی پاکیزگی اور ساتھ ہی ایک مذہبی واعظ کی حیثیت سے اس کی مہارت کی بہت زیادہ تعریف و توصیف کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود صیغہ متعہ معاہدہ کرتی ہے، دوسروں کو اس کے مذہبی فوائد بتاتی ہے اور صیغہ / متعہ معاہدہ کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ (۶)۔ یہ بات (مجھ پر) واضح نہیں ہوئی: کیا انہوں نے خود بھی کبھی اس سے صیغہ / متعہ معاہدہ کیا تھا یا نہیں؟

ملاپاک

ملاپاک، سندوں اور معاہدوں کی تصدیق کرنے والا (لوٹری پلک) افسر تھا اور اس کے سرکاری فرائض ریاستہائے متحدہ (۷) میں ایک جشس آف پیس کی طرح تھے۔ مشرقی تھران میں اس کا ایک دفتر تھا۔ میں نے رازداری کے انداز میں سنا کہ ملاپاک جس نے ایک اطلاع دہندہ کی پیشی کی تقریب نکاح انجام دی تھی، وہ کچھ (کاغذات) دے رہا تھا جن کو میں صیغہ / متعہ دستاویزات، کہتی ہوں۔ وہ اپنے مرد دوستوں کو یہ دستخط شدہ دستاویزات فراہم کرتا تھا اور انہیں صیغہ / متعہ معاہدوں کے ثبوت کے طور پر استعمال کرنے کے قابل بناتا کہ جب وہ کٹر انقلابی محافظوں کے

ہاتھوں روک لئے جائیں اور ان سے پوچھ گچھ ہو کہ 'اس عورت سے تمہارا کیا رشتہ ہے' تو وہ نجات پا سکیں۔

مغربی "اخلاقی پستی اور بتری" کے خلاف جنگ آزمائی کی پالیسی کی حیثیت سے انقلابی محافظ 'جوڑوں کو روک لیتے اور ان سے ان کے قانونی رشتے کا ثبوت طلب کرتے۔ ایسی سخت پالیسیوں کا سامنا کرنے کے لئے بہت سے جوڑے اب اپنے عارضی طور پر نکاح (متعہ) کا دعویٰ کرتے، خواہ ایسا نہ بھی ہو۔ متعہ کی وکالت کے غیر متوقع نتائج کی گرفت میں آئے ہوئے (جوڑے) اس طرح اسلامی حکومت کو صیغہ / متعہ رشتوں کے کثرت سے غیر مصدقہ دعاوی کا سامنا کرنے کا سبب بنے چونکہ روایت یہ ہے کہ صیغہ / متعہ نکاح کے لئے گواہوں اور اندراج (رجسٹریشن) ضروری نہیں تو حکومت کے کارندوں کو موقع واردات پر ہی ایسے دعاوی کو قبول کرنا پڑتا تھا۔ بہر حال اب حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ ایسے تمام مقدمات کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس لئے تمام صیغہ / متعہ نکاحوں کا اندراج ضروری قرار دیا گیا۔ اس نئے حکم نامے (آرڈی نینس) کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت سے ایرانی شہری، اپنے ذاتی معاملات کی پیروی میں ایک نیا طریقہ لے کر آگئے ہیں تاکہ مطلوبہ ثبوت فراہم کرنے کے لئے حکومت کو مطمئن کیا جاسکے۔

بعض افسران تصدیق، جن میں بہت سے ملا ہیں، ایک فارم --- ایک صیغہ / متعہ معاہدے --- پر دستخط کرتے ہیں اور زوجہ و شوہر کے اسماء کے لئے جگہ خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مرد، جو ان دستاویزات کو حاصل کر لیتے ہیں، اپنی جیبوں میں ان کی رسید رکھتے ہیں۔ جب بھی کوئی صیغہ / متعہ معاہدہ کیا جاتا ہے، وہ سیدھے سادے انداز میں اس کی خالی جگہیں پر کر دیتے ہیں اور جب انقلابی محافظ الزامات (۸) کے لئے دباؤ ڈالتے ہیں تو وہ جلد ہی ملا کو مطلع کر دیتے ہیں۔

میں نے اپنے ایک اطلاع دہندہ سے، جو ملاپاک کو جانتا تھا کہ اس سے ایک انٹرویو کرنے کا انتظام کیا جائے اور وہ ایسا کرنے کے لئے متفق ہو گیا دوسرے دن وہ مجھے ملاپاک کے دفتر لے گیا جہاں اس نے ہمارا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ ملاپاک

شادی شدہ ہے اور اس کے دو بچے ہیں۔

یہ جان کر کہ وہ افسر تصدیق ہے میں نے صیغہ / متعہ نکاحوں کی کثرت کی بابت سوالات کرنے کے ساتھ انٹرویو کا آغاز کر دیا۔ ملاپاک نے کہا: انقلاب کے بعد صیغہ / متعہ زیادہ مقبول ہو گیا ہے۔ کچھ تو اس لئے کہ جنگ کے دوران ہونے والی بیواؤں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اور کچھ اس لئے کہ بعض لوگ حکومت کے خوف سے بھاگ گئے ہیں اور انہیں کسی قسم کی دستاویز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس نے اندازہ لگایا کہ مستقل نکاحوں کے مقابلہ میں صیغہ / متعہ نکاح زیادہ سے زیادہ دس فیصد ہیں۔ لیکن اس نے بتایا کہ یہ اندازہ صرف ان لوگوں کا حوالہ ہے جو اپنے عارضی نکاح / متعہ کا اندراج کراتے ہیں۔ اس نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مثال کے طور پر گزشتہ ماہ میں نے ایسے چار نکاحوں کا اندراج کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ تمام عورتیں جو اپنے صیغہ / متعہ نکاح کو رجسٹر کرانے میں دلچسپی لیتی ہیں، ملازمت (آمدنی کا کوئی ذریعہ) کرتی تھیں اور بہت سے آدمی شادی شدہ ہوتے تھے۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا: غیر شادی شدہ مرد، ہم شادی ہم مردوں کے مقابلہ میں زیادہ مزاحمت کے حامل تھے۔ ہم تجربہ کار ہیں۔ اس کی نظر میں عورتیں اکثر ایک مستقل نکاح کو ترجیح دیتی ہیں لیکن مرد ایسا نہیں کرتے۔ اگر عورتوں کو اظہار کا موقع دیا جائے تو وہ صیغہ / متعہ کو منتخب نہیں کریں گی کیونکہ اس میں معاشرتی حیثیت، استحکام اور سلامتی کی کمی ہے تاہم مرد ایسا کرتے ہیں۔ وہ عورتوں کو اپنے پارٹنر + زکی حیثیت سے نہیں چاہتے اور عورتوں کے پاس کوئی انتخاب (راستہ) نہیں رہتا سوائے اس کے کہ وہ مرد کے ساتھ چلیں۔ ملاپاک نے دلیل دی کہ جو لوگ میرے پاس اپنے صیغہ / متعہ نکاح رجسٹر کرانے آتے ہیں وہ مالی ضروریات کے پیش نظر ایسا نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے ستر فیصد مالی طور پر محفوظ ہیں۔ وہ اپنے صیغہ / متعہ معاہدے اپنی جنسی ضروریات کی تسکین کے لئے کرتے ہیں۔ عورتوں کو رفاقت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ مرد اپنی جنسی خواہشات کی تسکین و تکمیل کرتے ہیں۔

جب یہ دریافت کیا گیا کہ صیغہ / متعہ نکاح کے مقصد کے لئے مرد اور

عورتیں کس طرح ملتے ہیں تو ملاپاک پہلے مسکرایا اور پھر اس نے بتایا کہ دل کو دل کی تلاش ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر میرے ایک دوست نے ایک باپردہ عورت کو جس کا چہرہ مکمل طور پر ڈھکا ہوا تھا، موٹر کار میں بٹھالیا۔ اس عورت نے میرے دوست سے صیغہ / متعہ کرنے کی درخواست کی لیکن میرے دوست نے تامل کیا۔ وہ اس کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا اس لئے اس سے کہا کہ وہ نقاب ہٹائے اور اسے چہرہ دیکھنے کا موقع دے لیکن اس عورت نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: 'پہلے تم مجھ سے صیغہ / متعہ کر لو اور اگر تم (مجھے دیکھ کر) مطمئن نہ ہو تو تم اسے منسوخ کر سکتے ہو'۔ اور میرے دوست نے اس کی پابندی کی۔ ملاپاک نے مزید بتایا کہ اکثر اس کے باوجود جوڑوں کے درمیان، درمیانی رابطے کا کردار 'جوڑا ملانے والے' (میچ میکرز) کرتے ہیں اس نظریے سے مرد مساجد، مذہبی رسوم اور ایسے ہی اجتماعات میں شرکت کر کے ادارہ عارضی نکاح / متعہ کے بارے میں سیکھتے ہیں اور حیثیت مجموعی وہ اس ادارے (متعہ) کے بارے میں عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہی جانتے ہیں۔ تاہم اسے یقین ہے کہ عورتیں ہی عام طور سے ایک صیغہ / متعہ نکاح کا آغاز کرتی ہیں۔ مذہبی انتظامیہ (establishment) اور نظام (system) یعنی روحانیاں میں، میں صیغہ / متعہ زیادہ پھیلا ہوا ہے اور اس طرح یہ کرپشن سے چھپاتا ہے، مذہبی لوگ اسے زیادہ کرتے ہیں کیونکہ وہ قوانین سے بہتر واقفیت رکھتے ہیں۔

ملاپاک کے میان کے مطابق بہت سے صیغہ / متعہ نکاح چھ ماہ سے بارہ ماہ کی مدت کے لئے ہوتے ہیں اور اس سے قبل کہ پہلی زوجہ کو اس کا علم ہو جائے وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ آج کل اگر پہلی زوجہ کو پتہ بھی چل جاتا ہے اور وہ عدالت سے رجوع کرتی ہے تو قانون (عدالت) اس کی درخواست کی سماعت نہیں کرتا حالانکہ قانون (قانون تحفظ خاندان ۱۹۶۷ء) کو ابھی فی طور سے دوسرے قانون سے تبدیل نہیں کیا گیا ہے۔ بالفعل، مذہبی چند و نصائح کو اعلیٰ تر قوت اثر و نفوذ حاصل ہوتا ہے۔ (۹)۔ وہ ان چند ملاؤں میں سے ایک تھا کہ جس نے کبھی ایک وقت میں ایک سے زائد ازواج کو حرم میں رکھنے کی حمایت نہیں کی، اس کے باوجود کہ وہ دوسرے

مردوں کے ساتھ تقریباً ازدارانہ انداز میں صیغہ / متعہ نکاح کے معاہدے کثیر تعداد میں کراتا رہا ہے۔ اس کے اپنے والد نے اس کی ماں کو غیر منصفانہ طور پر ستلایا اس وقت کہ جب وہ دوسری زوجہ کو اپنے گھر لے آیا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا: مردوں کو تعدد ازواج میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ خدا ایک ہے اور محبت کرنے والا بھی ایک ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی درجہ بندی میں صیغہ / متعہ نکاحوں کو شامل نہیں سمجھتا تھا۔

ملا ایکس

ملا ایکس ابھی اپنے ابتدائی چالیس برس کے پیٹھے میں ہیں اور صورت شکل کے سانولے ہیں۔ ہمسایہ سے رازدارانہ طور پر مجھے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عورتوں میں بہت ہر دل عزیز تھا اور ڈان جوان Don juan کی طرح کی کوئی شے تھا (جو عورتوں کو بہکا کر بدکاری کی ترغیب دیتا اور عیاشی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ مترجم) اس کی زوجہ نے طلاق لے لی تھی اور اس کا چار برس کا بیٹا اس کی زوجہ کے قبضے میں تھا۔ وہ اکیلا ایک بوئے مکان میں رہتا تھا جس کے کھلے صحن میں روایتی ایرانی نگستان تھا۔ وہ ایک بہت ہی رنگین مزاج ملائین کر ابھر۔

دوسرے مذہبی رہنماؤں کی طرح ملا ایکس جنسیات کی بات کرتے ہوئے حیرت انگیز طور پر صاف گو اور بیباک تھا اور وہ جنسیت کو مرد کے فطری حق کی طرح قرار دیتا تھا۔ عقائد میں حصہ ہانے کے لئے وہ میرا مموا تھا۔ میں نے دو مرتبہ اس کا انٹرویو کیا: ایک مرتبہ اس کے اپنے مکان پر اور دوسری مرتبہ میری رہائش گاہ پر۔ دونوں مرتبہ میرے والد میرے ساتھ تھے۔ ان کی موجودگی نے میری تفتیش کو جائز صورت دی۔ میرا یقین ہے کہ ان کی موجودگی نے ملا ایکس کی حوصلہ افزائی کی اور وہ کھلے دل سے بلا روک ٹوک تبادلہء خیال کرتا رہا۔ بد قسمتی سے چونکہ چند سیاسی ناخوش گو اور واقعات جن میں صدر رجعی کا قتل بھی شامل تھا، ایسے تھے کہ بعد میں ملا ایکس سے بار بار کوشش کے باوجود ملاقات میں مزاحم رہے۔

اس نے متعہ کے متعلق قواعد و ضوابط اور طریق کار کو بتانا شروع کیا لیکن اس نے پہلی مرتبہ میری آگہی کو یقین دلایا وہ کھلے دل سے پیش آیا اور میرے سوالات کا پوری طرح جواب دیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ وہ اس معاملہ میں بیس برس کا تجربہ رکھتا ہے اور اس نے نہ صرف اپنے تجربات بتانے سے اتفاق کیا بلکہ اس نے وعدہ کیا کہ وہ ان لوگوں کی کہانیاں بھی سنائے گا جن کے متعلق وہ جانتا تھا کہ انہوں نے صیغہ / متعہ معاہدے کیئے تھے۔ ملائیکس نے یہ اعتراف کیا کہ اس نے خود بھی کثرت سے صیغہ / متعہ کیئے ہیں اور دعویٰ کیا کہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو یہ کرتے ہیں۔ بہر حال بعد میں جب میں نے کہا کہ وہ اپنے شناساؤں میں سے چند ایک سے تعارف کرادے تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے اظہار حیرت کرتے ہوئے کہا: آپ ان لوگوں سے کیا جانتا چاہتی ہیں؟ میں آپ کو وہ سب کچھ بتا رہا ہوں جو آپ جانتا چاہتی ہیں۔ میں خود بیس سال کا تجربہ رکھتا ہوں۔ (۱۰)۔ اگر ہم لوگوں کا صیغہ / متعہ کرنے والوں کی حیثیت سے حوالہ دیں گے تو وہ پاگل ہو جائیں گے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کے انٹرویو کیئے جائیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ لوگ صیغہ / متعہ کیوں کرتے ہیں؟ اس نے مذہبی رواج اور ثقافتی انداز میں پیش آنے والے احساسات کی یاد دہانی کرائی، یہ کہ اس سلسلہ میں عورتوں کی مالی ضروریات جبکہ مردوں کو شہوت انگیزی ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ تاہم ایک دوسرے موقع پر اس نے تجویز کیا کہ بعض عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ جذبہ و جوش سے اس طرف مائل ہو سکتی ہیں۔ آب و ہوا اور شہوت انگیزی کے درمیان ایک اتفاقیہ رشتے کی بہت اظہار کرتے ہوئے اس نے دلیل دی کہ خواہش اور شدید جذبے کی ”مقدار اور شدت“ کی بنیاد کرہ ارض پر جغرافیائی محل وقوع پر ہوتی ہے۔ اس نے سب بتایا کہ ”ہم (ایران) اہل مغرب کے مقابلہ میں گرم تر آب و ہوا کے خطے میں رہتے ہیں (اس لئے) ہم زیادہ جوش و جذبے کے ساتھ مائل ہوتے ہیں اور عظیم تر جنسی ترغیبات رکھتے ہیں۔“ اسے یقین تھا کہ ایران کی حدود ہی میں جنسی خواہش اور شہوت کی شدت مختلف النوع ہے۔ اس نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ: مثال کے طور پر (شمالی ایران کے باشندے) دشتی کافی کمزور واقع ہوئے ہیں

اور اسی لئے وہ جنس (شہوت) میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے۔ لیکن (صحرائی سرحدوں پر واقع) قم میں کوئی شخص اس حیوانی احتیاج سے راہ فرار حاصل نہیں کر سکتا۔

ملا ایکس قم میں ایک عظیم آیت اللہ کا انتظامی نائب معاون ہے اس کے ذمے بہت سی سرگرمیاں ہیں ان میں مشاورت اور قم کے مذہبی مراکز (۱۱) میں نیا داخلہ پانے والی طالبات کی طبقہ داری درجہ بندی کا صلاح کار ہونا بھی شامل ہے۔ اس سے مشورہ لینے والوں کے مسائل کی آگہی کے اعتبار سے 'اس نے صیغہ ر متعہ نکاحوں کے لئے محرکات کو حسب ذیل انداز میں مخصوص و مقرر کیا ہے: جنسی تسکین، مالی ضروریات، نفسیاتی الجھنیں اور دوسروں کی دولت یا حسن سے حسد رکھنا۔ اس نے خاص طور پر جاہل اور قدامت پسند والدین کے اپنے بچوں کی ناکافی محکمات کو پیدا کرنے یا ان کی شدت میں اضافہ کرنے کے کردار پر زور دیا اور خاص طور سے اپنی بیٹیوں کی ناکافی خواہشات کا حوالہ دیا۔ اس نے دلیل دی کہ بعض باپ اور بھائی غیر ضروری حد تک درشت ہوتے ہیں اور بیٹیوں اور بھوں کو بعض انفرادی حقوق سے محروم کر دیتے ہیں اور کبھی اپنے بیٹیوں کو بھی محروم کر دیتے ہیں۔ اس کی نظر میں خصوصیت کے ساتھ تنقید کا شکار وہ غیر شادی شدہ عورتیں ہیں جنہیں اپنے والدین اور رشتہ داروں کے ہاتھوں ہر قسم کی تنگدستی اور ذلتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تاہم اس نے کہا کہ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے واقع ہونے تک، کنواری عورتیں اتنے صیغہ ر متعہ نہیں کرتی تھیں جتنی کہ غیر کنواری عورتیں کرتی تھیں البتہ وہ لڑکیاں جن کی پرورش سویٹلی ماں نے کی ہوتی، وہ صیغہ ر متعہ کر لیتی تھیں۔ ابھی میں اس کا انٹرویو کر رہی تھی کہ وہ عورتیں جو اس سے مشورہ لیتی تھیں، ان میں سے بعض نے اسے فون کیا اور ایک نوجوان عورت آئی جسے اس نے باہر نکال دیا کیونکہ اس کی آمد ہماری موجودگی میں مداخلت تھی۔

ملا ایکس کی بعض قریبی اور بلاواسطہ معلومات اس کے ان تجربات سے حاصل ہوئی تھیں کہ جب وہ قم میں ایک طالب علم صلاح کار تھا۔ اس کے بیان کے مطابق سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں، قم میں پانچ سو سے زیادہ طالبات تھیں جو کسی نہ کسی آیت اللہ کی

سرپرستی اور نگرانی میں، حصول علم میں مصروف تھیں۔ اس نے کہا کہ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے زیادہ سے زیادہ غیر شادی شدہ کنواری عورتیں صیغہ / متعہ معاہدے کر رہی ہیں۔ بعض قم میں اپنی تعلیم پورے مذہبی تربیت کے دوران متعدد سلسلہ دار معاہدے کر لیتی ہیں۔ اس نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا: قم میں پانچ سو طالبات میں سے دو سو سے زیادہ طالبات اپنے کسی استاد یا اپنے ساتھی، مذہبی طالب علم کی صیغہ / متعہ زوجہ ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صیغہ جوڑے اپنے عارضی نکاح (متعہ) کے دوران کہاں رہتے ہوں گے؟ اس نے جواب دیا کہ جہاں کہیں بھی ممکن ہو۔ اکثر وہ بیشتر مرد کے مکان پر ہی رہتے ہیں۔ صیغہ / متعہ کے مذہبی ثواب پر زور دیتے ہوئے، دوسرے بہت سے ملاؤں کی طرح، ملائیکس نے مغربی طرز کی آڑوانہ مباشرت کے مقابلہ میں، صیغہ / متعہ نکاح کے فوائد کی اہمیت پر زور دیا۔ وہ مغربی آڑوانہ مباشرت کو 'زنا کاری' کے مترادف سمجھتا تھا۔

اس نے ایک نوجوان عورت کا واقعہ بیان کیا جس نے اپنے والدین کے علم میں لائے بغیر، اپنے ایک پروفیسر سے صیغہ / متعہ معاہدہ کر لیا۔ یہ جوڑا ملائیکس کے مکان پر آیا کرتا تھا۔ وہ لڑکی جب بھی اپنے والدین سے ملنے کے لئے تہران جاتی، وہ اس کے لئے کئی ایک پسندیدہ رشتے تجویز کرتے مگر وہ ان سب کو مسترد کر دیا کرتی تھی۔ ملائیکس نے اس خوف کا اظہار کیا کہ اس کے خفیہ صیغہ / متعہ نکاح کا علم ہونے پر اس کا باپ اس کی زندگی کے لئے خطرہ محسوس ہو سکتا ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ آخری بار جب وہ میرے مکان کو ایک بار پھر استعمال کرنا چاہتے تھے، میں نے ان کو منع کر دیا۔

کلمہ شہادت کی انگلی سے اپنے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، اس نے کہا: 'میں ایک غضبناک باپ سے الجھتا نہیں چاہتا، حالانکہ اس نے رسمی طور پر کہا کہ ان عورتوں میں سے بعض صیغہ / متعہ معاہدے کئی بار کرتی ہیں، مگر حال وہ ان استاد-شاگردہ صیغہ / متعہ نکاحوں کی تفصیلات کو افشا کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ مجھے ایسی چند عورتوں سے ملاقات کر سکتا ہے جن کو وہ مشورہ دیتا رہا ہے؟ وہ ذرا دیر، تذبذب کی حالت میں رہا اور یقین کے ساتھ کہا کہ اگر

ان کی شناخت ہو گئی تو وہ پریشان ہوں گے۔ بہت سے لوگوں نے انہیں شناخت کرنے پر، غیر رضامندی کا اظہار کیا ہے جنہوں نے صیغہ / متعہ نکاح کیے ہیں اور خاص طور سے ملاؤں کے معاملات کے اظہار سے منع کر دیا۔ نظری محبتوں کی سطح پر وہ سب صیغہ / متعہ کے جائز ہونے کی اہمیت بیان کرنے میں بڑی دور تک ساتھ چلا اور مومنین کے لئے اس کے مذہبی ثواب کو بیان کیا لیکن انفرادی اقدام کی سطح پر اس نے پہلو تہی کی اور اپنے خود کے تجربات کی بہت بات کرنے سے ہچکچاتا تھا یا مجھے دوسروں سے تعارف کرانے سے گھبراتا تھا جنہوں نے کہ صیغہ / متعہ پر عمل کیا ہوتا۔ وہ خفیہ راز افشاہ کرنے کی کوشش کرتا اور وہ صیغہ / متعہ نکاح کے منفی ثقافتی مدرکات میں شریک دکھائی دیتا تھا۔ ۸۷ء میں میرے فیلڈ ورک (دفتر سے باہر کام) کے دوران یہ دو گر فنگلی زیادہ اظہار من القمیس تھی۔

جب میں نے ملائیکس سے اس اخلاقی دو گر فنگلی کے پس منظر میں مہار فرما اسباب کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ اس کی وجہ پہلوی حکومت کی پالیسیاں ہیں جنہوں نے ذکور و ناث کے آزادانہ ارتباط کی حوصلہ افزائی کی اور یہ سمجھا گیا کہ یہ ترقی پسندانہ (زندگی) ہے لیکن انہوں نے اس اسلامی روایت کی حوصلہ شکنی کی، اسے پرانے انداز کا سمجھا اور عورتوں کی تحقیر و اہانت سمجھا۔ اس نے زور دیا کہ مسئلہ اسلامی قوانین میں نہیں ہے بلکہ ایسی مغرب اخلاق پالیسیوں میں ہے۔

یہ سچ ہے کہ پہلوی حکومت نے متعہ نکاح کا منفی نظریہ بد قرار رکھا اور اسے کبھی بھی خلاف قانون قرار نہیں دیا لیکن یہ بات بھی اتنی ہی سچ ہے کہ اسلامی حکومت نے قانون بنا کر اس کی مثبت حیثیت کی توثیق کر دی ہے مگر (لوگ) اب تک یہ نہیں چاہتے کہ انہیں عارضی نکاح / متعہ کرنے والے کی حیثیت سے پہچانا جائے۔ (۱۲)۔ اس مسئلے کو پہلوی حکومت کی پالیسیوں میں شامل کرتے ہوئے یا ان سے علیحدہ کرتے ہوئے، ملائیکس نے بیادای فرق کو نظر انداز کر دیا جو وہ متعہ کے فحشی اور عوامی پہلوؤں کے درمیان کر رہا تھا۔ ایران میں عارضی نکاح / متعہ کی اخلاقی قدر و قیمت اور ثقافتی عظمت کی بہت پالیسیاں ایک حکومت سے دوسری حکومت کی طرف نہایت سختی سے

سرکتی گئیں۔ مطابقت یہ ہے کہ رائے عامہ، ادارہ متعہ کی اخلاقی معقولیت و شائستگی اور اس کا استعمال کرنے والوں کی سالمیت کے درمیان تقسیم ہو چکی ہے۔ نتیجہ میں بہت سے عمل کرنے والے ایرانی، اپنے متعہ نکاح / نکاحوں کے واقعات کو اپنی ذات تک محدود رکھتے ہیں۔ اس لئے اس نقطہ نگاہ سے مسئلہ یہ ہے کہ نجی کو عوامی (پبلک) میں جذب کر دیا جائے اور عوامی آگاہی کو ایسا بنا دیا جائے کہ جسے ایک نجی اقدام کہا جاتا ہے۔ جہاں تک کہ ایک عارضی نکاح / متعہ کو راز میں رکھنے کا تعلق ہے یا تقریباً ایسا ہی ہو، یہ ٹھیک ہی لگتا ہے لیکن جب ایک مرتبہ یہ عوام کی آگاہی میں آ جاتا ہے تو ایسی معلومات کو مختلف لوگ، قابل اعتراض مقاصد کے لئے اپنا لیتے ہیں۔

ملا ایکس نے اپنے کثرت سے کیئے ہوئے صیغہ / متعہ نکاحوں کے بدلے میں کسی رازداری سے کام نہ لیا۔ ملا ہاشم کی طرح اس نے دعویٰ کیا کہ رشتہ (تعلق) پیدا کرنے میں ہمیشہ عورتیں ہی اقدام کیا کرتی ہیں۔ اس نے دھرایا کہ ایک مرتبہ زیارت گاہ میں اس کے پاس ایک عورت آئی جس نے اس سے قرآن مجید کے ذریعہ فال نکالنے کے لئے کہا۔ پھر اس نے اس سے صیغہ / متعہ کرنے کے لئے کہا۔ چونکہ (معاہدہ عارضی نکاح / متعہ کے لئے) قال نے سعد علامت کا اظہار کیا ہے، یوں سمجھئے کہ عارضی نکاح / متعہ کرنے کی طرف اشارہ ہے اس نے اس کی تعمیل کی۔ انجمنوں نے ایک گھنٹے کا صیغہ کرنے کا فیصلہ کیا اور بیس تھمن بطور معاوضہ طے پائے۔ ایک اور مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اور اس سے درخواست کی کہ وہ پچاس تھمن کے اجر عروسی کے بدلہ میں اس کی کنواری بیٹی سے ایک رات کا صیغہ / متعہ کر لے۔ ملا ایکس نے کہا کہ ان دو (متذکرہ) معاملات میں ان عورتوں کو رقم کی ضرورت تھی۔ اس نے کہا کہ دوسری طرف ایسے اوقات بھی آتے ہیں کہ جب عورتیں خود ہی رشتے کا آغاز کرتی ہیں کیونکہ وہ جسمانی طور پر مردوں کے لئے کشش رکھتی ہیں۔ ملا ایکس نے کہا کہ بہت سی عورتیں نوجوان مردوں کی طرف بڑھتی ہیں۔ خاص طور سے خوبصورت جوانوں کی طرف بلا واسطہ اور بار بار بڑھتی ہیں۔ ملا ایکس کے بیان کے مطابق عورتیں ان مردوں کا تعاقب کرتی ہیں براہ راست یا بالواسطہ، خطوط پیغامات یا درمیانی آدمیوں کے ذریعہ

تعاقب کرتی ہیں۔ (۱۳) مقبول عام عقیدے کے برعکس، اس نے عورتوں کے مقابلہ میں ان نوجوان مردوں کو زیادہ حالت تنقید میں دیکھا ہے۔ انہیں آسانی سے ترغیب دی جاسکتی ہے اور صراطِ مستقیم سے گمراہ کیا جاسکتا ہے۔ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ مرد کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ ایک عورت کی تجویز کو نہ کہہ دے۔ اس کے اس نظریے کی صدائے بازگشت، ان انٹرویو + زمیں سنی گئی جو میں نے دوسرے مردوں سے کئے تھے۔

ہمارے دوسرے انٹرویو میں ملائیکس نے، تقریباً اپنے ہی بیان کی تردید کی کہ جب اس نے یہ بیان کیا کہ مرد ہمیشہ پہلے پیش کش کرتے ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ اگر عورت بھی پہل کرے تو اس نے کہا: 'وہ عورتیں جو چھارے پاس آتی ہیں اور قرآن مجید سے فال کے لئے کہتی ہیں۔ درحقیقت وہ عصمت فروش ہوتی ہیں۔' (۱۴)۔ وہ اس عقیدے کا حامل تھا کہ صیغہ / متعہ نکاح کرنے کے لئے عورتوں کے محرکات یکساں اور مسلسل حالت میں پائے جاتے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ اس قسم کا صیغہ / متعہ نکاح ابتدائی سطح پر موٹلوں یا سراپوں (زیارت گاہوں کے اطراف یا شہر کے وسط) میں ہوتا ہے جہاں موٹل یا سرائے کا مالک بالعموم ایسی کئی عورتوں سے واقف ہوتا ہے اور انہیں متلاشی ملاقاتیوں سے متعارف کراتا ہے۔ بہت سے زائرین جانتے ہیں کہ ایک صیغہ / متعہ کو تلاش کرنے کے لئے کہاں جانا چاہئے؟ اس کے برعکس سمت میں اس نے یہ مفروضہ قائم کیا کہ ایسی عورتیں بھی ہیں جو صرف خدا کی خوشنودی کے لئے صیغہ / متعہ معاہدہ کرتی ہیں اور صرف اس کے مذہبی ثواب کی تمنا رکھتی ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ یہ (صیغہ / متعہ) کرتی ہیں۔ متعہ کی ممانعت کرنے کے متعلق حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کے حکم کی نافرمانی کے لئے کرتی ہیں اور خدا کی خوشنودی کے لئے کرتی ہیں۔ اس کے اندازے کے مطابق صرف تین فیصد عورتیں خدا کی خوشنودی کی خاطر صیغہ / متعہ معاہدے کرتی ہیں اور دوسری عورتوں کے محرکات، ان دو انتہائی سروں کے درمیان پائے جاتے ہیں جن کو وہ میان کر چکا ہے۔

جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ مردوں کا کونسا گروہ یا طبقہ کثرت سے صیغہ / متعہ کرتا

ہے؟ اس نے جواب دیا: سب معروف ہیں۔ ہر وہ شخص جس کے پاس روپیہ پیسہ ہوتا ہے اور جنسی خواہش رکھتا ہے صیغہ ر متعہ کرتا ہے لیکن سارا الزام صرف مردانِ روحانیاں (طبقہ مذہبی) پر عائد کیا جاتا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: پھر کس شے نے صیغہ ر متعہ نکاح کے معاہدوں کے سلسلہ میں ملاؤں کے جتلا ہونے کے عام خیال کو فروغ دیا؟ اس نکتے کو فی الحقیقت متنازعہ بنائے بغیر اس نے کہا: ٹھیک ہے وہ زیادہ مذہبی ہیں اور قوانین کی بہتر آگہی کے حامل ہوتے ہیں۔

ملا ایکس سے میں نے دریافت کیا: کیا لوگوں کے ایسے جال بھی پھیلے ہوئے ہیں جو درمیانی آدمیوں جوڑا ملانے والوں اور دلالوں کے طور پر کام کرتے ہیں: وہ لوگ کس سے کس کا تعارف کراتے ہیں؟ حالانکہ اس نے یہ اعتراف کیا کہ جوڑا ملانے والے (میچ میکر) اکثر درمیانی آدمی کا کام کرتے ہیں۔ تاہم اس نے مجھے تران میں دو بہترین شہرت یافتہ اور مضبوط تنظیموں کے حوالے دیئے جو اسلامی حکومت کے تحت فروغ پا رہے ہیں اور ان کی شاخیں ایران کے تمام بڑے شہروں میں ہیں۔ یہ ’مارٹیر + ز فاؤنڈیشن‘ (بیاد شہداء) اور میرج فاؤنڈیشن (بیاد رشتہء ازواج) ہیں جیسا کہ سطور بالا میں باب ۴ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس نے انفرادی طور پر جوڑا ملانے والوں کے لئے ایک تیز فہم اور دانشمندانہ مشاہدے کا اظہار کیا۔ یہ کہہ کر کہ ایسا طبقہ یا گروہ اپنے خود کے جوڑا ملانے والے افراد رکھتا ہے یعنی تاجر، ملا، غریب لوگ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا ہے۔ اس نے زور دیا: لیکن اعلیٰ اعتبار والوں کے لئے جوڑا ملانے والے بیکار ہیں۔ یہ لوگ جوڑا ملانے والوں کے ہاتھ میں اپنے معاملات کبھی نہیں چھوڑتے۔ ملا ایکس نے صیغہ ر متعہ نکاح کی بابت سرکاری شیعہ نظریے کو بڑی اہمیت دی۔ بالخصوص اسلامی قانون کی عصری مطابقت اور اس کے ترقی پسندانہ نظریے کو خوب سراہا۔ اسلام نے جنسی خواہش کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اور اس حیوانی ضرورت کی دیکھ بھال کے لئے متعہ کا طریقہ وضع کیا ہے اس نے اس بیان کو ہمارے انٹرویو کے دوران متعدد بار دہرایا اور ہر بار یہ تبصرہ کرتا رہا کہ مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی موجودگی میں کسی طرح خود کو کنٹرول میں رکھنے کے لائق نہیں؟ مزید برآں اس نے

یہ دلیل دی کہ اسلام نے تمام انسانی مسائل، ماضی، حال اور مستقبل کے مسائل کے جواب دیئے ہیں اس سے زیادہ یہ کہ اس نے زور دیا کہ اسلام نے جنسی خواہشات کی تسکین کرنے کے لئے سب سے زیادہ آسان راستہ بتایا ہے۔ اس میان کو دلائل و قرائن سے ثابت کرنے کے لئے اس نے بیان کیا کہ کس طرح چار مرد ایک مختصر سی مدت میں ایک ہی عورت سے صیغہ / متعہ کر سکتے ہیں (دیکھئے گروپ صیغہ / متعہ، متذکرہ بالا

(باب ۴)

ملا امین آقا

امین آقا اپنی لہدائی عمر سے لے کر، عشرہ چالیس کے وسط کا ایک ملا ہے۔ مشد میں میرے ایک اطلاع دہندہ نے مجھے امین آقا سے متعارف کرایا۔ میری اطلاع دہندہ مجھے اپنی چچی کے مکان پر لے گئی جو مشد کے ایک قدیم اور افلاس زدہ علاقے میں، ایک لمبی اور بل کھاتی ہوئی، تنگ گزرگاہ کے سرے پر واقع تھا جو پائیس خیابن، کے نام سے مشہور تھا۔ چچی ایک ستر سالہ پرکشش ضعیف عورت تھی جسے میں قمر خانم کے نام سے پکارتی تھی۔ قمر خانم اپنی بڑی سوکن کلثوم خانم کے ساتھ گھر کے کام کاج میں حصہ لیتی تھی۔ ان کے سات بچے تھے جن میں اس کے اپنے بچے بھی شامل تھے اور ایک اور غیر متعلقہ کرائے دار بھی رہتے تھے۔ یہ سب کل اکیس ہوتے تھے۔ ان کا شوہر افغانستان سے آمدہ حاجی نام کا شخص تھا جو کافی عرصہ پہلے مر چکا تھا لیکن یہ دونوں بیویاں مسلسل ساتھ رہتی آرہی تھیں، باہمی خواہش کی وجہ سے نہیں لیکن معاشی ضرورت کے پیش نظر ایسا تھا۔ قمر اور کلثوم کبھی بہترین سہیلیاں تھیں لیکن رفتہ رفتہ ان کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو گئی لیکن جب حاجی نے قمر سے اس کے شوہر کی وفات کے بعد اس سے خفیہ نکاح کر لیا تو یہ دشمنی پیدا ہوئی۔ اس میں کلثوم کی تلخ مزاجی کو زیادہ دخل تھا اور اسی دور ان حاجی بالفعل قمر کو کلثوم اور اس کے بچوں کے ساتھ رہنے سننے کے لئے اپنے گھر لے آیا۔

کلثوم کو اطمینان دلانے کے لئے حاجی نے یہ اہتمام کیا کہ قمر کے چودہ سالہ

پہننے امین کی شادی اپنی پہلی زوجہ (کلثوم) کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی زینب سے کر دی جو تقریباً اس لڑکے کی ہم عمر تھی۔ یہ اہتمام بعض دیگر اسباب کا نتیجہ بھی تھا۔ چونکہ امین سن بلوغت کو پہنچ چکا تھا اور وہ زیادہ عرصہ تک کلثوم اور اس کی بیٹیوں کے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا۔ لول الذکر کو موخر سے پردہ کرنا پڑتا تھا کیونکہ ان میں سے کسی ایک سے بھی اس کا محرم رشتوں میں سے رشتہ نہیں تھا۔ اس لئے دونوں بیویوں کے چوں کی ایک دوسرے سے شادی کر دی گئی اور جلد ہی دونوں کے مقاصد کو اہمیت حاصل ہو گئی۔

جب ہم بچے تو امین آقا اس وقت گھر پر نہ تھا اور اس لئے میں نے قمر خانم (اس کی ماں) 'کلثوم خانم' (اس کی ساس) اور اس کی پہلی بیوی زینب (کلثوم کی بیٹی) سے بات چیت کی یہ گفتگو اگرچہ تکلیف دہ تھی مگر بہت زیادہ انکشاف انگیز ثابت ہوئی۔ جیسا کہ یہ ان تینوں عورتوں کی زندگی کی سرگزشتوں سے تعلق رکھتی تھی، ان دونوں سوکھوں نے ایک ساتھ اور وقفے وقفے سے مہرے لئے اپنی اپنی سرگزشتیں بیان کیں، اس وقت سے جب وہ سوکھوں کی حیثیت سے اپنی زندگی میں ایک دوسرے کی بہترین دوستانیاں بن چکی تھیں۔

امین آقا اس وقت گھر پہنچا جب میں ان عورتوں سے اپنی طویل گفتگو ختم کر چکی تھی۔ میں نے اس کا دوسرا مرتبہ انٹرویو کیا۔ ایک مرتبہ اس کی ماں اور اس کی ساس کی موجودگی میں اور دوسری مرتبہ اس کی ملاقاتی عورتوں کی موجودگی میں کیا۔

امین آقا، نرم عادات اور خوش گوار مزاج کا آدمی ہے۔ اس کی ایک مستقل بیوی زینب ہے جس سے اس کی تین شادی شدہ بیٹیاں ہیں اور ایک عارضی / مصلحتی بیوی ہے جس سے اس کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ اس نے مجھے مختلف اقسام کے شیعہ نکاحوں کی وضاحت کرنا شروع کی اور ہر ایک قسم کے نکاح کے قواعد اور طریق عمل کو تفصیل سے بیان کیا۔ اس کی رائے کے مطابق، مشہد میں صیغہ / متعہ سرگرمیوں کی بابت 'بہت سی بے تکی افواہیں عام ہیں بالخصوص وہ افواہیں جو پنجرہ فولاد (فولادی سلاخوں والی کھڑکی) کے نیچے جنم لیتی رہتی ہیں۔ متعہ کے متعلق بے سر د پاسر گرمیوں

کو خوش قطع بنانے کی خواہش کے ساتھ اس نے صحیح طریقہ کار بیان کیا۔ مثال کے طور پر، ایک عورت زیارت کے لئے مشہد آتی ہے۔ وہ ایک ملا میری طرح کو اپنی تسکین ذوق کے لئے طائر خیال میں لاتی ہے، پھر وہ اس کے پاس جاتی ہے اور اس کی صیغہ رتہ بننے کے لئے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتی ہے۔ اگر اس کے پاس گنجائش ہوتی ہے تو وہ اس سے متفق ہو جاتا ہے۔ عورت یہ بھی تجویز کر سکتی ہے کہ وہ اسے کچھ رقم بھی دے گی، تب وہ یہ طے کرتے ہیں کہ وہ کتنی مدت تک متعہ نکاح کو جلدی رکھیں اور اجرو لمن کیا ہو۔

میں نے دریافت کیا کہ یہ لوگ اس مقصد کے لئے ایک دوسرے کو کہاں پاتے ہیں؟ وہ مسکر لیا اور ایک مشہور فارسی مقولہ پڑھا جو سندہ یا بندہ (جو تلاش کرتا ہے وہ پالیتا ہے)۔ اس نے زیادہ مخصوص ہونے کی جستجو کرتے ہوئے کہا: مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو اجتماعات اور ملاقاتوں میں اپنے خاندانوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں زیارت گاہوں یا مسجدوں میں پالیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، یہ ایک آدمی سڑک پر چل رہا ہے اور ایک عورت پاس سے گزرتی ہے۔ اپنی آواز کا انداز بدلتے ہوئے اس نے مجھ سے کہا: 'ایک شخص عورت لے ظاہر سے اندازہ کر لیتا ہے کہ وہ صیغہ رتہ کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔' (مثال کے طور پر، جس انداز سے وہ چلتی ہے، اپنے اطراف نگاہ ڈالتی ہے یا ایک نازک لمحے پر اپنی نقاب یا چادر کو اس طرح کھولتی، سمیٹتی ہے کہ جیسے وہ ایک مرد کو، بعض خاص ان کے پیغامات دے رہی ہو) تب وہ مرد اپنی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے اور عورت اسے منظور کر لیتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت جس نے نکاح نہیں کیا ہے (یا مطلقہ ہے) اپنی دلچسپی کا آغاز کرتی ہے اور مرد متفق ہو جاتا ہے، میں نے یہ جاننے کے لئے اصرار کیا کہ آخر یہ سب کچھ بالکل ٹھیک انداز میں، کس طرح ہو جاتا ہے؟ امین آقا نے ہنس کر کہا: 'خدا ہر شے کو اس کے وسائل کے ساتھ پیدا کرتا ہے۔' اس کے بعد اس نے مجھے ذیل کا واقعہ سنایا۔ میرے دوستوں میں سے ایک صاحب جو سید ہیں وہ اور میں (مشہد میں) ایک زیارت گاہ میں کھڑے ہوئے تھے۔ چلتے ہوئے ایک عورت ہماری طرف

بومی۔ تیز ہوانے اس کی چادر کو ذرا ہٹا دیا تھا۔ وہ خوبصورت تھی۔ ایک بار پھر اس نے اپنی آواز کا انداز بدلتے ہوئے، مسکرا کر کہا: ہم آخوند (ملا) ہیں۔ ہم قسم کو جانتے ہیں۔ اس نے اعتراف کیا کہ اس کا دوست نہایت مسرت کے ساتھ اس عورت کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ اس نے واقعہ کے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا: میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ میرے سید دوست نے اس سے پوچھا: کیا وہ اس کی صیغہ / متعہ بننے پر رضامند ہو سکتی ہے؟ تو اس نے کہا: 'ہاں'۔ اس نے مزید کہا: 'اس وقت سے جب بھی میرا دوست مجھ سے ملتا، میرا شکریہ ادا کرتا رہا۔ اس کے اپنے بد وقت اور بد جتنہ جوڑا ملانے والے کردار کے ساتھ، اس نے مجھے چند بوڑھے آدمیوں کے معاملات کے بارے میں بتایا جن کو وہ اس وقت جانتا تھا کہ جب وہ ایک کم عمر لڑکا تھا۔ یہ جوڑا ملانے والے بظاہر مشہد میں زیارت گاہ کے بالائی کمروں پر قبضہ رکھتے تھے اور وہ مشہدی عورتوں اور دلچسپی رکھنے والے ذرائع کے درمیان کردار ادا کرتے تھے۔ (۱۵) جب اس سے پوچھا گیا کہ اپنے ملاپ کے دوران صیغہ / متعہ جوڑے کہاں رہتے ہیں؟ امین آقا نے کہا: یا تو وہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست یا اپنے ہی مکان پر چلے جاتے ہیں یا پھر کسی سرائے میں یا ایسی ہی کسی جگہ پر قیام کرتے ہیں۔ اس نے مزید کہا: خاص کام یہ ہے کہ شے 'جنس' کو تلاش کیا جائے۔ جسے گوشت ملتا ہے وہ جانتا ہے کہ اسے کس طرح کھایا جائے۔ (قاری میں جنس کے معنی تکیر و تانیہ اور ایک شے دونوں ہیں)۔

اپنے تازہ ترین صیغہ / متعہ نکاح کی بابت اس نے اب تک کوئی خاص رویہ اختیار نہیں کیا تھا جس نے اس کے گھر میں ایک زبردست شور برپا کر دیا تھا لیکن جیسے ہی اس کی ماں اور ساس نے کمرے کو چھوڑا، ایک بر محل لمحے نے یہ موقع دیا اور اس نے میرے کان میں کہا: ٹھیک ہے مسجد میں، میں نے اپنے لئے ایک صیغہ / متعہ پایا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی کہانی مجھے بتا سکے تو وہ دونوں عورتیں واپس اندر آ گئیں۔ اس نے ایک بار پھر اپنی بیٹھک کو سیدھا کیا، موضوع کو چیزی کے ساتھ بدلا اور اپنے پیشہ ورانہ رسمی انداز میں کہا: ایک ملا کی حیثیت سے بہت سے لوگ میرا حوالہ دیتے ہیں میں

جانتا ہوں کہ کون کیا چاہتا ہے؟ کبھی میں ان کی رہنمائی کرتا ہوں اور انہیں ہدایت دیتا ہوں اس نے مزید کہا: اگر ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے چاہتا ہے کہ میں اس کے لئے صیغہ / متعہ تلاش کروں تو میں اس سے کہتا ہوں: تم جاؤ اور اپنے لئے عورت تلاش کرو اور پھر میرے پاس آؤ اور میں تمہارا نکاح پڑھا دوں گا۔ اس نے یہ اعتراف کیا کہ بعض سرائیں اور موٹل (کاروں کی پارکنگ کے لئے) صیغہ / متعہ ملاقاتوں کے لئے شہرت کی حامل ہیں۔ اس نے زور دیا کہ یہ حقائق سے زیادہ افواہ ہیں۔ اس نے سوچتے ہوئے کہا: یہ ممکن ہے کہ سرائے کا مالک یا صفائی کرنے والی عورتیں جو وہاں رہتی ہیں، کچھ لوگوں سے واقفیت رکھتی ہوں گی جو ایسا کرنے کے خواہاں ہوں گے۔ لیکن یہ زیادہ عام بات نہیں۔

امین آقائے کہا: اسلام نے متعہ نکاح کی اجازت دی ہے اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اسلام معاشرے کو فساد / کرپشن اور عصمت فروشی / پرودشی ٹوشن سے چانا چاہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے متعہ / عارضی نکاح کی اجازت دی ہے متعہ ان لوگوں کے لئے ہے جو مستقل طور پر نکاح نہیں کر سکتے اور وہ ضرورت مند ہوتے ہیں یا خوف زدہ ہیں کہ اگر وہ صیغہ / متعہ نکاح نہیں کریں گے تو وہ گناہ کے اقدام (زنا) کے مرتکب ہوں گے۔ یہ گناہ سے لبریز ہم جنسی (لواط)، مشیت زنی (استمناء) اور اسی طرح کے گناہوں سے بچانے کے لئے ہے۔ اس نے متعہ کے جائز ہونے کے دلائل و قرائن کے ضمن میں، شیعوں کے نویں امام کا ایک مقولہ بیان کیا: خدا نے شراب نوشی سے منع کیا ہے لیکن اس کی جگہ متعہ کی اجازت دی ہے۔ اس نے متعہ کے ہنگامی پہلو پر زور دیا اور بار بار کہا: چونکہ اسلام ایک آسان مذہب ہے اور یہ کہ تجرد (نکاح نہ کرنے کا فیصلہ) ایک تکلیف دہ عمل ہے اس لئے اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی ہے اور متعہ / عارضی نکاح کو قانونی طور پر جائز قرار دیا ہے۔

قدامت پسند شیعہ نقطہ نگاہ کے اظہار کو تقویت دیتے ہوئے، اس نے دلیل دی کہ متعہ پر پابندی لگانے میں (حضرت) عمرؓ کا مقصد رسول اکرمؐ کے داماد امام علیؓ سے ذاتی دشمنی پر مبنی تھا۔ کتاب 'لعماء' کا حوالہ دیتے ہوئے، امین آقائے ذیل کی

حکایت بیان کی: عمرؓ ابن خطاب (خلیفہ دوم) عالی مرتبت امام علیؓ کے خلاف دل میں بغض رکھتے تھے جنہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اپنی بیویوں میں ہر رات کسی ایک کے ساتھ مباشرت / انٹر کورس کرتے تھے۔ امام علیؓ کو شیخی باز ثابت کرنے کی نیت سے (حضرت) عمرؓ نے انہیں رات کے کھانے پر اپنے گھر مدعو کیا۔ (حضرت) عمرؓ نے اپنے خدام کو ہدایت کر رکھی تھی کہ کھانا رات کو دیر سے رکھا جائے کہ اس طرح حضرت علیؓ کو ان کے مکان پر رات بسر کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔ عالی مرتبت حضرت علیؓ (حضرت) عمرؓ کے ہاتھوں میں کھیلے رہے اور وہاں سونے پر راضی ہو گئے۔ صبح سویرے نماز فجر کے بعد انہیں بیدار کرنے کے عذر سے (حضرت) عمرؓ، حضرت علیؓ کے کمرے کی طرف دوڑے۔ عالی مرتبت حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے (حضرت) عمرؓ نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے ایسا کام ہر رات کرنے کا دعویٰ کیا تھا؟ امام علیؓ کہتے ہیں کہ 'ہاں' (حضرت) عمرؓ کہتے ہیں: اچھا تو کل رات آپ میرے مکان پر تھے اور تمہارے ساتھ تمہاری بیویوں میں سے کوئی بیوی بھی نہ تھی۔ امام علیؓ نے اختلاف کرتے ہوئے کہا: 'اپنی بہن سے پوچھو'۔ (۱۶) (حضرت) عمرؓ کو اتنا غصہ آیا کہ وہ تیزی سے مکان سے باہر نکلتے ہیں اور متعہ پر فوراً ہی پابندی لگانے کا حکم دیدیتے ہیں اور یہ بھی کہ جو لوگ اسے جاری رکھیں گے انہیں سنگسار کیا جائے گا۔ (۱۷)

نماز عصر کا وقت قریب ہو رہا تھا اور امین آقا نے مجھے بتایا کہ انہیں مسجد کو واپس جانا ہے تاکہ نماز عصر ادا کر سکیں۔ بہر حال مجھے بھی رخصت حاصل کرنا پڑی۔ انہوں نے مجھے مین اسٹریٹ تک ساتھ چلنے کی پیش کش کی۔ ایک بار اپنے مکان سے باہر ہونے اور اپنی ماں اور ساس کے سسمی فاصلے پر ہونے سے انہوں نے زیادہ آسانی محسوس کی اور وہ اپنے مشاہدات کی بابت بات کرنے کے زیادہ خواہشمند نظر آتے تھے۔ انہوں نے مجھے وہ حالات بتائے جنہوں نے ان کی پہلی بیوی زینب سے شادی کا راستہ بنایا۔ اس نے بتایا کہ وہ حقیقت میں حاجی کی دوسری بیٹی میں دلچسپی رکھتا تھا جو خوبصورت تر اور نوخیز تھی لیکن جب وہ انتہائی بدمعاش پڑ گئی تب حاجی اور اس لڑکی کی ماں نے طے کیا کہ نوجوان امین کی شادی زینب سے ہونا چاہئے جس کے لئے امین آقا کا دعویٰ تھا کہ وہ اس سے پانچ سال بڑی تھی لیکن

زینب نے نہایت شدت کے ساتھ اس دعوے کو ماننے سے انکار کر دیا۔ امین آقائے اس حقیقت پر افسوس ظاہر کیا کہ وہ ابھی غفوان شباب ہی میں تھا کہ زینب 'زر خیز' نہیں رہی۔ اس نے مجھے متاثر کرنے کی کوشش کی کہ میں زہب کے ساتھ کس قدر منصفانہ رویہ رکھتا تھا اور میں نے دوسرا نکاح کرنے کے لئے متعدد بار اپنی مرضی ظاہر کرنے کے لئے کتنی شدید کوششیں کی تھیں جن کو اس نے بڑی ڈھٹائی سے مسترد کر دیا اور ایک بیٹے کے لئے میری کس قدر گہری خواہش ہے! اس کا بیان درست معلوم ہوتا تھا اور دوبار بار اس نکتے کو دہرا رہا تھا کہ اس نے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کیا کیونکہ وہ ایک دوسرا چاہتا تھا جسے اس کی بیوی جنم دینے سے قاصر تھی: اس دن کی ابتدا میں اس نے کہا تھا کہ صیغہ / متعہ بالخصوص ان مردوں کے لئے جائز کیا گیا تھا جو شادی شدہ نہیں تھے اور جو جنسی طور سے بلاشبہ ضرور تمند تھے۔ اس نے اپنے مقصد کو مختلف انداز سے پیش کیا تاہم زینب نے اس کے لئے پانچ بیٹیوں کو جنم دیا۔ ان میں سے تین زندہ رہیں، بلوغت کو پہنچیں اور ان کی شادیاں ہوئیں وہ کبھی بھی دوسری شادی کی اجازت دینے کی درخواست منظور کر لینے پر متفق نہیں ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا: تاہم وہ جانتی تھی کہ وہ زیادہ عرصہ تک اپنے اس خیال پر قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ (۱۸) امین آقائے کہا: آخر کار میں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ اس کے علم میں لائے بغیر اس نے ایک عورت سے شناسائی پیدا کی جس سے اس نے بعد میں پانچ ماہ کی مدت کے لئے ایک صیغہ معاہدہ کیا۔ جب زینب اور اس کی خاندان کو اس کے صیغہ / متعہ کا علم ہوا تو انہوں نے اس کی زندگی کو اس قدر اجیرن کر دیا کہ اس نے یہ معاہدہ منسوخ کر دیا۔ اس نے میان جاری رکھتے ہوئے کہا: مگر میں اب تک تلاش میں ہوں۔ میری حیثیت (ایک ملا کی حیثیت) سے بہت سی عورتیں اپنی بہت سی وجوہات کے ساتھ میری پاس آتی ہیں۔ وہ یہ دریافت کرنے کے بہانے بتاتی ہیں کہ ان کے لئے مذہبی دعا پڑھی جائے۔ غیب کی فال بتائی جائے اور اسی طرح کی باتیں کرتی ہیں۔ مجھے اپنے احباب اور مدعی عورتوں کے اس شدید دباؤ میں رہنا پڑتا ہے کہ میں دوبارہ شادی کروں۔ آخر کار میں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ میری ملاقات ایک دوست کی

بیٹی سے ہوئی جسے طلاق ہو چکی تھی اور اس کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا میرے دوست نے مجھے اپنی بیٹی سے متعارف کرایا اور میں نے اس سے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کر لیا۔ زینب نے مجھے بتایا کہ امین آقا نے یہ صیغہ / متعہ اس لئے کیا ہے کہ اس کے پہلے ہی ایک بیٹا تھا بصورت دیگر وہ بہت بد صورت تھی اور ایک آنکھ سے محروم تھی۔

امین آقا نے اس سے ایک سال کی مدت کے لئے اس شرط کے ساتھ صیغہ / متعہ کیا کہ اگر وہ اسے ایک بیٹا پیش کرے گی تو وہ اس سے مستقل طور پر نکاح کر لے گا۔ ایک سال ختم ہونے سے پہلے اس نے ایک بیٹے یعنی امین آقا کے بیٹے کو جنم دیا۔ انتہائی مایوسی کے ساتھ زینب نے اس تلخ صداقت کو دریافت کیا کہ کمن بچے کی پیدائش کے بعد ہی وہ ایک نوجوان سوکن کے مقابلے پر کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی جس نے زینہ سلسلہ اولاد کے لئے اپنے شوہر کی زندگی بھر کی خواہش کو پورا کر دیا تھا۔ بے پناہ خوشی کے ساتھ امین آقا نے معاہدہ صیغہ / متعہ کی توسیع زندگی بھر کے لئے کر دی۔

جب اس کی بیوی کو اس کے صیغہ / متعہ کے بارے میں علم ہوا تو کافی عرصے تک امین آقا کی زندگی 'سخت عذاب کا شکار رہی۔ اس نے یہ کیا کہ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ بھی اپنی صیغہ / متعہ بیوی کے مکان پر نہیں جاسکتا تھا تاہم اس کی ممنوعات اور اعتراضات ہمارے انٹرویو کے وقت 'تک بظاہر تحلیل ہو چکے تھے کیونکہ اس نے یہ اعتراف کیا کہ وہ اپنا بہت سا وقت اپنی صیغہ / متعہ زوجہ کے مکان پر گزارتا تھا ان کے درمیان اب زیادہ عرصہ تک رشتہ نہیں رہا تھا تاہم وہ اس کے ساتھ قطعی آہر و مندانہ رویہ رکھتا تھا۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ مجھ سے نجی طور پر کچھ اور باتیں بھی کرے گا، ہم نے ایک نئی تاریخ مقرر کی اور جدا ہو گئے۔

جب میں اپنے دوسرے انٹرویو کے لئے ساڑھے دس بجے صبح ٹھیک اس کے مکان پر پہنچی وہ اس وقت تک اپنی صیغہ / متعہ بیوی کے مکان پر سے واپس نہیں آیا تھا۔ زینب اور اس کی دو بیٹیاں مکان صاف کر رہی تھیں اور دوپہر کا کھانا تیار کر رہی تھیں۔ میرے لئے یہ ایک قیمتی موقع تھا کہ میں اس کی سب سے بڑی بیٹی سے باتیں کروں۔ اس لڑکی نے اپنے ذلیل شوہر کے بار بار عارضی نکاح / متعہ کرنے پر اپنے

شوہر اور اپنے والد کے اعتراضات کرنے کے باوجود اس سے طلاق حاصل کر لی تھی۔ (۱۹)

بالآخر امین آقا ساڑھے بارہ بجے پہنچا اور اس نے تاخیر ہونے پر معذرت کی۔ اس اچانک ملاقات کا انداز زیادہ رسمی بن گیا جیسا کہ تمام پانچوں عورتیں اس کے ادب و احترام کا لحاظ کرتے ہوئے کمرے میں خاموش بیٹھی تھیں۔ وہ نیچے بیٹھ گیا اور اس نے ایک بڑی کتاب 'فتی العمل' کھولی جس کے مصنف شیخ عباس قومی (وفات ۱۹۴۱) تھے اور مجھے ہدایت کی کہ توجہ سے نوٹس لیتی رہوں اور وہ اس کتاب سے بعض عبارات پڑھتا رہا۔

میں نے اس تکلف و اہتمام کو محسوس کیا جس سے اس بار اس نے میرا خیر مقدم کیا اور اس کے تبلیغی انداز کو ناقابل تشریح اور پراسرار پلایا گو وہ واحد ملائم تھا جس نے اس انداز کا طرز عمل اختیار کیا تھا۔ ایسا رویہ بعض ملاؤں کے لئے قابل پیش گوئی نمونہ بن چکا تھا تاہم یہ صرف بعد کی بات ہے کہ میں ان تمام ملاؤں کے طرز عمل کا موازنہ کر سکتی تھی کہ جن کا میں نے انٹرویو کیا تھا۔ میں نے تسلیم کیا کہ ہمارے اولین انٹرویو میں جو ملا زیادہ گروہ پسند کھلے دل والے اور بد جتہ گو تھے اب وہ عام طور پر ہمارے فوراً بعد کے انٹرویو + ز میں زیادہ رواج پسند جامد اور فن تدریس میں زیادہ ماہر نکلے۔ میرا اندازہ ہے کہ ہماری لہجہ آئی ملاقاتوں نے ملاؤں کو اس امر پر مستعدی سے ابھارا کہ وہ اپنی زندگیوں کے پہلوؤں کو آشکارا کر دیں اور مذہب کے بارے میں غیر محفوظ نظریات کا اظہار کر دیں حالانکہ ان کے اظہار کے بعد انہیں افسوس بھی ہوا اور انہیں دھرانے کی کوئی تمنا بھی نہیں رکھتے تھے چونکہ انہیں اپنے اظہارات پر غور و فکر کرنے کا موقع مل گیا تھا۔

ایک بار پھر متعہ کے جائز ہونے کو رسمی طور سے استوار کرنے کے بعد اس نے کہا کہ میں انٹرویو کا آغاز کروں لیکن میں نے شروع کرنے کا موقع پاتے ہی دیکھا کہ اس نے کمرے میں موجود عورتوں کی طرف اشارہ کیا اور حاکمانہ طور پر کہا: کیا ان خواتین کے سامنے بات کرنے میں کوئی مضائقہ تو نہیں؟ یہ ایک شدید کشمکش کا لمحہ

تھا۔ نہایت تشویش کے ساتھ عورتیں میرے جواب کی منتظر تھیں۔ میں اس سے نجی طور پر انٹرویو کرنا چاہتی تھی اور میں جانتی تھی کہ اس کی عورتوں کی موجودگی بالخصوص اس کی پہلی بیوی کی موجودگی، ہماری بات چیت میں مزاحمت کر سکتی تھی مگر میں خود کو اس امر کے لئے تیار نہیں پاتی تھی کہ اس مخصوص لمحے میں ان عورتوں کو رخصت کرادوں۔ میں جانتی تھی کہ ان میں سے کوئی بھی نا فرمانی نہیں کرے گی۔ تو کیا کرے کو صاف کرنے کے لئے وہ خود انہیں رخصت کر دیا؟ لیکن ایسی صورت میں وہ میرے لئے کیا سوچیں گی؟ میں نے سوچا کہ میں ان عورتوں کو گمراہ نہیں کر سکتی تھی، بالخصوص گزشتہ چند گھنٹوں سے، جب وہ میرے ساتھ اپنی زندگیوں کے چند بہت نجی لمحات میں شریک تھیں۔ میں نے فیصلہ کیا کہ وہ ٹھہر سکتی تھیں اور اسے کوئی اعتراض نہیں ہوا۔

توقع تھی کہ امین آقا عورتوں کی موجودگی کا لحاظ کیے بغیر، اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات کا اظہار کرے گا لیکن میں اس کو پریشان بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ میں نے ایک عام طریقے سے اپنے سوال کو پیش کیا۔ وہ کونسی عمر ہے کہ جب مرد اور عورتیں امتیازی طور پر متعہ کے مظہر اور عمل کی بات سیکھتے ہیں؟ میرے سوال پر وہ براہ راست مخاطب نہیں ہوا۔ اس نے کہا بعض مردوں کے لئے شادی کرنا ممکن نہیں ہوتا، اگر وہ چاہیں بھی تو ممکن نہیں۔ وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتے یا تو وہ خود صیغہ / متعہ تلاش کرتے ہیں یا کوئی دوسرا ان کے لئے تلاش کرے گا۔ (یہ اس کے اپنے معاملہ پر ایک حجاب آمیز حوالہ تھا) کیونکہ زیادہ پختہ کار لوگوں کے لئے اور ان عورتوں کے لئے جو مطلقہ یا بیوہ ہیں صیغہ / متعہ کرنا آسان تر ہے کیونکہ انہیں جنس مخالف کا کچھ تجربہ ہوتا ہے۔ اپنے پہلے صیغہ / متعہ کے موقع پر، کیا مردوں اور عورتوں کے درمیان کسی قسم کی عمر کا اختلاف حقائق ہوتا ہے یا نہیں؟ امین آقا نے جواب دیا: ان کے درمیان زیادہ فرق نہیں ہوتا حالانکہ مرد زیادہ جلد حیت پسند ہیں اور عورتیں مقابلہ زیادہ مزاحمت کرتی ہیں۔ کنواری نوجوان عورتیں ایسا نہیں کرتیں۔ پوچھا گیا کہ لوگوں کو صیغہ / متعہ نکاح کے لئے کون سی شے متحرک کرتی ہے؟ اس نے جواب

دیا: اس کے کئی اسباب ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت مستقل نکاح نہیں کرنا چاہتی۔ اسے عارضی نکاح میں زیادہ آزادی حاصل ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی وہ ایسا آدمی نہیں پاتی جو اس کی حیثیت سے ٹکر کھاتا ہو۔

اس موڑ پر آقا کی سب سے بڑی بیٹی، بھیس نے اس کے بیان میں مداخلت کی اور کہا: یا پھر یہ محض تجربے کے لئے ہو سکتا ہے یا میرے والد کے معاملہ کی طرح ہو سکتا ہے یعنی ایک بچے کی طلب کے لئے ہو سکتا ہے۔ میں خوف زدہ ہو گئی کہ مجھے امین آقا کی طرف سے ایک زیادہ سخت رد عمل کا اندیشہ تھا لیکن وہ برداشت کرتا رہا اور اپنی بیٹی کو بلانے دیا: میرے والد کو ایک بچے کی ضرورت تھی اور میری ماں کی مدت زرخیزی گزر چکی تھی اس لئے انہوں نے خود ایک صیغہ رمتہ بیوی حاصل کر لی اور خدا نے انہیں ایک بیٹا بھی دیا ہے۔

میں نے اس واقعہ کو غیر معمولی پایا کیونکہ اپنے والدین اور دوسروں کی موجودگی میں، نوجوان بیٹی نے اپنے خاندان کے زندگی بھر کے تنازعہ کو نہایت خوبصورتی سے پیش کر دیا۔ وہ اپنے والد کے ساتھ طعن آمیز یا بے ادب نہیں ہوئی۔ ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ اس کی طرف مناسب حد تک ملنفت تھی نہ ہی وہ اپنی والدہ کے لئے غیر واجب حد تک ہمدرد تھی۔ وہ اس موقع کا فائدہ اٹھا رہی تھی جو آزادی سے بولنے کے لئے اس لمحے میسر آیا تھا اور ہر فرد کو سننے کا موقع حاصل تھا تو پھر وہ کیا بات تھی جو ہو گئی اور تبدیل نہ کی جاسکی۔ اس عمل میں یہ امید تھی کہ اس کے والدین کے درمیان کشیدگی میں نرمی آجائے گی۔ اس لڑکی کے والدین نے اس کے الفاظ سے کیا مطلب اخذ کیا؟ یہ مجھے نہیں معلوم تکتہ یہ تھا کہ اس کے والدین دونوں بالخصوص اس کا والد خاموش رہا جسے میں ایک تحکم پسند انسان سمجھتی تھی اور اس نے بھیس کو یہ موقع دیا کہ اپنے خاندان کی کشمکش میں ثالث کا کردار لو اکرے۔ اس کے باوجود اس نے اپنی بیٹی کے ساتھ عزت آمیز رویہ برقرار رکھا۔

امین آقا نے اپنی بات چیت دوبارہ شروع کرتے ہوئے کہا: اسلام میں جیالوی مقصد انسان کی مشکلات کو کم کرنا اور مسائل کو حل کرنا ہے اس لئے لوگ مختلف النوع

شخصی وجوہات کے پیش نظر مینہ / متعہ نکاح کی طرف جاتے ہیں۔ یہ سوال کہ مینہ / متعہ کہاں زیادہ کثرت سے ہوتا ہے اور یہ کہ جوڑے بالعموم کون سے ایک ہی شہر سے آتے ہیں؟ ائین آقائے جواب دیا: یہ ہر جگہ واقع ہوتا ہے لیکن یہ مشہد میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ یہ ایک مرکز زبیرت ہے۔ جوڑے ہر جگہ سے آسکتے ہیں لیکن وہ بالعموم ایک ہی شہر کے نہیں ہوتے۔ پوچھا گیا: کیا مینہ / متعہ جوڑے گھریلو زندگی اختیار کرتے ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا: عام طور سے ایسا نہیں ہوتا وہ مبادلہ کرتے ہیں۔ یہ ہفتہ میں ایک بار یا زیادہ کا ہوتا ہے لیکن ایک مستقل نکاح خانہ زاد نہیں ہوتا۔

اب زینب کی باری تھی کہ وہ اپنے نقطہ نگاہ کا اظہار کرے۔ اس نے کہا: بہت سی عورتیں اپنی شوہروں کے کثرت سے مینہ / متعہ نکاحوں کی بہت شکایت کرتی ہیں۔ اس عورت کے اپنے حالات میں 'یہ ایک بے نقاب حوالہ تھا۔ ایک مرتبہ پھر ائین آقا خاموش رہا اور زینب 'ایک نوجوان عورت کا معاملہ کچھ تفصیل سے بیان کرنے کے لئے آگے بڑھتی رہی جس کو بچے کی ولادت سے دس روز پہلے اس کے عارضی شوہر نے چھوڑ دیا تھا۔ اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان 'رواں دواں کشیدگی سے واقف ہونے کے باوجود 'ائین آقا اگرچہ ظاہری طور پر اتفاق کرتے ہوئے سر ہلاتا رہا مگر اس بیان سے وہ جو نتیجہ اخذ کرنا چاہتی تھی 'اس نے یہ کہہ کر اسے سر کا دیا: 'مگر ایک عورت بد قسمت ہے تو وہ اسے چھوڑ جائے گا۔'

میرے اور کمرے میں موجود 'دوسری عورتوں کے سامنے ظاہر ہونے والے 'فیلی ڈرامہ پر جیسا کہ میں سوچتی ہوں تو میں اس درمیانی کردار کو تسلیم کرنا شروع کر دیتی ہوں جو ان کے ان کے اتفاق رائے نے 'میرے ذمے کر دیا تھا۔ متضاد حوصلہ اور مصالحتی عمل 'بالخصوص خاندانوں کے درمیان ایسے کام ہیں جن کو اکثر عقلمند بوڑھے آدمی انجام دیتے ہیں۔ قدری کی مقامی زبان میں یہ نام نہاد سفید ڈاڑھی والے آدمی کہلاتے ہیں۔ ایک سفید ڈاڑھی والی آدمی کی عدم موجودگی میں کبھی ایک عقلمند عورت 'زن ماعقلہ' مصالحت کرانے والے وسیلے کا کردار ادا کرتی ہے۔ ایک عقلمند عورت کے معنی نہ صرف صاحب علم عورت کے ہیں بلکہ اس کے ایک معنی درمیانہ

عمر والی عورت کے بھی ہیں، جس نے عمر اور مشاہدے کے ذریعہ علم حاصل کیا ہوتا ہے۔ یہ کہ میں ایک سفید ریش والی عورت نہیں تھی یا درمیانہ عمر کی عورت بھی نہ تھی جو سب پر ظاہر تھا۔ یا کم از کم میں ایسی توقع رکھتی تھی۔ مصالحت کرانے والوں کی ان دو درجہ بندیوں کے درمیان میرا حصہ کیا ہو سکتا تھا اب میں سوچتی ہوں کہ یہ شریعت کی بابت میری آگئی تھی جسے ان کی نظر میں یہ فرض تفویض کر دیا گیا تھا کہ میں منصفی کروں۔ مصالحت کراؤں اور شاید اگر قطعی فیصلہ نہ دے سکوں تو رائے کا اظہار ضرور کروں۔ بلاشبہ میں نے متذکرہ بالا میں سے کوئی بھی کام انجام نہیں دیا اور کم از کم اس طرح انجام نہیں دیا جس انداز میں وہ مجھ سے توقع رکھتے تھے حالانکہ پیچیدہ راستوں کو قریب سے حساس بنانے کے ذریعہ اس خاندان نے مہسورت دیگر چند دشوار پیغامات ارسال کیئے۔ میں نے ہمارے گروپ کی حرکیات کو قطعی طور پر نہیں سمجھا تھا بالخصوص میری ختم حکمت عملی کے ساتھ، جس میں تاہم ایک قوت 'خس' طاقتور حیثیت موجود تھی۔ میں اس خاندان سے باہر کی فرد تھی۔ میں نے ایسا سمجھا اور اسی طرح رہنے کی توقع کی لیکن ایک عالمی سیاح اور فارسی بولنے والی عورت کی حیثیت سے جو ایک علم آگاہ استاد بھی تھی، اپنی اپنی کہانیوں میں اس خاندان کے مرد اور عورتیں دونوں جن میں میں بھی شامل تھی۔ سب نے مجھ میں مصالحت کرانے کی صلاحیت کو دیکھا جس کے لئے دوسرے حالات میں مجھے بہت کم عمر 'خام' سمجھا جاتا۔

میں نے امین آقا سے دریافت کیا کہ اس کے نزدیک مرد اور عورتیں متعہ / صیغہ کے قواعد، طریق عمل، حقوق اور ذمہ داریوں سے کس قدر آگاہی رکھتے ہیں اور کیا ان کے مابین کوئی امتیاز روا رکھا جاتا ہے؟ امین آقا نے جواب دیا؛ چونکہ مرد اور عورتیں متعہ / صیغہ اور اس سے متعلقہ قواعد کے بارے میں آگاہی رکھتے ہیں۔ پختہ کار عورتیں (جنہوں نے متعدد بار نکاح کیئے ہوتے ہیں) زیادہ بہتر جانتی ہیں۔ بلیس نے ایک بار پھر خود کو خطرے میں ڈال کر کہا: 'مذہبی لوگ اسے کرنے کے لئے زیادہ رغبت رکھتے ہیں خاص طور پر اس لئے کہ زنا گناہ اور ممنوعہ فعل ہے اور اس لئے وہ جانتے ہیں اور صیغہ / متعہ کر لیتے ہیں۔'

امین آقا نے پریشانی اور اضطراب سے مبرا حالت میں اپنی بات چیت دوبارہ شروع کی۔ مثال کے طور پر ایک نوجوان آدمی مشہد آتا ہے اور ایک عورت سے صیغہ / متعہ کرنا چاہتا ہے۔ لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ میں ان کی مذہبی رسم ادا کر دوں۔ کیا میں ان سے انکار کر دوں؟ تو آدمی کہے گا: اگر آپ ہمارا نکاح نہیں کریں گے تو ہم گناہ کریں گے۔ اس لئے میں یہ کام ہچکچاہٹ اور مجبوری سے کرتا ہوں کیونکہ مجھے ہمیشہ یہ یقین نہیں ہوتا کہ لوگ مجھ سے جو کچھ کہتے ہیں سچ ہوتا ہے۔ یہ کہ عورت کا پہلے کبھی نکاح نہ ہوا ہوگا (یعنی وہ ایک کنواری بھی ہو سکتی ہے) یا یہ کہ ایک لڑکی نے اپنے والد کی اجازت حاصل کر لی ہے یا نہیں؟ ایک دوسرے حوالے سے وہ مجھے بتا چکا تھا کہ وہ اس کنواری عورت کا صیغہ / متعہ نکاح نہیں کرتا ہے جس نے کہ اپنے والد سے اجازت حاصل نہ کی ہو۔

متعہ کے عام منفی ادراک کے لحاظ سے اور اس کے اطراف جو متضاد یک جانی وجہیت یعنی دو گرائی پائی جاتی ہے، امین آقا نے یہ تصدیق کی کہ ”چونکہ مستقل نکاح کے مقابلہ میں عارضی نکاح / متعہ میں اجرد لسن کم ہوتا ہے اس لئے اس کی قدر و قیمت تمدنی و ثقافتی اعتبار سے کم ہے۔“ ایک بار پھر حاضر عورتوں نے ایک دوسرا منظر پیش کیا۔ اس نے یہ استدلال کیا: ایک عورت جو عزت نفس کا پاس کرتی ہے کبھی صیغہ / متعہ نہیں کرتی ایک بد صورت عورت ایک مطلقہ یا بیوہ ایسا کرتی ہے یا ایسی عورت جو کوئی ہنر (بھلور پیشہ) نہیں جانتی یا اس کے کوئی لولاد زینہ نہیں اپنی عزت نفس سے دستبردار ہو جاتی ہے اور صیغہ / متعہ کر لیتی ہے، بلقیس نے اس مقبول عام عقیدے کے ساتھ اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: ’بہت سی متعہ / صیغہ عورتیں نچلے طبقے سے آتی ہیں اور عزت نفس کا زیادہ خیال نہیں رکھتیں۔ مالی عدم تحفظ ہی متعہ / صیغہ بیوی بننے کا خاص سبب ہے۔ مرد صیغہ / متعہ کرتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی جنسی ضروریات کی تسکین ضرور کرنا ہے۔ جب بعد میں امین آقا کمرے سے چلا گیا تو بلقیس، زیادہ مخصوص انداز کی حامل ہو گئی۔ اس نے کہا: ’میرے والد کی متعہ / صیغہ بیوی نے ایسا کیا، کیونکہ وہ مفلس تھی اب چونکہ اس کے ایک فرزند بھی ہے اور میرے والد

اس پر روپیہ پیسہ خرچ کرتے رہتے ہیں تو وہ ذرا خود ہیں اور مغرور ہو گئی ہے۔ یہاں یہ جاننا اہمیت کا حامل ہے کہ جب امین آقا متعہ / عارضی نکاح کے ادارے سے ولستہ ثقافتی بدنامی و رسوائی کے پس منظر میں اس کے قانونی پہلو اور لین دین کے اصول بیان کر رہا تھا تو اس دوران عورتوں نے متعہ سے ولستہ رسم و رواج کی اخلاقی اور ثقافتی قدروں کا اظہار کیا۔ یہ کہ انہوں نے مسئلے کو شناخت کیا (خواہ غیر واضح طور پر ہی سہی) جو بذات خود متعہ / صیغہ نکاح کے ادارے سے ولستہ ہے۔ عورتوں نے اسے انفرادی طور پر متعہ کرنے والی عورتوں کی طرف منسوب کر دیا۔ مزید یہ کہ عورتیں متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے جائز ہونے کی بات کوئی اعتراض نہیں کرتی ہیں، کم از کم کھل کر سامنے نہیں آتیں۔ ایک نجی بات چیت جو میں نے زینب سے کی تھی، اس میں، میں نے دیکھا کہ وہ متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے خلاف بہت زیادہ پر شور تھی لیکن اس نے اپنے شوہر کی موجودگی میں بڑی حد تک خود پر قابو رکھا۔ تاہم اس نے اس ادارے (متعہ) کو قطعی طور پر مسترد نہیں کیا مگر اس نے اس بات پر زور دیا کہ صرف غیر شادی شدہ مردوں کو ایسا معاہدہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ بات مجھ پر واضح نہیں ہوئی کہ آیا یہ عورتیں صحیح طور پر یقین رکھتی تھیں کہ دوسری عورتیں اپنے ازدواجی رشتے کی غیر یقینی حالت کے لئے مورد الزام ٹھہرائی جاسکتی ہیں یا انہوں نے عقل و خرد کا مظاہرہ کرتے ہوئے، مصنوعی شرم و حیا کو منتخب کر کے، امین آقا کو میرے سامنے چیلنج نہیں کیا۔ جو کچھ کہ صاف و صریح ہے، یہ حقیقت ہے کہ وہ جس قدر مظاہرہ کرتی ہیں، اس کے مقابلہ میں وہ صورتحال کی حرکیات (حرکات) سے بالفعل بہت زیادہ آگاہ ہوتی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ ایک صیغہ / متعہ نکاح میں کس قدر مالی انتظامات کیے جاتے ہیں، امین آقا نے بتایا: مرد اور عورت پہلے مہولے کی رقم پر اتفاق کرتے ہیں وہ ایک ماہ (کی مدت کے متعہ) کے لئے ایک سو تین ہزار دہلن طے کر سکتے ہیں۔ یہ عام رواج ہے کہ عورت اپنا اجر دہلن پہلے ہی وصول کر لیتی ہے۔

مجھے اپنے ایک اطلاع دہندہ سے محسن کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کے لئے یہ مشہور ہے کہ اسے متعہ / صیغہ کا بہت وسیع تجربہ حاصل ہے۔ میں نے محسن کا دوسرے تہ انٹرویو کیا اور دوسرا انٹرویو سارے دن ہی چلتا رہا۔ محسن کی بیوی رازی جو بظاہر اپنے شوہر کے بہت سے معاملات سے واقف تھی، اس نے ہماری بات چیت کے دوران اکثر مواقع پر حصہ لیا لیکن انٹرویو کے بیشتر حصے میں وہ ہمیں اکیلا چھوڑ گئی۔ محسن کی عمر ۳۹ سال ہے وہ ہائی اسکول سے بھاگ گیا تھا اور ہائی اسکول کے بھگتوں کے اس گینگ (گروہ) میں شامل ہو گیا تھا جو گلی کوچوں میں ادھر ادھر کھڑے رہتے تھے۔ اسے رازی سے محبت ہو گئی اور ۱۹ سال کی عمر میں رازی سے شادی کر لی۔ ان کے پانچ بچے ہیں۔

پہلی حکومت کے دوران وہ بہت زیادہ قابل نفرت اور متنازع ایرانی خفیہ پولیس 'سادک' میں شامل ہو گیا اور جلد ہی کامیابی اور معاشی خوشحالی کے زینے پر چڑھ گیا۔ جب ۱۹۷۹ء میں انقلابی قوتوں نے حکومت کو نیچے گرادیا تھا، محسن کو جیل ہو گئی اور وہ صرف تین ماہ کی قید کے بعد رہا ہو گیا۔ ہمارے انٹرویو کے وقت اگرچہ وہ انقلاب کے ایام سے بے روزگار ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا مگر وہ صاف طور پر قطعی خوشحال تھا۔ متعہ / عارضی نکاح کے متعلق، اپنے لہذائی مشاہدات میں سے ایک کے تذکرے کے ساتھ، اس نے اپنا انٹرویو شروع کیا۔ وہ بیان کرنے میں نہایت واضح تھا اور تفصیل بیان کرنے میں گہرا ذوق رکھتا تھا۔ اس نے کہنا شروع کیا: 'یہ دس سال پہلے کی بات ہے کہ میں مشهد کی زیارت گاہ میں نماز پڑھ رہا تھا، میں نے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت، سرو قد عورت میری طرف آرہی ہے، اس نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اس تک پہنچوں۔ اس نے کہا: کوئی شخص اس سے تقاضا نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس کی طرف گیا اور سلام کیا۔ اس نے اپنا تعارف کر لیا اور کہا کہ وہ مجھ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہے لیکن وہ ہچکچا رہی تھی۔ مجھے حیرت ہو رہی تھی اور میں جانتا چاہتا تھا کہ وہ مجھ

سے کیا چاہتی ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ وہ آگے جائے، تب اس نے کہا کہ میں امام رضاؑ (جن کی زیارت گاہ میں ان کی ملاقات ہو رہی تھی) کی قسم کھاؤں کہ میں اس کے جواب کو راز میں رکھ سکوں گا۔ میں نے اس سے وعدہ کر لیا مگر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتی تھی؟ اس کے بعد اس نے مجھ سے تین دن کا صیغہ / متعہ کرنے کے لئے کہا۔ میں حیرت سے خاموش رہ گیا۔ میں نے کہا: 'کس طرح؟' تب اس نے زیارت گاہ میں سے ایک ملا کو بلایا اور اس سے کہا کہ وہ ہمارے لئے صیغہ / متعہ کی مذہبی رسم لوا کر دے۔ ہم نے اجرد لسن پانچ تھمن (محض علامت کے طور پر) طے کیئے جو مجھے معاہدے کے خاتمے پر اسے لوا کر نے تھے۔

محسن نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: 'وہ مجھے اپنے ہوٹل پر لے گئی اور اپنے بھائی کے دوست کی حیثیت سے مجھے 'اپنی والدہ سے متعارف کر لیا۔ ہوٹل میں ان کا ایک مسٹر کا کمرہ تھا۔ رات کو جب اس کی ماں گہری نیند سو رہی ہوتی تھی تب وہ میرے پاس آتی جہاں میں رہنے کے کمرے میں ایک کوچ پر سو رہا ہوتا تھا۔ یہ یقین کرنے کے لئے کہ اس کی ماں سو رہی تھی 'وہ اسے ہلاتی تھی۔ میں یہ جان کر حیرت زدہ تھا کہ وہ صیغہ / متعہ معاہدے کتنی کثرت سے کر لیتی تھی! جب میں نے اس سے پوچھا تو اس نے قسم کھائی کہ یہ اس کا پہلا متعہ / صیغہ تھا۔ اپنے انیونی شوہر سے طلاق لینے کے کئی سال بعد 'پہلا صیغہ / متعہ! یہ کس مرد سے اس کا اولین رابطہ تھا؟ اس نے مجھے بتایا کہ پچھلے کئی دنوں سے وہ جنسی فاقہ زدگی شدت سے محسوس کر رہی تھی اور چونکہ اسے گناہ کرنے کا خوف تھا۔ اس نے کہا کہ وہ اس قدر مایوس ہو چکی تھی کہ اس نے یہ بھی سوچا کہ ہوٹل کے مٹس بوئے 'میں سے غیر اخلاقی اختلاط کر لے۔ ہم تین دن کے بعد جدا ہوئے اور اس نے مجھے 'تہران میں اپنے ٹیلی فون کا نمبر دیا۔ جب میں نے اس سے بات کی، بہر حال اس نے بتایا کہ اگر میں اس سے مستقل نکاح کروں تو وہ صرف اسی صورت میں مجھ سے ملاقات کر سکتی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا اور یہ ہمارے تعلق کا خاتمہ تھا۔

محسن نے دہری ہوئی کیا کہ وہ اپنی لہذائی زندگی سے 'عورتوں کی بلبٹ جاننے لگا

تھا۔ جب وہ تیرہ برس کا تھا اس کے پڑوس کی دو کسٹن ہم عمر بہوں نے اسے 'عورت مرد کے نازک احساسات میں مبتلا کر دیا تھا۔ خطیبانہ انداز میں اور تقریباً رواجی مفہوم کے ساتھ 'اس نے اپنے پڑوس کی نوجوان عورتوں کے ساتھ اپنے چند نیم رازدارانہ معاملات کو بیان کیا۔

آخر میں اپنی بیوی کے اشتراک عمل سے 'محسن نے ایک عورت سے اپنے ایک تازہ ترین 'طویل ترین اور نہایت پیچیدہ صیغہ / حصہ نکاح کو بیان کیا جسے میں (مصنفہ) توران کے نام سے پکارتی ہوں۔ وہ طبقہ متوسط کے نچلے طبقے کی عورت تھی جو تھران کے ایک بینک میں کاؤنٹر پر روپے کے لین دین کا کام کرتی تھی۔ محسن کو توران سے پولیس اسٹیشن میں ملنے کا اتفاق ہوا جس کے لئے اسے مامور کیا گیا تھا۔ اس عورت کا مکان لوٹ لیا گیا تھا اور اسے پولیس کی اعانت کی ضرورت تھی۔ اس کے بعد پولیس اسٹیشن پر وقفے وقفے کے ساتھ 'بدباز چکر لگانے اور اپنے ساز و سامان کو پہچاننے کی غرض سے 'ہونے والی آمد و رفت 'نوجوان اور خوبصورت محسن کے ساتھ ایک پروان چڑھنے والی دوستی پر ختم ہوئی۔ کئی پر تکلف ملاقاتوں کے بعد توران نے محسن سے کہا کہ وہ اس سے صیغہ / حصہ کر لے تاکہ اس کی سولہ سالہ بیٹی سے ان کے رشتے کی حیثیت جمع ہو جائے۔ محسن نے بتایا: 'میں نے اس سے حصہ / صیغہ کر لیا اور میں لہجے کے لئے اس کے گھر پر جلیا کر تا تھا لیکن وقت کے ساتھ محسن کی بیوی (رازی) کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ میں وہاں رات بھر بھی ٹھہرتا ہوں تاہم رازی کو اپنے شوہر کے صیغہ / حصہ کے متعلق کافی عرصہ تک کچھ معلوم نہ ہوا۔ محسن توران میں روز بروز زیادہ دلچسپی لینے لگا۔ وہ اسے شمالی ایران میں اپنے دیہی مکان پر لے جانے لگا 'مجھے اپنی بیوی (رازی) سے جھوٹ بولنا پڑتا تھا اور اے بتاتا کہ میں سرکاری کام سے سفر پر جا رہا ہوں۔'

رازی جو وقفے وقفے سے 'اعتراف کے دوران موجود رہتی تھی اس مقام پر شامل ہو گئی اور اس نے بیان کیا کہ اپنے بچوں اور میری طرف سے اپنی شوہر کی بدمستی ہوئی عدم توجہی نے 'کس طرح 'میری یہ رہنمائی کی کہ میں اپنے شوہر کے معاملے کو

دریافت کروں۔ مختلف خبروں کے ٹکڑوں کو ایک ساتھ جوڑ کر، میں عملی طور پر اس معے کو حل کرنے کے قابل ہو گئی۔ اسے نہ صرف یہ معلوم ہوا کہ اس کا شوہر توران کی محبت میں بری طرح مبتلا ہو گیا ہے بلکہ اسے توران کے ٹھور ٹھکانے کا اتا پتہ بھی معلوم ہو گیا۔ ایک دن ایک دوست کی مدد سے رازی نے توران کے مکان پر جانے کے لئے اپنے حوصلے کو مجتمع کیا۔ محسن نے دوبارہ کہنا شروع کیا: 'جب رازی آئی تو میں وہاں موجود تھا۔ میں چھپ گیا مگر وہ جانتی تھی کہ میں وہاں پر تھا مگر بے سود۔ اس شدت کے روبرو مقابلے میں اور اپنے شوہر کی موجودگی میں رازی نے اپنی رقیب کو متنبہ کیا: 'میرے شوہر سے دور رہو۔ وہ کسی دوسری عورت کی خاطر اپنے چوں کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔' محسن نے 'ہاں' کرتے ہوئے 'سر ہلایا۔ ظاہر تھا کہ رازی محسن کی وہ کمزوری جانتی تھی کہ جہاں سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے۔ وہ اپنے چوں سے سچی محبت کرتا تھا۔ کوئی بھی ان چوں کے لئے، اس کے طرز عمل میں نرمی اور محبت کو فراموش نہیں کر سکتا تھا۔

محسن نے سوچتے ہوئے خاموشی سے کہا: 'میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا تھا؟ توران نے مجھ پر سحر کر دیا تھا۔ وہ مجھے اپنے سے دلستہ رکھنے کے لئے جادو ٹوٹے استعمال کرتی تھی۔ وہ مجھے اپنی طلب (چاہت) میں اس قدر مبتلا رکھتی کہ رات کو دس بجتے ہی میں اپنی کار میں بیٹھ جاتا اور سیدھا اس کے گھر کی طرف چل پڑتا خواہ میں نے پاجامہ ہی پہن رکھا ہو۔ وہ ایک جادوئی کشش رکھتی تھی اپنے میں ایک طلسماتی نقش رکھتی تھی، جس وقت بھی وہ مجھے طلب کرتی تو وہ اسے استعمال کرتی تھی۔ بلاشبہ یہ عمل بڑا اثر انگیز تھا۔ توران کے طلسماتی نقش کی اثر انگیزی پر، محسن اور رازی دونوں ہم آہنگ نظر آتے تھے۔ طلسم کو میان کرتے ہوئے رازی نے مجھے بتایا کہ یہ کانی کے ٹکڑے سے بنایا گیا تھا۔ اس کے ایک طرف ایک تندہ خاڑو دھا (ڈرگین) اپنے کھلے منہ سے شعلے باہر نکال رہا تھا اور اس کی دم لوہر کی طرف مڑی ہوئی تھی۔ ڈرگین کے منہ کے سامنے توران اور محسن کے اسماء انبیاء کے اسماء، اور نامور محبت کرنے والوں جیسے مجنوں (قیس) کے اسماء لکھے ہوئے تھے (۲۰) اور محبت والفت کی علامات کی تمام اقسام

کے اشارات کندہ تھے۔ یہ سب اس مقصد کے لئے تھا کہ محسن توران کی طرف مائل رہے۔ رازی نے وضاحت کی کہ طلسمی نقش کے دوسری طرف میرانام، لوپر سے نیچے کی طرف کندہ تھا اور اس کے ایک طرف شیطان کا نام، چند اور شیطاں کے ناموں کے ساتھ لکھا تھا۔ یہ سب اس لئے کہ مجھ سے محسن کی محبت گھٹ جائے اور وہ عورت جس وقت بھی چاہتی، محسن کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔ رازی نے بات ختم کی۔ طلسمی نقش کی محسن کی دریافت حادثاتی تھی لیکن طلسمی علامات کی ناقابل فہم عبارت کو پڑھنے کے لئے رازی کے لئے ضروری تھا کہ وہ تھوڑی سی ہوشیاری سے کام لے۔ توران کے گھر پر اپنی ایک ملاقات کے دن، محسن نے اسے گدے کے نیچے محسوس کیا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اسے (نکال کر) اپنے گھر لے آیا تاکہ رازی کو بتائے۔ اس کے پیچیدہ ڈیزائن سے متاثر ہو کر، رازی اسے ایک تعویذ و نقش پڑھنے والے کے پاس لے گئی جسے پڑھ کر اس کو سنلایا۔ اس کے جادوئی اثرات کو ضائع کرنے کے لئے، اس نے سفارش کی کہ وہ اس نقش کو لے جائے اور اسے بھتے ہوئے پانی میں پھینک دے۔ تب رازی اسے شہر تہران کی حدود سے باہر کی طرف لے گئی اور اسے ایک چھوٹے سے روال دریا کی تہ میں دفن کر دیا۔ اس واقعہ کے چار پانچ روز کے بعد محسن نے کہا: 'ہمارا صیغہ، متعہ رشتہ قطعی ختم ہو چکا ہے۔ رازی نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'اور اس دن سے اب وہ وہاں قدم بھی نہیں رکھے گا۔'

توران دوسریک محسن کی صیغہ رہی۔ اس مدت کے لئے اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے اس کی سرگرمیوں پر کنٹرول کر رکھا تھا۔ محسن نے یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ وہ کس کے ساتھ سلمیٰ رشتے رکھتی تھی، وہ کس وقت گھر پر آتی تھی، وہ کہاں گئی تھی وغیرہ وغیرہ وہ اس پر اس قدر قابض تھا کہ جب کبھی توران کی ایک طلاق یافتہ دوستانی، گھر پر مختصر سے قیام کے لئے آئی تو محسن اسے تنبیہ کیا کرتا تھا، اگر تم اس گھر میں قیام کرنا چاہتی ہو تو تمہیں وہی کرنا ہوگا جو میں کہتا ہوں۔ تاہم جب بعد میں، توران کی اس دوستانی نے محسن سے کہا کہ وہ اس سے صیغہ، متعہ کر لے تو محسن نے اس کی تعمیل کی۔ محسن نے بتایا: اس نے کہا کہ میں توران کو چھوڑ دوں اور اس کی جگہ صیغہ، متعہ

کر لوں۔ کیونکہ چند ماہ کے لئے توران کے علم کے بغیر، میں ایک وقت ان دونوں کے ساتھ تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ، توران کو پتہ چل گیا۔ میرا رشتہ (توران کے ساتھ) تقریباً ختم ہو چکا تھا محسن نے اپنے نئے صیغہ / متعہ نکاح کو ایک نئے سال کے لئے رکھا اور اسے یقین تھا کہ وہ بھی اس پر جادو ٹوٹنے استعمال کرے گی لیکن اس ترکیب نے کام نہیں کیا۔ محسن کا توران کی کمسن لڑکی سے بھی، ایک مختصر مدت کا معاملہ رہا۔ اس نے کہا: توران کی بیٹی مجھ پر کافی توجہ دے رہی تھی لہذا میں نے اس کا فائدہ اٹھایا میں اسے عرکسپین پر اپنے دیہی مکان پر لے گیا۔ فی الحقیقت توران مجھ پر اعتماد کرتی تھی لیکن اس کی بیٹی اس تبدیلی کا سبب بنی۔

جنسی سیاست کے ان کھیلوں میں، محسن اپنے کردار سے قطعی مذاق لگاتا تھا (یادہ تصنع سے کام لے رہا تھا)۔ اپنی تمام تر ذمہ داری کو مسترد کرتے ہوئے اور اسے عورتوں ہی پر رکھتے ہوئے ایک سولہ سالہ کمسن لڑکی پر بھی نہ تو اس نے اپنی خود کی خواہش پسندی کے لوراک کی اہمیت کو محسوس کیا بلکہ خود کو عورتوں سے دور رکھنے میں اپنی نااہلیت کا اعتراف بھی کیا۔ محسن نے بار بار براہ راست یا بالواسطہ عورتوں کے لئے اپنی بدنی کشش پر زور دیا۔ اس نے اسے ”فطری اثر“ پایا کہ عورتیں اس کے ساتھ ’ہونے‘ کی ضرورت محسوس کرتی ہیں اس نے اپنے لئے اتنا ہی فطری پایا کہ وہ اپنی جنسی جبلت کی پیروی کرے خواہ وہ اسے کہیں لے جائے۔

جب میں نے اس سے پوچھا کہ اس نے صیغہ / متعہ معاہدے کیوں کیئے؟ اس نے جواب دیا: جب ایک شخص کوئی امر صحیح طور پر کر سکتا ہے تو وہ اسے دوسری طرح کیوں کرے؟ کوئی شخص جو صیغہ / متعہ کی بات جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ کتنی آسانی سے ہو جاتا ہے تو وہ اس لطف اندوزی سے کیونکر دستبردار ہو گا اور اگر کسی وجہ سے ممنوع بھی ہے تو وہ اس سے مسرت اندوزی کیوں نہیں کریگا؟ مجھے ایسا کیوں نہیں کرنا چاہئے؟ میں مومن ہوں اور مجھے اس کی اجازت دی گئی ہے۔ میں اپنے معاملات میں کسی قسم کے شبہات نہیں چاہتا۔ تقریباً سترہ (کنواری) لڑکیوں اور میری ’عورت دوستوں‘ کے درمیان سے صرف چار یا پانچ صیغہ / متعہ نہیں تھیں۔

ان میں بعض عورتیں جانا چاہتی تھیں کہ میں نے ان سے صیغہ / متعہ کیوں کر ناجاہا؟ تو میں کہتا کہ یہ قانونی (حلال) ہے۔ جو تجربہ کار ہوتے ہیں، فوراً ہی یہاں کہہ دیتے ہیں۔ میں صیغہ / متعہ کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس سے زیادہ آرام ملتا ہے۔ یہ مجھے زیادہ سکون دیتا ہے۔ ناجائز مباشرت / انٹرکورس مجھے خود سے نفرت محسوس کراتا ہے۔ اس کے بعد طہارت (غسل) بھی کرنا پڑتی ہے۔ جب میں ایسا کرتا ہوں تو ہمارے اپنے دھلے کپڑے استعمال نہیں کرتا۔ جب یہ صیغہ / متعہ ہوتا ہے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ یہ میری اپنی بیوی ہے ایک شخص (شوہر) فزوں تر سکون قلب کے ساتھ اس کے ساتھ چلتا ہے اور اسے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی۔ مجھے اس بات کا قطعی یقین نہیں کہ محسن نے عصری عام مذہبی جذبات کو پیچھے کی طرف کر دیا ہے اور اس میں اپنے تمام جنسی تعلقات کو صیغہ / متعہ کی حیثیت سے شامل کر دیا ہے۔

محسن کا تازہ ترین متعہ / صیغہ (جو ابھی تک راز میں ہے) اس کے پڑوس میں اگلے دروازے پر ہے جو رازی کی ایک سہیلی ہے۔ وہ اپنے تیسویں برس کے عشرہ میں، ایک نوجوان مطلقہ عورت ہے اور اپنے تین بچوں کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کی دوسری دوستیوں کی طرح، اس دوستی کا آغاز ظاہر میں ایک عورت ہی سے ہوا۔ محسن نے اتفاقاً طور پر کہا کہ میری بیوی نے مجھے ضرور بتا دیا ہے کہ ایک محبت کرنے والے مرد کی حیثیت سے میں کس قدر اچھا ہوں۔ جب اس پڑوس نے اس کی طرف قدم بڑھایا تو اس نے اس کا خیر مقدم کیا اور فوراً ہی اسے صیغہ / متعہ کرنے کی تجویز دیدی (یہ انقلاب کے بعد کا واقعہ ہے۔ اس نے اسے عظیم تر احساس دیا) اس نے بتایا: 'میری پڑوس یہ نہیں جانتی تھی کہ صیغہ / متعہ اتنا آسان ہے۔ اسے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوا، سوائے اس کے کہ وہ یہ جانا چاہتی تھی کہ ہم ایسا کیوں کریں؟ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا واقعہ ہوگا؟ اس نے کہا: 'میں نے اسے یاد دلایا کہ یہ (متعہ) بہتر تھا کیونکہ ہم اس وقت مذہبی طور پر پاک صاف ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے لئے اور جنسی طور پر اجازت یافتہ ہوتے ہیں، ہم نے پانچ ماہ کے لئے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کیا۔ وہ (مرد کے ساتھ وقت گزارنے میں) ایک ماہر عورت تھی اور وہ دوسرے مردوں سے بھی

واقف رہی ہے۔

محسن نے مجھے اپنے کمرے کا تنگ راستہ دکھایا جو رات کے وقت نظریں چا کر ہمسایہ کے کمرے میں 'دبے پاؤں جانے کے لئے تھا جو بالکل اس کی مخالف سمت میں تھا۔ دروازہ ایک چھوٹی سی بالکنی میں کھلتا تھا جہاں پر اس کی پڑوسن کا دروازہ بھی کھلا ہوتا تھا۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ چھوٹا سا کمرہ 'محسن کا علاقہ ہے وہ ایک گدے پر بیٹھ جاتا اور تقریباً دن کے بڑے حصے میں افیون کا دم لگایا کرتا تھا۔ اس کی بیوی کو یقین ہے کہ محسن اوسطاً ایک ہزار تین یومیہ کی افیون پی جاتا تھا۔ (یہ سوچنے کی بات ہے کہ وہ بے روزگار تھا اور یہ کہ اس کی بیوی بھی کہیں کام پر نہیں جاتی تھی۔ یہ رقم صاف طور پر زیادہ تھی جو لوگ اس کو جانتے تھے 'یہ شبہ کرتے تھے کہ وہ اسلامی حکومت کی خفیہ پولیس کے لئے کام کر رہا ہے)۔ اپنی بیوی کے میان کے مطابق 'محسن کا وزن بڑھ چکا تھا اور وہ مشکل سے حرکت کر سکتا تھا۔ اس کمرے کے ایک گوشے میں 'دوہرے بستر والی مسہری تھی جہاں وہ سوتا تھا۔ اس نے غم زدہ انداز میں کہا: 'میں اور میری بیوی ایک ساتھ نہیں سوتے اس کو ان باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں کہ میں اسے کیا سکھاتا ہوں دوسری عورتیں مجھے دیکھ کر پاگل ہوئی جاتی ہیں لیکن میری اپنی بیوی کو کوئی دلچسپی نہیں۔

ایک مقام پر جب رازی کمرے میں آئی تو اس نے اسے منہ چڑانا شروع کر دیا۔ آواز کے ایک انداز میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے 'اس نے میری باتوں سے بد عقیدگی اور پریشانی مستقل کر دی۔ تب رازی نے کہا: 'وہ اپنے عقل و ہوش سے باہر ہے۔ ہماری عمر (۳۹ برس) اور پانچ بچے ہونے کے بعد وہ مجھ سے توقع رکھتا ہے کہ میں وہ تمام فضول باتیں کروں۔ میں دیکھ سکتی تھی کہ اس کے لئے یہ بات دشوار نہ تھی کہ وہ رات کے درمیانی حصے میں اس کے کمرے سے آہستہ آہستہ باہر نکل جاتا ہے اور اپنی ہمسایہ کے چھوٹے کمرے میں 'کسی شے کو جگہ دیئے بغیر 'دبے پاؤں داخل ہو جاتا ہے یہ دو کمرے ایک دوسرے سے 'مٹھل تین فٹ دور ہوں گے اور اس کی بیوی عام طور سے اپنے بچوں کے کمرے میں ہوتی ہے۔

محسن نے کہا: 'نبہت سے آدمی ماہر عورتوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہ

عورتیں وہی کچھ کرتی ہیں جو ایک شخص کی بیوی ناراضامندی سے کرتی ہے یا سب کچھ کرنے سے انکار کر دیتی ہے اس نے اس دلیل کو بہت سے ازدواجی مسائل اور مشکمحوں کو مرد کی جنسی ناآسودگی سے جوڑ دیا۔ یہی بات تقریباً کارکن پیشہ ور عورتوں کے لئے درست ہے۔ ان عورتوں کے پاس کافی سرمایہ ہوتا ہے اور وہ مالیاتی معاملات کے پیچھے نہیں بھاگتیں۔ وہ ایسے مرد کی تلاش میں رہتی ہیں جو ان کی تسکین کر سکے۔ بہت سی عورتیں جو صیغہ / متعہ معاہدے کرتی ہیں ان کے اپنے گھربار ہوتے ہیں حالانکہ وہ اپنے گھر سے اشتراک نہیں کرتیں اور مرد کے رشتہ داروں سے بھی اشتراک نہیں کرتیں۔ اس نے مزید کہا: 'بعض عورتیں صیغہ / متعہ کرتی ہیں کیونکہ انہیں ایک محافظ کی ضرورت ہوتی ہے یا وہ اپنے پڑوسیوں کی فضول گوئی سے پریشان ہوتی ہیں۔ اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا: 'غریب عورتیں اور شادی شدہ مرد کثرت سے صیغہ / متعہ کرتے ہیں۔

محسن کی نگاہ میں جو مرد صیغہ / متعہ نکاح کرتے ہیں ہر طبقے سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان میں زیادہ تر وہ ہوتے ہیں جو پہلے سے شادی شدہ ہوتے ہیں یا پھر وہ نودولتے ہوتے ہیں۔ اس نے کہا: 'جیسے ہی مردوں کے ہاتھ سرمایہ لگتا ہے وہ صیغہ / متعہ کی تلاش شروع کر دیتے ہیں عورتیں اپنے شوہر کے ایسے معاملات تسلیم نہیں کرتیں اور اپنی زندگی کو مصیبت میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں اس لئے شوہر کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ خفیہ طور پر صیغہ / متعہ کر لیں۔ دوسری طرف عورتیں اپنے صیغہ / متعہ کو چھپاتی ہیں۔ وہ اسے اپنے بیٹوں یا باپ سے چھپاتی ہیں (۲۱)۔ محسن کی رائے میں بعض عورتیں جو صیغہ / متعہ کرتی ہیں ایک قسم کے اعصابی طرز عمل کی نمائش کرتی ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ جو کچھ وہ کر رہی ہیں (یعنی ایک متعہ / صیغہ بن رہی ہیں) جنس یا محبت سے ان کی محرومی ہے۔

محسن نے کہا کہ اس نے اپنے کسی صیغہ / متعہ نکاح کو رجسٹر نہیں کر لیا۔ وہ عورتوں کے لئے صرف اتنا جانتا ہے کہ انہیں عدت کی پابندی کرنا ہوتی ہے اور وہ صیغہ / متعہ کے قانونی پہلوؤں کی بہت زیادہ نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ وہ عدت کے

بارے میں غلط معلومات رکھتا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ انتظار کی مدت نکاحوں کی دونوں صورتوں میں یکساں ہی رہتی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا اس کے کسی صیغہ / متعہ نکاح میں حمل بھی ٹھہرا؟ اس نے جواب دیا کہ ایسا تین چار مرتبہ ہوا۔ مگر میرا ایک یہودی ڈاکٹر دوست ہے جو اسقاط کر دیتا تھا۔

اس نے متعدد بار صیغہ / متعہ نکاحوں کے معاہدے کیئے اور بہت سے معاملات پیش آئے۔ میں نے یہاں زیادہ تعداد میں ان کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس کے ان بہت سے معاملات میں زیادہ تر عورتوں ہی نے اس کی طرف پیش قدمی کی۔ تاہم اس کے بیانات میں سے ایک شخص باسانی یہ اخذ کر سکتا ہے کہ وہ بالعموم اسٹیج تیلر کرتا ہے اور پھر وہ کسی باپردہ یا بے پردہ عورت کو جو لفٹ لے کر سفر کرتی ہے اپنی کار میں بیٹھنے کی پیش کش کرتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس دور ان بہت سی بات چیت متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کی طرف لے جاتی تھی۔ ایسی مثالوں میں ایک کار کا کام وہی ہوتا ہے جو ایک باپردہ خاتون کا ہوتا ہے جس طرح چادر / نقاب ایک عورت کے لئے ہلکی ڈھال ہوتی ہے جو عوام کے درمیان اس کی موجودگی کو جائز کر دیتی ہے۔ (استعارہ کے طور پر یوں لیتے ہوئے) اسی طرح ایک نجی کار ایک جوڑے کا پردہ یا ڈھال ہے جو اسے ایک حد تک نجی ماحول کا لطف اٹھانے کے قابل بنادیتا ہے اور ساتھ ہی کھلے عام عوام میں ان کی موجودگی بھی جائز رہتی ہے۔

ایسے سانحات کے لئے، محسن کا اظہار یہ تھا: 'فلاں فلاں میرے جال میں پھنس گئی۔ ایک مرتبہ اس نے لفٹ لے کر کار میں سفر کرنے والی باپردہ عورت جو اتفاق سے قم کی تھی، محسن نے اس عورت میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا اور انہوں نے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کیا۔ پھر وہ اس سے قم میں ملا اور اس کی ہنسنے والی روئے ملاقاتوں کے درمیان اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے اس عورت کی ماں سے اور ایک خالہ زاد بہن سے جنسی رشتے استوار کر لیے۔ محسن بار بار اپنی بے پناہ شہوت انگیزی کی بہت ڈیگیں مارتا رہا اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ ایک ہی وقت میں کس طرح سات یا آٹھ صیغہ / متعہ کرتا رہا ہے حالانکہ ایک طرف اس نے اپنی بيمادری و مردانگی میں کمی پر پچھتوے کا اظہار کیا تو

دوسری طرف اس نے اپنے انحرافات اور کج روی کو اپنی کم عمری کی شادی سے منسوب کر دیا۔ اس نے کہا: 'چونکہ میں نے بہت نوجوانی میں شادی کی اس لئے میں بہت سے کمتر احساسات میں مبتلا تھا۔ ایک حکایت کا جو اس نے مجھ سے شروع میں بیان کی تھی، نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہا: 'ایک شخص بھی سوچتا ہے کہ دوسروں کی بیویاں اس کی اپنی بیوی سے بہتر ہیں۔ سو اصل اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔'

اس کی چند ایک متعہ / صیغہ بیویوں سے اس کا تعارف ایک جوڑا ملانے والے کے ذریعہ ہوا جسے وہ جانتا تھا۔ وہ محسن کے پاس آتا اور کہتا: (اس کے اپنے الفاظ میں) وہ خوبصورت ہے اور اس کے پاس ایک مکان ہے اور اگر آپ اسے چند سوئمن ماہانہ ادا کر دیں تو آپ اس کے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ محسن نے جوڑا ملانے والوں کی درجہ بندی دو اقسام میں کی ہے۔ اول قسم کے بڑے شہروں میں کام کرتے ہیں اور اچھی طرح منظم ہیں اور بااثر بھی۔ دوسری قسم کے انفرادی سطح پر کام کرتے ہیں۔ اس کی رائے میں مذہبی مراکز میں دوسری قسم کے جوڑا ملانے والے ہوتے ہیں ساتھ دور میں پہلوی حکومت میں بہت سے جوڑا ملانے والے ملا ہوتے تھے لیکن ان کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ وہ ڈر گئے ہیں، کہیں اسلامی حکومت ان کے اقدامات کی فطرتاً نہ کر دے۔ اب وہ زیادہ تر صیغہ / متعہ اپنی ہی ذات کے لئے کرتے ہیں اور دوسروں کے لئے کم ہی کرتے ہیں۔

جب محسن سے پوچھا گیا: 'کیا وہ صحت بدن اور مانع حمل (بدن کنٹرول) کے لئے کسی قسم کی احتیاطی تدبیر اختیار کرے گا؟ تو اس نے بتایا: 'میں عورتوں کے معاملہ میں ایک اسپیشلسٹ (ماہر) ہوں۔ میں عورتوں کی آنکھوں کے گوشے میں دیکھ کر یہ بتا سکتا ہوں کہ کوئی کنواری ہے اور کوئی کنواری نہیں ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ صحت بدن ایک سنگین معاملہ ہے اور انقلاب کے وقت سے یہ بدتر ہو گیا ہے۔ اس نے کہا: 'طاغوتی حکومت (پہلوی امرام و حکام کا حوالہ) کے دوران عصمت فروش عورتیں خصوصی 'ہیلتھ کارڈز' رکھتی تھیں اور انہیں ہر ہفتے یا ہر ماہ معائنہ کرانا پڑتا تھا۔ ایسے انسپکٹرز ہوتے تھے جو ان کی صحت بدن اور ان کے مکانات کا باقاعدہ معائنہ کرتے تھے اگر

ان کے ہیلٹھ کارڈ + زکی تجدید نہیں پائی جاتی تو ان پر جرمانہ ہو تا یا گرفتار بھی کر لیا جاتا تھا لیکن اب کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ یہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ بات نوٹ کرنا کس قدر واضح ہے کہ محسن نے کس قدر عجلت سے شاید غیر شعوری طور پر صیغہ / متعہ کو عصمت فروشی سے ملا دیا اور پہلے کی طرح صحت بدن کو عورتوں کی ذمہ داری تصور کرتا ہے۔ جہاں تک اس کا تعلق تھا، محسن نے کہا: 'وہ صورت حال کو اپنی حیات اور قوت شامہ کے مدرکات کے ذریعہ کنٹرول کرتا تھا۔ کہ وہ عورتوں کی صحت کے لئے کبھی خطرہ ہو سکتا ہے کبھی بھی یہ خیال اس کے ذہن سے باہر نہیں نکلا۔

جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ کبھی تھران کے شہر نو (عصمت فروش عورتوں کے علاقہ) میں بھی کثرت سے جاتا رہا ہے تو اس نے بتایا کہ "وہ بالعموم وہاں نہیں گیا مگر چند ایک بار وہاں گیا تھا جہاں اس نے ایک کنواری لڑکی خریدی اور اس کے لئے چار ہزار تمبن ادا کیے اور اکثر ہم وہاں تفریح کے لئے جاتے تھے" اس نے کہا: 'نور وہاں لوگ صیغہ / متعہ کبھی کرتے تھے۔

اس کو یقین تھا کہ انقلاب کے بعد ذکور وراثت کے تعلقات کا میدان عمل اب توسیع شدہ خاندان میں منتقل ہو چکا ہے۔ اب اس کے باہر جنسی تعلقات قائم کرنا زیادہ دشوار ہو گیا ہے، اس سبب سے ہم جنسی لورزنائے محرمت بڑھ گئے ہیں۔ کرپشن، 'فساد' اور حرام کاری، 'زنا' ان دنوں وحشیانہ حد تک پھیل چکے ہیں۔ دیکھو 'زن روز'

See Zan- i- Ruz 1987, 1104; 14-15

ڈاکٹر حجتہ الاسلام انوری

ڈاکٹر انوری سے مجھے خاندان کے ایک دوست نے متعارف کر لیا تھا۔ انہوں نے ایک انٹرویو کے لئے ہمارے ان کے گھر پہنچنے سے اتفاق کیا۔ ہماری ملاقات سے دو دن پہلے انہوں نے دوبارہ ٹیلی فون کیا اور کہا کہ اسباب تحفظ کے پیش نظر انہیں یہ مناسب نہیں لگتا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کہیں جائیں۔ انہوں نے مجھے اپنے گھر آنے کی

دعوت دی۔ میں لور میرے والد جنوبی تران میں ان کے مکان پر گئے۔ ڈاکٹر انوری فلسفہ مذہب کے یونیورسٹی پروفیسر تھے لور ساتھ ہی ایک مذہبی رہنما لور ایک جتہ الاسلام بھی تھے۔ ہمارے انٹرویو کے وقت تک وہ 'نظر عنایت' سے محروم ہو چکے تھے اور بہر حال انہیں یونیورسٹی سے ہر طرف کر دیا گیا تھا۔ وہ ایک دوستانہ مگر نہایت طاقتور شخصیت کے مالک تھے لور دوسرے بہت سے اعلیٰ مناصب کے ملاؤں کی طرح بہت زیادہ صاف دل لور راست رو شخص تھے۔ وہ طویل قامت، سیاہ آنکھوں لور دل پر اثر کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ وہ اپنی عمر کے چالیسویں سال کے آخری دور میں دکھائی دیتے تھے شادی شدہ لور تین بچوں کے باپ تھے ہمارے انٹرویو کے وقت ان کا ایک فرزند جیل میں تھا۔

ہمارا انٹرویو شروع ہونے سے پہلے انہوں نے ایک طویل اور ٹھوس آراء پر مشتمل بات چیت کی جو معاشرتی علوم میں ریسرچ کی مشکلات اور ان علوم کے مقصدی ہونے کے امکان کے فقدان سے متعلق تھی۔ انہوں نے معاشرتی علوم کے میدان کے متعلق بعض طریقاتی اعتراضات اٹھائے لور جن کے لئے ان کا خیال تھا کہ یہ مغربی چودھراہٹ کی مسوم لور جارحانہ روش کے حامل ہیں لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اسلام میں متعہ کے رواج کے مطالعے کی ضرورت کے متعلق میرے مقاصد و محرکات کی بہت سوال کیا۔ ان کی بعض تشویشناک باتوں کو قبول کرتے ہوئے میں نے اس حقیقت پر زور دیا کہ طریقیات پر ان کے اعتراضات نے ان کی طرح دوسرے مفکروں کے لڑاؤ کو بھی گھیر رکھا ہے لور یہ کہ ان مسائل میں سے بعض پر قابو پانے کے طریقے موجود ہیں۔ میں نے انہیں یقین دلایا کہ مجھے ہمارے رسم و رواج میں سے ایک (متعہ) کی بہت آگاہی و تفہیم حاصل کرنے میں دلچسپی ہے لور جسے بہت سے ایرانیوں لور غیر ملکیوں نے بھی اگر غلط نہیں سمجھا ہے تو کم ضرور سمجھا ہے۔ اس سے پہلے کہ مجھے موضوع کے متعلق ان سے کوئی سوال دریافت کرنے کا موقع ملا، انہوں نے اپنی رائے کا جرأت مندانہ اظہار کیا: 'شیعہ کے خلاف عظیم ترین الزامات میں سے ایک الزام کا تعلق متعہ سے ہے۔ بہت سے لوگوں نے

شیعہ اور اس کے عمل کے متعلق ہر قسم کے جھوٹ کہے ہیں۔ لازمی اعمال جیسے یومیہ نماز اور تجویز کردہ اعمال کے درمیان فرق کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ”محمدؐ کی حدیث میں وہ اعمال ہیں جن کی خدیاں معاشرے نے تسلیم کی ہیں اور قبول کی ہیں۔“ ڈاکٹر انوری نے استدلال کیا کہ متعہ بعد کی قسم (تجویز کردہ عمل) ہے یہ کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا گیا ہے اور رسول اکرمؐ نے اس کی سفارش کی ہے۔ رسول اکرمؐ نے جو کچھ تجویز کیا ہے آپ کو اسے جالانا چاہئے اور جو کچھ انہوں نے منع کیا ہے آپ کو اسے نظر انداز کرنا چاہئے۔ اہل تشیع اور رسول اکرمؐ کے اہل بیعت نے ان میں سے بعض خوبیوں پر سے پردہ اٹھایا ہے اور انہیں نافذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے قدم بڑھایا ہے۔ متعہ ان میں سے ایک ہے۔ انہوں نے اس نظریے سے اتفاق کیا کہ عرب میں متعہ زمانہ قبل اسلام سے عام تھا لیکن انہوں نے یہ دلیل دی کہ ”مسلم پیغمبرؐ کے بعد شیعہ اسے (متعہ کو) اسلامی قانون کے مطابق نافذ العمل کرنا چاہتے ہیں۔“

تب ڈاکٹر انوری نے شیعہ رائج عقائد اور ان کے پس منظر کی منطق کے مطابق نکاح کی مختلف اقسام کو بیان کرنا شروع کیا: اگر آپ دو مطمئن ہیں تو آپ مستقل نکاح ر شادی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ایک بیوی سے مطمئن نہیں، دو یا تین یا چار سے مطمئن نہیں تو آپ جائیں اور کسی اور عورت سے متعہ کر لیں۔ عورتوں اور سرمایہ (کیپٹل) کے درمیان مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ”عورتیں سرمایہ کی طرح ہیں کبھی آپ کا سرمایہ تھوڑا ہوتا ہے لیکن کبھی یہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس لئے آپ کئی بیویاں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: اگر آپ کے پاس ایک مستقل نکاح کے لئے سرمایہ نہیں ہے تو آپ جا کر متعہ معاہدہ کر سکتے ہیں تاکہ لوگوں کی آل و ولد میں بربادی واقع نہ ہو۔“

انہوں نے ساتویں صدی میں (حضرت) عمرؓ کی طرف سے متعہ کی ممانعت کرنے پر اعتراض کیا اور ان کا یہ اقدام پابندی کے لائق نہیں کیونکہ قرآن کی واضح اجازت کی موجودگی میں (حضرت) عمرؓ کی تشریح بے مقصد ہے انہوں نے وضاحت کی کہ متعہ کی اجازت دی گئی کیونکہ جنگوں کی وجہ سے موت اور تباہی اپنی انتہا پر تھی اور

اس لئے فضیلت مآب محمدؐ نے حکم دیا تھا کہ ان شہیدوں کی بیواؤں سے نکاح کریں تاکہ خاندانوں کے وجود کا تحفظ ہو سکے جیسا کہ حال ہی میں (ایران عراق جنگ کا ایک حوالہ) ہوا۔ ایک عورت جس کا شوہر مر جائے وہ کسی کو اپنا ناچا جاتی ہے جو اس کے بیٹوں کا نگران ہو۔ انہوں نے بیٹیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ (حضرت) عمرؓ کی طرف سے متعہ کی ممانعت کو قانونی طور پر غیر تعمیلی، اور انسانی طور پر بے اثر ثابت کرنے کے لئے انہوں نے کئی سنی مذہبی رہنماؤں اور رسول اکرمؐ کے صحابہ کرامؓ کے نام بتائے جنہوں نے کہ کثرت سے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کیئے۔ ڈاکٹر انوری نے کہا: "سنن" کے مصنف احمدی نسائی، جنہیں ۳۰۳ ہجری میں قتل کر دیا گیا تھا، کی چار مستقل بیویاں تھیں اور وہ تمام وقت متعہ معاہدے کرتے رہتے تھے یا مدینہ میں عبد اللہ بن زبیر ستر (۷۰) متعہ بیویاں رکھتے تھے اور اپنے بیٹوں کو یہ ہدایت کی کہ ان کی وفات کے بعد ان عورتوں کو کہیں نکاح کرنے کا موقع نہ دیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی کی کتاب "الفہر" Amini's Al- Ghadir 1924, 8:223 کا حوالہ دیا جس میں ان سنیوں کی فرست ہے جنہوں نے متعہ معاہدے کیئے۔ ڈاکٹر انوری نے استدلال کیا کہ متعہ لول اور دوم خلفاء (حضرت) ابو بکرؓ اور (حضرت) عمرؓ کے عہد حکومت میں تھا اور (حضرت) عمرؓ نے اپنی عمر کے آخری حصے میں اس کی ممانعت کر دی۔ ڈاکٹر انوری نے خطیبانہ انداز میں دریافت کیا: انہوں نے اتنے عرصے کیوں انتظار کیا؟ کیونکہ وہ عزت مآب علیؓ (شیعوں کے لول امام) سے حسد رکھتے تھے۔ ڈاکٹر انوری نے امام علیؓ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: اگر (حضرت) عمرؓ متعہ کی ممانعت نہیں کرتے تو کروہ مرض پر کوئی زانی نہیں پایا جاتا۔ اس کے بعد انہوں نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح (حضرت) عمرؓ نے متعہ کو خلاف قانون قرار دیا صرف اس لئے کہ امام علیؓ سے ان کی ایک ذاتی عدولت تھی، جن کے لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں (امام علیؓ) نے (حضرت) عمرؓ کی بہن سے متعہ کا ایک مختصر مدت کا معاہدہ کیا تھا۔

یہی مدہجی قصہ امین آقائے مجھ سے مشد میں بیان کیا تھا لیکن جب میں نے اس قصے کو اپنے والد کے سامنے دھر لیا تو وہ بہت برہم ہوئے۔ میرا حال جب ڈاکٹر

انوری نے اس قصے کو اتنی آسانی اور فخر کے ساتھ سلسلہ وار سنایا تو میرادل ڈونے لگا۔ میں نے بے چینی سے اپنے والد کے رد عمل کا انتظار کیا لیکن انہوں نے اپنی حالت کو برقرار رکھتے ہوئے کہا: لیکن ہم یہ کس طرح جانیں کہ یہ صداقت پر مبنی ہے؟ حجتہ الاسلام انوری نے بات کا رخ پیچھے کی طرف موڑتے ہوئے کہا: 'بلاشبہ یہ سچ ہے اس کی بابت ایسی کیا خرابی ہے؟ بلاشبہ (حضرت) علیؑ نے متعہ معاہدہ کیا وہ ایسے ہی آدمی تھے جیسے دوسرے ہوتے ہیں اور وہ آدمی سے مختلف نہیں تھے ہر شخص متعہ کرتا ہے۔ میں بھی متعہ کرتا ہوں۔ ایک (حضرت) عمرؓ تھے جو خلیفہ تھے، بادشاہ تھے اور دوسرے (حضرت) علیؑ تھے جو صرف ایک رعیت تھے۔ بادشاہ کی بیٹی سے متعہ کرنے کی جرات کون کرے گا؟ اس لئے (حضرت) عمرؓ نے متعہ کو خلاف قانون قرار دیدیا۔ انہوں نے مختصر سا وقفہ کیا اور پھر کہنا شروع کیا: 'یہاں تک کہ بہت سے سنی خود (حضرت) عمرؓ کے فرمان کے متعلق شک میں مبتلا تھے۔ مکہ اور مدینہ کے لوگ متعہ کو جائز سمجھتے تھے اور (حضرت) عمرؓ کے حکم نامے کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ بادشاہ کا حکم تھا اس لئے انہوں نے اس کی تعمیل کی۔'

مکہ کی ایک عورت جس سے ظاہر میں 'ڈاکٹر انوری نے' مکہ کے لئے اپنے سفروں کے درمیان کئی عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کیئے تھے ان (ڈاکٹر انوری) سے یہ شکایت کی کہ صرف حج کے دوران ہی وہ (عورتیں) عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کرنے کا موقع پاتی تھیں۔ اس نے رازدارانہ اعتماد کے ساتھ کہا: 'حجتہ الاسلام کے الفاظ میں) اگر (حضرت) عمرؓ نے متعہ پر پابندی عائد نہ کی ہوتی تو ہم بہت سارے روپیہ بھاری ہوتیں۔ انہوں نے مزید کہا: 'اب مکہ اور مدینہ میں میرے دوست ہیں وہ اسے خفیہ طور پر کرتے ہیں بالخصوص حج کے ایام میں عورتیں ایسا (متعہ) کرتی ہیں کیونکہ یہ مالی طور سے بہت منافع بخش ہے۔ انہوں نے خود اکثر صیغہ / متعہ کرنے کا اعتراف کیا مگر تاہم مزید تفصیل کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا۔'

جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ صیغہ / متعہ رشتہ کس طرح قائم کریں گے؟ اور کیا اس میں کوئی جوڑا ملانے والے بھی شامل ہیں یا نہیں؟ تو وہ ہم جو مکے اور بلند آواز

سے کہا: 'متعہ نکاح کرانے کے لئے کوئی جوڑا ملانے والے نہیں' کوئی ادارے نہیں اور نہ ہی کسی قسم کی کمیٹیاں ہیں۔ ان افواہوں کو مستشرقین نے شروع کیا ہے۔ اس کے بعد حجتہ الاسلام نے بہت زوردار انداز میں مستشرقین پر الزام لگایا کہ انہوں نے ادارہ متعہ کی غلط ترجمانی کی ہے اور موٹلوں، سریوں اور ایسی جگہوں میں جوڑا ملانے والوں کے کردار اور سرگرمیوں کے جھوٹے بیانات لکھے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: مگر لوگ اسے جائز طور سے کریں تو پھر اس میں خرابی کی ایسی کیابات ہے؟ لوگ اس وقت کیا کرتے ہیں؟ جب انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے خلیبانہ انداز میں کہا: 'اگر تمہیں کسی پردے کی ضرورت ہوگی تو تم کسی پردہ ساز دکان پر جاؤ گی۔ اگر تمہیں چھوٹے مٹر کی ضرورت ہوگی تو تم پرچونی کی دکان پر جاؤ گی۔ اگر تم مستقل نکاح چاہتی ہو چاہتے ہو اور ہمیشہ ایک ساتھ رہنا سہنا چاہتی ہو چاہتے ہو' تو تمہیں بعض مخصوص تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا: 'لیکن یہ بات متعہ کے لئے مختلف ہے۔ مستقل نکاح کو متعہ نہیں کہا جاتا۔ متعہ کے معنی ہیں: سامان تجارت، اشیاء، "متعہ"۔ ایک مستقل نکاح کے لئے آپ صلہ دلسن، مہر، لوا کرتے ہیں۔ یہ متعہ کیوں کہلاتا ہے؟ سیدھی سی بات ہے! میں نے کرائے پر ایک کار لی اور اس کے مبادلہ میں کوئی شے دی، یہ متعہ کہلاتا ہے کیونکہ میں ایک خاندان قائم کرنے کی پریشانی میں مبتلا ہونا نہیں چاہتا یا یومیہ اخراجات ادا نہیں کرنا چاہتا۔ دوسری طرف شادی ایک ڈیرے کی طرح ہے یا بیچ بوائے ہوئے کھیت کی طرح ہے جس کے لئے آپ ایک قیمت ادا کرتے ہیں۔

مستقل اور عارضی نکاح کی صورت، مقاصد اور معانی کے درمیان اس کا تصور اتنی امتیاز، شیعہ نظریاتی مفروضے کی انتہائی بنیاد کی اہمیت ظاہر کرتا ہے اور میرے اس متنازعہ مسئلہ کی تائید کرتا ہے کہ نہ صرف نکاح کی دو صورتوں، معاہدوں کی دو علیحدہ درجہ بندیوں کو ظاہر کرتا ہے، بلکہ یہ خیال اور عقلیت کی دو مختلف درجہ بندیوں کو ظاہر کرتا ہے جن کا تعلق مرد، عورت اور ان کی جنسی اور مادی ضروریات کی ہیئت و فطرت سے ہے نیز یہ ظاہر کرتا ہے کہ معاشرے کی تنظیم کس طرح کی جائے اور

اسے کس طرح کنٹرول کیا جائے؟ ان صنفی، اختلاقی، قانونی، شہوانی اور معاشرتی ماڈلز کو تسلیم کرنے اور مسئلے کو سمجھنے میں، اس مسئلے کے عمل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ آیت اللہ مطہری اور معاصر علماء کی اکثریت کے نظریات کے نہایت خلاف ہے۔

ڈاکٹر انوری کی رائے میں اگر مردوں کو جنسی مباشرت سے احتراز کرنے پر مجبور رکھا جائے تو مردوں میں ہولناک باتیں واقع ہوں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ جو ایسا نہیں کرتا اس کی ریڑھ کی ہڈی کی تہ میں ایک گرہ بڑھنے لگتی ہے (۲۲)۔ وہ مردوں کیلئے جنسی احتراز کے جسمانی اور نفسیاتی نقصان کی بابت ناقابل شکست تصور کے حامل تھے اور انہوں نے مرد اور عورتوں کے درمیان فطری اختلافات کی بابت ایک طویل اور مضبوط رائے کی 'تہا کلامی' کا مظاہرہ کیا۔ جب تین اور مواد جو مرد میں اپنا وجود رکھتے ہیں، عورتیں ان سے خالی ہیں۔ انہوں نے مرد کی اولین زوجہ رماں حوا کا حوالہ دیا۔ انہوں نے ذیل کی داستان شیخ طوسی سے منسوب کی: 'ایک مرتبہ آدم نے حوا سے کہا کہ وہ ان کے پاس آئیں۔ حوا نے جواب دیا: 'آپ کو میری ضرورت ہے، آپ میرے پاس آئیں۔' see Mutahhari 1974, 15۔ انہوں نے اپنے معاشرتی مذہبی ذخیرہء علم سے پہلے سے طے شدہ حیاتیاتی پروگرامنگ کی طرف بڑھتے ہوئے، نتیجہ اخذ کیا کہ مردوں کو عورتوں کی طرف غیر اخلاقی اشارہ کرنا پڑتا ہے اور عورتوں کو اپنے شوہروں کی فرماں بردار ہونا چاہئے۔ اگر یہ بات آدم اور حوا کے لئے صحیح ہے تو ڈاکٹر انوری جو استدلال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں: 'تو پھر اس (مفروضے) کی کوئی حیاتیاتی بنیاد ہونا چاہئے اور اس کے لئے یہ بات سارے انسانوں کے لئے ہر زمانے میں درست ہونا چاہئے۔ یہ بات نوٹ کیجئے کہ اس داستان میں حوا عملی طور پر آدم کی نافرمانی کرتی ہیں۔' جب ان سے ان چینلز (راستوں) کی بابت دریافت کیا گیا جن کے ذریعے لوگ متعہ کے بارے میں آگہی حاصل کرتے ہیں تو انہوں نے کہا: 'متعہ کے متعلق آگہی کے لئے ایک مخصوص جگہ کی ضرورت نہیں۔ اگر میں ایک عفت شعاع عورت دیکھتا ہوں اور اپنا معاملہ پیش کر دیتا ہوں، تاہم ان کی نظر میں لوگ متعہ کی بابت کم ہی جانتے ہیں کیونکہ اس کے بارے میں کوئی انہیں بتاتا بھی نہیں اور پہلوی حکومت میں

متعہ معاہدے کرنے میں لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ عام طور سے ایک صیغہ / متعہ ملاپ کا آغاز کون کرتا ہے؟ انہوں نے مختصر مگر جامع انداز میں کہا: اگر میں متعہ کرنا چاہتا ہوں تو میں ایک عورت کو جو میرے پاس سے گزر رہی ہے اس (متعہ) کی تجویز دیتا ہوں۔ اگر وہ اسے پسند کرتی ہے تو وہ ہاں کہے گی اور اگر وہ ناپسند کرتی ہے تو وہ نہیں کہے گی بس معاملہ صرف اتنا ہے۔ انہوں نے ذرا سا توقف کیا اور پھر کہنا شروع کیا: 'یا تو آپ اسے (عورت کو) پہلے سے جانتے ہوں اور اس لئے آپ مدد اور است اس کے پاس جائیں اور اپنی خواہش کا اظہار کریں۔'

اس مقام پر جبکہ ہم وہاں تھے اور گفتگو کے ایک حصے میں مصروف تھے ایک عالم فاضل مہمان جو ابھی آئے تھے وہ بھی گفتگو میں شامل ہو گئے (انہوں نے کہا) صیغہ / متعہ زیادہ تر نمایاں اور مقبول عام علاقوں میں زیارت گاہوں میں ہوتا ہے۔ قم میں زیارت گاہ کے شمال۔ مشرقی حصے میں اتنا کی یاد ہے جہاں اکثر مخصوص اوقات میں عورتیں جو صیغہ / متعہ کرنا چاہتی ہیں ادھر ادھر پھرتی رہتی ہیں۔ حجۃ الاسلام نے ہماری بات کو سمجھ کر کہا: 'یہ محض افواہیں ہو سکتی ہیں۔ بے شک یہ کچھ مقدس مقامات، 'عقبات' (معنی آستانہ) میں ہوتا ہے لیکن یہ دوسرے مقامات پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے (حجۃ الاسلام) یہ تسلیم کر رہے ہوں اور ان کا پھٹ پڑنا کسی قدر درست نہیں تھا، ان کی آواز کا انداز بدل گیا اور انہوں نے کہنا شروع کیا: 'اگرچہ یہ مقدس مقامات پر زیادہ ہو سکتا ہے تب ان کے مہمان نے دوبارہ مگر بے خوف و خطر کہا: 'یہ اس وقت زیادہ ہوتا ہے کہ جب لوگ زیارت کے لئے آئے ہوتے ہیں۔' ڈاکٹر انوری نے ایک بار پھر مداخلت کی: 'وجہ یہ ہے کہ بہت سے زائرین جو ان مقدس زیارت گاہوں سے مدد حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں وہاں حیض سے فارغ عورتیں ہوتی ہیں جو آپ کے سامنے خود کو پیش کرتی ہیں جب کہ آپ دعا پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض عورتیں آپ کے پاس سے گزرتی ہیں اور خود کو پیش کرتی ہیں۔ مکہ (مکرمہ) میں بھی یہی ہوتا ہے۔ یہ جنسی تحریکات اور خواہشات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اپنے مکالمے کو جاری رکھتے ہوئے ان کے مہمان نے مذہب، اخلاق اور رسم و رواج کی بابت ایک طویل گفتگو کا آغاز کر دیا۔'

وہ روایت کے متعلق تو بین آمیز باتیں شروع کر رہا تھا تب ڈاکٹر انوری اس کی باتوں سے پریشان ہو گئے اس کی بات کاٹی لور کہا: تو آبادیاتی نظام نے متعہ کو عصمت فروشی کے برہہ کرنے کی کوشش کی ہے لور کہا جاتا ہے کہ اس لور اس کے درمیان کیا فرق ہے؟ انہوں نے زور دیا: ہاں متعہ عصمت فروشی کی طرح ہے لیکن چونکہ یہ خدا کے نام سے ہوتا ہے اس لئے اس کی اجازت ہے کسی بھی قسم کی مسرت جس میں خدا کا نام شامل نہیں ہوتا آپ اس سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔

میں نے ان سے پوچھا: اگر متعہ قانونی طور پر جائز ہے لور مذہبی طور پر مستحسن ہے تو کیا یہ تمدنی و ثقافتی طور پر رسوائی کا داغ ہے؟ ڈاکٹر انوری نے جواب دیا: جب ہم ایک عارضی مسرت کی حیثیت سے متعہ کی تشریح کرتے ہیں تب اس کے مخصوص معانی لور مخصوص مطالب ہوتے ہیں۔ ایک شخص اپنی کار پر تصرف رکھتا ہے لیکن اگر آپ ایک کار کرائے پر لیں تو جب تک آپ اسے استعمال کرتے رہیں گے کرائے کی ادائیگی کرتے رہیں گے۔ ایک شخص اپنے پیالے کا مالک ہو سکتا ہے لور آپ اس سے صرف مشروب پی سکتے ہیں لیکن بازاروں لور مذہبی عوامی (پانی) پینے کے مقامات 'سقاخانے' میں ایسے پیالے ہوتے ہیں کہ جن سے ہر شخص پانی پیتا ہے۔ آپ ایک کافی ہاؤس میں پانی نہ پئیں کیونکہ ہر شخص اس گلاس کو استعمال کرتا ہے (لور) آپ اس بات سے نفرت کرتے ہیں اسی طرح چونکہ متعہ کے 'شادی' معانی و مطالب ہیں معاشرہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرمؐ نے متعہ کے لئے مذہبی ثواب بیان کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پانی پینے کے عوامی مقامات (سقاخانے) رسیلیں) مذہبی اہمیت کے حامل ہیں لور ان کے نام رسول اکرمؐ لور آئمہ کرامؑ کے اسماء پر رکھے جاتے ہیں (۲۳) یہ اس لئے کہ وہاں چائے لور پانی پینے کے لئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے (۲۴) انہوں نے مزید کہا: اب میں متعہ کرنا چاہتا ہوں لور مذہب و قانون کے نقطہ نگاہ سے بھی اسے اچھا سمجھا جاتا ہے۔ پس میں جاتا ہوں اور اسے (متعہ کو) خفیہ طور پر کرتا ہوں! آپ اسے علانیہ بیان نہیں کرتے (کیونکہ یہ نیک کام رکارڈ ثواب ہے) لور ٹھیک اسی وقت یہ مردانہ قوت قدرت (کا اظہار) بھی ہے! پھر انہوں نے

شیعہ امام دوم (حضرت) حسنؑ کی مثال دی جو اپنے حسن اور تعدد ازواج کے لئے مشہور ہیں (۲۵) بہت سی عورتیں ان کے ساتھ ہونا چاہتی تھیں اور اس لئے انہوں نے ان کو اپنی متعہ (ازواج) مبالغہ آلودی سے بے نیاز کیا: بہت سی عورتیں خود اپنے لئے متعہ چاہتی ہیں۔

لوگوں کو متعہ کے لئے کون سے عناصر تحریک دیتے ہیں؟ اس سلسلہ میں ڈاکٹر انوری نے مردوں کی اکثریت کے نقطہ نگاہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا: 'مرد اپنی جنسی ضروریات سے تحریک پاتے ہیں اور وہ ایسا کرتے ہیں کہ ہمارے پڑ جائیں، عورتیں ایسا کرتی ہیں، اس کی وجہ مالی ضرورت ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ عورتیں بھی شہوت سے تحریک پاتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ممکن ہے لیکن وہ جھوٹ بولتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ امام دوم اور دوسرے مردوں کے لئے عورتوں کی جنسی کشش (جنسی احساس) پر اپنے ابدائی تبصرے یاد نہیں رہے۔ ڈاکٹر انوری اور ان کا مہمان، انفرادی اور مشترکہ طور پر باری باری یہ زور دیتے رہے کہ کس طرح عورتیں، اکثر اپنے اصلی جذبات پر پردہ ڈالتی رہتی ہیں۔ یہ بعید العقول باتیں تھیں حالانکہ انہوں نے عورتوں کے جنسی (متاہلانہ) محرکات کی مالیاتی نوعیت کو صاف شفاف دیکھا۔ انہوں نے اس امر پر زبردست حیرت کا اظہار کیا کہ عورتیں فی الحقیقت کیا ہیں! ان دونوں مردوں نے عام ایرانی رجحان کا مظاہرہ کیا، دیانت کو مردانہ وصف قرار دیا جبکہ مکرو فریب کو عورتوں کی خصوصیت قرار دیا۔ ہم سب کے درمیان ایک طویل اور زندگی آمیز بحث و گفتگو کے بعد ڈاکٹر انوری نے عورتوں کی کثافت اور لطافت کے متعلق اپنے نظریہ عددگر فکلی کی صورت نگری کی تاہم اس بار انہوں نے لطافت کو سوشل طبقے سے وابستہ رکھا اور تجویز کیا کہ نچلے طبقے کی عورتیں ایسا کرتی ہیں کیونکہ معاشی ضروریات کا تقاضہ ہوتا ہے اور ایسی عورتوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جبکہ طبقہ عبالا کی عورتیں ایسا (اس لئے) کرتی ہیں کہ یہ ان کی جنسی ضروریات کا تقاضہ ہوتا ہے۔

ایک متعہ ر عارضی نکاح میں دلہن کو دولہا کے پاس بھیجنے (بجیل زفاف) کے لئے مقام رہائش کی بابت، ڈاکٹر انوری نے کہا کہ اس کا انحصار دونوں فریقین کے

درمیان ہونے والے معاہدے کی نوعیت 'ان کی مالی اہلیت' ان کے معاہدہء متعہ کی مدت اور ایسی دوسری شرائط پر ہے۔ بعض دوسرے بیانات کی تردید کرتے ہوئے انہوں نے کہا: 'بہت سے لوگ مذہبی مراکز پر دونوں اغراض سے یعنی ایک صیغہ ر متعہ تلاش کرنے کے لئے اور اسی طرح معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد وہاں رہنے کے لئے جاتے ہیں۔ ایران، عراق، شام اور مصر کی زیارت گاہوں میں نمایاں جگہیں اور مکانات ہیں۔ جو عورتیں 'ان نشان زدہ علاقوں سے واقف ہوتی ہیں وہاں جاتی ہیں اور مہمانوں کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ ڈاکٹر انوری نے مزید کہا: 'متعہ ر عارضی نکاح کی مدت 'عام طور سے ایک یا دو گھنٹے یا ایک رات ہوتی ہے اور اگر مدت اس سے زیادہ ہوتی ہے تو یہ ایک مستقل نکاح کی سمت رہبری کر سکتی ہے۔ زندہ حاضرہ میں متعہ کو ایک 'آزمائشی شادی' کی حیثیت سے سمجھا جاتا ہے۔ اس عام خیال پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے: 'متعہ مستقل نکاح کے لئے ایک بڑا دروازہ ہے اس میں باہمی بے تکلفی اور ربط و ضبط کی منجائش ہوتی ہے۔ یہ ایک ثقافتی راستہ ہے جو مرد و عورت دونوں کو اپنے مستقبل کے ساتھی (شوہر، زوجہ) کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا: 'ایک مرد و عورت کے درمیان مستقل نکاح ہونے تک نسبت (مقلنی) کی مدت متعہ ر صیغہ کی طرح ہے۔ بہت سی شادیاں جو طلاق پر منتج ہوتی ہیں وجہ یہ ہے کہ فریقین پہلے سے ایک دوسرے کو نہیں جانتے (تھے) کیونکہ یہ شادیاں (مستقل نکاح) اندھے پن سے کی گئی ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ آپ ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ میں نے ان سے دریافت کیا: اگر یہ معاملہ ہے تو عورتوں کی بڑی تعداد نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: 'کیونکہ مرد اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں وہ ایک عورت سے متعہ کر سکتے ہیں اور بعد میں دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مزاج میں موافقت نہیں تھی اس لئے اسے چھوڑ دیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے!'

حجتہ الاسلام ڈاکٹر انوری نے ہمارے طویل انٹرویو کو ذیل کی ایک داستان سناتے ہوئے، ایک مزاحیہ انجام کو پہنچایا۔ ایک بار پھر یہ داستان معاشرے میں

متحدہ عارضی نکاح کے ادارے کی ضرورت کی اہمیت کو بیان کرتی ہے: 'ایک مرتبہ کسی مسجد میں عابدوں کے ایک گروہ نے مصی کے نیچے ایک جوڑے کو حیران کر دیا۔ انہوں نے سخت برہم ہوتے ہوئے آدمی کو پکار کر کہا: کیا تمہیں خود پر شرم نہیں آتی؟ کیا تمہارا کوئی مذہب نہیں؟ آدمی نے جواب دیا: 'میرا مذہب ہے مگر میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔'

ملا افشاگر

مجھے ملا افشاگر کا نام اتفاقہ طور پر معلوم ہوا (۲۶)۔ تم میں مرعشی نجفی لاہوری میں جہاں میں ریسرچ کر رہی تھی، ایک لاہوری نے مجھے اپنا نام اور پتہ دیا اور اپنے وظیفے کے لئے ہلور سند پیش کیا۔ میں نے اسے ٹیلی فون کیا اور اپنی ریسرچ کو مختصر طور پر بیان کیا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے ایک انٹرویو کے لئے رضامند ہے؟ اس کے موصولہ لہدائی تبصروں کو دیکھ کر مجھے دھچکا لگا۔ اس نے کہا تھا کہ مجھے پہلے اسلام کا تعارف سمجھنا اور قبول کرنا چاہئے کہ اسلام میں عورتوں کو اگر کم نہیں تو نصف مرد تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ کہ مجھے اپنی ریسرچ اس نکتے سے کرنا چاہئے۔ یہ جان کر میں حیران و ششدر رہ گئی! یہ پہلا ملا تھا جس نے کبھی اسلام میں عورت کی ناسازگار اور حوصلہ شکن حیثیت کا صراحت کے ساتھ اعتراف کیا تھا۔ اس نے مجھ سے اسی دن ملاقات کرنے پر اتفاق کیا۔

ملا افشاگر ایک نہایت تنقیدی ذہن تھا بہترین مطالعے کا حامل اور جدید معیار اسلوب کے مطابق وہ ایک ایسا ملا تھا کہ جس سے میں نے کبھی بات کی ہو۔ اس نے اپنی آراء کا اظہار آزادانہ اور کھلے دل سے کیا۔ وہ اسلامی حکومت پر تنقید کرتا اور بالعموم اسلام کے متعلق اپنے نظریات اور بالخصوص آیت اللہ خمینی کی حکومت کے لئے معذرت خواہ بھی نہیں تھا۔ اس کی عمر پینتیس سال تھی شادی شدہ تھا اور ایک بچے کا باپ تھا۔ اس نے یورپ کا سفر کیا تھا اور وہ سویڈن کے معاشرے سے خاص طور پر متاثر تھا۔ میں نے تین مرتبہ اس کا انٹرویو کیا۔

ملا افشاگر نے اسلام میں غلامی کے ادارے (رواج) کا ایک مفصل تنقیدی جائزہ پیش کرتے ہوئے اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور اس حقیقت پر زور دیا کہ اسلام میں غلامی کبھی بھی قانوناً ختم نہیں کی گئی حالانکہ اس نے غلامی اور متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے درمیان چند عملی یکسانیتیں پائیں۔ اس نے کہا کہ صیغہ / متعہ پر لکھنے سے میرے لئے یہ بہتر ہے کہ اپنا وقت اور توانائی اسلام میں غلامی پر ریسرچ کرنے کے امور پر صرف کروں۔ اس کے نقطہ نگاہ سے ادارہ غلامی، تنقیدی فکر اور تحریر سے چارہا ہے لیکن ذرا دیر کے بعد اس نے متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے متعلق کچھ تبصرہ کیا۔ اس نے جنسی خواہشات کو بھوک اور پیاس کی طرح قرار دیتے ہوئے دلیل پیش کی: 'اگر تمہارے پاس کافی خوراک موجود ہے تو تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح جب جنسیات ایک متنازعہ اور حل طلب مسئلہ نہیں ہے تو اس سلسلہ میں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب بھی خوراک / حل درکار ہو تو تم اسے حاصل کر سکتے ہو۔ (بہتر ہے کہ) تم اپنی توجہ اور توانائی کہیں اور مصروف کار کردو'۔ اس نے کہا: 'مسلم ممالک میں چونکہ دستور کے مطابق ہر قسم کی جنسی ممنوعات موجود ہیں اس لئے ایک شخص کا وقت اور توانائی اپنی جنسی تسکین کی سعی اور طریقے تلاش کرنے میں صرف ہوتا ہے'۔ اس کا یقین تھا کہ رسول اکرمؐ نے جنسی ضروریات کی اہمیت کو تسلیم کر لیا تھا اور اسی لئے انہوں نے لوگوں کو اجازت دی کہ وہ ان خواہشات کی تکمیل کریں مگر دوسرے لوگوں کے حقوق سے تجاوز نہ کریں۔ ملا کے نقطہ نگاہ سے 'تجاوز' کے معنی تھے کہ ایک شادی شدہ عورت اپنی شادی (نکاح) کے دائرے سے باہر جنسی تعلقات قائم نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اپنے شوہر سے تعلق رکھتی ہے۔

ملا ایکس کی طرح اس نے بھی جنسی خواہش کی شدت کے متعلق جغرافیائی نظریہ جبر کا ایک منظر نامہ پیش کیا۔ اس نے رائے دی کہ 'سرد تر آب و ہوا کے خطوں میں لوگ گرمی جذبات کے مظاہرے میں کمزور ہوتے ہیں جبکہ اہل مشرق جو گرم تر خطوں میں رہتے ہیں زیادہ جنسی جذبات (شہوت) کے حامل ہوتے ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ ایک متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے لئے کن عناصر کو محرکات تصور

کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا: '(یہ محرکات ہیں) محبت و شفقت کی کمی، عورت کے لئے محافظ کی عدم دستیابی، اور مردوں کے لئے جنسی تسکین کا سامان'۔ اس کے مصروف شیڈول اور اسلام میں غلامی کے موضوع پر ہم نے اتنا زیادہ وقت صرف کر دیا تھا کہ ہمیں انٹرویو کو ختم کرنا پڑا لیکن اس نے وعدہ کیا کہ وہ مجھ سے بعد میں رابطہ کرے گا۔

دو دن کے بعد جیسا کہ میں اپنے بعض مشاہدات کو ریکارڈ کر رہی تھی، دروازے کی کھنٹی جی اور ایک بلند مردانہ آواز نے ایک مخصوص خانم 'حاری' کی بابت دریافت کیا۔ میری میزبان نے پریشانی کے انداز میں میری طرف دیکھا اور میں خوف زدہ ہو گئی۔ (۲۷)۔ آدمی کی آواز دوبارہ اندر کی طرف آئی، یہ اعلان کرتے ہوئے کہ میرے لئے ایک فون کال، پرانی سرائے کے چھوٹے دفتر سے آئی ہے جو ہمارے مکان سے متصل ہے! میری میزبان اور میں نے جلد جلد اپنی چادریں اوڑھیں اور سرائے کے رکھوالے کے دفتر کی طرف تیز قدم بڑھائے۔ میں نے غلت سے ریسپور اٹھایا اور فوراً ہی ملاقات کی آواز کو پہچان لیا۔ میں الجھن میں تھی کہ کہیں میں نے اسے اپنی میزبان کے رشتہ داروں کا ٹیلی فون نمبر تو نہیں دیدیا تھا۔ مجھے زحمت دینے پر اس نے معذرت کی۔ اس نے کہا کہ مجھ سے گھر پر ملاقات نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اسے شناخت کیے جانے کا خوف تھا (وہ ایک معروف ملا تھا اور قم کے بہت سے خاندانوں میں مذہبی رسوم کی باقاعدہ ادائیگی کرتا آ رہا تھا) لیکن چونکہ مجھے کوئی اہم بات بتانا تھی نو اس نے بلاخر مجھے سرائے میں فون کرنے کا خطرہ مول لیا۔ میں نے اس کے مکان پر ہی ایک ملاقات تجویز کی مگر اس نے مسترد کر دی۔ میں نے زیدت گاہ کا صحن تجویز کیا، اس نے اسے بھی مسترد کر دیا اور یہ سب بتایا کہ بہت سے لوگ اسے جانتے ہیں اور مزید یہ کہ ہمارے لئے یہ بات کسی طرح درست نہیں تھی کہ ہم کھلے عام ایک دوسرے سے سرگوشی کریں۔ ملک کے انتہائی پر جوش ماحول کے پیش نظر میں نے اس کے اعتراضات کی مکمل تائید کی۔ تب اس نے ہمارے مکان پر آنے کے لئے کہا اور میں نے اسی دوپہر کو دو بجے ملاقات کا وعدہ کر لیا۔ بہر حال اس دعوت نامے نے میری میزبان کو ناراض کر دیا۔ وہ اس بارے میں مستقل طور پر پریشان تھی کہ اس کے پیٹھ پیچھے لوگ

کیا کہیں گے۔ میں نے اس زحمت پر اپنی میزبان سے معذرت کی اور وعدہ کیا کہ ہمارا انٹرویو مختصر رہے گا۔

ٹھیک دو بجے دوپہر کو ملا افشاگر دروازے پر تھا۔ میں اسے کمرہء مہمان تک لے کر آئی اور قم کے ایک رواج کے مطابق کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا چھوڑ دیا۔ یہ رواج ایک مرد اور عورت کے درمیان غلط کاری کے کسی شک و خوف کو دور کرنے کے لئے تھا جو ایک کمرے میں اکیلے رہ گئے تھے میری میزبان نے ہمیں چائے پیش کی تاکہ مہمان خوش ہو جائے۔ انتہائی افسوس کے ساتھ میں نے ملا افشاگر کو بتایا کہ ہم صرف دو گھنٹے بات چیت کر سکتے ہیں مگر اس نے وقت کی اس پابندی پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور میری میزبان کی تشویش کو قابل تعریف قرار دیا۔ تاہم وہ جب چلا گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میری میزبان اور اس کی والدہ احتیاطی اقدام کے طور پر مکان سے جا چکی تھیں اور مجھے اور ملا کو اکیلا چھوڑ دیا تھا۔ یہ ان ہمسایوں کے لئے ایک اشارہ تھا جنہوں نے ملا افشاگر کو ان کے مکان پر آتے دیکھا تھا مگر ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تب یہ ہوا کہ میں یہ سوچ کر خوف زدہ ہو گئی کہ اس وقت کیا ہو گا کہ اگر انقلابی محافظوں نے ملا افشاگر کو آتے ہوئے اور میری میزبان کو باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا ہو!

پہلی بات یہ ہوئی کہ اس نے مجھ سے یہ وعدہ لیا کہ میں کبھی کسی پر اس کی شناخت کا انکشاف نہیں کروں گی۔ ملا افشاگر میں ایک یہ میلان تھا کہ خود مداخلت کرے اور بے تکلف باتیں کرے۔ یہ بات ذرا کم ہی بے آرمی کی تھی اگرچہ پریشان کن نہ تھی اور ایسا بھی نہیں تھا کہ مستقل یہ کوشش کی جائے کہ وہ اپنے زیر بحث خاص نکتے کی طرف واپس آجائے۔ اس سلسلہ میں اکثر یہ ہوا کہ اس کے بیان کے دوران اس کے ساتھ چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ بہر حال میں نے اس کے انٹرویو کے دوران لکھنے میں یہ کوشش کی تھی کہ جس قدر ممکن ہو اس کے بیان میں ترتیب پیدا کروں۔ ان تمام باتوں کے علاوہ اس نے اپنے خیالات کے ذریعہ میرے ساتھ حصہ لیا۔ اس نے اپنے بعض رفیق ملاؤں کی سرگرمیوں کو تباہ کن حد تک بے نقاب کیا جو اس کی نگاہ میں لوگوں کا وہ سب سے بڑا گروہ بناتے ہیں جو متحہ ر عارضی نکاحوں میں سکون و تسکین

حاصل کرتے ہیں۔

ملا افشاگر نے کہنا شروع کیا: 'ایک ہند معاشرے میں جہاں آزادی نہیں ہوتی جیسا کہ ہمارا معاشرہ ہے۔ دو قسم کے متعہ / عارضی نکاح ہوتے ہیں ایک متعہ وہ جو عصمت فروشی کی طرح ہے اور جو عورتیں متعہ کرتی ہیں یا تو وہ مالی طور پر ضرورت مند ہوتی ہیں یا وہ جذباتی طور پر محروم ہوتی ہیں لیکن یہ طبقہ تمام متعہ آبادی کے صرف دس فیصد پر مشتمل ہے۔ مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے اس نے کہا: 'یہی وجہ ہے کہ آپ بہت سی مینہ / متعہ عورتوں کو تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ آپ غلط جگہوں (زیارت گاہوں) کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ ملا افشاگر نے مزید کہا: 'متعہ کی دوسری صورت جو اصل چیز ہے، ہائی اسکولوں کے طلباء میں ہوتی ہے، یہاں تک کہ بعض اساتذہ اور طالبات کے درمیان بھی ایسا تعلق ہوتا ہے۔ متعہ آبادی کا نوے فیصد حصہ ان لوگوں کے درمیان ہوتا ہے جو متعہ کو اپنے جنسی مسائل حل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ایک ہند معاشرے میں جیسا کہ ہمارا اپنا ہے، جنسیت کو کچلا جاتا ہے اور اسے سختی کے ساتھ دبایا جاتا ہے، (یہاں تک کہ شعور سے خواہش جنسی کو باہر پھینک دیا جائے)۔ اس لئے جب لوگوں کو اس کی تسکین کا کوئی راستہ نظر آتا ہے تو وہ حریص ہو جاتے ہیں۔ ان کا تمام تروقت اور توانائی اپنی خواہشات کی تسکین کے وسائل و ذرائع تلاش کرنے میں صرف ہوتا ہے۔

اس نے لڑکے اور لڑکیوں کی پہنچنے والی عمر کی شرح کے درمیان امتیاز قائم کیا اور یہ دلیل پیش کی کہ ایران میں لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں زیادہ جذباتی اور جسمانی طور پر تیزی سے پہنچنے کو پہنچتی ہیں۔ ملا افشاگر نے ایک لڑکی کی عمر پہنچنے سے قبل کے دور کو ماں پر مسلط اس خیال سے منسوب کیا جو بیٹی کی شادی کے متعلق تقریباً اس کے لمحہ ولادت سے قائم ہو جاتا ہے۔ اس نے بات سمیٹتے ہوئے کہا: 'یہی وجہ ہے کہ یہ نوجوان لڑکیاں، مردوں سے ملنے کے لئے بے چین رہتی ہیں اور ان کی بیٹی کو شش ہوتی ہے کہ وہ انہیں جانیں۔ ان کے لئے دُور استے کھلے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ 'ہم جنس پرستی' (نسوانی ہم جنس پرستی / چھٹی) اختیار کریں جو ایران کے ہائی

اسکولوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ (۲۸)۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ وہ جنس مخالف سے ربط و ضبط (مردوں سے تعلقات) بڑھائیں۔ آخر الذکر وہ لڑکیاں ہیں جو متعہ / صیغہ معاہدے کرتی ہیں اور یہ (متعہ) ان کے جنسی مسائل کا حل ہوتا ہے۔

جب اس سے کہا گیا کہ وہ زیادہ خاص بات کرے تو ملا افشاگر نے بیان کیا: ’مقام میں بہت سے خاندان ہفتہ وار یا ماہانہ اجتماعات اور دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں وہ کم از کم ایک یا دو ملاؤں کو باقاعدہ رکھتے ہیں جو ان کے لئے مذہبی رسوم انجام دیتے ہیں۔‘

ان ملاؤں کو ابتدا ہی سے خاندان کے مختلف افراد کو جاننے کا موقع مل جاتا ہے، ان میں نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں، وہ ان احساس پذیر و خیز لڑکیوں کے ساتھ خصوصی تعلقات قائم کر لیتے ہیں۔ ملا افشاگر کے بیان کے مطابق: ’بعض ملا ان لڑکیوں کے دل و دماغ پر کس طرح چھا جاتے ہیں؟ اگر ہم ان کی آنکھوں میں شدید اور معنی خیز نظروں سے دیکھیں تو مردان کی صورت حال کی بابت چند حسب حال الفاظ کہتے ہیں، ان کے مسائل کی تفہیم کو ظاہر کرتے ہیں، اپنے خیالات کو ان کس لڑکیوں کے دماغ میں بٹھاتے ہیں اور وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا انہیں یقین دلاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ’یہ ملا ان لڑکیوں کے دماغ پر ایک قسم کا ’پیناٹک اثر‘ (تویمی اثر) قائم کر لیتے ہیں (۲۹) انہیں اپنی ہمدردی بتاتے ہوئے اور ان کو سمجھنے کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے ملا حقیقت میں لڑکیوں کے وفادار مشیر اور صلاح کار یا محسن بنی، (خاندان کے فرد) ہو جاتے ہیں، نتیجہ میں جو اعتماد فروغ پاتا ہے، ان لڑکیوں کی زندگی میں سب سے اہم رشتے کے طور پر باقی رہتا ہے، ملا افشاگر نے کہا: اپنی ساری زندگی کے دوران، عورتیں ان ملاؤں سے اکثر و بیشتر اپنی پریشانی کے معاملات میں ان کی مدد اور رہبری حاصل کرتی ہیں۔ ملا افشاگر کے مطابق، محسن (بنی سسٹم) کے عظیم ترین محرکان، سیدوں کا ایک گروہ ہے جو سادات شیرازی کے نام سے مشہور ہے جو فی الواقعہ اپنی مراعات یافتہ حیثیت کے پیش نظر ”خرید و فروخت“ کو ایک حق سمجھتا ہے (۳۰)۔ اس نے مجھے بالکل ٹھیک نہیں بتایا کہ وہ (سید) یہ سب کچھ کس طرح کرتے ہیں؟ لیکن میرے دوسرے اطلاع دہندگان نے بتایا کہ وہ جن

خاندانوں کو جانتے ہیں انہیں ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ ملا خاندانوں، عورتوں اور بالخصوص نوجوان لڑکیوں کے بارے میں بہت زیادہ وسیع اور سلسلہ دار روایت (سیف ورک) کے حامل ہوتے ہیں۔

ملا افشاگر کی نظر میں عورت کی حساس پذیری اور سادہ لوحی کی جڑیں ان کی کٹرنڈ ہی اور تعلیمی تربیتی نشوونما میں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ اس نے یہ دلیل دی؛ کیونکہ وہ مذہب کی طرف میلان رکھتی ہیں اس لئے وہ مذہبی لوگوں ہی کے پاس پناہ حاصل کرتی ہیں جو ان کے خاندان کے زاویہ نگاہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں کر سکتے اور ان کی حیثیت جائز بھی ہوتی ہے۔ یہ اب بھی معاشرتی طور پر موزوں تعلق سمجھا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں یہ خانہ زو ملا جوڑا ملائے والے ملائ جاتے ہیں یہ جلد ہی ان لڑکیوں کے ذاتی مسائل (مثلاً والدین سے کشمکش، صنف مخالف کے فرد سے رشتہ رکھنے کی خواہش اور اس طرح کی باتیں) کے حل کے طور پر صیغہ / متعہ تجویز کرتے ہیں۔ ایک مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے ہوئے یہ نوجوان لڑکیاں ان کے جال میں آسانی سے آجاتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ ملا ایسی لڑکیوں اور ان کے دوستوں کے درمیان پیڑوں کے درمیان صیغہ / متعہ معاہدے کراتے ہیں اور ان کے بعد وہ زیادہ اور زیادہ ماہر ہو جاتے ہیں اور صاف و صریح طور پر جانتے ہیں کہ کیا کرنا چاہئے؟ اس نے بات کے تسلسل میں کہا: 'یہ بہت اہم ہے کہ ان ملاؤں اور لڑکیوں کے درمیان ایک 'خداوندی' خاموش اور خفیہ تعلق قائم ہو جاتا ہے (اس طرح) وہ عورت کے محسن (بہنی) بن جاتے ہیں۔

ملا افشاگر کے زلویہ نگاہ سے ان صیغہ / متعہ رشتوں کا مقصد دوہرا ہے۔ ایک یہ ہے کہ صیغہ / متعہ قانونی (رشتہ) ہے اور اسے مذہبی طور پر منظوری حاصل ہوتی ہے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ لڑکیوں سے رشتے کے اطراف ایک قسم کی ڈھال پیدا ہو جاتی ہے۔ کم سے کم وقتی طور پر (کوئی دوسرا ان سے رسائی حاصل نہیں کر سکتا) ایسا ممکن ہوتا ہے۔ جہاں تک ملاؤں کا اپنا تعلق ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک سے تعلقات رکھتے ہیں ان کے لئے یہ کوئی بات نہیں کہ ان عورتوں میں کوئی شادی شدہ ہے یا نہیں اور

پھر عورتیں خود ہی اس قدر سادہ لوح (واقع ہوئی) ہیں کہ وہ ان کی ہدایات پر عمل کرتی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ وہ متعہ صیغہ عارضی نکاحوں کے معاہدے کرتی رہتی ہیں (۳۱)۔ اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'ایک مخصوص نظریہ (آئیڈیالوجی) جتنا زیادہ عورت کی قدر و قیمت گھٹاتا ہے، اس تک رسائی اتنی ہی زیادہ آسان ہو جاتی ہے اور جتنی آسانی سے اس تک رسائی حاصل ہوتی ہے وہ اتنی ہی کم عزت اور وقعت حاصل کرتی ہے۔' ملا افشاگر میرے باقی ماندہ اطلاع دہندگان کی طرح یقین رکھتا تھا کہ انقلاب کے وقت سے متعہ صیغہ معاہدوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اپنے دعوے کو دلائل و قرائن سے ثابت کرنے کے لئے اس نے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا: 'انقلاب کے بعد قم میں مذہبی بورژنگ اسکولوں کا قیام ایک فیشن بن گیا۔ ایک ایسا ہی بورژنگ اسکول، ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے قائم کیا جس کو شاہ کے عہد حکمرانی میں جلاوطن کر دیا گیا تھا لیکن وہ انقلاب کے بعد ایران واپس آ گیا۔ اس شخص نے ایک بار پھر اپنا مذہبی لبادہ اوڑھا لور ہرون قم کی ایک مسجد میں، نماز جمع کی امامت شروع کر دی۔ اس کے بورژنگ اسکول میں دس سے بیس سال تک کی عمر کی تقریباً ۶ لڑکیوں کے نام رجسٹر پر تھے وہ ایران کے مختلف علاقوں سے اس نئے لوارے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئی تھیں۔'

رفتہ رفتہ ہیڈ ماسٹر کی بیوی، اپنے شوہر کی سرگرمیوں اور اس کے اپنی طالبات سے رشتوں کی نوعیت پر شبہ کرنے لگی۔ اس نے مختلف خبروں کے ٹکڑے جوڑ کر، حقیقت میں یہ یقین کر لیا کہ وہ (ہیڈ ماسٹر) ان میں بعض طالبات سے ناجائز تعلقات رکھتا تھا۔ وہ اس معاملہ کو لرباب اختیار کے علم میں لائی اور مطالبہ کیا کہ اس کے شوہر سے باز پرس کی جائے۔ ملا افشاگر نے کہا: '(ایران میں) مذہبی رہنماؤں پر ایک علیحدہ عدالت میں مقدمہ چلایا جاتا ہے تاکہ ایسے مذہبی اسکینڈل عوام تک نہ پہنچ سکیں۔ دیکھو 1:801, 1987, Iran Times see also اس مقدمے میں عدالت نے جو کچھ کیا یہ تھا کہ ہیڈ ماسٹر کو تمام گیارہ لڑکیوں کے ساتھ متعہ صیغہ کرنے پر سزا سنائی۔ عدالت کا فیصلہ اس مدت پر بنیاد رکھتا تھا کہ وہ ان سب سے ایک ہی وقت

میں قانونی طور پر مستقل نکاح نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم اسے حکم دیا گیا کہ وہ نماز جمعہ کی امامت یعنی اپنی مذہبی حیثیت سے دستبردار ہو جائے لیکن اس نے اس حکم امتناعی کو نظر انداز کر دیا اور نماز جمعہ کی بدستور امامت کرتا رہا۔ ہیڈ ماسٹر کی بیوی نے انصاف کی امید میں عدالت میں اپیل کی اور محسوس کیا کہ وہ ان گیارہ کسمن لڑکیوں کے سامنے ایک سو کن سے زیادہ نہیں۔ ملا افشاگر ان معاہدوں کی تفصیل کی بابت قطعی واضح نہیں تھا یعنی یہ کہ ان صیغہ / متعہ عارضی نکاحوں کی مدت کیا تھی؟ وہ کتنی رقم تھی جو ہر طالبہ کو بطور صلہ دلہن ادا کی گئی یا یہ کہ ہیڈ ماسٹر ایک ہی وقت میں ان سب کے ساتھ کس طرح تعلقات (مباشرت) رکھتا تھا؟

جب یہ پوچھا گیا کہ ان لڑکیوں کے خاندانوں کا رد عمل کیا تھا؟ تو ملا افشاگر نے کہا: ان سب نے اس معاملہ پر خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ یہ خاندان نہیں چاہتے تھے کہ کوئی شخص بھی اس مقدمے کے بارے میں کوئی بات جان لے (۳۲)۔ میری اپنی نظر میں زمانہ الجبر کی شرم یا شادی سے ہٹ کر دوسرے جنسی تعلقات کو ایران میں اتنی شدت سے محسوس کیا جاتا ہے کہ بہت سے خاندان بالخصوص متوسط طبقات، ایسے معاملات کو عدالتی راستوں کے ذریعہ طے کرنے کے مقابلہ میں نجی طور پر زحمت اٹھالینے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ملا افشاگر نے یہ رائے قائم کی کہ دوسرے اسکولوں میں بھی صورتحال اس سے زیادہ مختلف نہیں ہے جو لوگ مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں، یہ جانتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور پھر وہ اسے کثرت سے کرتے رہتے ہیں۔

ملانے کہا: "قاچار سلطنت کے عہد میں متعہ / عارضی نکاح کثرت سے کھلے عام کئے جاتے تھے لیکن جب پہلوی عہد حکومت میں اس روایت کا عمل زیر زمین چلا گیا تو یہ اس وقت سے ایک رازدارانہ عمل بن چکا ہے اور معاشرے نے اس کے لئے ایک منفی رجحان رکھنا شروع کر دیا ہے۔ اب انقلاب کے بعد یہ (متعہ) زیادہ کھل کر سامنے آیا ہے۔ اگرچہ اس نے قطعی طور پر عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کو مسترد نہیں کیا اور اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا: "متعہ ایک زیر زمین مافیہ تعظیم کی طرح ہے۔ ہر شخص اس کے بارے میں جانتا ہے لیکن کوئی اس کی بابت بات نہیں کرتا۔"

یہ دیمک کے جانے کی طرح ہے کوئی دیمک کے کیرٹوں کو نہیں دیکھتا لیکن ہر ایک ان کیرٹوں کو جیادیں چباتے ہوئے سنتا ہے۔ اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: ’رسول اکرمؐ کے خیال / حوالے سے ملاہمت زیادہ صیغہ / متعہ کرتے ہیں مگر اسے غیر مذہبی لوگ بہت کم استعمال کرتے ہیں جہاں کہیں بھی ملاہوں گے وہاں زیادہ جنسی سرگرمیاں ہوں گی۔‘

اس زیرک ملانے مشاہدہ کیا: ’ہمارا معاشرہ عوامی چہرے مہرے کو برقرار رکھتا ہے۔ اپنے ظاہر اور باطن کے پہلوؤں کے درمیان ایرانی جو فرق روا رکھتے ہیں اس پر تنقید کرتے ہوئے‘ ملانے ذیل کی کہانی بیان کی: ’شاہ عباس صفوی (سولہویں صدی میں اپنے شہر میں بھیس بدل کر زندگی کا مشاہدہ کرنے اور اپنی رعایا کی سرگرمیاں دیکھنے کے لئے مشہور تھا) اپنے ایک گمنام معائنے کے دوران ایک گاؤں گیا اور خراب موسم کی وجہ سے اسے ایک پوری رات وہاں ٹھہرنا پڑا۔ بہت سردی تھی اور شاہ نے ایک کبل مانگا۔ اس کو بتایا گیا: ’افسوس! اب یہاں کوئی کبل نہیں لیکن ان کے پاس ایک زین کا تھیلہ تھا جس سے کام لیا جاسکتا تھا۔ شاہ نے کہا: ’ٹھیک ہے مجھے وہی لادو لیکن اس چیز کا نام مت بتانا۔ ملا افسار نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: ’ہمارا معاشرہ اسی اصول پر کام کرتا ہے لیکن ہمارے معاشرے میں بذات خود ’عمل‘ نہیں ہے لیکن اس کا چہرہ بہت ہے۔ ہم اپنے مسائل کو جتنا زیادہ چھپائیں گے، فریب اور فساد (کراپشن) کے لئے اتنی ہی زیادہ جگہ باقی رہے گی۔‘

چونکہ اس مخصوص انٹرویو کی غیر معمولی صورت کی وجہ سے اور اس کے سازشی اور متنازعہ عنوانات کی وجہ سے، اکثر میں یہ یقین نہیں کر سکتی کہ اسلامی حکومت کے خلاف اس کے حملوں کا کیا جواب دوں؟ یا متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے خلاف اس کی تنقید اور ملاؤں کے کردار کے بارے میں کیسے رد عمل کا اظہار کروں؟ یہ سب باتیں وہ مجھے کیوں بتا رہا تھا؟ مجھے حیرت تھی۔ کیا بات یہ تھی کہ وہ سمجھ رہا تھا کہ میں ایک غیر ملکی (آؤٹ سائیڈر) ہوں اور اس لئے کیا سلامتی ممکن ہے؟ یا یہ اس لئے تھا کہ وہ میری قومی وفاداری کی آزمائش کرنے کی کوشش کر رہا تھا یا وہ یہ جانتا

چاہتا تھا کہ میں ایک جاسوس ہوں یا نہیں۔ کیونکہ ایسی پریشان خیالی کی وجہ سے ہماری بات چیت اتنی زندہ دلی سے نہیں ہوئی جتنی کہ ہو سکتی تھی اور اس ملا سے سوالات کرنے میں خود کو زیادہ آزاد محسوس نہیں کیا جیسا کہ میں آزادی سے بات کرنا پسند کرتی ہوں۔ اس انٹرویو میں خود احتسابی کی ہمدشوں پر قابو پانا دشوار تھا۔

بحث و کلام

اس باب میں میں نے چند ایرانی مردوں کے نظریات و افکار پیش کئے ان میں سے زیادہ تر ملا تھے جو کسی نہ کسی منصب کے حامل تھے شاید اسی وجہ سے متعہ / عارضی نکاح کے متعلق ان کی فکر و ادراک میں متفقہ آراء عام انداز میں پائی جاتی ہیں جن کو آسانی سے بیان کیا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ ایک عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے میں ان کے محرکات، عورتوں کے محرکات سے کم پیچیدہ ہیں لیکن ان کے مقاصد سرکاری طور پر بنائی ہوئی شیعہ حیثیت کے مقابلہ میں زیادہ فکر انگیز ہے۔ محسن کو معطلی قرار دیتے ہوئے، میرے مرد اطلاح دہندگان اپنی زندگی کے ذاتی معاملات کا انکشاف کرنے سے چپے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور عورتوں کے انٹرویو + ز کے مقابلہ میں ان کے بیانات کم نمایاں اور حقیقت سے قریب تر تھے۔ مردوں کے بیانات ابتدائی طور پر، غیر شخصی سطح تک ہی محدود رہے اور اس ادارے (متعہ) کے متعلق ان کے بیانات زیادہ تر معطلی کا انداز لیے ہوئے، عالمگیر، برہمنائے اصول، ہمدھے نکلے قاعدوں اور عوامی نوعیت کے تھے۔ مرد اطلاح دہندوں کا یہ رجحان رہا کہ وہ متعہ کے زیادہ عوامی پہلوؤں کو بیان کرتے رہے اور وہ جائز اور قانون کا لبادہ پہنے رہے جیسا کہ یہ عام ہے۔ لیکن اس کے برعکس عورتوں کا یہ رجحان رہا کہ انہوں نے اپنی نقاب اتار دی اور ایک ایسی تصویر پر سے پردہ ہٹایا جو زیادہ مانوس اور نجی تھی۔ عورتوں کے بیانات زیادہ اندر کی طرف دیکھنے اور غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ کہ مردوں نے حیثیت مجموعی اس ادارے (متعہ) کا دفاع کیا ہے (یہاں تک کہ ملا افشاگر نے بھی اسے قانونی

طور پر ختم کرنے کے لئے نہیں کہا۔) عورتوں نے متعہ کی طرف دگر فکلی کی نمائش کی اور اپنی ذاتی اور ازدواجی زندگی کے لئے اس (متعہ) کی پیچیدگیوں پر اعتراضات کیئے۔ ان مردوں کے انٹرویو + ز سے بھی مختلف تصویریں ابھر کر سامنے آئی ہیں اگرچہ وہ لوہر کی طرف چڑھی ہوئی ہیں اور حاشیئے سے بھی باہر نکلی ہوئی ہیں اصناف (مرد و عورت) اور ان کے رشتوں کے روایتی جراثیم مندانہ، مثالی (آئیڈیل) عکس بھی مختلف ہیں۔ مردوں کے معاملات کی تاریخ کے سوانح: case-histories میں تین باہمی طور پر مربوط، مرکزی موضوعات، بار بار واقع ہوتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہو سکتے ہیں: مردوں کے شہوانی ہیجان، دوسروں کی طرف دگر فکلی کے مقابلہ میں ذات خود کی حالت خواہش اور ازدواجی زندگی کی سلامتی۔

شہوانی ہیجان کی مرکزیت

مردوں کو نظریاتی اور قانونی اعلیٰ نظام تشکیل کی حمایت حاصل ہے اور وہ اس سے آگاہ بھی ہیں۔ تقریباً سب متفقہ طور پر شہوانیت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور اسے معاہدہ متعہ میں اپنے خاص متحرک جزو کی حیثیت سے جانتے ہیں اور بطور ثبوت، مرد کی انسانی فطرت کے مفروضے کو پیش کرتے ہیں مثال کے طور پر ہمارے ہونے کا خوف، ایک گناہ آلود فعل (زنا) سے چٹا نور آب و ہوا کے اثرات۔ اس کے علاوہ چند دوسرے محرکات بھی شامل ہیں جیسے نسل انسانی کے فروغ کی خواہش، ایک زوجہ۔ خادمہ کی ضرورت اور پہلی بیوی کی حقیر و تذلیل کرنا یا اس سے انتقام لینا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اسے مردوں کے احساس صحت و بہبودی کی ضرورت کے حوالے سے عارضی نکاح (متعہ) کے فعل کو ضروری سمجھا۔ اس معاملہ میں مرد کے شہوانی محرکات کی تسکین کی ضرورت کے شیعہ سرکاری نقطہ نگاہ کی طرف رجوع کیا اور عارضی نکاح، متعہ کے فوائد کے مقالہ تحقیق کی حمایت کی، جس میں ایک صحت مند فرد کی نفسیاتی نشوونما پر زور دیا گیا ہے تاکہ معاشرے کی ترتیب و تنظیم کا تحفظ کیا

جاسکے اس کے علاوہ میرے مرد اطلاع دہندوں نے متعہ کے جائز ہونے کے لئے اس عقیدے کی بنیاد پر ثبوت فراہم کیا کہ اسلام رحم دردمندی اور سادگی کا مذہب ہے اور اس کا خاص مقصد انسانی مسائل کو حل کرنا ہے ان کا استدلال یہ ہے کہ متعہ ایک زیرِ بحث مسئلہ ہے ان مرد حضرات نے خواہ ظاہری یا مضمرات کے طور پر یہ دلیل دی کہ مرد خود کو ایک عورت تک محدود نہیں رکھ سکتا اور اسے ایک عورت تک محدود رہنا بھی نہیں چاہئے کیونکہ یہ مرد کی فطرت کا تقاضہ ہے۔

عارضی نکاح متعہ کا معاہدہ کرنے کے لئے ان مردوں کے محرکات میں لہذا اسی طور پر شہوانی ہیجان ہونا چاہئے یا یہ کہ اس (متعہ) کے جائز ہونے کے لئے انہوں نے اپنے ثبوت کو شیعہ نظریے سے متصل کر دیا ہے جو واقعی ایک وحی نہیں ہے۔ ان کے مقاصد اور روپے یکساں ہیں اور ان کے ساتھ سماجی اور قانونی کرداروں کو مردوں کے لئے ہر نیچے انداز میں دیکھا گیا ہے جو حیرت کی بات ہے وہ مذاکرات (لین دین) کا تصور ہے جو مستعد اور شہوت انگیزی سے تحریک پانے والی عورتوں سے ہوتے ہیں اور یہ مردوں کے بیانات سے اٹھتے ہیں۔ مردوں نے عورتوں کا جو خاکہ بنایا ہے اور عورتوں کے ساتھ ان کا اپنا عمل عورتوں کے کردار کی مثالیت (آئیڈیل) سے نہ صرف فرق رکھتا ہے بلکہ یہ مردوں کے اپنے کردار کی مثالیت سے مختلف ہے اور اس میں عورتوں کا رویہ بھی شامل ہے جسے مردوں نے اپنے لئے معاشرتی اور قانونی طور پر دشواری سے آگے بڑھایا ہے۔ خود مردوں نے اپنے کردار کی جو تصویر کشی کی ہے شاید غیر شعوری طور سے خود کو غیر متحرک اور رشتے کو قبول (وصول) کرنے کے آخری سرے پر رکھا ہے یہ کم از کم رشتے کا آغاز کرنے کے لئے ہے نہ صرف یہ کہ ان مردوں سے مناسبت کے ساتھ طہریہ طور پر ایسا لگتا ہے کہ عورتیں بالادستی (اپر ہینڈ) رکھتی ہیں۔ پردہ ر نقب جو عورتوں کو ڈھانپ لیتا ہے اور انہیں اپنے میں چھپا لیتا ہے جو ان کی انفرادیت کی شناخت سے روک دیتا ہے اور یہ ممانعت ہو جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری عورت کے مقابلہ میں اپنی چمک دک سے ظاہر نہ ہو۔ اسی وقت حالت گمنامی عورتوں کو مردوں کو دیکھنے کے قابل بناتی ہے ان کو نشانہ بنا سکتی ہیں اور خود کو

بے خبر اور پرکشش بنائے بغیر اپنی مرضی سے ان کی طرف قدم بڑھا سکتی ہیں۔ علامتی طور پر ایک احتیاط اور دفاع کرنے والی نقاب / پردہ کے ذریعہ عورت غیر محفوظ ہو جاتی ہے، تب مرد باپردہ / بانقاب عورتوں کی اظہار خواہش کرنے والی نگاہ کے سامنے، خلاف عقل طور پر تنقید کا نشانہ بن جاتے ہیں (۳۳)۔ عورتوں کی غیر متحرک حالت کے معاشرتی تصور کے برعکس میرے مرد اطلاع دہندوں کی کہانیوں کی عورتیں سب ہی مقررہ موضوعات کے طور پر ابھر کر سامنے آئیں۔ انہوں نے ابتدائی طور پر اپنے صیغہ / متعہ رشتے کیلئے کیونکہ انہوں نے محسوس کیا کہ مردان کی جسمانی حالت سے کشش پاتے ہیں۔ عورتوں کے اس ظاہری، غیر روایتی روپے۔ مردوں کے نامرد ہونے کی حالت سے دور، زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ مرد حقیقت میں عورتوں کی رسائی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ وہ خود کو عورتوں کی خواہشات کی 'شے' کی مہلت دیتے ہیں اور وہ ان کی طلب کی حکم برداری کرتے ہیں (۳۴)۔

حالانکہ میرے مرد اطلاع دہندوں کو اپنی شہوانی محرکات کو شناخت کرنے میں کوئی زحمت نہیں ہوئی اور وہ بطور ابتدائی سبب، عارضی نکاح / متعہ کرنے میں کامیاب رہے اور انہوں نے عورتوں کے حقیقی محرکات کی بلات غیر یقینی حالت کا اظہار کیا۔ معاہدے کی منطق کی ہر جگہ موجودگی، خود مردوں کے محرکات کے اظہارات اور عورتوں کے اظہارات، یہاں ایک بار پھر غیر واضح ہو جاتے ہیں۔ ایک اسلامی نکاح کا معاہدہ مرد کو اس امر کا پابند کرتا ہے کہ وہ عورت کو 'رقم ادا' کرے خواہ یہ ادائیگی اجرد لسن یا مناسب رقم ہو جو اس خواہش کی شے کے استعمال کے لئے ادا ہوتی ہے جس پر مرد کا ایک مستقل یا عارضی حق ہوتا ہے اور یہ (شے استعمال) عورت کے قبضے میں ہوتی ہے۔ اسی منطق سے عورتیں بیک وقت خواہش کی اس شے کی ملکیت (قبضہ) نہیں رکھ سکتیں اور اس کی خواہش بھی کریں۔ اس لئے عورتوں کو اس شے سے دستبردار ہونے کے لئے قدرے ادائیگی کی جاتی ہے اس لئے مردوں کے نقطہ نگاہ سے جب ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کرنے کے لئے مردوں کا محرک بیادی طور سے ان کی شہوت انگیزی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو عورتوں کا محرک کچھ بھی نہیں ہوتا

سوائے اس کے کہ محرک مالیاتی ہو۔ اگر مساوات کا نصف حصہ ہے درست ہے تو منطقی بات یہ ہوگی کہ دوسرا نصف حصہ بھی درست ہو گا تاہم ان کے روزمرہ کے باہمی تعلقات میں جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ مرد عورتوں کو صرف اس لئے جان سکے کہ وہ عورتوں کے آئیڈیلز کے مفروضات، عورتوں کے محرکات اور اندر کے عمومی صحتی تعلقات کو باہر لے آئے۔

میرا استدلال یہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں کے مقابلہ میں مطلقہ اور بیوہ عورتیں عظیم تر قانونی خود مختاری کی مالک ہوتی ہیں اور اپنی زندگی کے چکر کے اس مرحلے پر عورتوں کی عمل درآمد اور پابندی کرنے کی صلاحیتیں دوسرے مرحلوں کے مقابلہ میں زیادہ قریب سے جذب ہوتی ہیں۔ مردوں کے تعلق کے حوالے سے عورتیں اپنی خود مختاری کو کام میں لاتی ہیں جیسا کہ میں نے انٹرویو کئے۔۔۔ میری عورت اطلاع دہندوں کی کہانیوں سے بھی تقویت پاتی ہیں۔ میری بحث (متنازعہ) کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ نہ صرف مطلقہ عورتیں نظریے کے مطابق اپنی مرضی کو عمل میں لانے کی عظیم تر قانونی اہلیت کی حامل ہوتی ہیں، وہ فی الحقیقت اسے (قانونی اہلیت) استعمال میں لاتی ہیں۔ میرے مرد اطلاع دہندوں نے یک رائے ہو کر کہا ہے کہ وہ عورتوں کے ذریعہ مخرب اخلاق باتیں حاصل کرتے ہیں یا ان کا یہ یقین ہے کہ عورتیں ہی ایک صیغہ رشتہ عارضی نکاح کے معاہدے کی دعوت دینے کا آغاز کرتی ہیں۔

خود کی خواہشمند، بمقابلہ دوسرے کی طرف دو گر فنگلی

ایک پختہ کار مسلم مرد کی قانونی حیثیت اس کی تمام تر زندگی کے چکر کے دوران، محکمہ اور مستقل رہتی ہے، یہ لحاظ کیے بغیر کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔۔ مطلقہ ہے یا رٹوا۔ نظریاتی اعتبار سے ایک مسلم مرد قانونی، طبعی، نفسیاتی اور معاشرتی لحاظ سے ایک

کھل فرد تصور کیا جاتا ہے، دوسری طرف عورتوں کو ناقص العقل سمجھا جاتا ہے۔ ان کے قانونی و معاشرتی درجات، ان کی تمام تر زندگی کے دوران، کئی تبدیلیوں اور تغیرات سے گزرتے ہیں۔ نکاح (شادی) کے چوکھٹے (فریم ورک) میں اس ایک شے (ذریعہ خواہش) کے مقابلہ میں عورت کا قانونی درجہ تبدیل ہو جاتا ہے جبکہ مرد کا ویسا ہی رہتا ہے۔ اس طرح ایک مرد کا اپنی بیوی سے رشتہ (عورت کی جنسی اور تولیدی اہلیت) شے مبادلہ کے ذریعہ علامتی طور پر وسیلہ ہوتا ہے جہاں تک کہ ایک شوہر اور ایک بیوی کے رویے میں ماتحتی اور غلبے کی عمرانی طور پر تشکیل کردہ حدود کے ساتھ یکسانیت کا تعلق ہے، وہاں ہر صنف کا خود اپنے اور دوسرے کے ساتھ آئیڈیل ازدواجی ماڈل باہمی نسبت سے مطابقت رکھتا ہے تاہم خود (ذات) کی اکیلیت کے سلسلہ میں مردوں کے ادراک کو اس وقت چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ جب اس آئیڈیل ماڈل کو الٹ سلٹ کیا جاتا ہے اور اصناف (مرد و عورت) کا حقیقی رویہ آئیڈیل سے نمایاں طور پر انحراف کرتا ہے۔

غیر مبہم طور پر (یہ حقیقت ہے کہ) مردوں نے اپنے لئے متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے مقصد کی منظوری دی ہے لیکن انہوں نے عورتوں کے لئے اس کی پیچیدگیوں کے متعلق شک و شبہ کا اظہار کیا جو عملی طور پر اس کا استعمال کرتی ہیں۔ عورت کا علامتی طور پر اشتراک عمل، اس ایک شے کے ساتھ، عورتوں کے متضاد خیالات و اعمال کے ہم راہ سامنا کرتا ہے جو ان کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ میرے مرد اطلاع دہندہ افراد مستعدی کے ساتھ مذاکرات (لین دین) کرنے والی عورتوں کے ذریعہ مخرب اخلاق سرگرمی کی طرف راغب ہوئے اور اس حقیقت کے باوجود کہ وہ ان عورتوں کے مطالبات پر تقریباً خود خود تابع داری کرتے رہے، انہوں نے کبھی متعہ عورت کو کرائے کی کار کی طرح سمجھا، جس کے لئے لوگ ادائیگی کرتے ہیں یا وہ اسے کبھی ایک پیالہء مشروب کہتے ہیں، جس سے آپ پانی (مشروبات) پیتے ہیں اور کبھی اسے دوا کہہ کر پکارتے ہیں، جو مردوں کی بیماریوں کا علاج ہوتی ہے۔ ان تمام درجہ بندیوں میں عورتوں کو اشیا objects ہی کے

طور پر دیکھا گیا ہے، جن کی علت وجوہ کو محض مردوں کے حوالے (رشتے) سے سمجھا گیا ہے اور اس کے ابتدائی فعل کے متعلق یہی یقین کیا جاتا ہے کہ یہ مردوں کی جسمانی بہبودی اور ممکنہ طور پر ان کے روحانی توازن کو برقرار رکھنے کے لئے ہے۔

صیغہ / متعہ عارضی نکاح کی معقولیت اور شائستگی کے ضمن میں، مردوں نے عورتوں کے لئے اپنی اخلاقی دگر فکلی کا اظہار کیا ہے جو عصمت فروشی اور خدا ترسی کے دو انتہائی سروں کے درمیان ہوتی ہے۔ کبھی وہ ایک صیغہ / متعہ عورت کو ایک قطعی (عصمت فروش) اندازا اس لئے کہ وہ 'مردوں تکبر اور استقامت قدم بڑھاتی ہے یا اس لئے کہ وہ اپنی مدت انتظار / عدت کے دوران اپنی عصمت و عصمت کو برقرار نہیں رکھ پاتی' وہ عوامی 'پبلک' ہے اور دوسرے مواقع پر اسے ایک 'مفتی عورت' کہا جاتا ہے جو صرف خدا کی خوشنودی کے لئے صیغہ / متعہ کرتی ہے اور مرد کی جنسی پیاس بجھاتے ہوئے کار ثواب انجام دیتی ہے یا شیعہ عقیدے کے مطابق (حضرت) عمر کی نافرمانی کی مرتکب ہوتی ہے، دوسری طرف یہ کہ عورتیں بھی صیغہ / متعہ کرتی ہیں کیونکہ وہ بھی شہوت سے تحریک پاتی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ پیش ہیں فیصلے، اور ثقافتی طور پر کسی معاشرتی اور قانونی فریم ورک میں موزوں نہیں ہیں یا کوئی مرد ایسا نہیں جو اسے عوامی سطح پر قبول کرے۔ کوئی معاملہ بھی ہو، نہ صرف مرد کے لئے یہ دشوار وقت ہوتا ہے کہ وہ عورت کے اصلی محرکات کا تعین کرے لیکن متعہ عورت کی "عوامی ہیئت" کے ادراک کرنے کے سبب سے، مرد عورتوں سے تعلق رکھنے کے لئے، متعہ کی پیچیدگیوں کی بہت دگر فکلی رکھتے ہیں۔ وہ عورتوں کے اخلاقی کردار اور ان کے کردار کے عوامی ادراک کی بہت، اپنے اصلی احساسات اور جذبات کو ظاہر نہیں کرتے اور وہ احتیاط دیتے ہیں۔

بہر حال میرے مرد اطلاع دہندوں کی صیغہ / متعہ عورتوں کی طرف ان کی دگر فکلی تقریباً اتنی بد جتہ اور پیوستہ تھی کہ وہ اپنی ہی طرف اپنی خود کی دگر فکلی کی بہت خاموش تھے۔ بظاہر مردوں نے عورتوں کی طرف سے آغاز کار کا خیر مقدم کیا۔ اپنے ہمیشہ فیصلہ کرنے والی یعنی فیصلہ کن عنصر اور غلبہ رکھنے والے مرد (مذکر) کی

حیثیت سے، ان کے متوقع کردار نے انہیں وقفے کی استطاعت دی تھی کیونکہ وہ اس کردار کی پیچیدگیوں کے ساتھ آرام و سکون محسوس نہیں کرتے تھے۔ صیغہ / متعہ عورتوں کی طرح، مردوں نے یہ سمجھا کہ اگرچہ شاید صاف تر نہ سمجھا ہو، آئیڈیل مرد (مذکر) کے روئے اور عورتوں کے نزدیک ان کی عملی پہچانداری اور ماتحتی کے درمیان کشیدگی تھی۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے عملی اور آئیڈیل کے درمیان، اس بے جوڑ حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں اور تاہم، جنسی ملاپ کے لئے، ایک عورت کی دعوت کو مسترد کرنے کے لئے لائق یا رضامند نظر نہیں آتے۔ میرے بعض مرد اطلاع دہندگان، عورتوں کی خواہشات پر حیران و ششدر تھے جبکہ بعض دوسروں نے نشانہ و تنقید پٹنے کے خوف کا اظہار کیا۔ تاہم مردوں نے اپنے مفتوح ہونے کی حالت کا احساس نہیں کیا جیسا کہ عورتیں احساس شکست کر لیتی ہیں۔ عورتوں پر اپنے ہی اقدام کی بے شک و شبہ کا رخ، انہوں نے کسی اور طرف کر دیا۔ اپنے شہوت انگیزی کے مشاہدات میں، کسی بھی شخصی ذمہ داری اور خود پر قابو رکھنے کے احساس کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے عورتوں پر بے ایمانی یا جادوگری کرنے یا جنسی کنٹرول اور چالاک تدبیریں کرنے کے الزامات لگائے۔ ان مردوں نے صیغہ / متعہ عورتوں کی ظاہر کردہ خود مختاری پر نگاہ ڈالی اور بتایا کہ صرف اس قسم کی عورتیں ان خصوصیات کی حامل ہیں جو اصول کے مقابلہ میں قدرے مستثنیٰ ہیں اور ایسی صورت میں وہ عورت کی متوقع عمومیت، فطری اور مثالی کردار سے متصادم دکھائی دیئے۔ مردوں کے بیانات میں اظہار سے، کون سی بات رہ گئی! ان کے بیانات، غیر متحرک حالت اور فرماں برداری کے اپنے قیاسی، غیر راجحی رویے پر، وہ ان کے فکری اظہارات تھے۔ ایک طرف مرد، حالانکہ، عورتوں کے ساتھ اپنی ذات کی مقبولیت پر اچھا اور خوشی کا احساس کرتا ہے تو دوسری طرف وہ صیغہ / متعہ عورتوں کو ایک مثبت کردار کے ماڈل کی طرح نہیں دیکھتا جسے دیکھ کر ان کی اپنی بیٹیاں فخر و رشک محسوس کریں۔ اس جرات مندانہ، مخالفانہ کردار اور عورت کی خود مختاری کو ایک حد تک عمل میں دیکھنے کے باوجود، جب ایک مرتبہ معاہدے پر دستخط مثبت ہو جاتے ہیں تو

متہ / عارضی زوجہ کی حیثیت (رتبہ) ایک بار پھر نسبتاً خود مختار مذاکرات کرنے اور عملی مضمون کی طرف سے شئے خواہش کی طرف سرک جاتی ہے۔ اس عارضی نکاح کی معاہداتی صورت اور اس معاہدے میں نوعیت مبادلہ کے سبب سے 'اکثر میاں بیوی (جوڑوں) کے کردار' ماتحتی اور غلبے کے روایتی اور غلبہ پانے والے نمونوں کی طرف' واپس چلے جاتے ہیں۔

ازدواجی سلامتی

ہم آخر میں ان مردوں کے درمیان طلاق کی اضافی غیر موجودگی نوٹ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے متہ / عارضی بیویاں رکھنے کو منتخب کیا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان کی کثیر تعداد اپنی ازدواجی زندگی اور شہوت انگیزی کے درمیان زیادہ فرق محسوس کرتے دکھائی نہیں دیتی۔ دیکھو 22-23 1977, 22-23 see also Adamiyyat ملائیکس کے سوا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی، میرے تمام اطلاع دہندگان اپنے خاندانوں کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ کسی کی ایک صیغہ / متہ زوجہ تھی جو ان کی (ملاہاشم) بیویوں کے علم میں نہیں تھی۔ دوسری بیویوں کے اعتراضات کے باوجود بعض (امین آقا) کی ایک صیغہ / متہ زوجہ تھی اور دوسرے مردوں، جیسے محسن نے اپنی بیویوں کے بن کے علم کے ساتھ کثرت سے صیغہ / متہ کیئے۔ قانون کی حمایت حاصل ہونے کے باوصف، مذہب اور رواج نے ان مردوں کو اپنی خود کی زندگیوں پر بڑا کنٹرول دیا۔ انہیں اپنے بچوں سے علیحدگی کے زخم کی تکلیف بھی نہیں ہوئی یا طلاق کے سلسلہ میں عوامی و اخلاقی نفرت و حقارت کی پریشانی بھی نہیں ہوئی۔ اگر مرد ایک بیوی سے خوش نہیں ہے یا یہ کہ وہ مذاق کی تبدیلی بھی چاہتے ہیں (جیسا کہ فارسی کے ایک محاورے میں بھی ہے) تو وہ سیدھے سادھے انداز میں نکاح کا ایک معاہدہ بھی کر سکتے ہیں۔ بعض عورتوں کی روشناسی کے باوجود، چونکہ زیادہ تر مرد ہی اپنے رشتوں کی پیدواریت پر ضروری کنٹرول رکھتے ہیں، دوسرے بعض مرد دوسری شادی / نکاح کرنے کی دھمکی کام میں لاتے ہیں اور اس طرح اپنی بیویوں کے ساتھ حسن تدبیر کا

مظاہرہ کرتے ہیں اور ایک عورت کو دوسری عورت کے خلاف تاش کے پتے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ایسے انتظامات اگرچہ ایران میں شادی / نکاح کے ادارے کو منظر استحکام بناتے ہیں مگر ایسے استحکام یا ازدواجی رشتوں کی قربت کے لئے محض گمراہ کن اشارہ نما ہیں۔ اس ادارے کے تشکیلی محرکات کے سبب سے 'شوہر اور بیوی کے درمیان دشمنی اور حریفانہ جذبات پرورش پاتے رہتے ہیں جو اکثر دوسری عورتوں کی طرف رخ کر لیتے ہیں بالخصوص مطلقہ عورتوں کی طرف ایسی کشیدگیاں اور رجحانات، اگرچہ اکثر و بیشتر قوت گویائی سے محروم اور ناقابل تصدیق ہوتے ہیں تو زن و شو کے درمیان قابل اعتماد اور با معنی رشتوں کی ساخت کے خلاف، نہایت قوت کے ساتھ صف آرائی ہو جاتی ہے جو ان دونوں کو علیحدگی کی طرف دھکیلتے ہیں اور وہ رشتوں کی نظارہ گاہ میں دونوں سروں کے درمیان مخالفانہ ہوتے ہیں طوبہ 'فرخ' ایران کی صیغہ / متعہ سوکن کی سرگزشتیں اور اسی طرح امین آقا، ملاہاشم اور محسن بھی چند ایک مثالوں کی طرح ہیں۔

مختصر تشریحات

۶۔ مردوں کے انٹرویو + ز

(مردوں کی سرگزشتیں)

(۱) آیت اللہ شریعت مداری، جو شاہ کی سیکولر حکومت کے دوران مذہبی اور سیاسی طور پر سرگرم عمل تھے بد قسمتی سے موجودہ اسلامی حکومت نے ان پر مقدمہ چلایا، قید کیا اور مکان میں قید رکھا، اپنے مکان میں حالت اسیری میں 'عرصہ تک رہنے کے بعد وہ تہائی کے عالم میں ۱۹۸۶ء میں وفات پانے۔

(۲) قرآن مجید سے بعارت (فال) حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے

دل میں مقصد طے کر لینے کے بعد ایک ملایا کوئی شخص جو قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہتا ہو اس مقدس کتاب کو کھولتا ہے اور اس مخصوص سورت کی پہلی سطر پڑھتا ہے اور اس کی تشریح کرتا ہے۔

(۳) میں یہ نہیں جانتی کہ مجھے ملاؤں سے یہ توقع کیوں تھی کہ وہ جنیات پر اپنے خیالات کے اظہار میں غیر معمولی احتیاط برتیں گے۔ اس سے قبل میں نے کبھی بھی اس موضوع پر ان سے تبادلہء خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی ایسا راستہ جانتی تھی کہ وہ اس آگہی میں کس طرح پیش آئیں گے۔

(۴) ہر تہمن کے بدلہ میں دس ریال ہوتے ہیں۔

(۵) بزرگی کا یہ یقین تھا کہ ”آزادانہ“ رشتے، عصمت فردوسی و فحجگی کے مساوی ہیں یہ ظاہر کرنے کی علامت ہے کہ مبادلہ اور معاہدہ کا نظریے سے کس قدر گہرا تعلق ہے جو ایرانی قلب و ذہن میں جاگزیں ہوتا ہے۔ معاہدے کا تصور آزادانہ مبادلے کے خیال کو الگ ہی رکھتا ہے یہاں تک کہ محبت کے مبادلہ کو بھی دور رکھتا ہے۔

(۶) دقتی سے میں اس عورت سے انٹرویو نہیں کر سکی کیونکہ وہ حج کے لئے مکہ مکرمہ جا چکی تھی۔

(۷) پاک Pak ایک اسم صفت ہے جس کے لغوی معنی ’خالص‘ یا صاف ہیں۔

(۸) میری ایک سہیلی جو ۱۹۸۳ء کے موسم گرما کے دوران تہران میں تھی اس نے مجھے بتایا کہ اس کا بہوئی ایسے دستخط شدہ صیغہ / متعہ دستویزات کی وافر فراہمی کرتا تھا اس نے اس خاتون کو بتایا کہ ہر عمر اور پس منظر کے مردان دستویزات کا کس قدر وسیع استعمال کرتے تھے، تاہم یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ جو مرد یہ دستخط شدہ دستویزات رکھتے تھے وہ سب کے سب عملاً صیغہ / متعہ معاہدے نہیں کرتے تھے۔ انقلابی محافظوں کے ہاتھوں ایک غیر متعلقہ عورت کے ساتھ پکڑے جانے کی صورت میں وہ ان کا استعمال کرتے تھے۔

(۹) ملاپاک قانون تحفظ خاندان کا حوالہ دے رہا تھا جو (شاہ کے عہد) ۱۹۶۷ء میں منظور کیا گیا تھا اور ۱۹۷۵ء میں اس میں ترمیم کی گئی تھی۔ قانون کے مطابق دوسری مرتبہ شادی کرنے کے خواہشمند مردوں کو ایک عدالت سے اجازت حاصل کرنا ضروری تھا اس صورت میں عدالت اس کے شوہر کے ارادے سے پہلی بیوی کو مطلع کرتی تھی۔ شوہر کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ عدالت کو مطمئن کرے کہ وہ دو بیویوں کو مساوی اور منصفانہ طور پر رکھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اس کی مالی صلاحیت اور اس کی زوجہ کے جذبات پر غور کرتے ہوئے عدالت فیصلے صادر کرتی تھی see Haeri 1981, 220-28. حالانکہ اسلامی حکومت جب برسرِ اقتدار آئی تو اس نے اس قانون کو ایک طرف رکھ دیا تھا۔ بہر حال سرکاری طور پر یہ قانون ۱۹۸۱ء تک ختم نہیں کیا گیا تھا

(۱۰) یہ تقریباً خریداریء حصص کا جواہلی عمل بن چکا تھا۔ بہت سے باخبر مرد حضرات جیسا طور پر حیرت زدہ ہوئے، جن کا میں نے انٹرویو کیا خواہ وہ نظریئے یا عمل کے طور پر اس ادارے (متحہ) کو قبول کرتے ہیں یا نہیں؟ ان میں سے بعض یہ دیکھ کر مجروح ہوئے کہ میں اس کے بارے میں دوسروں سے بات چیت کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں۔ لگتا تھا کہ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب متحہ کے قوانین (قواعد و ضوابط) اور طریق کار سے آگاہی ہو جائے گی یا اس کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے گا تو پھر زیادہ اطلاعات جمع کرنے کا کوئی نکتہ باقی نہیں رہے گا۔

(۱۱) قم میں عورتوں کے لئے ایک جدید تعلیمی اور اجتماعی خواب گاہ dormitory قائم کرنے کی رپورٹ کے لئے دیکھو: see 'Kayhan International', 1986, 697: 19.

(۱۲) اس ضمن میں ایک صیغہ رمتہ عورت کا المناک انجام دیکھئے جس کو ۱۹۸۴ء کے موسم سرما میں ایک چہر کی صبح تہران میں تختہء دار پر چڑھا دیا گیا۔ یہ عورت ایک بیوہ کی حیثیت سے رہ گئی تھی اور تین ننھے منہ بچوں کی پرورش بھی اس کے ذمے تھی وہ ایک شادی شدہ مرد کی صیغہ رمتہ زوجہ بن گئی جس کی پہلی شادی سے دو

نوجوان چھ تھے۔ جب ایک سال کے بعد اس کی خفیہ صیغہ / متعہ شادی کی خبر زبان زد عام ہو گئی تو اس نے اپنی سوکن کے دو چوں کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اس نے یہ الزام لگایا کہ اس کی سوکن نے اس کے عارضی نکاح / متعہ کی حقیقت کا انکشاف کر دیا تھا دیکھو :

see 'Kayhan' 1984, 12094, 23

(۱۳) مجھ سے یہ غفلت ہوئی کہ میں اس سے یہ دریافت نہیں کر سکی کہ یہ عورتیں مطلقہ شادی شدہ یا کنواری تھیں۔

(۱۴) ایران میں اصطلاح 'عصمت فروش عورت' یا 'طوائف' تاریخی اعتبار سے ایک ملامت آمیز لقب / نام کے طور پر ان عورتوں کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہے کہ جو مثالی (آئیڈیل) سے مختلف طرز عمل اختیار کرتی ہیں اور اپنے باپ، شوہر یا سیاسی رہبروں کی مخالفت میں کسی حد تک اپنی ذاتی مرضی پر زور دیتی ہیں۔ بد قسمتی سے جن عورتوں نے شاہ کی حکومت کی مخالفت کی اور جنہوں نے اسلامی حکومت کی مخالفت کی، دونوں کو طوائف کا نام دیا گیا۔ نبی کریمؐ کی وفات کے وقت ایسے ناموں سے پکارنے کی ہمت ایک دلچسپ تاریخی بیان کے لئے دیکھو : Beeston 1952 (۱۵) بے شک ایسے دعووں کی آسانی سے جانچ پڑتال کرنا ممکن نہیں، لیکن دوسرے اطلاع دہندوں کی رپورٹیں (اطلاعات) طرز عمل کے ایسے نمونوں کی تائید کرتی ہیں۔

(۱۶) میں 'لمعاء' (Luma' ih) کے فارسی ترجمے میں اس روایت کو جگہ نہیں دے سکی۔ یہ ممکن ہے کہ اصل عربی عبارت میں اس کا حوالہ دیا گیا ہو تاہم میرے اطلاع دہندہ ڈاکٹر حجت الاسلام انوری نے یہی کہانی بیان کی ہے اور رضی قزوینی اپنی کتاب التفضیل میں یہ کہانی بیان کرتا ہے۔ لیکن امام علیؑ کے نام کے اظہار کے بغیر بیان کرتا ہے۔ Razi Qazvini: 1952, 601- 602 علامہ مجلسی نے 'مہار الانوار' میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس حکایت کو بیان کیا ہے (دیکھو باب ۳ نوٹ ۱۸ ازیر تصنیف کتاب 'شمس الحارری')، لیکن وہ اس شخص کے نام کا ذکر نہیں کرتے کہ جس نے (حضرت) عمرؓ کی بہن سے 'عارضی معاہدہ' (متعہ) کیا تھا (جیسا کہ ڈونالڈ سن

نے حوالہ دیا ہے) Cited by Donaldson 1936, 361-62/ see also

Shafa'i 1973, 119.

(۱۷) یہ غور و فکر کرنا بہت ہی دلچسپ امر ہے کہ یہ روایت شیعہ اسلوب سیاست اور قوت مردانگی کے تصورات، اور ان دونوں کے درمیان رشتوں کی بہت انکشاف کرتی ہے جیسا کہ یہ دونوں، خاندان کے سربراہی نظام کے اعلیٰ ترین اوصاف ہیں۔ اس کی ناقابل سبقت، قوت مردانگی کو مبالغہ آمیزی کے ساتھ یہ روایت اس علامتی انتقام کا اظہار کرتی ہے جو شیعوں نے سنتوں کے خلاف عائد کیئے ہیں جنہوں نے علیؑ کو سیاسی طور پر تقریر اور تحریر کے ذریعہ بے جا بنایا ہے اور جن (علیؑ) کے لئے وہ (شیعہ) یقین رکھتے ہیں کہ وہ نبی کریمؐ کے جائز وارث ہیں۔

(۱۸) یہ بات بھی کلی طور پر بیان سے باہر نہیں تھی کہ امین آقاؑ نے اپنی بیوی کی اجازت حاصل کرنے پر اصرار کیا۔ دوسری شادی کرنے کے لئے اس کے لئے زینب کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا کیونکہ قانون تحفظ خاندان ۱۹۶۷ء کے تقاضوں کی تکمیل ضروری تھی جو اس وقت نافذ العمل تھا۔

(۱۹) امین آقاؑ کی بیٹی نے ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب سے قبل، طلاق حاصل کر لی تھی کہ جب قانون تحفظ خاندان نے عورتوں کے لئے یہ آسان کر دیا تھا کہ وہ طلاق کے لئے عدالت سے رجوع کر سکتی ہیں۔

(۲۰) 'مجنوں' جس کے لغوی معنی ہیں 'پانگل دیوانہ'۔ مجنوں عرب و ایران کے دو محبت کرنے والوں کی داستان کا نام ہے جسے شہرت عام حاصل ہے۔ (۲۱) یہی وجہ ہے کہ بعض متوسط درجے کی ایرانی عورتیں اپنے باپ بھائیوں اور بیٹوں سے بھی اپنی صیغہ رمتہ شادیاں چھپانے کو ترجیح دیتی ہیں شاید یہ ایک پیچیدہ عمل اور پیچیدہ ثقافتی مظہر ہے جس پر مزید ریسرچ کی ضرورت ہے۔ ایک واضح قانونی مفروضے میں وضاحت کا ایک حصہ موجود ہے اگرچہ شاید یہ ثقافتی طور پر طے شدہ ہے کہ عورتیں اپنی جنسیت کا لطف نہیں اٹھاتیں۔ قیاساً اس کے لئے انہیں رقم ادا کی جاتی ہے یا یہ کہ یہ بات عورتوں کے لئے شرمناک ہے کہ وہ اپنی شہوانی پسند یا پسند کا اظہار

کریں۔ چونکہ ایک مینہ / متعہ عارضی نکاح برادر است مردانہ شہوانی ہیجان سے پہچانا جاتا ہے۔ متوسط طبقے کی عورتیں جو یہ معاہدہ کرتی ہیں اور بظاہر ان کی مالیاتی ضروریات نہیں ہوتیں ان کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی جنسی خواہش کو عام بنا دیتی ہیں اور اس طرح مثالی (آئیڈیل) کے مقابلہ میں ایک مختلف طریق عمل کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ (۲۲) شیعہ مسلم مرد ایسے معتقدات سے مستغنی نہیں۔ یونانیوں کا عقیدہ 'اللہ فارس سے قریبی مشابہت رکھتا ہے۔ فرگل کے الفاظ میں: ایک اصول کے تحت ایک مرد اپنی جنسی مباشرت سے اجتناب کے نتیجے میں قنوطیت پسند (یا سیت زدہ) بن جاتا ہے کیونکہ رکی ہوئی منی کا بدبو دار مادہ اس کے سر تک پہنچتا ہے۔ (Furgel; 1979, 89.

(۲۳) پیاسوں کو پانی فراہم کرنا مذہبی طور پر کارِ ثواب ہے کیونکہ اس کا علامتی تعلق شیعوں کے تیسرے امام حضرت حسینؑ کی شہادت سے ہے جن کو پانی کی رسائی سے محروم کر دیا گیا اور بعد میں انہیں شہید (۶۳۰ء) کر دیا گیا تھا۔

(۲۴) پانی پلانے کی سبیلوں اور ان عورتوں (جن کا متعہ تقریباً غیر آگاہ تھا) کے درمیان ایک تشبیل کا تعلق ہے، لیکن راستے / طریقے کا ایک عکس ہے۔ اور معاشرے کے چند طبقات مینہ / متعہ عورتوں کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ وقتی طور پر مردوں کی پیاس مچانے کا ایک ذریعہ ہیں اور اس وقت ذریعہ ہوتی ہیں کہ جب مرد اپنے خود کے (پانی پینے کے) پیالوں تک رسائی نہیں رکھتے۔

(۲۵) 'ناخ التواریخ' 284: n.d. 7 کے مطابق امام حسنؑ کی بیویوں کی تعداد ۲۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان ریکارڈ کی گئی ہے۔

(۲۶) افشاگر ایک نمائندہ (ایجنٹ) کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس سے اس کے سلسلے کا اظہار ہوتا ہے جس کے لغوی معنی ہیں وہ جو انکشاف کرتا ہے / کاشف۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے ابتدائی دو سالوں کے درمیان خاص طور سے یہ اصطلاح مقبول عام ہو گئی۔ یہ ان نمائندوں (ایجنٹوں) کا حوالہ ہے جو اسلامی حکومت کے خلاف ممکنہ سازش کے ذریعہ سیاسی یا مذہبی غلط کاریوں کا انکشاف کرتے تھے۔

(۲۷) میری پریشانی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ جب ایک مرتبہ غیر مستحکم صورت حال کو انتہائی کشیدہ اور سیاسی حوالے سے سمجھ لیا جائے جو ۱۹۸۱ء میں ایران میں عام تھی۔

(۲۸) مجھے اس کا علم نہیں کہ ایران میں نسوانی ہم جنس پرستی کی صحیح صورت اور اس کی کثرت کیا ہے، ملا افشار کے تبصرے کے باوجود مجھے ابھی ایک ایرانی عورت سے ملاقات کرنا تھی جو مجھے عورتوں کے مابین جنسی تعلقات کے بارے میں بتاتی۔ بہر حال مجھے ایک موقع ملا کہ میں شیراز سے آمدہ ہائی اسکول کے ایک استاد سے اس موضوع پر تبادلہء کرون جس نے وہاں ایک مکمل گرلز اسکول میں کئی سال تک پڑھایا تھا اس نے ملا افشار کے بیان کی تصدیق کی: مجھے یہ وضاحت بیان کرتے ہوئے کہ میری معلومات کا ذریعہ میری طالبات کے مشیروں کی اکثر و بیشتر بات چیت ہے۔ وہ اس ہائی اسکول میں ایک کونسلر (مشیر) تھا لیکن ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب کے بعد اسکے گولی مار دی گئی۔

(۲۹) ملا افشار نے ملاؤں کے 'ہیناک اثرات' کے اس نشان (علامت) پر بار بار زور دیا جو ان کی چٹکی حاصل کرنے والی لڑکیوں اور ملاؤں کے درمیان غیر مسلوی قوت کے رشتوں کی تشریح سے تعلق رکھتا ہے۔

(۳۰) سید بھی ملا ہو سکتے ہیں۔

(۳۱) ممکن ہے کہ یہ بات سلفہ حکومت کے دوران زیادہ عام تھی کیونکہ قم میں میرے قیام کے دوران مقامی اخبارات کثرت سے مینہ زانیوں کی موت کی سزا کی خبریں شائع کرتے تھے۔

(۳۲) طالبات کے درمیان کرمان سے آمدہ ایک ۴۱ سالہ لڑکی تھی جس کے خاندان نے ایسی صورت حال کے بارے میں سنا تو وہ اسے کرمان واپس لے گئے۔ وہ اطلاع دہندہ جس نے مجھے اس واقعہ کے متعلق بتایا وہ اس لڑکی اور اس کے خاندان کو جانتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ اس کے خاندان نے اس موضوع کے اطراف "خاموشی کی دیوار" کھڑی کر دی تھی اور یہ کہ لڑکی پر کنٹرول کے لئے انتہائی نگہداشت اختیار کی

(۳۳) یہاں 'نظر' (نگاہ) کے خطرات کے بارے میں قرآنی آیات کے انتباہات کو نوٹ کر نادلچسپ ہوگا۔ سورہ نور میں ارشاد باری ہے :

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے (اور) جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے ۳۰۵

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر لوڈ نہیں لوڈ سے رہا کریں۔

اور اپنے خلوہ اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خلوہ کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں اور اپنی (بھی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لاکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھ کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔

اور اپنے پناؤں (ایسے طور سے زمین پر نہ ماریں کہ) جھٹکھانوں میں پہنچے اور ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو سب اللہ کے آگے قہر کر دتا کہ فلاں پاؤں ۵۔ ۳۱

القرآن سورہ نور ۲۴۔ آیات ۳۰ اور ۳۱

الزمخشری (وفات ۱۱۴۴ھ) اس آیت کی تشریح میں 'یہ کہتا ہے کہ ایک نظر' پھر ایک مسکراہٹ، پھر ایک سلام، پھر کلام، پھر ایک تہنیت اور پھر ایک ملاقات (اتر کورس)۔ سوان سن نے حوالہ دیا۔ 193, cited by Swanson 1984, دونوں اصناف (مرد۔ عورت) کی ایک نظر سے ملاقاتوں تک کے واقعات کے اتفاقہ اور

ناگزیر ارتقاء کو مختلف زمانوں کے مسلم مفسرین نے بار بار نوٹ کیا ہے اور یہ ایک مقبول عام ثقافتی عقیدہ ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ مردوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی نظر نیچی رکھا کریں۔ (دوسری طرف پھیر دیا کریں)۔ عقیدہ یہ ہے کہ یہ عورت ہے کہ جو مردوں کی نظر کو روکنے کی ذمہ دار ہے (اور اسی لئے) عورتوں کو نقاب / چادر اوڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ نقاب / چادر نہ صرف مردوں کی چیرنے والی نظر سے چاتی ہے بلکہ عورت کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ عاقلانہ طور پر اپنی ہی نظر استعمال کرے کیونکہ مرد اور عورت دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ آزلو نہ طور پر ملنے جلنے سے منع کیا گیا ہے یا ایک دوسرے کے رابطے میں آنے سے روکا گیا ہے (اس لئے) مسلم ایران میں ان کی نظریں نئی سمتیں تلاش کر لیتی ہیں۔ نظریں جو آسانی سے کنٹرول نہیں کی جاسکتیں یا ان کو مذہبی 'کرفیو' کا موضوع نہیں بنایا جاسکتا۔ ذکور و اناث کے درمیان نظریں بہت ہی پیچیدہ عمل ہیں اور مقامی طور پر رابطے / باہمی وسیلہ بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے ایرانی مرد اور عورتیں جو صیغہ / متعہ (جوڑا) بنتا چاہتے ہیں، ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہی اپنے ارادوں کو اظہار کی طور پر ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں۔

(۳۴) حالانکہ میری بعض خاتون اطلاع دہندوں کی زندگی کی سرگزشتوں سے ایک شخص ایک متحرک تصویر حاصل کر سکے گا۔ اگر ہمیشہ عورتوں سے آغاز کرے گا تو یہ عکس مردوں کی سرگزشتوں میں خاص طور سے نمایاں ملتا ہے۔ اس فرق کا سبب شاید اس کشیدگی میں ہوتا ہے جو عورتیں محسوس کرتی ہیں جو غیر متحرک عورت کے مثالی عکس کے درمیان ہوتا ہے، جسے مرد اور خود اپنے حقیقی طرز عمل سے تلاش کر لیتے ہیں، اس کا اعتراف کرتے ہوئے، عورتیں اپنے زیادہ رواں جی 'نچی' کردار پر زور دینے کا رجحان رکھتی ہیں (اس طرح) وہ ایک قریب تر تصویر بناتی ہیں جو مثالی / آئیڈیل تصویر کے قریب تر ہوتی ہے۔ دوسری طرف مرد عورت کے غیر رواں جی طرز عمل پر زور دینے کے رجحان کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے زیادہ عوامی عمل (اقدام) پر زور دیتے ہیں۔

خلاصۃ الکلام

معاهدے اور مبادلہء نکاح (شادی) کے تصور کا تجزیہ کرنے سے، میں نے اس راستے کے لئے ہیرت فراہم کر لی ہے جس میں کہ شیعہ نظریہء حیات، بالعموم معاشرتی تنظیم اور معاشرتی کنٹرول، اور بالخصوص ذکور و اناث کے رشتوں کا اور اک کرتا ہے۔ میں نے استدلال کیا ہے کہ عورتوں کی طرف قانونی اور نظریاتی دوگر فکلی کی بنیاد کو نکاح / شادی کی مستقل اور عارضی صورتوں کے معاہداتی ڈھانچے میں تلاش کیا جاسکتا ہے میں نے یہ مظاہرہ بھی کیا ہے کہ عارضی نکاح / متعہ کی مذہبی قبولیت اور اس کی ثقافتی یا متغوری (مصمت فردوسی سے قرعی تعلق کے سبب سے) کے درمیان کشیدگی، ادارے اور عورتوں کی طرف وسیع طور پر پھیلی ہوئی اور اخلاقی دوگر فکلی میں جھلک نظر آتی ہے لیکن مردوں کی طرف اس کا رخ کم ہی ہوتا ہے نتیجہ میں جو اس (عارضی نکاح / متعہ) پر عمل کرتے ہیں، اپنی سرگرمیوں کو خفیہ رکھنے کا رجحان رکھتے ہیں (۱) کئی شائستہ اور معقول موضوعات، جو میرے تجزیے میں بار بار سامنے آتے ہیں، حرید آزمائش و جانچ کے طلب گار ہیں تاکہ ایران میں عورتوں اور مردوں کے عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی طرف، ہماری مفاہمت کو بہتر مرکز روشنی میں لایا جاسکے۔

عورتوں کی طرف دوگر فکلی

شیعہ نظریے کے متعلقات، مستقل اور عارضی نکاحوں / شادیوں کے معاہداتی قوانین کے ذریعہ، عورتوں کے قد کو بوجھا کر دیکھا کر دیتے ہیں۔ ہم یہاں دریافت کر سکتے ہیں: شیعہ نقطہ نگاہ سے ایک عورت کیا ہے؟ کیا وہ ایک انمول شے (تجارت) ہے کہ جس پر اپنی ملکیت ظاہر کی جاسکے، خریداجا سکے یا کرائے (لیز) پر اٹھایا

جاسکے / کیا وہ ایک شخص (وجود) ہے جسے مرد کی طرح پیدا کیا گیا ہے جو اس کی اپنی زندگی پر قابض ہو سکتا ہے، اس کے متعلق معاہدوں پر مذاکرات کر سکتا ہے، اس کی حاصلات (پیدلور) پر کنٹرول کر سکتا ہے، اور تحفوں کی صورت میں اس کا مبادلہ کر سکتا ہے؟ کیا وہ فیصلے کا اختیار رکھنے والی بالغ ہے یا نابالغ؟ ترقیاتی نظر سے عورتوں کی حیثیت (درجے) کی طرف دیکھتے ہوئے، اور نکاحوں / شادیوں کے شیعہ معاہدوں کی مختلف صورتوں پر بحث کے ذریعہ، میں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اس کی زندگی میں ایک دیئے ہوئے نقطے پر، ایک شیعہ مسلم عورت، بیک وقت سب کچھ یا متضاد کرہا لایمانات میں سے کچھ نظر آتی ہے۔

ایسی قانونی دوگرنگی کی جھلک، عورتوں کی وسیع تر مقبول عام، ثنائی شبہات کی انواع و اقسام میں نظر آتی ہے۔ عورتوں کی شبہات، حیثیت کنٹرولر / اور جس پر کنٹرول کیا جائے، ترغیب گناہ دینے والی / اور جسے گناہ کی ترغیب دی جائے، مکار / اور سادہ لوح، لور پاک دامن / اور بدکار (زانہ) ان سب باتوں کا فارسی۔ اسلامی ادب میں کثرت سے بیان کیا جاتا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے سب سے زیادہ دلکش لولی خزانوں میں سے ایک داستان، الف لیلا، (ایک ہزار اور ایک راتیں) ہے جسے نمایاں طور پر سہایا گیا ہے اس داستان میں، ان ثنائی شبہات میں سے بہت سی شبیہوں کو اٹھا کر رکھ دیا گیا ہے۔ بلاشبہ، یہ تمام کہانی ایک ایسے غالب ثنائی مخالف کی بنیاد پر قائم ہے کہ یہ نظم و ترتیب کی کہانی ہے، یہ بد نظمی و بے ترتیبی کی کہانی ہے۔ ایک زانیہ عیاش ملکہ کی مکاری کے ذریعہ، معاشرے کو بد نظمی و انتشار کے کنارے پر لایا جاتا ہے لیکن ایک دوسری عورت، شہر زلو کی وساطت سے معاشرہ میں نظم و ترتیب کی بحالی ہوتی ہے اور بادشاہ کے حواس حال ہوتے ہیں۔

عورتوں کی طرف زیر بحث دوگرنگی کی جھلک، قدرے لوب لور روایتی داستانوں ہی میں نہیں ملتی ہے۔ قرآن پاک خود اس دوگرنگی کو عورتوں کی طرف ارسال کرتا ہے اس کتب مقدس میں، عورتوں کو اکثر ایسی اشیاء (objects) کی طرح پیش کیا گیا ہے کہ جن کے ساتھ نرم / درشت رویہ اختیار کیا جائے اور بعض

مقامات پر عورتوں کو اشخاص (persons) کہا گیا ہے، وہ اسی مادے سے پیدا کی گئی ہے جس سے کہ مرد پیدا کیا گیا۔ سورہ النساء کی آیت ۳۴، سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۳ کا موازنہ سورہ الحجرات کی آیت ۱۳ سے کیجئے۔ (یہاں یہ آیات دی جاتی ہیں تاکہ قارئین موازنہ کر سکیں):

۱۔ 'مرد عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھے پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و تہ و کی) خبرداری کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بد خوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو، اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زد و کوب کرو اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو ان کو ایذا دینے کا کوئی یہانہ مت ڈھونڈو۔ بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے۔

-- القرآن: سورہ نساء ۴۔ آیت ۳۴

۲۔ 'تمہاری عورتیں تمہاری سمجھتی ہیں تو اپنی سمجھتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھجو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بھارت سنادو

-- القرآن: سورہ بقرہ ۲۔ آیت ۲۲۳

۳۔ 'لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے

-- القرآن: سورہ حجرات ۴۹۔ آیت ۱۳

بہت سی احادیث اور اقوال، نبی اکرمؐ، آئمہؑ اور دوسرے مسلم رہنما، اس دوگر فکلی کو مزید گھٹا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، رسول اکرمؐ کی اس حدیث کا بہت زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے کہ 'عورتیں شیطان کا سامان آرائش ہیں، جیسا کہ بُرہان قطع' اور رضی نے حوالہ ہے: Cited in 'Burhan-i-Qat' 1951-63, 2: 681; Razi: 1963-68, 350 ایک دوسرے حوالے سے رسول اکرمؐ کے لئے کہا جاتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں تمہاری دنیا میں سے کوئی شے پسند نہیں کرتا لیکن عورتیں اور عطر (مجھے پسند ہیں)۔ Quoted by Ayatollah Mishkini 1974, 118 ایسی دوگر فکلی کی، ایران میں ایک مقبول عام ضرب المثل میں صدائے بازگشت پائی جاتی ہے یہ کہ 'عورتیں بلا ہیں (اور) کوئی مکان اس کے بغیر نہیں ہے'۔

ایک صیغہ / متعہ عورت، خاص طور سے ثقافتی اور قانونی دوگر فکلی کا نشانہ ہے ذاتی طور سے 'وہ' (کیونکہ اس نے کم از کم ایک مرتبہ شادی کی ہے اور طلاق لی ہے) دوسری عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ پختہ کار اور تجربہ کار ہوتی ہے اور اپنی طرف سے مذاکرات کرنے میں، قانونی طور سے، 'وہ شادی شدہ اور کنواری عورتوں سے زیادہ آزاد ہوتی ہے اور اپنے مرد پارٹنر + ز کو منتخب کرتی ہے اور اپنی خود کی اہلیت فیصلہ کو کام میں لاتی ہے۔ وہ اپنی خود کی شخصیت ہے جیسا کہ وہ ہوتی۔ ایک مطلقہ عورت کی حیثیت 'وہ' قریب ترین حیثیت ہے جس میں ایک شیعہ مسلم عورت، قانونی خود مختاری رکھنے کی حالت میں ہو سکتی ہے۔ تاہم خود مختاری، ایران میں عورتوں کے لئے ایک ایسی خصوصیت نہیں ہے جو معاشرتی طور پر منظور شدہ ہو۔ حالانکہ بعض مرد اس کا خیر مقدم کر سکتے ہیں اور وہ عورتوں کی پر فریب خود مختاری سے کشش بھی محسوس کر سکتے ہیں جیسا کہ یہ "صیغہ / متعہ - دیومالائی داستان" سے ظاہر ہوتا ہے اس میں جو خود سری اور مطلق العنانیت مضمر ہے وہ ٹھیک اسی وقت اس سے خوف زدہ بھی ہیں۔ یہ ایسا ہے کہ جیسے انہیں کسی خاص طرز عمل کے لئے منتخب کر لیا جائے، انہیں بے رسم و تکلف اور غیر مہذب طور سے چلے جانے کی مہلت بھی دی جائے۔

چونکہ ایک عارضی نکاح / متعہ، کرائے (لیز) کا معاہدہ ہوتا ہے (۲) اور اس کا

مقصد جنسی لطف اندوزی ہے۔ صیغہ ر متعہ عورتیں نہ صرف مہلولہ کی اشیاء کے طور پر دیکھی جاتی ہیں (بلاشبہ، انہیں تجارتی شے کے لیزر، مستاجرہ کے حوالے سے جانا جاتا ہے) لیکن انہیں عارضی + جنسی پارٹنر کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح معاہدے کی ساخت کے لحاظ سے اس کا عصمت فروشی سے قریبی اشتراک پایا جاتا ہے۔ نتیجہ میں عارضی نکاح ر متعہ کے رواج اور اس کے معیار سے دوستی و معقولیت میں سوالات اور متضاد احساسات شامل ہیں اور جو عورتیں اس کا فائدہ اٹھاتی ہیں، ان کو بھی اخلاقی دوگر فنگلی کے ساتھ سمجھا جاتا ہے۔ عورتوں کی بہت زیادہ مایوسی یہ ہے کہ عارضی نکاح ر متعہ، اکثر انہیں نہ تو مرد (مذکر) کا تحفظ دیتا ہے اور نہ ہی معاشرتی اثر و نفوذ عطا کرتا ہے جس کی وہ انتہائی خلوص سے متمنی ہوتی ہیں۔

عارضی نکاح ر متعہ کی طرف دوگر فنگلی

میری ایک خاتون اطلاع دہندہ، طوبہ نے کہا: 'پہلے میں صیغہ ر متعہ کو بری عورت سمجھتی تھی۔ اب مجھے افسوس ہے کہ میں نے پہلے ایسا کیوں سوچا؟ دونوں مرتبہ میں نے سوچا کہ وہ مجھ سے شادی کرنے والے ہیں، دونوں نے قرآن پاک کی قسم کھائی کہ وہ میرے ساتھ رہیں گے اور دونوں نے مجھے دھوکا دیا۔' عارضی نکاح ر متعہ اور عصمت فروشی کے درمیان، تفکیلی مشابہتوں سے کوئی نجات نہیں پاسکتا بلکہ یہ بہت سے لوگوں کو الجھن میں ڈال دیتی ہیں۔ ان دو لولہوں کے درمیان اخلاقی کشیدگی پر اکثر و بیشتر نہ صرف ان لوگوں نے زور دیا جو عارضی نکاح ر متعہ کا معاہدہ نہیں کرتے لیکن ان بہت سے افراد نے بھی زور دیا جن کا میں نے انٹرویو کیا اور ان میں میری بعض اطلاع دہندہ خواتین بھی شامل ہیں۔ طوبہ کا بیان ایک قابل اطمینان مثال ہے۔ بعض لوگوں نے عارضی نکاح ر متعہ کو عصمت فروشی میں شامل کیا ہے اور اس لئے انہوں نے اسے عورتوں کے عز و شرف اور نیک نامی کے لئے ایک طاقتور خطرہ سمجھا ہے۔ دوسرے اگرچہ اصول کی بنیاد پر اس لولہ (متعہ) کو منظور کر رہے تھے، عورتوں کے لئے اس

کے مضمرات پر شبہ کیا جو عملاً اس کا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ سرکاری مبالغہ آمیز تقریروں اور تحریروں سے الجھن کی شکار بہت سی مطلقہ اور بیوہ عورتوں نے، جن میں میری بعض اطلاع دہندگان بھی شامل ہیں، عارضی نکاح رتہ کا معاہدہ کیا، یہ سوچتے ہوئے کہ یہ بھی ایک مستقل نکاح کی طرح ہو گا اور یہ امید ولسہ کی کہ یہ دائمی اور محفوظ ہو گا۔ مثال کے طور پر خاتون 'ایران' عامر سے محبت کرنے کے لئے قطعی رضامند تھی، ایسی صورت میں کہ اس کے حمل نہ ٹھرے اور یہ کہ حیثیت اور ذاتی الجھاؤ کے اہمات سے نجات دیدی گئی ہو جو اس کے عارضی نکاح رتہ کا نتیجہ تھے۔ اس کی اپنی سینہ رتہ نکاح سے مایوسی نے اس میں تنگی پیدا کر دی، اس نے کہا: 'یہ (رتہ) ایک بے تکی شے ہے کیونکہ کوئی بھی اپنے عہد (اقرار) کی پابندی نہیں کرتا۔'

نوجوان کنواری عورتوں کو مقبول عام دگر فکلی، ایک قسم کے ثقافتی دوبرے مہمن میں چھوڑ دیتی ہے۔ اگر وہ عارضی بنیادوں پر (رتہ) ر عارضی نکاح کر لیتی ہیں یا وہ ایک غیر جنسیاتی انتظام بھی بطور 'آزمائشی نکاح' کر لیتی ہیں تو انہیں اپنی نیک نامی کو خطرے میں ڈالنا پڑتا ہے اور وہ اپنے صحیح مستقل نکاح، اور ایک حسب فضاء نکاح کے فیصلے کے مواقع کے لئے خطرہ مول لیتی ہیں۔ اگر وہ اسے (مستقل نکاح) نہیں کرتی ہیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بھی ایک غیر مطمئن نکاح (شادی) پر ختم ہو جائے۔ ایک ایسی ثقافت میں کہ جہاں دو شیزگی (کنوار پتے) کو خزانے کی طرح محفوظ رکھا جاتا ہے، کوئی عورت بھی اپنے 'علامتی سرمائے' کو اپنی نیک نامی پر رسوائی کے داغ کے خطرے سے گزرے بغیر داؤ پر لگانے کی اہلیت نہیں رکھتی اور (رتہ میں) بیوی حد تک ایک پسندیدہ مستقل نکاح (شادی) کے مواقع کو کم کر لیتی ہے۔

ایک عارضی نکاح رتہ میں مرد کے احساس فرض، ذمہ داری اور پیمانہ وفا کے مسائل پر غور و فکر کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں معاہدہ نکاح میں کثرت سے ابہام ہوتے ہیں۔ ایک طرف، ہم عصر علماء عارضی نکاح رتہ کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ اس میں کم سے کم نہایت محدود جوابی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جو اس معاہدے کی آسان شرائط پر زور دیتے ہیں اور نئی نسل کے لئے اس کے استعمال کو تجویز

کرتے ہیں۔ دوسری طرف نکاح کی اس صورت میں 'ذمہ داری کی کمی کی پیچیدگیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ اضافی آسانی بھی ہے کہ اس میں ولدیت / پدریت سے انکار کیا جاسکتا ہے ایک دوسرے کے رابطے میں ہونے کے حوالے سے اور عمل میں دیکھنے سے ان احکام کی بے آہنگی اور غیر موزونیت صاف سامنے آ جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں 'حالانکہ عارضی نکاح / متعہ کے لئے ایک قانونی خاکہ (فریم ورک) موجود ہے اور علماء بھی اس پر زور دیتے ہیں 'مگر قانونی شکاف اور خلیے بھی کثرت سے موجود ہیں: متعہ نکاح کا معاہدہ نجی ہوتا ہے جس میں گواہوں یا رجسٹریشن / اندراج (اسے بدلنے کی چند کوششوں کے باوجود) کی ضرورت نہیں ہوتی 'یہ کہ مرد کسی وقت بھی اپنی مرضی سے اپنی عارضی بیوی / بیویوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور یہ کہ قانونی طور پر 'مردان کے چوں سے (ولدیت کا) انکار کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ حلف اٹھانے کے ایک طریق کار کے ذریعہ 'یہ ممکن ہے (جو ایک مستقل نکاح کے معاہدہ میں مطلوب ہوتا ہے)۔ یہ سب باتیں قانون کے ایہام اور اس کے داغ و جبوں سے لبریز حدوں کے لئے شہادت فراہم کرتے ہیں۔

علماء اصرار کرتے ہیں 'چونکہ متعہ کی معاہداتی صورت میں 'دونوں پارٹنروں کی شرائط کی موزونیت اور مطابقت ضروری ہے' (اس لئے) بجایاوی طور پر مذاکرات ہونے چاہئیں۔ آیت اللہ نجفی مرعشی کا استدلال ہے کہ کوئی بھی عورتوں کو ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے سے اتفاق کرنے پر مجبور نہیں کرتا ہے (شخصی رابطہ - موسم گرما ۸۸ء ۱۹ء)۔ ایسے مذکر (مردوں کے) 'شمعی استدلال میں' جس بات کی کمی ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ مرد اور عورت 'عدم مساوات کی حیثیت سے مذاکرات کرتے ہیں: قانونی 'معاشی' نفسیاتی یا معاشرتی طور سے عدم مساوات ہوتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ بعض عورتیں ایک ایسے رشتے کا آغاز کرتی ہیں جو عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کی سمت لے جاتا ہے لیکن ان کی فوری ضروریات سے باہر' (یعنی دوسری اہم اور مستقل) ضروریات کے سلسلہ میں 'بہت سے مردوں کو از خود اقرار کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور وہ کبھی اقرار بھی نہیں کرتے۔ ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کے

انتہائی عارضی تقاضے، اس کے بیان کردہ مقصد (یعنی) مرد کی شہوانی لذت و لطف اندوزی اور اس کی کم سے کم ذمہ داری پر معاصر علماء کا زور دینا، ان چند عناصر میں سے ہے جو عارضی نکاح، متعہ کو دونوں فریقوں کے لئے فائدہ بخش معاہدہ بنانے کی مشکلات پیدا کرنے کا کردار ادا کرتے ہیں۔ (۳)۔

چند ایک ذی شعور و زیرک عورتوں (ماہوش لور فقی) کو چھوڑ کر، تمام صیغہ ر متعہ عورتیں خواہ، عارضی نکاح، متعہ کے مقصد کی بہت وہ اپنے ہی الجھاؤ کے ذریعہ، (یا) ایک خوش حال شوہر کے ہاتھ سے نکل جانے کے خوف سے (یا) ان کی یہ خواہش کہ وہ محبت کریں یا اس سے محبت کی جائے یا دوسرے معاشرتی۔ ثقافتی دباؤ ہوں، یہ سب گھائل ہونے کی حالتیں ہیں کہ ان سے زندگی کا آغاز کس طرح کیا جائے! جو مرد ان سے صرف دو گھنٹے، دو رات، دو ماہ یا دو سال کے لئے بھی، متعہ (عارضی نکاح) کر رہا ہو، وہ مردوں سے اقرار یا مراعات کا مطالبہ مشکل ہی سے کر سکتی ہیں۔ ایران، طوبہ لور شاہین نے یہ تصور کیا۔ یا یہ کہ وہ اپنی سوچ میں قدرے بھٹک گئی تھیں۔ کہ اس رشتے میں کچھ تحفظ ضرور ہے، لور اب وہ مردان کو 'تحفظ' فراہم کریں گے جنہوں نے ان سے 'محبت' کا اقرار و اعتراف کیا۔ قانون سے مکمل آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے، عورتوں نے اس قانون (متعہ) کی بہت خاص خاص باتیں، ان مردوں سے سیکھیں جنہوں نے انہیں، ایک بے معنی اور غیر حتمی نظریے کو عمل میں لانے کے لئے قائل کیا۔ بعض صحیح طور پر حیران ہوئیں لور انہیں یہ جان کر تکلیف ہوئی کہ انہیں 'دھوکا' دیا گیا۔ (طوبہ کے الفاظ میں): 'لور وہ ایک مرتبہ حمایت کرنے کے بعد آسانی سے چلے جاتے ہیں یا جب وہ زیادہ دیر تک اس اقرار کو نباہ نہ سکیں کہ ان کے عارضی شوہروں نے ان سے (عارضی) نکاح کیوں کیئے تھے؟ فرخ لور ثانیہ ذرا زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے، کسی حد تک اپنے مقدرات کے رحم و کرم پر ہو گئیں۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ وہ کبھی بھی اپنے عارضی شوہروں سے کوئی مطالبہ نہیں کریں گی، (تاکہ) ان کے رشتے چلتے رہیں۔

نسوانی جنسیت کی طرف دو گر فنگی

ہم آخری طور پر یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ شیعہ قانونی نقطہ نگاہ سے ملوہ (عورت) کی 'جنسیت' کیا ہے؟ اور اس کی نمائندگی نظریاتی طور پر، کس طرح ہو رہی ہے؟ کیا عورتیں اور مرد اس کا اور اک کر رہے ہیں جو متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کا فائدہ اٹھاتے ہیں؟ عارضی نکاح (متعہ) کے معاہداتی ڈھانچے میں اس کی جڑیں ہونے کے بل وصف 'عورتوں کی طرف نظریاتی دو گر فنگی' لازمی طور سے اور پیچیدہ طور پر 'مرد اور عورتیں' ملوہ کی 'جنسیت' کی طرف ایک دوسرے سے بندھے رہتے ہیں۔ شیعہ نظریے میں مرد کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی جنسی خواہش و تحریریں سے آگے بڑھتا ہے اور 'حیوانی' قوت حاصل کرتا ہے۔ دوسری طرف عورت کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ (مرد کے لئے) قوت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، جو بذاتِ خود فطرت ہے کچھ ایسی کہ پانی کی طرح۔ یہ خود کو اس قدر واضح کرتی ہے کہ اسے نمائندگی یا وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ اس کے لئے سمجھا جاتا ہے کہ یہ ایک ہی وقت میں زندگی عطا کرتی ہے اور زندگی کے لئے اندیشہ بھی ہے 'خوف سے لبریز ہے اور پرکشش بھی' لازمی شے ہے اور ضرورت سے زیادہ بھی ہے۔ مرد (نر) کی جنسیت سے مختلف 'ایک شیعہ نقطہ نگاہ سے' کئی عمرانی خاکے (فریم ورک + س) موجود ہیں، نہ صرف عورت کی جنسیت کو نمائندگی نہیں ملے گی۔ جیسا کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ خود کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ اپنی 'فطرت' کے سبب سے 'یہ لازماً' مرد کی جنسیت کے لئے اپنا رد عمل ظاہر کرتی ہے۔ اگر مرد نہیں ہوتے تو قیاس یہ ہے کہ عورت کو جنسیت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی (وہ اس کے زیر اثر ہوتی ہیں یا وہ خود 'جنسیت' ہیں) لیکن مردوں کی موجودگی میں 'تو عورتوں کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ جنسی اعتبار سے ناقابلِ تسکین ہو جاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں 'ایک دوسرے کی موجودگی میں 'مرد' جنسیت حاصل کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی اس دوران 'ایک عورت خود بھی ہتھیار ڈالنے (خود پر دگی) کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتی (یعنی مرد کی

جنسی تسکین کرتی ہے)۔ یہ جزدی طور پر 'پردے اور عورت کو ڈھانپنے کے بلا وصف' عورت کو بے حیائی کے ساتھ پیش کرتی ہے، 'عورت کا چولا بدلتا' پردہ کرنا 'صورت بگاڑ لینا اور اسے ڈھانپنا' مردوں کے سامنے ایک وقت پر کشش اور خوف زدہ کرنے والی حالت بھی ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس طرح مرد اپنی برہنہ جبلتوں کی سطح تک گھٹ جاتے ہیں۔

مادہ جنسیت کی فطرت کی ایسی نرمیافت کے مطابق 'عورتوں کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورتیں خود اپنی جنسیت سے آزاد ہیں یا پھر اس کی قیدی ہیں وہ اس سے آزاد ہیں کیونکہ خواہش کے مقاصد کی حیثیت سے وہ اس (جنسیت) کی خواہش نہیں کر سکتیں جو کہ وہ پہلے سے رکھتی ہیں یہاں تک کہ مستقل نکاح / شادی میں بھی 'جائز' طور پر ایک مرد یہ قیاس کر سکتا ہے کہ تفریح اور تولید (نسل) ایک ہی مرکز کی طرف مائل رہتے ہیں۔ مادہ جنسیت کے متعلق شیعہ سرکاری نظریہ دھندلا ہے سوائے اس کے کہ عورت کا 'ہر چار ماہی' حق مباشرت تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا حق ہے جو عورت کو یہ مہلت دیتا ہے کہ وہ یہ اور اک کر سکے کہ مادہ جنسیت کے لئے کوئی ضابطہ نہیں بنایا گیا ہے۔

عورتوں کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی جنسیت کی 'قیدی' ہیں کیونکہ از روئے فطرت وہ مرد کے سامنے ہتھیار ڈالنے (خود کو حوالے کرنے) سے انکار نہیں کر سکتیں۔ یہ ان کی فطرت ہے کہ وہ چاہتی ہیں کہ انہیں 'لیا جائے' (یعنی جنسی عمل کیا جائے)۔ اس طرح سے مادہ جنسیت 'نمائندگی سے فرار کر لیتی ہے کیونکہ اسے اس کی ذات میں یا ذات کے طور پر ایک مظہر تسلیم نہیں کیا جاتا ہے۔ اس معاملہ میں اسے نہ تو مثبت اور نہ ہی منفی تصور کیا جاتا ہے۔ وہ محض ان مقاصد کے ساتھ نرم جنسیت سے 'رشتہ' قائم کرنے میں شریک ہو جاتی ہے۔ عورتوں کی شہوانی حالت 'جمود اور سرگرمی' عورتوں کی زندگی کے چکر کے درمیان 'بامعنی' ہو جاتی ہے اور نرم جنسیت کے رشتے سے حرکت پاتی ہے۔ مادہ جنسیت کا خوف 'شیعہ برتر و بالا نقطہ نگاہ سے' اس لئے نکاح / شادی (جہاں سمجھا جاتا ہے کہ عورت پر کنٹرول کر لیا جاتا ہے) کے درمیان اتنا زیادہ بامعنی

نہیں ہوتا لیکن نکاح کے دائرے سے باہر بمعنی بن جاتا ہے اور جب عورتوں کو طلاق ہو جاتی ہے اور کم از کم وہ 'نر' (مرد کے) کنٹرول سے قانونی یا عملی طور پر باہر آ جاتی ہے لیکن خود کو زیادہ شک و شبہ کی حالت میں 'فطرت' کی قوتوں کے سامنے پیش کر دیتی ہے جو انہیں عملی قدم کے لئے آگے دھکیلتی ہیں۔

یہاں نعریات کی شاخ، نسلی جغرافیہ (جس میں ثقافتوں کی سائنسی درجہ بندی کی جاتی ہے) کا جوڑ بیٹایا گیا ہے 'نر'۔ ملاوہ تعلقات اور جنسیت کی ایسی مفاہمت کو چیلنج کرتا ہے۔ 'حجہ' / عارضی نکاح کے سلسلہ میں عورتوں کے مشاہدات میں تنوع اور اختلاف 'اور ان کی جنسی خواہش اور شخصی ضروریات کا بدرجہ اظہار' نہ صرف عورتوں اور قانون سازوں کے اور اک میں اختلاف پیش کرتا ہے بلکہ خود عورتوں کے درمیان اختلافات پیدا کرتا ہے۔ میری تمام خاتون اطلاع دہندگان، 'مخصوصہ کے ممکنہ استثناء کے ساتھ' جنہوں نے ان مردوں سے 'حجہ' / عارضی نکاح کئے تھے، جن کے لئے وہ اپنی جنسی کشش سے آگاہ تھیں اور جنہوں نے اپنی ذاتی خواہشات اور ضروریات کے ایک صاف و واضح احساس کو متخل کیا تھا۔ 'نہ صرف یہ کہ' ایک یا زائد 'حجہ' نکاحوں سے گزرنے کے بعد 'انہوں نے منتب کرنا، قطعی اقدام کرنا اور اپنی خواہش کے مقصد میں مردوں کو بدلنا سیکھ لیا تھا۔ مردوں نے بھی مثالی مذکر ماڈل پیش کرنے کے برعکس عورتوں کی قرب رسانیوں کا خیر مقدم کیا اور خود کو عورتوں کی خواہشات اور خیالات کے مقاصد کے حوالے کر دیا۔

مزید آں 'مرد' - اطلاع دہندوں نے جو بیانات دیئے ہیں وہ ملاوہ - جنسی غیر متحرک حالت کی دیو مالائی داستان کا اثر زائل کرتے ہیں اور ان عورتوں کے طبقاتی پس منظر کے مقبول عام فطرت تصورات کے بدلے میں شک و شبہ ظاہر کرتے ہیں جو مینہ 'حجہ' نکاح کا معاہدہ کرتی ہیں اکثر و بیشتر ان مردوں کی طرف ان عورتوں نے رسائی حاصل کی جو طبعی اعتبار سے ان سے مسحور ہوئے اور وہ کافی حد تک ملی طور پر مضبوط تھے اور انہیں کچھ رقم لو ا کرنے کی پیش کش کرتے تھے۔ ۱

متعہ نکاح کے ذکور و اثاثہ مدرکات

روزن نے تبصرہ کیا ہے: 'ایک نہایت پریشان کن مسئلہ جو ماہرین بعثیات کے لئے اٹھایا گیا ہے کہ ایک واحد معاشرے کے افراد کو ثقافتی مفروضات کے ایک وسیع تر سیٹ میں حصہ لیتے ہیں، وہ کس طرح ایک حقیقت کی مختلف تشریحات کے حامل ہو سکتے ہیں' Rosen; 1978, 561 ایک ثقافت کے افراد ہونے کی حیثیت سے 'حیرت انگیز طور پر نہ سہی' ایرانی مردوں اور عورتوں 'قانون اور نظریے کی ایک عام مفاہمت میں حصہ لیتے ہیں۔ جب ہم اپنے مرد اطلاع دہندوں کے بیانات کا موازنہ ان خاتون اطلاع دہندوں کے بیانات سے کرتے ہیں تو بہر حال یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جنسی دوریوں کے ڈھانچے اور مردوں کی ریسائیوں کے نمونے عوام کے سامنے آتے ہیں اور دوسرے ذرائع نے ایرانی مردوں اور عورتوں کی مختلف تشریحات، مدرکات اور توقعات جو متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کی بابت ہیں، میں اپنا کردار ادا کیا ہے اور دوسروں کا کردار بھی نظر آتا ہے۔ اسلامی تصور معاہدہ میں مرد کی وراثتی رغبت از خود ظاہر ہے اور یہ ایرانی مردوں کو فطری امر محسوس ہوتا ہے۔ میرے بہت سے مرد۔ اطلاع دہندوں نے غالب شیعہ سرکاری نظریے سے ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے اپنے لئے متعہ / عارضی نکاح کے قانونی مقصد میں کسی الجھاؤ کو محسوس نہیں کیا اور نہ ہی اس میں اپنے کردار کی بابت کوئی الجھن محسوس کی۔ عورتوں کا تقسیم قانون حاصل کرنا اور مردوں کے سامنے ان کا کردار بہت پیچیدہ ہے جو اذکار کا ایک وسیع رنگ نظارہ پیش کرتا ہے اسی تسلسل کل کے ایک سرے پر، ایسی عورتیں ہیں جو اپنے طرز عمل سے پاکہازی ظاہر کرتی ہیں اور مذہبی طور پر متحرک ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں، وہ لازمی طور پر، موجود غالب نر۔ جھکاؤ کے نظریات کو بلا تکلف ظاہر کرتی ہیں جو ان کے دل و دماغ کے اندر کار فرما ہوتے ہیں۔ مرد، قانون کے متعلق عورتوں کے دوہرے تصور سے آگاہ ہیں یا نہیں، وہ قانون کے لئے صرف زبان ہلاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے موقف کو آگے بڑھا رہے

ہیں۔ بعض ذاتی وجوہ کی بنا پر، متحہ / عارضی نکاح کے ادارے پر اعتراض کر سکتے ہیں لیکن اصول کی بنیاد پر ایسا نہیں کر سکتے۔ بعض دونوں وجوہ کی بنیاد پر، اس (متحہ) کے ادارے کو منظور کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اسلامی حکومت کی بعض خاتون حامیوں نے، جن کامیں نے انٹرویو کیا، (دیکھئے 'تمہید'، نوٹ ۱۶) وہ اس قسم میں شمار ہوتی ہیں۔

دوسری طرف، ایسی عورتیں ہیں جیسے ماہوش لورفتی ہیں، وہ قانون کو خراج عقیدت ادا کرتی ہیں مگر وہ ایک دوسرے سبب سے ایسا کرتی ہیں۔ وہ جنس حیثیت ایک شے کی قانونی تصویریت سے آگاہ ہوتی ہیں لور وہ مردوں کے لئے ناقابل مزاحمت طاقت ہوتی ہیں۔ عورتوں کی اولین قسم (کچھری) سے مختلف، اگرچہ وہ مذہبی نظریے کی مطابقت کرتی ہیں مگر اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے تخریب کاری بھی کرتی ہیں۔ متحہ / عارضی نکاح کے مقصد کے لئے ان کے پاس غلط تصورات نہیں ہوتے۔ اگرچہ وہ اس کے درمیان اپنے خود کے کردار کی بلات غیر مطمئن و ناخوش ہوتی ہیں، وہ افسوس، فریب یا خطا کے احساسات کا اظہار بھی نہیں کرتی ہیں خواہ وہ قانون کی فرماں برداری کرتی ہیں یا نہیں، یا وہ روپ بہرہ کرتی ہیں یا وہ واقعی پاکیزہ و متقی ہیں، وہ متحہ / عارضی نکاح کے ادارے کی مذہبی شان و شوکت کی تکمیل کرتی ہیں لور اس کے مذہبی اجر (صلے) پر زور دیتی ہیں۔ پہلی قسم کی عورتوں کی طرح، جیسے ماہوش لورفتی اپنے 'پبلک امیج' (عوامی شخصیت) کو ابھارتی ہیں جو عورتوں کے غالب، دوسرے، امیج میں بڑی مہارت سے تعمیر ہوتے ہیں۔ ان دو خاتون اطلاع دہندوں نے وقتاً فوقتاً قانون کی تعمیل کے حوالے سے اپنے زہد و تقویٰ پر زور دیا ہے جو ان کے نزدیک، کثیر جنسی شراکت داروں کی ضرورت کو برقرار رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک، متبادلات کی طرح، ان دو اطلاع دہندوں نے متحہ / عارضی نکاح کو ایک مثبت لور ضروری معاشرتی لورہ ہی سمجھا۔

فتی لور ماہوش نے ناخوش گواری چٹن لور نکاحوں سے دکھ اٹھائے تھے لور دونوں اپنے بیادی خاندان کو نہایت حیا سوز محسوس کرتی تھیں۔ بہر حال، انہیں اپنی زندگی کے اتنے اہم اہلکاروں ہی میں، اپنے وسائل پر بھروسہ کرنا پڑا لور مذہبی پس منظر میں

اور نیم خواندہ ہونے کی حیثیت سے انہوں نے قانون نکاح میں 'جنس حیثیت ایک شے' کے زیر بحث مفروضے کو دریافت کیا اور اپنے ذاتی فائدے کے لئے اسے حسن تدبیر سے استعمال کیا۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں عورتوں نے متحدہ عارضی نکاح کے مبادلے کی نوعیت کو صاف صاف سمجھا ہے۔ وہ صحیح طور پر جاننا چاہتی تھیں کہ وہ کیا چاہتی ہیں؟ جہاں تک کہ ان کی متاہلانہ زندگی کا تعلق تھا اور وہ اسے حاصل کرنے کے لئے کس طرح آغاز کار کریں؟ انہوں نے اپنی سرگرمیوں کو قانونی طور سے موزوں اور مذہبی طور سے صلے (ثواب) کا مستحق محسوس کیا۔ انہوں نے 'نارکٹ' کرنا سیکھا۔ فحش کے الفاظ میں 'کسی' ایک ایسی شے جس کی ان کے معاشرے میں بہت زیادہ طلب ہے۔ تاہم ان کی شخصیت کا خود قائم کردہ 'میج'، مثالی مسلم عورت (فرماں بردار باپردہ اور غیر متحرک) کے شیعہ امیج سے بہت قریب نمونہ پذیر ہے، جو تصویر ان کی سرگرمیوں کے بیانات سے ابھری ہے، مثالی (آئیڈیل) اور حقیقی کے درمیان کشیدگی اور تناؤ کا واضح عکس دیتی ہے۔ مذہبی قانون کو خراج عقیدت لو اکرتے ہوئے ان عورتوں نے خود خود عمل کیا، اپنے شراکت دار (پارٹنر + ز) منتخب کیئے اور اپنے طرز عمل کی پیچیدگیوں کو تقدیر پرستی کے تحت قبول کیا۔

اس رنگ رنگ نظارے کے مخالف سرے پر وہ عورتیں ہیں جو نکاح کے ذریعہ عورت کی 'شے پذیر' سے واقف ہیں مگر ان سے مختلف ہیں جنہوں نے اسے سلیقے سے استعمال کیا، انہوں نے ایک ایسی تصور سازی پر اعتراض کیا اور جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ وہ خود اس کا شکار ہوتی ہیں تو انہیں بڑی مایوسی ہوئی۔

مثال کے طور پر، ایران نے نہ صرف عورت کے امیج حیثیت ایک شے پر اعتراض کی بلکہ غیر متحرک عورت کے آئیڈیل کو بھی مسترد کر دیا اور خود سرائے طور پر عمل کیا، تاہم اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وہ اپنے رشتے کے حاصلات پر خود زیادہ کنٹرول کر سکتی ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے کی حیثیت سے 'ایک عالمی سیکولر نظریے کے ساتھ' ایران نے باہمی محبت کو 'حیثیت شے مبادلہ' پر زور دیا ہے اس نے صلہ دلن (Bride price) کے نظریے کو تمام تر تمسخر آمیز پٹیاں اور اسے فی الحقیقت بے معنی پٹیاں (وہ اپنی پہلی

شادی میں 'مہر' حاصل کرنے میں ناکام رہی تھی)۔ متعہ / عارضی نکاح کے مد اہتمام قانونی ڈھانچے سے میدار ہو کر 'عہد و پیاں' اور اقرار محبت کی بارہا قسموں کے باوصف وہ (کھیل کے قواعد کے خلاف عمل پر) 'قاؤل' چلائی، متعہ / عارضی نکاح کو مسترد کر دیا اور اسے عورت کے لئے اہانت آمیز قرار دیا۔

ان دو نقطہ ہائے نظر کے درمیان دوسری متعہ / صیغہ عورتوں کے افکار و خیالات ہیں اپنے عارضی نکاحوں / متعہ سے پہلے ان عورتوں کو قانون سے تھوڑی سی آگاہی تھی اور اسی وجہ سے شاید وہ نہ تو خالص نظریاتی بجایاؤں پر اس (متعہ) ادارے کو مکمل طور پر تسلیم کرتی ہیں اور نہ ہی وہ اسے (متعہ کو) اپنے ذاتی اور تجرباتی اسباب کی بنا پر کلی طور پر مسترد کرتی ہیں۔ بعض عورتوں نے شاہین اور طوبہ کی طرح متعہ اور اس میں اپنے کردار کی دوگرنگی پر الجھے ہوئے لوراک کا اظہار کیا۔ دوسری عورتوں جیسے فرخ، نانیہ اور معصومہ نے متعہ اور اپنے مقدرات کی طرف ایک غیر متنازعہ شکست کے رجحان کو قائم کیا۔

آخری دو اقسام کی عورتیں زیر بحث شیعہ مفروضات : یہ کہ عورتیں متعہ / عارضی نکاح میں مسرت کی معاہداتی اشیاء ہیں، اور حصہ دار نہیں۔ بہر حال وہ خود کو ان افراد کی حیثیت سے دیکھتی ہیں جو با معنی لور باہمی محض رشتوں کو قائم کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں اور جنہوں نے اپنے ناکام مستقل نکاحوں میں ظاہری طور پر لطف نہیں اٹھایا تھا۔ ایران میں متعہ / عارضی نکاحوں کے 'درجہ دوم' منصب کو میدار کیا گیا، صمت فروشی کے ساتھ اس کے قریبی مولیٰ اشتراک، اور ایک متعہ / صیغہ عورت کے رسوا کن کردار کو اظہار اور انہوں نے کم شافی قدر و قیمت کے عارضی نکاح / متعہ کو منتخب کرنے کے سلسلہ میں اپنے قریبی فیصلے کو فلسفیانہ حیثیت دی۔ فرخ اور نانیہ کے استثناء کے ساتھ، لور شاید ایران کے سوا، انہوں نے اپنے منصب میں غیر یقینیت سے تکلیف اٹھائی اور مستقل نکاح نہ ہونے کے سبب سے خود کو غیر محفوظ پایا۔

دوسرے الفاظ میں ایرانی مرد اور عورتوں نے حقیقت کے مختلف درجات کا اظہار کیا ہے جو انہوں نے معاشرتی ڈھانچے پر اپنی مختلف حیثیتوں کی بجایاؤں پر تعمیر کئے

لور یہ ان کی اپنی مخصوص ضروریات پر قائم ہیں۔ کبھی کبھی میری اطلاع دہندوں نے ایک بامعنی، لور شاید دائمی رشتے کے لئے توقع یا امید ظاہر کی ہے، جب کہ مردوں نے ایک متعہ / مینہ نکاح کو لہذا ائی طور پر، ایک مسرت خوش کھیل کے طور پر سمجھا ہے۔ یہ کھیل ان کی صحت کے لئے یا مذہبی امتیاز حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جب کبھی یہاں عورتوں نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ان کے عارضی شوہر، ان کی حد شعوری کی حالتوں (مثلاً مطلقہ عورتیں) سے ان کی عارضی نقل مکانی میں سہولت پیدا کریں، جب کہ مرد عورتوں کو روزمرہ کی اشیاء کے استعمال کی طرح دیکھتے ہیں تاکہ ان سے اپنی دینی ہوئی ضروریات کی تسکین کر سکیں لور وہ انہیں اپنے روزمرہ معمولات سے لور تکفیل شدہ زندگی سے دور لے جائیں۔ جب کبھی متعہ / مینہ عورتیں، اپنے عارضی شوہروں کو اکثر اپنے گزارے کے لئے مخصوص وقتی سہارا دینے والا سمجھتی ہیں، جب کہ مرد ان عورتوں کو اپنی زندگی میں محلوں و مددگار دیکھتے ہیں، جب کبھی عورتیں خود پر شک کرنے کے احساس میں مبتلا ہوتی ہیں لور خود کو سادہ لوح (بیوقوف) سمجھتی ہیں، جب کہ مرد خود کو معکم ذاتی تصورات کے ساتھ محسوس کرتے ہیں جو پسندیدہ 'خود' ہوتے ہیں۔

نکاح معاہدے کی منطق کی صداقت کے اعتبار سے اگرچہ مرد لور عورتیں ایک مینہ / متعہ عارضی نکاح کے معاہدے میں 'دوسرے' کے مقاصد کے مقبول عام مدرکات میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ کہنا کہ عورتوں کے عارضی نکاحوں (حبہ) کے پیچھے مرد عام طور سے ایک مالیاتی متحرک قوت سمجھے جاتے ہیں، اس حقیقت کے باوجود، بعض عورتوں نے چند دوسرے اسباب کے پیش نظر، مردوں سے رسائی حاصل کی اسی طرح عورتیں یہ یقین رکھتی تھیں کہ مرد، لہذا ائی طور پر، جنسی وجوہات سے متعہ / مینہ کرتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض عورتیں اس وقت مایوس ہوئیں کہ جب ان کے عارضی شوہر، ان کی گھریلو خدمات میں دلچسپی رکھتے تھے جبکہ انہیں (مردوں کو) جنسی رفاقت کا حق ادا کرنا تھا۔

انتخاب اور خود مختاری

اپنی پسند کے جنسی پارٹنر کے انتخاب کے جوش اور ندرت میں مرد اور عورتیں ہم آہنگ نظر آتے ہیں، لگتا ہے کہ اپنی دوری کی زندگی اور بڑوں کی کرائی ہوئی شادیوں میں وہ ظاہر کسی شے کی کمی محسوس کرتے ہیں جیسا کہ 'الف لیلہ' (ایک ہزار اور ایک راتیں) میں دیواروں اور پردوں کی طبعی رکاوٹیں اور اسی طرح پاک دامنی اور جنسی تعلقات میں احتیاط کی ثقافتی قدریں، اس وقت کم وقعت کی حامل لگتی ہیں کہ جب ایک مرد یا ایک عورت اپنی مخالف صنف کو اپنی خواہش (جنس) کا پیغام ارسال کرنا چاہتا ہو۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ متحہ / عارضی نکاح کا ادارہ، مردوں اور عورتوں کے درمیان راہلوں اور رشتوں کی متعدد صورتوں میں، بہت سی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ مجھے یہ دریافت کر کے حیرت ہوئی کہ عصمت و عفت، پردہ اور دوری کے تمام ضابطوں اور آداب مجلس کے بلا وصف، بہت سے مرد اور عورتیں جو ایک دوسرے سے رسائل حاصل کرنے کے لئے خواہشمند ہوتے ہیں، اسے براہ راست اور غیر منذب طور پر حاصل کرتے ہیں۔ زیارت گاہیں خاص طور سے، ایسی شہوانی ملاقاتوں کے لئے نہایت مددگار اور سازگار مقامات ہیں، اس کے علاوہ ایک مخالف صنف کے کسی فرد سے رابطہ قائم کرنے کے لئے، ایسے باہمی طور پر سمجھے جانے والے، زبانی اور غیر زبانی اشارات اور تدابیر ہیں جو رسائی اور رابطہ قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مجھے اکثر و بیشتر مردوں نے بتایا ہے کہ جب وہ ایک عورت کو متحہ / صیغہ بنانا چاہتے ہیں تو وہ اس کی موجودگی میں نازک اشاروں سے اشارہ دیں گے مثلاً وہ آہستہ سے چل کر، اس تک پہنچیں گے اور اس سے اپنے ارادے کا اظہار کریں گے۔ عورتیں جو اکثر قدرے احتیاط سے کام لیتی ہیں، خفیہ اشاروں کے ذریعہ مردوں کو اپنے ارادوں سے آگاہ کرتی ہیں مگر یہ بالعموم شفاف زبانی تبصرے یا باہمی قابل فہم، غیر زبانی اظہارات ہوتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کے مشاہدین نے عورتوں کے معاشرتی کنٹرول کی نوعیت اور

معاشرتی ڈھانچے کی غیر چلک دار حالت پر تبصرہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر 'Vielle' 1978 یہاں جو مواد پیش کیا گیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا کنٹرول اور 'دوری' ایک بیرونی مشاہد کے لئے زیادہ ناقابل اظہار یکساں اور جامد ہیں جبکہ وہ حقیقت میں ایسے نہیں ہیں جیسا کہ میں نے اشارہ کیا ہے 'ایسا کنٹرول اور جامد حالت' ترقیاتی نقطہء نگاہ سے دیکھا جائے تو کنواری اور غیر شادی شدہ عورتوں کی دو اقسام پر زیادہ لاگو ہوتا ہے۔ طلاق شدہ (لوریوہ) عورتیں اگرچہ وہ ثقافتی رسوائی کا موضوع ہیں ان دو دوسری اقسام والی عورتوں کے مقابلہ میں عظیم تر خود مختاری اور اپنی زندگی پر قانونی اور عملی طور پر زیادہ کنٹرول رکھتی ہیں۔

شادی : تعلقات اصناف کا ڈرامہ

باب ۴ میں 'میں نے استدلال کیا تھا کہ متعہ / عارضی نکاح کے لوہے کا سب سے زیادہ نمایاں ثقافتی بامعنی کردار 'جنسی اور غیر جنسی دونوں صورتوں میں اتنا ہی 'جائز' ہونا چاہئے جتنا کہ نکاح / مستقل شادی ہوتی ہے جو ضمنی رشتوں کی ہمیشہ قائم اور بد جستہ اقسام کی طرح ہوتا ہے۔ یہ مذکر اور مونث کو جنسی دوری کی حدوں کو پار کرنے کے قابل بناتا ہے 'اور اسے اخلاقی بحران' قصور و خطا اور پردے کی بلای اور علامتی رکاوٹوں سے ہمکنار کرتا ہے ایک نکاح (مستقل) کے ڈرامے میں 'ایران میں صحتی (مرد و عورت کے) تعلقات قائم رہتے ہیں۔

یہاں مردوں اور عورتوں کی 'جو سرگزشتیں پیش کی گئی ہیں وہ معاشرے میں نکاح (مستقل) کی بجائے اور مرکزی قدر و قیمت 'اور ایرانی مرد اور عورتوں کی 'شادی / نکاح کی بہت ہی زیادہ حاوی خواہش کی تصویر سامنے لاتی ہیں۔ یہ ایران میں گزر گاہ زندگی کا سب سے زیادہ مذہبی رواج ہے 'یہ اصناف کے درمیان اشتراک کے جائزہ 'چیل' کو بھی خواہ یہ شہوانی ہو یا غیر شہوانی 'قائم کرتا ہے ایک طرف تو قبول مذکر۔ مونث تعلقات کی عدم موجودگی ہے اور دوسری طرف ایران میں جنسی دوری کا

ڈھانچہ، اصناف کی تمام تر توقعات، امیدوں اور خواہشات کی سرمایہ کاری، نکاح، شادی کے اولے میں ہی فروغ پاتی ہے۔ مرد اور عورتیں، ایک دوسرے کی دنیا سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں، ان رشتوں کو، جنہیں معاشرتی طور پر تائید حاصل ہوتی ہے اور دوسرے فرد کے 'آئیڈیل تصورات' کو قریب تر لاتے ہیں اور ان کی کافی عرصے سے جدار بننے والی زندگیوں کو حقیقت بناتے ہیں۔ نکاح (مستقل) میں ان تمام ہوجان انگیز جذبات کا نقطہء عروج ہوتا ہے تاہم یہ اس اولے (نکاح) کو خستہ اور شکستہ بناتا رہتا ہے اور ڈراما نگزیر ہو جاتا ہے۔ یہ نکاح (شادی) کے رشتے کو کشیدہ اور غیر محفوظ بنا دیتا ہے اور قوت کے اعتبار سے کمزور کر دیتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ عمل کے اعتبار سے، یہ ایک مایوس کن، اور بالخصوص تنہا، عارضی نکاح کے معاملہ میں نہایت کمزور ہوتا ہے۔

نکاح (مستقل) کے معاہدے اور اس کی معاشرتی اہمیت کو قانونی اور معاشی ڈھانچہ حاصل ہے اور اسی ذریعہ سے معاشرے میں عورت کے لئے موزوں (باعزت) مقام حاصل کرنے کا حق، ایک مرد کے ساتھ اس کے اشتراک کے ذریعہ ہی ممکن ہے اور یہ اس وقت زیادہ موزوں ہوتا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ وہ نکاح (مستقل) کے ذریعہ محض عزت کی سند اور عوام کی نظروں میں قبولیت حاصل کرتی ہے۔ یہ عمل ایک ثقافتی موزوں نکاح (مستقل) کے ذریعہ ہوتا ہے اس سے ایک عورت کی ثقافتی قدر و قیمت اور معاشرتی حیثیت قائم ہوتی ہے کیونکہ اس کے شوہر نے اس کا 'ہجر عروسی' (مہر) لیا کر دیا ہے اور اسے اپنی زوجہ (بیوی) بنا کر اس کی (مرد کے لئے) پسندیدگی کو تسلیم کیا ہے اس نے اسے یہ موقع دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے چکر میں، آئندہ مرحلے یعنی دو بار، تک پہنچ سکے۔ نکاح (مستقل) میں، ایک عورت کی زندگی کا ایک اہم نکتہ، کم از کم وقتی طور سے پورا ہو جاتا ہے۔

تقریباً میری تمام خاتون اطلاع دہندگان کے یہاں، جن کی کمائیاں یہاں تفصیل سے پیش کی گئی ہیں، اور اسی طرح دوسروں کی کمائیاں بھی ہیں، ان میں اس خواہش کا اظہار ملتا ہے کہ ان کا نکاح (مستقل) ہو جائے اور مرد بھی اس کے خواہشمند

ہوتے ہیں جو ظاہر میں (اپنے ہی مفاد کے لئے) بار بار متعہ / صیغہ نکاح کے معاہدے کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتے۔ دو مایوس کر دینے والے عارضی / متعہ نکاحوں کے جائزے کے ذریعہ 'طوبہ کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ متعہ زوجہ / صیغہ ہنے کی جائے ایک 'اندھے آدمی' سے نکاح کرنے کو ترجیح دے گی اور ماہوش نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش! وہ مستقل نکاح کر سکتی! لیکن اس کی عدم موجودگی میں وہ 'کم از کم تین سے چار ماہ' (یعنی ایک طویل تر اور زیادہ محفوظ نکاح کرنے کے لئے) کی مدت کے لئے صیغہ / متعہ ہنے کے لئے رضامند تھی۔ عارضی اور مستقل نکاح کے درمیان بنیادی فرق کی عدم موجودگی کے سبب سے 'معاصر شیعہ علماء کے فصیح و بلیغ مباحث کے نتیجے میں' بہت سی عورتیں 'منتشر خیالی سے متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ کرتی ہیں تاکہ وہ حد شعور کے تعین کے ساتھ ایک مطلقہ عورت کی حیثیت سے اپنے مقام کی رسوائی کا تعین کر سکیں' صرف یہ تسلیم کرنے کے لئے کہ عارضی نکاح / متعہ سے زیادہ دگرگلی ہو سکتی ہے جو ممکن ہے کہ فی الواقعہ زیادہ نہیں ہوگی۔

مردوں کے لئے بھی 'نکاح واحد' جائز چیل ہے جو ایک عورت سے جنسی رشتہ قائم کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے حالانکہ مرد ایک وقت میں ایک عورت تک پابند نہیں رہتا۔ مرد کے نزدیک 'نکاح' کے ذریعہ معاشی تحفظ 'زیادہ تر کوئی مقصد نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ نکاح کے ذریعہ' نمایاں طور پر اپنے معیار اور رتبے Status کو بڑھاتے ہیں حالانکہ معاشرتی + معاشی طور سے سودمند نکاح' مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مرد طلاق کی رسوائی سے زحمت نہیں اٹھاتا اور راہ فرار اختیار کر لیتا ہے جبکہ یہ رسوائی 'مطلقہ عورت کا مقدر ہوتا ہے۔ اگرچہ مرد نکاح کے معاشرتی ڈھانچے کی تصدیق کرتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس کے تسلسل پر بھی یقین رکھتے ہیں مگر اپنی ذاتی خود بخودی یا خواہشات کو قربان کیے بغیر ہی یہ سب تسلیم کرتے ہیں۔

’متعہ‘ نکاح کی تشریح میں تسلسل اور تغیر

میں نے اپنے تمام مباحث کے دوران ’ہم عصر ایران‘ میں متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کی تشریح میں تسلسل اور تغیرات کو روشنی میں لانے کی کوشش کی ہے میں نے استدلال کیا ہے کہ سنیوں کو چھوڑ کر ’جہاں تک شیعہ علماء کا تعلق ہے انہوں نے متعہ / عارضی نکاح کو شادی کی ایک صورت کے طور پر‘ جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ سیکیولر تعلیم یافتہ شہری ایرانی مرد و عورت اور مغربی دنیا نے چیلنج کیا تو معاصر علماء نے یہ ذمہ داری محسوس کی کہ وہ جدید ایرانی معاشرے کے اس رواج کی پیچیدگیوں کے اظہار کے لئے تقاریر کریں، ان تغیرات (اعتراضات) کا جواب دیں اور بتائیں کہ متعہ قانونی طور پر، کرائے یا اجارے (Hire or lease) کے برابر ہے اور یہ کہ یہ عورت کے لئے اہانت آمیز ہے اور یہ کہ یہ فی الحقیقت قانونی عصمت فروشی اور زنا کاری ہے۔

ایرانی خواتین کے جریدے میں ’۹۷ء میں ایک ادارہ یہ شاید ہوا جس کا موضوع ’متعہ نکاح کا تنقیدی جائزہ‘ تھا، اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ متعہ، کرائے کی ایک صورت Form ہے اور اس کا مقصد عورت کی تحقیر و تذلیل ہے۔ اس کا جواب ’آیت اللہ مطہری کی طرف سے سامنے آیا ہے جو بابر طبع و شایع ہوا ہے، اس کے اہم نکات یہ ہیں۔

۱) متعہ (حتمہ) کا کرائے اور ایک صلہ خدمت fee سے کیا تعلق ہے؟ کیا اس نکاح میں وقت کی حد اسے نکاح کی تعریف سے خارج کر دینے کا سبب ہے اور (کیا) یہ اپنے لئے ایک ایسی صورت حاصل کر لے جس میں کہ صلہ خدمت اور کرایہ، ’موزوں اصطلاحات‘ ہیں؟ اور کیا یہ صرف اس لئے ہے کہ واضح طور پر، ایک مذہبی فرمان جاری ہوا ہے کہ ’مہر‘ Dower مقرر، اور ’مخصوص‘ کر دیا جائے کہ مہر کی کرائے کی لوائیگی (rental charge) کے طور پر تصویر کشی کی جائے۔ ہم دریافت کرتے ہیں کہ اگر کوئی ’مہر‘

نہیں ہوتا اور مرد، عورت کے سامنے کوئی شے نہیں رکھتا تو کیا ایسی صورت میں عورت اپنی انسانی عظمت کو دوبارہ حاصل کر سکتی تھی؟

— اصل سے انگریزی میں ترجمہ 1981, 54

ایسے ہی اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے، مکارم شیرازی لکھتا ہے: 'کیا متحہ / عارضی نکاح ایک باہمی مفاد کا معاہدہ نکاح نہیں؟ جبکہ ایک مخصوص مدت کے ساتھ اور دوسری تمام شرائط کو پیش نظر رکھا گیا ہے؟ کیا یہ باہمی مفاد کا معاہدہ 'بیان دو جانبہ' قانونی طور پر، دوسرے تمام سمجھوتوں اور معاہدوں سے مختلف ہے؟' Makarim

Shirazi; 1968, 376.

متحہ / عارضی نکاح کی حمایت میں مقبول عام دو مگر فکلی کو تسلیم کرتے ہوئے، اس اور اے کا دفاع کرنے کے لئے، متحدہ جدت آمیز حکمت عملیاں اور طریقے استعمال کیئے ہیں انہوں نے ایک ایسی زبان استعمال کی ہے جو اپنے مقصد کو کم ہی بیان کرتی ہے، ایک اصطلاح استعمال کی ہے جو مستقل نکاح کی اصطلاح سے قریبی مشابہت رکھتی ہے 'شیعہ اصطلاح' ازدواج موقت، (معنی عارضی نکاح) ہے جو متحہ یا صیغہ کی جگہ استعمال ہوتی ہے اور 'مہر' 'نصف عروس' کی جگہ 'اجر' (خدمت کا صلہ یا معاوضہ) استعمال ہوتا ہے۔ متحہ / عارضی نکاح کے مقصد کی بابت بہت سے لوگوں کو الجھن میں ڈال دیا گیا ہے اس لئے اس کا مقصد 'اے' اس کے چند منفی مفہوم و تعبیر سے 'پاک' بنا دیا ہے۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد اور اسلامی حکومت کے اقتدار میں آنے کے ساتھ، علماء کی 'خرابی تدبیر' دفاعی نوعیت سے جادیت کی طرف منتقل ہو چکی ہیں۔ 'زوال پذیر' مغربی انداز و اسالیب، اور 'ذکور و اناث' (مرد و عورت) کے 'آزولانہ' رشتوں پر تنقید کرتے ہیں اور متحہ / عارضی نکاح کو اس کے مساوی تجویز کرتے ہیں مگر اس فرق کے ساتھ کہ آخر الذکر طریقہ (قانونی و مذہبی طور پر) جائز ہے اس لئے یہ (متحہ) اخلاقی طور پر ارفع و اعلیٰ ہے (بہت سے شیعہ مبصرین جب اسلامی قانون کا حوالہ دیتے ہیں تو ان کا مقصد شیعہ اسلامی قانون ہوتا ہے) اسلامی قانون کے حوالے سے

آیت اللہ مطہری کا استدلال ہے کہ تقریباً چودہ صدیوں قبل، (اسلامی قانون) ایسی بھرت کا حامل تھا کہ اس نے اپنے نوجوانوں کو 'رہبانیت' یا 'جنسی اشتمالیت' (جنسی کیونزم) کے امتلاء میں ڈالے بغیر، ایک قانونی اور اخلاقی حل فراہم کیا۔ Ayatollah Mutahhari; 1981, 54. متعہ رعاۃ رضی نکاح کے معاہدے میں، غیر جنسیاتی شرط کی وقتی تدبیر فراہم کرتے ہوئے، علماء نے 'آزمائشی نکاح' (trial marriage) کی صورت میں، اس رواج کی بیباکی اور انقلابی تشریح پیش کی ہے: یہ ایک طریقہ ہے جو ان کی نظر میں، ایک جدید معاشرے کی ضروریات کے لئے موزوں ہے اور قابل نفاذ بھی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو نظری اعتبار سے ایک نوجوان مرد و عورت کو عارضی طور پر نکاح (متعہ) کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ساتھ ہی عورت کی دوشیزگی و عفت کا تحفظ کرتا ہے۔ بہر حال، کسی دانش و تدبیر کے بغیر، متعہ کو اجارے (لیز) کا معاہدہ کہنے (کے حوالے) پر، علماء بڑی شدت اور جوش سے اعتراض کرتے ہیں۔ انہوں نے زر مبادلہ کو معاوضہ و خدمت کہنے پر، اور معاہدہ نکاح کے ذریعہ عورت کے متعلق، مقصدیت کو ٹھوس شکل میں پیش کرنے کے مقابلہ تحقیق پر، اور متعہ رعاۃ رضی نکاح کے معاہداتی پہلوؤں پر اپنا پورا بوجھ ڈال دیا ہے تاکہ عورتوں کے لئے رواج اور پیچیدگیوں کے دفاع میں، حمایت کے دلائل پیش کیئے جاسکیں۔ ٹھیک اسی وقت، اس صورت کے جائز ہونے کی اہمیت پر علماء اپنا زور جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے معاہدے کے منفی اور جامد مفہوم و تعبیر کے دلائل کو، اس کے مثبت اور قابل خرید و فروخت (قابل منقلی) پہلوؤں کی طرف منتقل کر دیا ہے۔ ان کی دلیل اگرچہ نئی نہیں ہے، مگر اپنے پیش رو علماء کے دلائل کے مقابلہ میں بہت زیادہ پرکشش، توجہ خیز اور طاقتور ہے۔ ان کا کہنا ہے، چونکہ متعہ ایک معاہدہ ہے اس لئے عورتیں اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے، اس میں اپنی پسند کے شرائط شامل کر سکتی ہیں۔ (۳)۔ تاہم، جس بات کو وہ نظر انداز کرتے ہیں وہ قطعی اور صاف ہے کیونکہ نکاح ایک معاہدہ ہے، مردوں کے لئے اس کے شرائط سے متفق ہونا ضروری ہے۔ جب انہیں کوئی ناپسندیدہ شق ملتی ہے تو وہ معاہدے پر دستخط کرنے سے باہمی انکار کر سکتے ہیں اور دونوں فریق ایک ساتھ

معاہدے کو کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کی اہلیت، مردوں کو عورت پر 'دسبہ بالا' عطا کرتی ہے۔ اگر کوئی معاہدہ قابل اتفاق نہیں ہوتا، اگر ایک عورت بہت زیادہ معاوضہ و خدمت طلب کرتی ہے تو وہاں دوسری (ارزاں) عورتیں بھی موجود ہیں۔ جب تک کہ حقیقی تحریص و ترغیب نہیں ہوتی، یا کوئی مرد فی الحقیقت معاہدہ نکاح کی نہایت شدت سے ضرورت محسوس کرتا ہے، تو یہ اس کے اختیار میں ہے کہ وہ معاہدے پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ جہاں تک مردوں کا تعلق ہے، ایک معاہدہ نکاح پر دستخط کرنے سے انکار کرنا بہت مشکل نہیں ہے، اس سے نہ تو ان کی نیک نامی اور نہ ہی ایسے مواقع خطرے میں پڑتے ہیں جس طرح کہ ایک عورت سے معاہدہ نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ متعہ / مینہ عورتیں پہلے ہی سے معاشرتی و نفسیاتی اور اکثر مالی اعتبار سے، ایک نازک صورت حال سے دوچار ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ بیادی طور سے معاہدے کی ایک پارٹنر ہوتی ہیں اور بعض اوقات وہ 'ایک مرد' کو اساتی اور ترغیب دیتی ہیں، نتیجہ میں وہ اسی ڈھانچے سے ذلت و حقارت حاصل کرتی ہیں، یہ ایسا ڈھانچہ ہوتا ہے جو انہیں تصوراتی اور قانونی طور پر، معاشرے میں اجدے (لیز) کی ایک شے کے درجے تک گرا دیتا ہے، جیسا کہ وہ کشتی میں سوار ہو سکتی ہیں مگر چھو چلانے کی استطاعت نہیں رکھتیں اس کے علاوہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ متعہ / عارضی نکاح کے متعلق پھیلی ہوئی عام غلط مانیوں اور قانون کی نہایت لہدائی باتوں سے بھی، عورتوں کی عام ناواقفیت کی روشنی میں، علماء کے دلائل کم ہی وزن رکھتے ہیں۔

متعہ / عارضی نکاح کی سرکاری تشریحات میں تسلسل اور تغیرات، نہ صرف متعہ کی طرف ایک بیادی، نظریاتی دوگر فکلی کا پوشیدہ مفہوم رکھتے ہیں بلکہ وہ حالات رواں کے بھاد، جنسیاتی حدود کی سرایت پذیری اور صورت حال کی قوت متحرک کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ نظریے کی سطح پر، اسلامی قانون کے لئے یقین کیا جاتا ہے کہ یہ تاریخیات کا حامل اور غیر تغیر پذیر ہے لیکن عمل کی سطح پر جیسا کہ میں نے مظاہرہ کیا ہے، یہ قانون دوسرے معاشرتی + تاریخی مظاہر کے ساتھ، باہم عمل، کرتا ہے اور

مختصر تشریحات

خلاصۃ الکلام

۱۔ ہم یہ بات کبھی نہیں جان سکیں گے کہ کنواری عورتوں، طبقہ متوسط یا طبقہ بالائی عورتوں اور تجارت پیشہ خاندانوں کی عورتوں کے درمیان متعہ، عارضی نکاح کس قدر عام ہے اور یہ کتنی بار ہوتا ہے جو اپنی عظیم تر مذہبی و اہلکی اور قرمت داری کی وجہ سے، غیر مذہبی بیادوں کے بالائی آمدنی والے ایرانی مردوں کے مقابلہ میں، کم از کم اصول کے مطابق، متعہ، عارضی نکاح کے لوہے کو قبول کرنے کی طرف زیادہ راغب ہوتی ہیں۔ ان معاشرتی و معاشی طبقات کے درمیان، خاندان کی نامنظوری، عظیم تر اور دشمنی کے طور پر، یعنی بدادہ راست یا نازک انداز میں، زیادہ مخالف و متضاد ہے حالانکہ متوسط طبقے کی چند مطلقہ عورتیں اپنے خاندانوں کی طرف سے، جزوی یا کلی طور سے مسترد کیئے جانے کے خطرے کو قبول کر سکتی ہیں۔ میرا یقین ہے کہ بہت سی عورتیں خود کو اس مصیبت سے بچاتی ہیں اور ان کے خاندانوں کی پریشانی اور الجھنیں، انہیں ایک زبردستی مرکز کا سیدھا سادا سفر کرنے سے دور رکھتی ہیں، جہاں وہ دور اندیشی اور سلیقے سے اپنی مدت قیام کے دوران، متعہ، عارضی نکاح کا معاہدہ کر لیتی ہیں۔

۲۔ یہاں نکاح کی رقم، کو ایٹلی معاوضہ، اجر، قدر دلہن، مہر کا مکمل عمل آیت اللہ مطہری کے استدلال کی روشنی میں نوٹ کرنا اہمیت کا حامل ہے۔ سنی عالم امام فخری رازی نے یہ دلیل دی ہے کہ قرآن مجید میں 'اجر' کے معنی کی تشریح اس طرح کرنا چاہئے کہ 'اجر' وہی رقم ہوتی ہے جو 'مہر' کے لئے ہوتی ہے اس کے برعکس شیعہ علماء کا یہ استدلال ہے اور کہتے ہیں کہ 'اجر' اور 'مہر' دونوں کا مطلب دو مختلف قسم کی نکاحی

لوائیکیوں کا حوالہ ہونا چاہئے۔ جو قرآن مجید میں دو قسم کے نکاحوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ آیت اللہ مطہری کی تشریح، شیعہ پیش رو علماء کی آراء کو چیلنج کرتی ہے۔ دیکھو:

Fakhr-i-Razi: 1938, 10, 48-54

۳۔ نظریہء معاہدے کی بنیاد پر، اسلامی حکومت 'قانون خاندان' Family Law کے لئے اپنی خود کی تشریح کو تفکیک کر رہی ہے جسے 'شرائع ضمن عقد' (معاہدے کے وقت کی شرائط) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی بارہ دفعات ہیں جو معاہدے پر دستخط کے وقت، نکاح کرنے والے جوڑے کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ دونوں فریق، قانون کے نفاذ کے لئے اس کی ہر دفعہ پر الگ الگ اتفاق کرتے اور دستخط کرتے ہیں۔ یہ شرائط عام طور سے ہیئت عام ہیں مگر یہ صرف طلاق کی شق کے استغنے کے ساتھ عمدہ ہیں جبکہ طلاق کی شق، ظاہری طور پر سب سے زیادہ متنازعہ ہے۔ دفعہ نمبر ۱ کا تقاضا ہے کہ 'مگر شوہر کی طرف سے طلاق کے لئے عدالت میں کوئی درخواست آتی ہے اور اگر عدالت یہ تسلیم کر لیتی ہے کہ یہ درخواست زوجہ کے لوائے فرض زوجگی میں زوجہ کی نافرمانی کے سبب سے نہیں ہے یا اس کی بد مزاجی اور نازیبا سلوک کی وجہ سے نہیں ہے تو شوہر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ان کی شادی، نکاح کے دوران میں اس کے شوہر نے جو آمدنی حاصل کی ہے، اس کا نصف حصہ زوجہ کو لوا کرے یا اس کے مساوی کوئی شے (جو عدالت طے کرے) شوہر زوجہ کو ادا کرنے کا پابند ہے۔ Iran' Times' 1986, 760: 11 emphasis added. یہ قانون ظاہری طور پر ناقص ہے، نہ صرف اپنے عنوانات کے حوالے سے بلکہ اپنے طریق کار کے حوالے سے بھی ناقص ہے اور یہ اس کے منشاء مقصد کو بھی ظاہر نہیں کرتا۔ لولایہ عورتوں کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ طلاق کے لئے عدالتی چارہ جوئی کریں۔ یہ کہ یہ قانون، یک طرفہ طور پر صرف شوہر کا حق تسلیم کرتا ہے۔ نیا قانون بڑی سادگی سے عورتوں کو الگ کر دیتا ہے۔ کیا ایک عورت کو طلاق کے لئے عدالت سے رجوع کرنا چاہئے؟ تاہم اسے مطلع، قسم کے صدیوں پرانے، طریق طلاق کے ذریعہ، اپنی درخواست کو پیش کرنا چاہئے (دیکھو باب ۲۔ نکاح کی تنسیخ)۔ لیکن اس معاملہ میں نہ صرف عورتیں کس قسم کا

معاوضہ پاتی ہیں بلکہ انہیں آزادی حاصل کرنے کے لئے مالی طور پر اپنے شوہروں کو مطمئن کرنا ہوتا ہے۔ مانیہ قانون کو غیر واضح رکھا گیا ہے زیادہ تر مردوں پر یا عدالت کی صوبہ پر چھوڑ دیا گیا ہے اور وہی یہ طے کرتے ہیں کہ آیا زوجہ فرماں بردار، نیک یا بد، مشتعل المزاج رہی ہے۔ مثلاً ایک مطلقہ عورت کو جو رقم دی جاتی ہے، یہ طے کرتے ہوئے کہ وہ لوہین دو مہر آزمائے حلوں سے کامیاب نکلتی ہے وہ اس کی تمام آمدنیوں میں سے صرف نصف یا اس کے مساوی (جیسا کہ عدالت تعین کرے) کی مستحق ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ دفعہ قطعی کا عدم اور بے معنی ہے۔ کیا ایک مرد کو معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دینا چاہئے جس سے کہ 'سب کچھ' کی لہذا ہوتی ہے؟ اخبار 'ایران نامنر' کے مطابق، ٹھیک اسی ماہ میں 'جور مضان المبارک' (۱۹۸۶ء) کی طرف لے جاتا ہے، ایک سو نکاح آخری لمحے میں منسوخ کر دیئے گئے جب کہ فریقین ان شرائط کے مضمرات سے آگاہ ہوئے۔ ظاہر ہے کہ عورتوں کے خاندانوں نے درخواست کی کہ یہ شرائط معاہدے میں شامل کی جانی چاہئیں جبکہ مردوں کے خاندانوں نے ان سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ یہ صحیح سمت کی طرف ایک مضبوط قدم تھا۔ جب تک یہ شرائط صاف طور پر تشکیل نہیں کی جاتیں اور جب تک عوام کو صحیح طور پر ان کی تعلیم نہیں دی جاتی تب تک پرانے مسائل بد قرار رہیں گے اور زیادہ عذاب اور دل کو شکستہ کرنے والے واقعات کی توقع کی جاسکتی ہے۔

1721

اصطلاحات کے معانی (فرہنگ)

فارسی	اردو
آب	پانی۔
آبِ توبہ	جرم و گناہ سے پاک کر دینے والا پانی۔ شش دینے والا عقوبت لے کر توبہ توبہ جو کوئی شخص جرم و گناہ سے توبہ کا اظہار کرنے کے لئے اپنے لوہ پر عائد کرتا ہے۔ کفارہ کے ذریعہ۔
احکام	حکم رہی۔ فرمان مقدس۔
اہلیت	قابلیت (قانونی)۔ لیاقت۔
آئینِ فطرت	قدرت (فطرت) کا قانون۔
اجل	تاریخ۔ مقررہ وقت۔
اجر	اجرت کمانے والا۔ قیدی (محبت یا کسی جذبے سے غلام بنا ہوا)۔
آجر	صلہ۔ لواٹگی۔ جزا (طمانی کرنے کے لئے)۔
آخوند	مذہبی تبلیغ کرنے والا مبلغین (استاد، معلم)۔
آما	غلام لڑکی (باندی)۔
آقا	جناب، صاحب، مالک، سرکار (سر Sir، مسٹر Mister، اسٹر Master)۔
عقد	گرہ لگانا۔ باندھنا۔ سر قیق سے گاڑھے لیس دار مادے میں تبدیل ہونا۔ ایک معاہدہ۔
عہدِ فضولی	(بے فائدہ کام کرنے والا)۔ کسی (مرد یا عورت) کی اجازت کے بغیر اس کے نکاح کا معاہدہ کرنا۔

عقلند عورت -	عاقہ زن
ذہانت، دانش، دانائی، سمجھ -	عقل
لوگ - شخص کی جمع -	اشخاص
بنیاد - اساس - اہم ترکیبی جزو -	اصل
آستانے - مقدس مقامات - زیارت گاہیں (Shrines)	عتبات
بدلہ - صلہ - معاوضہ - ایک شے کے بدلے میں دوسری شے کا تبادلہ -	عوض
مباشرت و صحبت میں باہر انزال کرنا (ڈسچارج) - coitus interruptus	عزل
ناقابلِ واپسی - ناقابلِ تنسیخ - جمعہ ناپذیر -	بائن
درد - مصیبت (امتحانِ نعمت) -	بلا
بنانے والا - معمار - محسن -	بانی
پھل دہر -	بارور
قانونی حمایت کے بغیر - بے اثر، بے نتیجہ - کالعدم -	باطل
فروخت، خرید (پچنا - خریدنا) -	بیع
دینا - عطا کرنا - (بخشش اور انعام) -	بذل
باقی ماندہ وقت کا عطیہ -	بذل مدت
غیر منصفانہ -	بے انصافی
غیر شادی شدہ - غیر محفوظ -	بے معنی
ذاتی طور پر، پیدائشی طور پر، درونی طور پر -	بے خودی / خود
باہر کی طرف کا، عوامی حلقہ (پبلک کولمٹز) -	بیرونی
ایک مطلقہ یا بیوہ عورت -	بیوہ
فرج - اندامِ نہانی - شرم گاہ نسوانی - مادہ کے خارجی آلات -	بہن
جنس vulva / فرج - غلاف کی خصوصیات رکھنے والا عضو یا	

اس کا حصہ - مہسل جانوروں کی مادہ میں چھ دانی تک جانے والی	
تالی vagina (ہضاع : جماع کرنا) -	
لمبا چوڑا، سار بدن ڈھانپنے والا کپڑا اسم قہہ نما -	چادر
مستقل - ہمیشہ - برقرار -	دائم
درد کے معنی تکلیف / درد دل / دل کی داستانیں (محبت کے قصے)	درد دل
دوسرا ہاتھ -	دست دوم
ہماری کا علاج کرنے کی خوراک (میڈیسن) -	دوا
مذہب - دھرم religion -	دین
خوں ہیا - معاوضہ (بدن) -	دیت
پٹھ - پچھلا حصہ - سرین - ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا - کسی چیز کا	دُبر
ماحقہ حصہ جو عموماً اصل سے کم تر ہوتا ہے اور اصل سے زیادہ	
دیر تک رہتا ہے rump / کوٹھا - چوڑا - سرین buttocks -	
اندر جانا - داخل ہونا - دخول کرنا - چھیدنا - گھسنا - نفوذ و سرایت	دخول
کر penetratet -	
حریف - بد خواہ -	دشمن
(برائی جو حد سے گزر جائے) عصمت فروشی - طوائفیت - قحجی -	فاحشہ
تنسیخ - تنسیخ نکاح کا قانونی فیصلہ یا عدالتی حکم (ارادہ توڑنا) -	فسخ
مذہبی فرمان یا حکم - ایک آیت اللہ کی جاری کردہ قانونی رائے	فتویٰ
(ایران میں) -	
خرابی - بد چلتی - نقص -	فساد
پیدائشی - مزاج - فطری موزونیت - طبیعت - رجحان - میلان -	فطرت

غریزی	خلقی - فطری - جبلی - طبعی -
غریزہ	جبلت - طبیعت - خصلت -
غیر مدخولہ	چھیدے بغیر - جماع کیے بغیر -
غسل	طہارت بدنی (نہانے یا وضو کے ذریعہ) -
گنہگار	گناہگار - مجرم (مذہب کی روشنی میں) -
حدیث	روایت Tradition نبوی محمدؐ اور ان کے اصحاب کے اقوال -
حاجی	اسلامی قانون کے چار ذرائع میں سے ایک (حدیث) -
حلال	جس شخص نے مکہ میں فریضہ حج ادا کیا ہو -
ہم خواہی	قانونی (طور پر) - جائز
حمام	ساتھ سونا (بستر میں ایک ساتھ سونا) -
حق	(گرمپانی سے) نہانے کی جگہ -
حق ہم خواہی	صداقت - حق - جائز حصہ - درست -
حق مسلم	ساتھ سونے (ہم بستری) کا حق -
حق وطنی	تسلیم شدہ حق - غیر منقسم حق - ناقابل انتقال حق -
حرام	جماع (انٹر کورس) کرنے کا حق -
حشفہ	غیر قانونی (ناجائز) یا ممنوعہ (بالخصوص مذہبی قانون کے مطابق) -
هو	عضو تاسل کا سرا - ذکر - قسیب - مردانہ - عضو تاسل penis -
حیوانی	سوتن cowife -
جبتہ	حیوان کی طرف منسوب (فطری) بے حیائی (درندگی) -
خز	حلیہ کر دینا - شش دینا - بطور تحفہ دیدینا -
اداری	آزلو شری - آزلو - شریف -
عدت	دفتر کا کارکن - ملازم -
	شوہر سے طلاق یا موت کے بعد کی مدت انتظار -

افشار	ایسا شخص جو انکشاف کرتا ہے، یہ اصطلاح اسلامی انقلاب کے بعد رواج پذیر ہوئی جس میں یہ معنی پوشیدہ ہیں کہ ایسا شخص جو غلط کاروں کے متعلق انکشاف (یا مطلع) کرتا ہے۔
ایجاب	پیش کش کرنا (لغوی: مانگنا یا قبول کرنا)۔
اجارہ	کرایہ۔ لیز۔ lease-
اجتہاد	قانونی رو دینی مسئلے کے متعلق خود مختار و آزادانہ فیصلہ دینا (لغوی: شرعی مسائل نکالنا)۔
الٰہی	خدا۔ خد لوندی۔
لام	نماز کار بہر۔ شیعوں کے نزدیک لام ایسا شخص ہوتا ہے جو ہمراہ من الخطا ہوتا ہے اور دانش خد لوندی سے مذہبی اور سیاسی رہبری کرتا ہے۔
اِقَدہ (اَقَات)	یک طرفہ اعمال۔
اِرث	ورثہ۔ ترکہ۔ میراث۔
استفادہ و بھن	فرج (یا اندام نہانی) سے فائدہ حاصل کرنا۔
استخارہ	غیب (خدا) سے آگاہی چاہنا۔
احمد	جلق۔ مشت زنی۔
استمیع	لطف اندوزی۔ جنیاتی لطف اندوزی۔
ازدواج	شادی۔ متاہلانہ زندگی۔
ازدواج آزمائشی	آزمائش کے طور پر کی ہوئی شادی (نکاح)۔
ازدواج موافق	متعہ۔ عارضی نکاح ر شادی
ازدواج صیغہ	عارضی نکاح ر شادی (متعہ کا دوسرا عام نام)
جر	دباؤ۔ زبردستی۔ کوئی کام کر گزرنے کی شدید لورنا قابل ضبط خواہش (اضطرار زور آوری)۔
جاہلیہ	جمالت کا دور۔ ماقبل اسلام عرب کا ایک حوالہ۔

مباشرت-انٹر کورس-

بالغ تازہ-youth-

جس کی اجازت ہو-

شے-مذکیر و تانیث (صنف)-

جنسیاتی (نروادہ کا عمل)-

کباب فروش-وہ جگہ جہاں کباب فروخت ہوتے ہیں-

تجارت-کاروبار-بزنس-کمانا-زندگی بسر کرنے کے لئے کمانا-

روشنے (آستانے) بارگاہ کے خدام رنو کر چاکر-

کچا-کنزور رنو جوان-

خاندان ر فیملی-کنبہ-اہل خاندان-بیادی (مرکزی) خاندان

-nuclear family

خاتون-بیگم-Mrs.-

خریدنے والا-گاہک-

نسب (باپ کی طرف سے رشتہ داری) میں آمیزش کرنا (یا

ہونا) ولدیت میں آمیزش-

قانونی حق انتخاب ر قانونی اختیارات-

جنوں-پاگل-

عورت کی طرف سے طلاق کا مطالبہ (اور شوہر سے اس کا مال لے

کر علیحدہ ہو جانا)-اتارنا مثلاً کپڑے بدن سے اتارنا-

ہم جنسی-مرد کا مرد سے جنسی اختلاط-اغلام-

ناقابل خلاف ورزی-ناقابل تنفیخ ضروری-

لعنت (پھینکار) کا عہد-کوسنا-لعن طعن کرنا-

فروخت کی شے ر جو چیز کہ بیچی اور خریدی جائے-

داخل کیا ہوا-چھدا ہوا (جماع کی ہوئی فرج)-

جماع

جوان

جائز

جنس

جنسی

کبابی

گنسی

خدامہ (خدام)

خام

خانوادہ

خانم

خریدار

خط نسب

خيارات

خُل

خلع

لواط (لواطت)

لازم

لعن

مبیع

مدخولہ

محل	جگہ، مقام۔ شادی، نکاح کے معاملہ میں، یہ طے کرنا کہ دو مسلمانوں کے نکاح کے اطراف کے حالات کیا ہیں؟ یعنی کیا وہ دونوں مسلم، مسلمان ہیں
مہر	دلسن کا اجر، صلہ۔ brideprice
محرم	قانونی (فارسی: اجازت کے ساتھ)۔ پردے veiling اور نرمادہ کا اجتناب (پرہیز) اس اصطلاح پر لاگو نہیں ہوتا۔
مجنوں	پاگل۔ crazy۔
مکر	عیاری، چالاکی، دھوکا۔
مکروہ	قابل ملامت۔ قابل الزام۔
مرد سالار	علاقہ پرست۔ شاؤنی۔ جنگ جو، اور جارحانہ وطن پرست۔
متاع	سامان تجارت، مال۔
مواد	سامان، نکات مطالعہ، میٹیریل materials۔
ملک یمین	وہ ملکیت (شے) جو تمہارا دلیاں ہاتھ رکھتا ہے (قرآن)۔ غلام اور لوٹری کی ملکیت، زر خرید ہوں یا مال غنیمت میں ملے ہوں۔ کسی شے پر مالکانہ تصرف ہوتا۔
ملکیت	تبادلہ۔ مبادلہ۔
معاوضہ	جائز، روا، درست۔
مباح	جدا ہونا (باہمی رضامندی سے طلاق)۔
مبارات	مداخلت۔ عارضی۔ کٹنے والا۔ قطع ہونے والا۔
منقطع	لینز (کرائے) کی شے۔
مستاجرہ	مشرقی علوم کے مغربی ماہر۔ واحد۔ مستشرق orientalist۔
مستشرقین	مستقل بیوی کی مالی امداد (کھانے پینے کا خرچ)۔
نفقہ	فارسی: غیر قانونی۔ ایسے شخص پر پردے اور نرمادہ اجتناب کے قوانین لاگو ہوتے ہیں۔
نامحرم	

تغائن
طاغوت

باہمی مغالطے ردھو کے (میں ڈالنے والی شے)۔
ایک بہت 'ایک باطل خدا' (دیوتا) 'ایک اصطلاح' جسے آیت اللہ
شمینی نے شاہ محمد رضا پہلوی (عہد حکمرانی ۱۹۳۱ء تا ۱۹۷۹ء) کے
حوالے کے لئے ڈھالا تھا۔

جاذبیت -

مذہبی طلبہ -

انکار اور عدم قبولی کی حالت divorce -

لطف اندوزی / فائدہ اٹھانا -

فرماں برداری - سمجھداری -

کسی شے کا مالک ہونا / جتنا - dissimulation

ازمانہ سازی - ریاکاری

اطاعت گزاری - حوالگی -

چہ دانی کی صفائی و پاکی -

گناہ پر شرمندگی اور افسوس 'اور دوبارہ نہ کرنے کا عہد - Pen

ance

باز آفرینی - نوپیدائش / تولد نو

ایرانی نظام زر کا ایک یونٹ -

(بارہ امامی) - دیکھو متذکرہ بالا شیعہ (Shi'ite) -

(واحد: عالم) اسلامی مذہبی عالم فاضل حضرات -

نگراں - سرپرست - والی -

انٹر کورس (مباشرت) / ررونڈنا (جماع کرنا) -

سرپرستی -

حمل سے مایوسی و ناامیدی - قطعاً حیف سے متعلق -

بیرونی اور اندرونی 'خود' -

عورت -

تجاوز

طلبہ

طلاق

تمتع

حمکین

تملیک

تقیہ

تسلیم

تطہیر / رحم

توبہ

تولید نسل

تمن

دوازده امامی

علماء

ولی

وطی

ولایت

یاسیہ

ظاہر و باطن

بچی	بچہ کی دائی / کھلائی - سور میاںہ عمر کی ملازمہ / خادمہ -
ناقص	ناکمل - ضرر رساں -
ناخیزہ	نافرمان - سرکش (ناشرز: بیوی سے ناموافق رکھنے والا کو نچا بیٹھنے والا) -
تخ	منسوخی - رد کرنا -
نذر	چڑھاوا - منت مانی شے - عہد -
اماء کا نکاح	غلام / لونڈی کی شادی / نکاح -
الاسترا	انٹر کورس کے لئے کی جانے والی شادی / نکاح -
نشوز	نافرمانی - شوہر کی نافرمانی - ناموافقیت
نطفہ	جنین embryo (عورت اور مرد کی منی) -
پاک	صاف، خالص -
پاک سازی	صفائی - گندگی سے پاک کر کے خالص بنانا -
ہنجرہ	کھڑکی - لکڑی یا لوہے کی تیلیوں سے بنی ہوئی کھڑکی / ہنجرہ -
ہنجرہء فولاد	فولاد کی جالی سے بنی ہوئی کھڑکی -
بیان دو جانیہ	ادے بد لے کا معاہدہ -
جوشیہ	جوڑھا پتا ہے، چہرے کا نقاب -
قبول	تسلیم کرنا - ماننا -
قیاس	اندازہ - قاعدہ - قانون -
قسمت	تقدیر، مقدر -
قبچہ qubh	شر مساری - شرمندگی -
قبول	سامنے / سامنے کا حصہ - فرج کے غلاف کے لئے مسجود مقبلی صنعت گری -
قدرت	طاقت، قوت اور مردانگی - مرد کی قوت و توانائی - virility -
رحم	چہرہ دانی womb -

راشدہ عبا کرہ	ایک بالغ، کنواری عورت۔
روضیہ	ایک مذہبی تقریب (ایران میں)۔
روضہ خون	مذہبی مبلغ، مذہبی پرچارک۔
رعیت	کسان۔ کاشتکار۔
رجع	قابل واپسی۔
روحانیاں	مذہبی رسوم ادا کرنے والا طبقہ، پروہت۔
سعادت	اچھی قسمت، نجات، نیک بختی۔
صبور	صبر کرنے والا۔ صابر۔
سادہ	سادہ۔ سادہ لوح۔ سادہ مزاج۔ بھولا بھالا۔ بیوقوف۔
صاحب کالا	شے کا مالک۔
سل	آسان۔
شمن	قیمت، مول۔ (شمن۔ آٹھواں حصہ)
سقہ خانہ	پانی پینے کی مذہبی عوامی جگہ۔ سبیل۔
سر	بلندی۔ بدن کا سنبھلائی حصہ۔ انسان کی کھوپڑی۔ سردار۔
سرگزشت	آپ بیتی۔ داستانِ حیات۔
سرمایہ	دولت۔ capital۔
سرپرست	محافظ۔ نگران۔
ثواب	صلہ (مذہب کی رو سے ملنے والا اجر انعام)۔
ساوک	savak محمد رضا پہلوی کی حکمرانی میں ایرانی سیکورٹی پولس / ساوک۔
سید	نفوی معنی مالک، رسول اکرم محمدؐ کی اولاد کے لئے ایک عزت و شرف کا لقب۔
شہید	اللہ کی راہ میں جان دینے والا۔ گواہ۔
شہر نو	نفوی: نیا شہر۔ لال بٹی کا علاقہ۔ طوائفوں کا علاقہ جو شہر سے باہر

ہوتا ہے (ریڈ لائیٹ ڈسٹرکٹ، نام اس لئے پڑا کہ کسی زمانے میں
طوائفوں کے گھروں پر لال ہتی لگوانے کا رواج تھا تاکہ لوگ
خطرہ کا نشان سمجھ کر رک جائیں اور خطرہ محسوس کریں)۔
بوڑھا آدمی، یہ ایک اصطلاح ہے جو کسی کے عز و شرف کے اظہار
کے لئے بولا جاتا ہے۔

شیخ

دینی (اسلامی) قانون۔

شرع

شیعہ

طرفدار اور پیرو امام علیؑ اور ان کی اولاد کا۔ وہ لوگ جن کا عقیدہ
یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی وفات کے بعد قیادت علیؑ کو ملنی چاہئے تھی
جو نبیؐ کے داماد تھے۔ (اس بات پر) شیعہ سوادِ اعظم (عظیم ترین
اسلامی برادری) سے الگ ہو گئے اور پھر گروہوں میں تقسیم
ہو گئے جن میں بارہ امامی گروہ (جسے اثنائے عشری بھی کہا جاتا
ہے) اور اسماعیلی بھی شامل ہیں۔

ناقابل یقین۔ بے یقینی۔

شبہ

غیر جنسیاتی صیغہ۔

صیغہء محرمیات

ایسی عورت جو بار بار عارضی نکاح (متعہ) کرتی ہے۔

صیغہء زود

تاحیات صیغہ۔

صیغہء عمری

ہنڈی۔ پرامیسری نوٹ۔

سفتہ

رسول اکرمؐ محمدؐ کا قول و عمل و روایت

سخت

وہ شخص جو رسول اکرمؐ محمدؐ کے راستے کی پیروی کرتا ہے۔ یہ

سنی

’راخ الاعتقادی‘ the orthodoxy شیعہ فرقے کی ضد
ہے، رسول اکرمؐ محمدؐ کی وفات کے بعد ان کی نیلہ رجائینی کے
لئے ان کے خسر، ابو بکرؓ کو منتخب کیا (سنی ہیں)۔

قرآن کا ایک باب۔

سورت

قرآن (کی آیات) کی شرح و معانی۔ قرآن کی تشریح۔

تفسیر

(شیعہ کتب قانون) مستقل بیوی۔

زوجہ

عورت سے حرام کاری کرنا۔ ایسے عورت مرد کا جماع جو میاں

زنا

بیوی نہ ہوں۔

زرہہ ہنجرہ و فولاد فولادی جالی دار کھڑکی کے تحت۔



کتابیات

☆ ایچٹ'ناڈیا۔ ۱۹۴۲: Women and the State in Early Islam (لہذا اسلام میں

عورت اور ریاست)۔ جرنل آف نیر ایسٹرن اسٹڈیز (۱): 26-106

☆ آدمیات، ایف۔ ۱۳۵۶/۱۹۷۷: افکار اجتماعی و سیاست و اقتصادی در عصر منتشر لحدہ دوران فجر
(ساجی، سیاسی اور اقتصادی افکار، فجر عہد کی غیر مطبوعہ وغیرہ شائع شدہ دستاویزات)۔ تہران: آگاہ پریس۔

☆ احمد، لیلے۔ ۱۹۸۶: Women and the Advent of Islam (عورت اور ورود اسلام)۔
سائنز: 4: 665-91

☆ آل احمد، جلال۔ ۱۳۴۸/۱۹۶۹: جشن فرخندہ (پرست تفریب)۔ سلسلہ پنچ داستان، تہران۔ تہران
رواق پریس، دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۶۔

☆ ۱۳۴۲/۱۹۶۳: زنی زیوی (ضرورت سے زیادہ عورت)۔ دوسرا ایڈیشن تہران: جلاویہ
پریس۔

☆ الحی، آیت اللہ احمدی۔ ۱۳۷۲/۱۹۵۲: الفہرست ۶ جلدیں۔ دوسرا ایڈیشن۔ تہران: حیدری
پریس۔

☆ امین الدین، علی۔ ۱۹۳۸: Women's Status in Islam: A Muslim View

(اسلام میں عورت کا تہ: ایک مسلم نظریہ)۔ مسلم ورلڈ 28(2): 153-63۔

☆ اسماعیلی، ناصر بیگلر پورٹ (مولودہ معلوم کی رپورٹ)۔ ۱۹۸۶۔ ایران۔ N.P.n.p.

☆ آئمری، آرمہرے۔ ۱۹۵۵: The Quran Interpreted (قرآن کی تشریح و ترجمانی)۔ عربی
سے انگریزی میں ترجمہ۔ نیویڈک: میک ملین۔

☆ اردو علی، محمد ایچ۔ n.d.: سلسلہ دانستہ مسائل زناشوی از نظر اسلام: (ازدواجی مسائل کا ایک سلسلہ
اسلام کے نقطہ نظر سے)۔ تہران: اقبال پریس۔

☆ اردو ستانی، صادق۔ n.d.: اسلام و مسائل جنسی و زناشوی (اسلام اور جنسی و ازدواجی مسائل)۔ تہران:
عصر پریس۔

☆ آزلو، حسن۔ ۱۳۶۲/۱۹۸۳ء: ہشت پردہء حرم سرا (حرم کی دیواروں کے پیچھے)۔ عروہ (آذر بلجکان): انزلی پریس۔

☆ عبدالرؤف، محمد۔ ۱۹۷۲ء: Marriage in Islam (اسلام میں شادی)۔ نیویارک ایکس پوزیشن پریس۔

☆ علوی، سید ای ۱۳۵۳/۱۹۷۴ء: حل مشکل جنسی جوانان: از رسل یا اسلام (نوجوانوں کے جنسی مسائل کو حل کرنا: رسول یا اسلام سے)۔ تہران: خدیو پریس۔

☆ علی لکن اہل طالب (نام) ۱۳۲۸/۱۹۴۹ء: نوجو بلاغہ (تقدیر و اقوال جو جمع کئے گئے ہیں)۔ ایڈیشن: حج سید علی نقی فیض الاسلام۔ دو کتابوں میں چھ جلدیں۔ تہران: سپر پریس۔

☆ بدوی، جمال۔ ۱۹۷۲ء: Polygamy in Islam (اسلام میں تعدد لوازوج) جریڈہ الاتحاد ۹ (۱): 23-19۔

☆ میدا، محمد تقی (ملک الشعراء)۔ ۱۳۴۴/۱۹۶۵ء: دیوان اشعر (مجموعہ شاعری) تہران: امیر کبیر پریس۔

☆ بہز، حبیبہ الاسلام محمد جعفر، آل۔ ۱۳۶۰/۱۹۸۱ء: تعلیمات دینی (مذہبی تعلیم)۔ تہران: داؤر پناہ پریس برائے وزارت تعلیم۔

☆ بیٹ سن گرگوری۔ ۱۹۷۲ء: Steps to an Ecology of Mind (دلخ کی ماحولیات کی طرف قدم بڑھانا)۔ نیویارک: بیلٹائن پریس۔

☆ بیج، ۱۹۵۳ء: Shorter Encyclopaedia of Islam (اسلام کا مختصر انسائیکلو پیڈیا) لیڈن: ای جے برل۔

☆ ہسٹن، اے۔ ایف۔ آئی۔ ۱۹۵۲ء: The So-called Harlots of Hadramaut (حضرت موت کی نام نہاد فاحشہ عورتیں)۔ لورینس ۱۶'5-22۔

☆ تھنن، ایس جی ڈبلیو۔ ۱۸۸۷ء: Persia and the Persians (ایران اور ایرانیوں کی بحث)۔ بیورو۔

☆ برک، جیکوئیس۔ ۱۹۶۴ء: 'Women's Intercession' In The Arabs: Their History and Future (عورتوں کا توسل، عربوں میں، ان کی تاریخ اور مستقبل)۔ 69-172۔ نیویارک پریجر پریس۔

☆ **The Controversial Vows of Urban Muslim** : ۱۹۸۰ء - سیرج، این

Women in Iran, (ایران میں شہری مسلم عورتوں کے قناعات فیہ اقرار و عہد)۔ ان۔ اسپوکن
ورلڈ، ایڈیشن۔ از قلم نیسی اے فاک، 141-55 سال فرانسیسیو: ہارپرائنڈر۔

☆ **مہشتی**، آیت اللہ محمد ایچ۔ ۱۹۸۰ء: شناخت اسلام، (اسلام کا جاننا) تہران: دفتر فرہنگی و اسلام
(اسلامک کلچر کے دفتر کی ایک پبلی کیشن)۔

☆ **'A Journal of Two Years' Travel in Persia**, : ۱۸۵۷ء - ایم۔ لی۔ آر۔ بیگ

Ceylon, etc (ایران، سیلون وغیرہ میں دو سال کے سفر کا ایک جریہ)۔ لندن: ڈبلیو ایچ آئن۔

☆ **بورڈیو، پائیرے۔ ۱۹۷۷ء: 'Outline of a Theory of Practice'** (عمل کے ایک
نظریے کا خاکہ)۔ کیمرج یونیورسٹی پریس۔

☆ **براؤن، ایڈورڈ جی۔ ۱۸۹۳ء: 'A Year Amongst the Persians'** (ایرانوں کے
درمیان ایک سال)۔ لندن: ایڈم اینڈ چارلس بلیک۔

☆ **بیولو، درن آئی۔ ۱۹۷۳ء: 'The Subordinate Sex'** (زیر دست صنف)۔ کرباناہل:
یونیورسٹی آف کالی فورنیا پریس۔

☆ **'Love, Lust, and Longing: Eroticism in Early** : ۱۹۷۹ء - جے سی۔

Islam as Reflected in Literary Sources: In Society and the

Sexes in Medieval Islam' (محبت، شہوت اور چاہت: لہذا اسلام میں شہوت انگیز بیجان
جیسا کہ لونی ذرائع سے جھلکتا ہے۔ عہد متوسط کے اسلام میں، معاشرے اور جنسی اصناف میں)۔ ترتیب
اف ایل ایس مر سوٹ۔ مالی میو، کیلی فورنیا: **UNDENA** مطبوعات۔

☆ **براہن قطع۔ ۱۳۳۰-۱۳۴۲/۱۹۵۱-۶۳: ایڈیٹر محمد معین۔ ۵ جلدیں: تہران: دودھ پریس۔**

☆ **برمن، ایس لورٹی ای ہیرل۔ بوٹ، ایڈیٹرز۔ ۱۹۷۹ء: 'The Imposition Of Law'**
نویڈک: اکیڈمیک پریس۔

☆ **چرڈین، جے۔ ۱۹۷۷ء: 'Travels in Persia'** (ایران میں سفر)۔ لندن: دا آرگوناٹ پریس۔

☆ **چوبک صادق۔ ۱۳۴۶/۱۹۶۷ء: سنگ مبور (میر کا پتھر)۔ تہران: جلدوان علمی پریس۔**

☆ **کولیر، ہین ایف۔ ۱۹۷۵ء: Legal Processes** (قانونی طریق عمل) (اینول ریویو آف این
تھریڈ پولوجی (علم البشریات کا سالانہ ریویو) 4: 121-44)۔

☆ کاؤلسن نوئل۔ ۱۹۵۹: Muslim Custom and Case Law (مسلم رولج اور قانون چارہ جوئی)۔ 'دی ورلڈ آف اسلام' جلد ۶: (2-1): 24-13۔

..... ۱۹۶۳ء: A History of Islamic Law (اسلامی قانون کی ایک تاریخ) لکے (Illkley) یارک شائر: دی اسکولر پریس۔

..... ۱۹۶۹: Conflict and Tensions in Islamic Jurisprudence (اسلامی اصول قانون میں ٹکراؤ اور کشیدگی)۔ شکاگو: یونیورسٹی آف شکاگو پریس۔

☆ کریمین زانو ولسیٹ۔ ۱۹۸۰: Tuhami: Portalt of a Moroccan (تھامی: ایک مراکش کا نمونہ کامل)۔ شکاگو: یونیورسٹی آف شکاگو پریس۔

☆ کرزن، جی این۔ ۱۸۹۲: 'Persia and the Persian Question' (ایران اور ایرانی مسئلہ)۔ دو جلدیں۔ لندن: لونگ مین گرین۔

☆ دشتی علی۔ ۱۹۷۵ء بمسودہ سال (Twenty-three Years / ۲۳ سال) تہران: این پی n.p. (علی تقی مزودی کے نام کے تحت بھی شائع ہوئی ہے)

☆ ڈی لورے، ای لورڈی سلاڈین۔ ۱۹۰۷ء: 'Queer Things about Persia' (ایران کے متعلق انوکھی باتیں)۔ لندن: نیش)

☆ وہ خدا، علی اکبر۔ ۱۳۳۸/۱۹۵۹: 'صیغہ' لغات نامہ عہدہ خدا' میں (وہ خداؤں شتری) مرتبہ ایم محسن' سیریل نمبر 44 صفحہ 401۔ تہران: یونیورسٹی آف تہران پریس۔

..... ۱۳۵۳/۱۹۷۴: 'حہ' لغات نامہ عہدہ خدا' میں (وہ خداؤں شتری) 'مرتبہ ایم محسن اور ایس جے شاہدی' سیریل نمبر 204 صفحہ 318۔ تہران: یونیورسٹی آف تہران پریس۔

☆ ڈوناٹ سن، ڈی ایم۔ ۱۹۳۶: Temporary Marriage In Iran (ایران میں عارضی شادی)۔ 'دی مسلم ورلڈ' جلد ۶: 26: (4): 358-64۔

☆ ڈیٹس، ڈی این۔ ۱۹۷۶: 'Myth' Encyclopaedia of Anthropology (اساطیر / دیوالا۔ ایساٹکلوپیڈیا آف علم لطریات) مرتبہ ڈی ای ہنر لورڈ اینٹن 279-81 نیویارک: ہارپر اینڈ رو۔

☆ ڈوایر، ڈیزی ایچ۔ ۱۹۷۹ء: 'Law Actual and Perceived: The Sexual Polities of Law In Morocco' (قانون عملی اور مدد کے: مراکش میں قانون کی جنسیاتی سیاست)۔ جلد 13: (3): 56-739۔

☆ ایگل مین ڈیل ایف۔ ۱۹۸۱: The Middle East: An Anthropological Ap-
proach (شرقی وسط: ایک بشریاتی رسائی پندیری / فکری جائزہ)۔ اینگل ووڈ کلفس این جے: پرنٹس
ہال۔

☆ الیوان شوکر۔ ۱۹۷۴: "The status of Women in the Arab World" (عرب
دنیا میں عورتیں کا درجہ)۔ نیویارک: لیگ آف عرب اسٹینٹس۔

☆ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (Encyclopaedia of Islam) ۱۹۲۷ء (اشاعت اول) ۴ جلدیں
لیڈن: ای جے برل لورلوزیک۔

☆ البھویٹو، جون۔ ۱۹۷۵: Women's Right in Islam (اسلام میں عورتوں کے حقوق)
جریدہ اسلامک اسٹڈیز 14 (2): 99-114۔

☆ ۱۹۸۲: Women in Muslim Family Law (مسلم فیملی لاء میں خواتین کی حیثیت)۔
سائیر اکیوز: سائیر اکیوز یونیورسٹی پریس۔

☆ نسیم کرمانی، مرتضیٰ۔ ۱۹۷۵: 'چہرہ زن در آئینہء تاریخ اسلام' (تاریخ اسلام کے آئینے میں عورت کا
چہرہ) تہران: فارس پریس۔

☆ فرارازی (نام)۔ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء: التفسیر الکبیر، جلد ۱۰، مصر: المصنوع المصریہ۔

☆ فیملی پروڈیکشن لا (کھڑا خاندان کا قانون)۔ دیکھئے قانون حمایت۔

☆ فرلو، میڈلین۔ ۱۹۸۴: Marriage and Sexuality in Islam (اسلام میں شادی اور
جنسیت)۔ سالٹ لیک شی: یونیورسٹی پریس۔

☆ فرخی بزدی، محمد۔ ۱۳۲۰ / ۱۹۴۱: 'دیوان' (شاعری کا مجموعہ)۔ تہران: مرکزی پریس۔

☆ 'فتح علی شاہ و نمائے صیفا' (فتح علی شاہ اور صیفا عورتیں)۔ ۱۳۴۷ھ / ۱۹۶۸ء۔ نورمغان (جریدہ):
37 (3): 121-25۔

☆ فیضی، اے۔ اے۔ اے۔ ۱۹۷۴ء: Outlines of Muhammadan Law (محمدی /
اسلامی قانون کے اہم نکات)۔ اشاعت چہارم۔ نئی دہلی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ فرڈوز، عدل کے، اور امیر ایچ فرڈوز۔ ۱۹۸۳: Women in Shi'i Fiqh: Images
through the Hadith' (شیعی فقہ میں خواتین: حدیث کے ذریعہ سے مختلف چہرے)۔ جریدہ
ویمن ایڈز یو لیشن، ان ایران / عورتیں اور ایران کا انقلاب'، مرتبہ گیتی نشاط۔ 55-68۔ باؤڈر کولو:

ویسٹ ویو پریس۔

☆ فرائیڈ، سگنڈ۔ ۱۹۱۸: *Taboo and the Ambivalence of Emotions* (رسم تحریم / ممنوعات اور شدید جذبات کی ایک جاتی)۔ جریدہ 'ٹوٹم اور ہیو' میں 26-97۔ نیویارک: دین میچ بکس۔

☆ گیری، ایف آر۔ ۱۹۶۲: *'Sonjo Bride- Price and the Question of African Wife Purchase'* (سونجو دلہن کا اجر اور افریقی بیوی کی خریداری کا مسئلہ)۔ جریدہ 'امریکن اینتھرپولوجسٹ' (امریکی ماہر بشریات) 62 (1): 34-57۔

☆ گزدر، ایم ڈبلیو۔ ۱۹۷۳: *'Women in Islam and Christinity'* (عورتیں: اسلام اور مسیحیت میں)۔ جریدہ 'مسلم نیوز انٹرنیشنل' نومبر۔ صفحہ 18-21۔

☆ گیرتز کلفرڈ۔ ۱۹۷۳: *Religion as a Cultural System* (مذہب ایک ثقافتی نظام کی حیثیت سے)۔ جریدہ 'ڈی انٹر پریٹیشن آف کلچرز' (ثقافتوں کی ترجمانی و تشریح) 87-125۔ نیویارک: پبلیک بکس (۱۹۶۶ء میں پہلی بدشائع شدہ)۔

..... ۱۹۸۴ء: *'Local knowledge'* (مقامی آگاہی) نیویارک: پبلیک بکس۔

☆ غزالی، طوسی، امام ابو حامد محمد ۱۳۵۴/۱۹۷۵: 'کیمیائے سعادت' (مسرت کی کیمیا)۔ مرتبہ حسین خدیو جمہ۔ دو جلدیں۔ تہران: فریٹکن پریس۔

☆ غصطر ممدی۔ ۱۳۳۶/۱۹۵۷: 'خدام' تہران: بہار پبلشرز۔

☆ جب، ایچ اے آر۔ ۱۹۵۳: 'متعہ'۔ شمارہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں 418-20 لیزن: ای جے بدل۔

☆ گفن، ایل۔ ۱۹۷۱: *'Theory of Profane Love among the Arabs'* (عربوں کے درمیان الحادی اور بے ادب محبت کا نظریہ)۔ نیویارک: نیویارک یونیورسٹی پریس۔

☆ گلڈی، جیک اور ایس جے ٹھیلا۔ ۱۹۷۳: *Bridewealth and Dowry* (دولتِ دلہن اور مہر)۔ معاشرتی علم البشریات میں کیمبرج پیپر 7۔ کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ گف، سمیتھ لین ای۔ ۱۹۵۹: *'The Nayars and the Definition of Marriage'* (نیرز اور نکاح / شادی کی تعریف)۔ جریدہ 'جرنل آف دلارنل اینتھرپولوجیکل انسٹی ٹیوٹ' 34-23-89۔

☆ گلستان، لہر اجیم۔ ۱۳۳۶/۱۹۶۷: 'سفر عصمت' (عصمت کا سفر)۔ جریدہ 'جودو یولود تشنہ' (نہر) دیوار

لور پاسا۔ تہران: گلستان اسٹڈیو۔

☆ حاضری، شہلا۔ ۱۹۸۱: Women, Law and Social Change in Iran (ایران میں عورت، قانون اور سماجی تغیر)۔ جریدہ 'ویمن ان مسلم کنٹریز' (مسلم ممالک میں عورتیں) مرتبہ جین آئی اسکھ، 209-34، نیو برگ، پی اے: بک نیل یونیورسٹی پریس۔

..... ۱۹۸۳ء: 'The Institution of Mut'a Marriage in Iran: A Formal and Historical Perspective' (ایران میں حہ نکاح / شادی کا ادارہ: ایک رسمی اور تاریخی جائزے کے تناظر میں جریدہ 'ویمن اینڈ ریویویشن ان ایران' (ایران میں عورتیں اور انقلاب) مرتبہ گیتی نشلا، 231-52، لڈر کول کویسٹ ویو پریس۔

☆ حکیم، ایم ٹی۔ ۱۳۵۰/۱۹۷۱: ازدواج موقت و نقش اندر حل مشکلات جنسی (عارضی شادی اور جنسی مسائل کے حل میں اس کا کردار)، حیدری قزوینی نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران: بردہاں پریس۔

☆ حقانی زنجانی، حسین، ویکھوزنجانی۔ ☆ ہاشمی رفسنجانی، دیکھورفسنجانی۔

☆ حسن، رنعت۔ ۱۹۸۵: 'Made from Adam's Rib? The Woman's Creation Question' (آدم کی پہلی سے بنائی گئی؟ تخلیق عورت کا مسئلہ)۔ جریدہ 'المشیر' (رولوپینڈی۔ پاکستان) 27(3): 124-55۔

..... 1987: 'Equal before Allah: Woman- Man Equality In the Islamic Tradition' (اللہ کے نزدیک، اسلامی روایت میں عورت۔ مرد کی مساوات)۔ ہارڈوڈونٹسٹی، 27(2): 4-2۔

☆ ہدایت، صادق: ۱۳۲۸/۱۹۴۹: 'درد دلی مرز لیلو اللہ' (مرز لیلو اللہ کی سوانح حیات)۔ تہران: محسن پریس۔

..... ۱۳۴۲/۱۹۶۳: 'ملاویہ خانم دو لقری' (ملاویہ خانم اور غفلت شعاری)۔ اشاعت چہلدم۔ تہران: امیر کبیر پریس۔

☆ مجازی، قدیر۔ ۱۳۴۵/۱۹۶۶: 'تولوع در اسلام' (اسلام میں شادی / نکاح) گائیڈنگ ویز تھوٹ کی ایسوسی ایشن کی ایک مطبوعہ کتب۔ تہران: حیدری پریس۔

☆ حلی، محقق نجم الدین ابو القاسم جعفر۔ ۱۳۴۳/۱۹۶۴ء: 'مختصر نافع' (فائدے کی مختصر باتیں)۔ ای

پر شتر لور ایم ٹی دانش ہونے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران یونیورسٹی آف تہران پر لیس۔
..... ۱۳۴۷/۱۹۶۳: شرع اسلام (اسلامی قانون)۔ اے احمد یزدی لور ایم ٹی دانش پڑونے عربی سے
فارسی میں ترجمہ کیا۔ دو جلدیں۔ تہران: یونیورسٹی آف تہران 'پریس'

☆ مچ کلف 'ڈورین'۔ ۱۹۶۸: The Iranian Family Protection Act. (ایرانی تحفظ
خاندان کا قانون)۔ جریدہ 'انٹرنیشنل اینڈ کیمپریٹو لاکورٹری' (بین الاقوامی و قاضی قانون)۔ سہ ماہی
-17(2): 516-21-

☆ ہوورڈ، آئی کے اے۔ ۱۹۷۵: Mut'a Marriage Reconsidered In the
Context of the Formal Procedures for Islamic Marriage' (اسلامی
شادی کے رسمی طریقوں کے حوالے سے حہ نکاح پر لور نو غور و فکر کیا گیا)۔ جریدہ: جرنل آف سیک
اسٹڈیز، 20 (1): 82-92-

☆ ہنس، ٹی پی۔ ۱۹۶۳ء 'حہ Muta' (ڈکشنری آف اسلام، میں) (لارکلی۔ لاہور: پریسمیر بک ہاؤس)
پبلشرز اینڈ بک سلرز (اشاعت جول ۱۸۸۵ء میں شائع ہوئی)۔

☆ حقوق زن در دوران ازدواج چیست؟ (شادی کے دوران عورتوں کے حقوق کیا ہیں؟)
۱۳۶۳/۱۹۸۳۔ تہران: رہنما پریس۔

☆ لای، سید حسین ۵۳-۵۴/۱۳۵۰-۷۴: 'حقوق مدنی' (شرعی حقوق / سول لا) پانچ جلدیں۔
تہران: اسلامیہ پریس۔

☆ ایرج مرزا، جلال الملک، ابن ذی کلایہ، (مجموعہ شاعری)۔ تہران: مظفری پریس۔

☆ ایران نامہ (ایک ایرانی ہفت روزہ اخبار)۔ دانشگاہ ذی ی۔

☆ عشقی، میرزا لود، ابن ذی کلایہ، (مجموعہ شاعری)۔ تہران: امیر کبیر پریس۔

☆ اطلاعات (ایک ایرانی اخبار)۔ تہران۔

☆ جمیری، اربلوم محسن۔ ۱۹۸۳ء: فرہنگ اصطلاحات فقہ اسلامی و دہلیب معاملات (معاملات کی بھ
اسلامی قانونی اصطلاحات کی انسائیکلو پیڈیا)۔ تہران: امیر کبیر پریس۔

☆ جعفری، لنگرودی، ایم جے۔ دیکھو لنگرودی۔

☆ جمال زلودہ محمد علی۔ ۱۳۳۳/۱۹۵۴: مصومہ شیرازی (شیرازی مصومہ)۔ تہران: کنون معرفت
پریس۔

☆ کمالی ہاشم۔ ۱۹۸۳: 'Divorce and Women's Rights: Some Muslim

Interpretations of Sura 2: 228' (طلاق اور عورتوں کے حقوق: سورہ 2: 228 کی کچھ

مسلم تشریحات)۔ جریدہ 'دی مسلم ورلڈ' 74 (2): 88-99۔

☆ کاشف الغطاء، محمد حسین۔ ۱۳۷۴/۱۹۶۸: 'آئین ما' (ہمارے آئین) ناصر مکاشم شیرازی نے ترجمہ کیا تم

: ہدف پر لیں۔

☆ کوتزیان ناصر۔ ۱۳۵۷/۱۹۷۸: 'حقوق مدنی و خانوادہ' (خاندان کے مدنی حقوق / سول لاء)۔ تہران

: یونیورسٹی آف تہران پر لیں۔

☆ کیمان (لندن): ایک ہفت روزہ / اخبار۔ ☆ کیمان (تہران): ایک روزنامہ / اخبار۔

☆ کیمانی انٹرنیشنل (تہران): ایک ہفت روزہ / اخبار۔

☆ کیمان سال (سالانہ کیمان): ۱۳۵۱/۱۹۷۲: تہران۔

☆ کیڈی، مکی اور لوئیس بیک۔ ۱۹۷۸ء: 'تعمید Introduction' 'جریدہ' 'دویمین ان واسلم ورلڈ'

(دنیا اسلام میں عورتیں)۔ 1-34 کیمرجس: ہارڈ یونیورسٹی پر لیں۔

☆ کرپورٹر، رودت۔ 'Travel In Georgia, Persia, Armenia, Ancient-

Babylonia, (جارجیا، ایران، آرمینیا، قدیم بابل میں سفر)۔ 1817-20-21۔ دو جلدیں۔ لندن:

لوگ مین ہرسٹ۔

☆ خاکپور، محمد مہدی۔ ۱۳۵۳/۱۹۷۵: 'جرم شناسی زہن' (Women Criminology) / جرائم

نسوں کا علم)۔ تہران: عطائی پر لیں۔

☆ خان، مظہر خاں۔ ۱۹۷۲: 'Purdah and Polygamy' (پردہ اور تعدد ازواج کی رسم)۔

لاہور: پاکستان: پاکستان ایمریل پر لیں۔

☆ خلیب۔ شہیدی، عین۔ ۱۹۸۱: 'Sexual Prohibitions' Shared Space and

Fictive Marriage in Shi'ite Iran' (شیعی ایران میں جنسی ممنوعات، خلائی تفسیر میں

حصہ، اور افسانوی شادی)۔ جریدہ 'دویمین اینڈ ایسٹس گراؤنڈ روٹو اینڈ سوشل سٹڈیز' / خواتین اور خلا: میدانی

قاعدے اور سماجی تحفظ)۔ مرتبہ شیر لے آرڈرز 112-35 لندن: کروم بلم نے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

اسٹوڈی: کبھی کے اشتراک سے شائع کیا۔

☆ فینی، آیت اللہ روح اللہ، 'توضیح المسائل' (نافذہ تشریح کی کتاب)۔ تہران: این پی

- ۱۹۷۷/۱۳۵۶: توضیح المسائل (نافذہ تشریح) مشد (۲)۔ کنون لہر کتاب (۲)۔
- ۱۹۸۲: 'Non- Permanent marriage' (غیر مستقل نکاح): جریدہ: مجبہ
- 40-38:(5)2
- ۱۹۱۲/۱۳۶۱: 'زن' (عورت)۔ لکچر زور نعرے: ۱۳۴۱ء سے ۱۳۶۱ء تک جمع شدہ۔ ترمین: امیر کبیر پریس۔
- ۱۹۸۳: 'The Practical Laws of Islam' (اسلام کے عملی قوانین) ترجمہ۔ ترمین: اسلامک پروڈکشن آرگنائزیشن (اسلامی نشر و اشاعت کا ادارہ) / توضیح المسائل کا خلاصہ۔
- ☆ خونی، آیت اللہ، اے ۱۳۵۶/۱۹۷۷: توضیح المسائل (نافذہ تشریح): تم۔
- ☆ کیا فرمے۔ ۱۳۶۰/۱۹۸۱: آئین ازدواج موافق (عارضی شادی کا طریقہ و کار)۔
- کڈر، آرائل۔ ۱۹۷۹: 'Toward an Integrated Theory of Imposed Law' (قانون نافذہ کے عمل و یکجا نظریے کی طرف سے پیش قدمی)۔ جریدہ 'ڈامپوزیشن آف لا / قانون کا نظریہ' میں۔ مرتبہ ایس۔ من لوری ای ہیرل۔ بوٹ۔ نیویڈک: ایکڈمیک پریس۔
- ☆ کمانی، ایم ایچ صالحی۔ ۱۳۳۹/۱۹۶۰: 'زناں باید آزادی دشت باشند' وے معنی آزادی چیست؟ (عورتوں کو آزادی حاصل ہونا چاہئے لیکن آزادی کے کیا معنی ہیں؟)۔ 'جریدہ جہان دانش' میں (تم): دارالعلم پریس۔ (مدراج: 305-295)۔
- ☆ کریمل، فریڈرک لور گراٹ گل مور۔ ۱۹۷۰ء: 'Contracts' Cases and Materl- (معاهدے: مقدمات اور مواد)۔ اشاعت دوم۔ بوٹن: لٹل، براؤن۔
- ☆ کلینزی، اہل جعفر محمد۔ ۱۳۷۸/۱۹۵۸: 'الفرد من الکافی' (کتاب الکافی میں قانون کی شائیں)۔ چہ جلدیں۔ ترمین: حیدری پریس۔
- ☆ کمر، ہڈا۔ ۱۹۷۰: 'A Witch in My Heart' (میرے دل میں ایک جادوگرنی)۔ لندن: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
- ☆ لایڈے، ویٹن۔ ۱۹۸۰ء: 'Social Cynosure and Social Structure' (معاشرتی مرج نظر اور معاشرتی ڈھانچہ)۔ جریدہ 'لکچر ان سٹیڈ' 203-214 ریم این سی: ڈیوک یونیورسٹی پریس۔
- ☆ لنگرودی، محمد جعفر جعفری۔ ۱۳۴۶/۱۹۶۷: 'Terminuluzhi-l-Huquql' (قانونی

اصطلاحات)۔ تہران: لکسن سینا پریس۔

.....'۱۹۷۶/۱۳۵۵: 'حقوق خانوادہ' (فیمیلی لا۔ عائلی قانون)۔ تہران: حیدری پریس۔

.....'۱۹۷۸/۱۳۵۷: 'لرٹ (ورثہ ترک)۔ دو جلدیں۔ تہران: امیر کبیر پریس

☆ لیڈس 'Adulthood In Islam: Religious Maturity In : ۱۹۷۶

'the Islamic Tradition' (اسلام میں دو بولوجت : اسلامی روایت میں مذہبی پختگی)

-108-93:(2)105 Daedalus-

☆ لمحہ قصاص (اسلامی مملکت کا قانون سزائی)۔ ۱۹۸۰: اشاعت دوم۔ تہران۔ این پی۔

☆ لی کوک 'Myths of Male Dominance' (مردانہ غلبے کی داستانیں)

۔ نیویارک: قحطی ریویو پریس۔

☆ لیوئن 'Women with Many Husbands: : ۱۹۸۰

Polyandrous Allance and Marital Flexibility In Africa and

Asia' (کئی شوہروں والی عورتیں: افریقہ اور ایشیا میں کثیر شوہری رشتے اور ازدواجی پک)۔ جرنل آف

کمپریٹو فیمیلی اسٹڈیز 10 (3)۔

☆ لیوی۔ اسٹراس 'The Elementary Structure of Kinship: ۱۹۶۹

دوری کالہ ائی ڈی اے (پک)۔ لیکن پریس۔

.....'۱۹۷۳: 'Reciprocity, the Essence of Social Life' (باہم دگری / مقابلہ

معاشرتی زندگی کا بنیادی جوہر)۔ جریدہ 'فیمیلی' مرتبہ آریوس کوز۔ نیویارک: سینٹ مڈلن + س پریس۔

☆ لیوی۔ روبن۔ 'Introduction to the Sociology of Islam, : ۱۹۳۳' ۱۹۳۱

(اسلام کی عمرانیات کا تعارف)۔ دو جلدیں۔ لندن: ولیمز اور نور گیت۔

.....'۱۹۵۷: The Social Structure of Islam, (اسلام کا معاشرتی ڈھانچہ)۔ کیمبرج

یونیورسٹی پریس۔

☆ لسان الملک 'محمد تقی۔ 'ناخ التواریخ' (تواریخ کو منسوخ کرنے والے)۔ آٹھ جلدیں۔ تہران: امیر کبیر

پریس۔

☆ 'Love and Marriage In Persia' (قارس میں محبت اور شادی)۔ جریدہ: آل دی

ایڈرکٹو 6 (147): 91-488-

☆ لمحات: دیکھو خفنزری۔

☆ مہدوی شیریں۔ ۱۹۸۸: 'The Position of Women in Shi'a Iran Views

of the Ulama': شیعہ ایران میں عورت کی حیثیت: علماء کے افکار)۔

☆ مجوبہ (انگریزی زبان کار سالہ دہائے خواتین): 'اسلامی جمہوریہ ایران' شائع کرتی ہے۔

☆ مہمہنی، مسیحی۔ ۱۳۳۹/۱۹۶۰: قوانین فقہ اسلامی (اسلامی قانون)۔ جمال الدین جمال نے عربی سے

فارسی میں ترجمہ کیا۔

☆ محمودی، عبدالحی۔ ۱۳۵۹/۱۹۸۰: 'حقوق جزاء اسلامی: جرائم نساء فریضہ جنسی' (اسلام کا تعزیری

قانون: جنسی جہلت سے تحریک پانے والے جرائم)۔ ابن پی: مسلم و یمنز مومنٹ کی ایک اشاعت۔

☆ مجلسی، علامہ محمد باقر۔ این ڈی حلیۃ التتمین (مقی لوگوں کے زیورات)۔ تہران: قائم پریس۔

☆ مکالم شیرازی، ناصر۔ ۱۳۳۷/۱۹۶۸: 'ازدواج موقت یک ضرورت اعتبار پذیر اجتماع است'

(معاشرہ میں عارضی شادی ایک ناگزیر ضرورت ہے): 372-90 کتاب 'انکین حد'، معنفہ کاشف لخطاکا

اختتامیہ۔ قم: ہدف پریس۔

☆ میکلسی، جارج۔ ۱۹۷۹: 'The Significance of the Sunni Schools of

Laws in Islamic Religious History' (اسلامی مذہبی تاریخ میں سنی مکاتیب کی

اہمیت)۔ جریدہ انٹر نیشنل جرنل آف ڈل ایٹ اسٹڈیز: (یکسبرج یونیورسٹی پریس) 10(Fall): 8-1۔

☆ منوچریاں، مرہ رنگیز۔ ۱۳۵۷/۱۹۷۸: 'بہمدی ہائے حقوق زن و مرد در ایران و در اصلاحیان'

(ایران اور در اصلاحیان میں عورت و مرد کے حقوق کی عدم مساوات)۔ تہران: پیگنگون پریس۔

☆ موس، ایم۔ ۱۹۶۷: 'The Gift' (تحفہ / حلیہ)۔ آئی کئی سن نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ نیوڈک:

ڈبلیو ڈبلیو نورٹن۔

☆ بیودی، راشد الدین احمد لکن محمد۔ ۱۳۳۱-۳۹/۱۹۵۲: ۶۱: 'کشف الاسرار و عدت الامہ لہ' (اسرار کا

ظاہر ہونا اور لہ لہ کی تیلری) اسرار کی وضاحت و تشریح۔ اس کتاب کو تفسیر انصاری بھی کہا جاتا ہے۔ دس

جلدیں۔ تہران: مجلس پریس۔

☆ مازندرانی حازی، آیت الہ محمد باقر۔ ۱۳۶۳/۱۹۸۵: 'ازدواج و طلاق در اسلام و سیر لویان' (اسلام اور

دوسرے مذاہب میں ازدواج اور طلاق)۔ تہران: ۱۲۸ پریس۔

☆ مہدوی، اے ایس۔ ۱۹۵۳: 'Persian Adventure' (فارس کی مہم): نیوڈک: الفرید

اے کونف۔

☆ مرثیہ فاطمہ۔ ۱۹۷۵: Beyond the Veil Male- Female Dynamics in a Modern Muslim Society (پردے کے اس پار: ایک جدید مسلم معاشرہ میں ذکور و اناث کی حرکیات)۔ نیویڈک: جون ولے اینڈ سنز۔

☆ میکائل، مونا این۔ ۱۹۷۵: 'Images of Women in North African Literature: Myth of Reality?' (شمالی افریقہ کے ادب میں عورتوں کے مجسمے / روپ افسانہ یا حقیقت؟)۔ جریدہ 'امریکن جرنل آف عربک اسٹڈیز' 37: 3-47۔

☆ مشکینی، علی۔ ۱۳۵۳/۱۹۷۴: 'ازدواج در اسلام' (اسلام میں نکاح / شادی)۔ احمد جنتی نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران: بہار استوار۔

☆ محسن، صفیہ۔ ۱۹۷۴: 'The Egyptian Woman: Between Modernity and Tradition' (مصری عورت: جدیدیت اور روایت کے درمیان)۔ کتاب 'معنی سسٹمز' میں، مرتبہ کیرولین جے میاسن 37-38 نیویڈک: فری پریس۔

☆ مور، سیلی فاک ۱۹۷۸ء۔ 'Law as Process' (قانون حیثیت طریق)۔ لندن: روٹ لیج اور کیج پال۔

☆ موریر، جیمز۔ ۱۸۵۵: 'The Adventures of haji Baba of Ispahan' (اصفہان کے حاجی بابا کی کہانیاں)۔ فلاڈلفیا: لپھوٹ گریبو۔

☆ مہاجر، اے اے۔ ۱۳۴۵/۱۹۶۶: 'تحد زوجات و تحدہ' (تحد ازدواج کی رسم اور تحدہ)۔ 'مجالہ قانون سردفتران' 10 (5-6): 18-40۔

☆ محمد، حسن۔ ۱۳۶۴/۱۹۸۵: 'ازدواج موقت و ثواب'۔ (عارضی نکاح اور اس کے ثواب)۔ جریدہ: ازدواج موقت در اسلام، مرتبہ طباطبائی 144-47۔

☆ مزدوی، علی نقی۔ دیکھو دشتی۔
☆ مرآتہ شیخو۔ ۱۳۵۳/۱۹۷۴: ازدواج موقت و اثر اجتماعیاں (عارضی نکاح اور اس کے سماجی اثرات)۔ ایم اے مقالہ تحقیق / تھیسس، ڈوائنٹیلی اسکول، یونیورسٹی آف تہران۔

☆ مسلم، بی ایف۔ ۱۹۸۶: 'Sex and Society in Islam' (اسلام میں جنسیت اور معاشرہ)۔ کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ موسوی۔ اصفہانی ایم ۱۹۸۵: انقلابِ مواتر (انقلابِ مصیبت و کبت)۔ این سینو، کیلیفورنیا، کتاب کا پوریشن۔

☆ مشفق کاظمی ایم۔ ۱۳۴۰/۱۹۶۱: 'ترانِ خوف' (خوف زدہ تران)۔ تران: لندن سینا پریس۔

☆ مصطفوی، سید جواد۔ ۱۳۵۱/۱۹۷۲ (مطبوعہ دوم ۱۳۵۶/۱۹۷۸): ازدولج در اسلام و فطرت (اسلام اور فطرت میں ازدولج)۔ جریدہ 'نشریہ' دافش کردہ انہیات و معارف اسلامی دافش گاہ 'مشهد' (جرنل آف دی ڈیو انٹیلی اسکول، یونیورسٹی آف مشهد)۔ دتھر صفحہ 150-58۔

☆ 'حصہ'۔ ۱۹۷۷: 'Encyclopaedia of Islam' (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام) 3-76-773: لیڈن: ای جے رل اور لوزیک۔

☆ حصہ۔ ۱۹۵۳: 'Shorter Encyclopaedia of Islam' (شارٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام) لیڈن: ای جے رل۔

☆ مطہری، آیت اللہ مرتضیٰ۔ ۱۳۵۳/۱۹۷۴: 'نظام حقوق زن در اسلام' (اسلام میں عورتوں کے قانونی حقوق)۔ اشاعت ہشتم۔ قم: سدرہ پریس۔

..... ۷۵: 'حقوق زن'، تعداد زوجات، ازدولج موقت (عورتوں کے حقوق، تعداد ازدولج، عارضی نکاح)۔ قم: المیت پریس:

..... ۱۹۸۱: 'The Rights of Women in Islam: Fixed Term Marriage' (اسلام میں عورتوں کے حقوق: مقررہ مدت میں شادی) حصہ سوم۔ جریدہ 'محبوبہ'، اکتوبر / نومبر۔ صفحہ 52-56۔

..... 'اخلاق جنسی در اسلام و جهان غرب' (اسلام میں جنسی اخلاق اور مغربی دنیا)۔ قم: سدرہ پریس۔

☆ نے ڈر لار۔ ۱۹۶۵: 'Ethnography of Law' (قانون کی نسلی جغرافیہ / علم بحریات کی ایک شاخ)۔ جریدہ 'امریکن ایٹھروپولوجسٹ' 67 (2): 32-3 (پلی بیٹ)۔

☆ ناخ التورنخ۔ دیکھو لسان الملک۔

☆ نصر، سید حسین۔ ۱۹۷۷: 'Preface' اور 'Appendix II' (مقدمہ اور ضمیمہ / ملحقات دوم)۔ کتاب Shi'ite Islam، مصنفہ علامہ سید محمد حسین طہا طباطبائی۔ 28-3۔ البانی الٹیم یونیورسٹی آف نیویڈک پریس۔

☆ 'مطلق'۔ ۱۳۵۶/۱۹۷۷: 'فرہنگ و فرہنگی سائی' (مغرب اور مغرب کی نقل)۔ الف بے (تران)

☆ نیلسن، سی۔ ۱۹۷۱ء: 'Public and Private Politics: Women in the Mid-die Eastern World, (پبلک اور پرائیویٹ سیاسیات، وسطی مشرقی دنیا میں عورتیں)۔ جریدہ ' امریکن اینتھولوجسٹ' (3): 551-62۔

☆ 'نکاح'۔ ۱۹۷۷ء: 'Encyclopaedia of Islam' (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)۔ 14-912:3۔ لیڈن: ای۔ جے۔ ملر لوزیک۔

☆ نکاح ۱۹۷۳ء: 'Shorter Encyclopaedia of Islam' (شارٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)۔ 49-447۔ لیڈن: ای۔ جے۔ ملر۔

☆ نوری، علامہ محمد۔ ۱۳۴۷/۱۹۶۸ء: 'حقوق زن در اسلام و جہاں' (اسلام اور دنیا میں عورتوں کے قانونی حقوق)۔ اشاعت چہارم۔ تہران۔ فرحانی پریس۔

☆ کورٹو، شیرینی اور ہیریٹ وہٹ ہیڈ۔ ۱۹۸۱ء: 'Sexual Meanings: The Cultural Construction of Gender and Sexuality' (جنسی معانی: صنف اور جنسیت کی ثقافتی تعمیر)۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ پرسا، ایف آر۔ ۱۳۴۶/۱۹۶۷ء: 'زن در ایران ہستان' (قدیم ایران میں عورت)۔ تہران: ہست و پنجم شہر دور پریس۔

☆ پرنسٹن۔ ڈیوڈ ایچ۔ ۱۹۶۱ء: 'The Nisab al-Ihtisab Legal Text' (نصاب الاحتساب: عربی میں مذہبی قانونی نصاب)۔ پی ایچ ڈی کا مقالہ تحقیق۔ پرنسٹن یونیورسٹی۔

☆ وٹل۔ رافائیل۔ ۱۹۷۶ء: 'The Arab Mind' (عرب ذہن)۔ نیویڈک: چارلس اسکربرز سنز۔

☆ عری خانیاں۔ اے۔ ۱۹۸۳ء: 'Iranian Society and Law' (ایرانی معاشرہ اور قانون)۔ جریدہ 'دی سلیوٹ'، پدھمن ایڈٹورس سائنس ہیریڈ، مرتبہ احسان یدہ ظر۔ کیمبرج ہسٹری آف ایران 3-627-076 (2)۔ کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ فلیس۔ ویڈیل۔ ۱۹۶۸ء: 'Women in Oman' (امان میں عورتیں)۔ کتاب۔ 'ان اسپوکن اومان' میں 128-46۔ نیویڈک: ڈیوڈ میک کے۔

☆ بختل 'محمد مرزا یوگ'۔ ترجمہ 'The Meaning of the Glorious Quran' (قرآن

مجید کے معانی)۔ نیویارک میٹر۔

☆ پزمن حیدری۔ ایچ ۱۳۴۳/۱۹۶۵: فتح علی شاہ حواشی (شاہ فتح علی لوراس کی خواہشات)۔ جریدہ

’ینما‘ 18 (3): 57-154۔

☆ پیویدائے آر۔ ۱۹۳۰: (’Marriage : Past, Present, and Future‘) (شادی /

نکاح: ماضی، حال اور مستقبل) نیویارک: رچرڈ آر سمٹھ۔

☆ پورٹر: دیکھو: کرپورٹر۔

☆ قاضی، علی۔ ۱۳۵۳/۱۹۷۴: ’تکلیل خانولہ در اسلام‘ (اسلام میں خاندان کی تکلیل و تاریخ)۔ قم:

دائر التبلیغ، اصلاحی پریس۔

☆ قانون حمایت خانولہ (تکلیل خاندان کا قانون)۔ ۱۳۵۱/۱۹۷۳۔ تہران: فرنی پبلشنگ۔

☆ قزوینی۔ آخوند ایم اے میاں محمود (نکاحوں کے معاہدے)۔ تہران: علیہ اسلامیہ پریس۔

قزوینی رضی۔ دیکھو رضی قزوینی۔

☆ قربانی۔ زیڈ ۱۳۴۴/۱۹۶۵: حقوق زن و شوہر نسبت بہ یک دگر (بیوی اور شوہر کے ایک دوسرے

بالتقابل حقوق)۔ کتب اسلام 6 (7): 47-51۔

☆ قطب محمد۔ ۱۹۶۷: ’Islam and Woman‘ (اسلام اور عورت)۔ کتاب ’اسلام مذہب جو

غلط سمجھا گیا‘ (انگریزی) 173-243۔ کویت: وزارت اوقاف اور امور اسلامی۔

☆ رفیعانی، علی اکبر ۱۳۶۴/۱۹۸۵: ’پیش گفتار‘ (تمہید)۔ کتاب ’ازدواج موقت در اسلام‘ (عارضی

نکاح اسلام میں)۔ قم: صالح پریس۔

☆ رضی، شیخ ابو الفتح حسین بن علی۔ ۱۳۸۲-۸۸/۱۹۶۳-۶۸: ’تفسیر‘ (قرآن کی شرح)۔ جلد سوم

۔ تہران: اسلامیہ پریس۔

☆ رضی قزوینی، عبد الجلیل۔ ۱۳۳۱/۱۹۵۲: ’کتب العنص‘ (کتب سلطان)۔ تہران: منظر پریس۔

☆ رود ٹسن اسمتھ ولیم۔ ۱۹۰۳: ’Kinship and Marriage in Early Arabia‘

(قدیم عرب میں رشتہ داری اور شادی)۔ بوٹن: بکن پریس۔

☆ روزن ’ایل‘۔ ۱۹۷۸: ’The Negotiation of Reality : Male-Female Re-

lations in Sefron, Morocco‘ (حقیقت کے مذاکرات: سفرون، مراکش میں مذکورہ اثبات

تعلقات)۔ ’جریدہ دو من ان دی مسلم ورلڈ‘، مرتبہ ایل میک لور این کیڈی۔ 561-84۔ کیمرج، ماس:

ہارڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ رسل 'مڈ ٹریڈ' ۱۹۲۹: 'Marriage and Morals' (شادی اور اخلاق) لندن: جارج ایلین لورڈ اکن ولز۔

☆ صبا فقہاے ۱۹۸۳: 'Women in Muslim Unconscious' (مسلم غیر شعور میں عورتیں) ترجمہ میری جولیک لینڈ نے کیا۔ نیویارک: پرگامن پریس۔

☆ صادق گلدار احمد ۱۹۶۲: 'شردط و شردط ضمن عقد' (شرائط اور معاہدہ) (کراچ) کے وقت کی شرائط۔ جریدہ فصل نامہء حق دسمبر مارچ م ۱۰-۷۰۴۔

☆ صفا۔ اقبالانی کاوہ۔ ۱۹۸۰: 'Concepts of Feminine Sexuality and Female Centered World Views in Iran: Symbolic Representations and Dramatic Games' (ایران میں لائٹ کی جنسیت اور لائٹ پر مرکوز عالمی نظریات کے تصورات: علاماتی نمائندگیاں اور ڈرامائی کھیل)۔ سائنز 6(11): 33-53۔

☆ صالح حیدر ۱۹۷۲: 'Women in Islam ; Their Role in Religious and Traditional Culture' (اسلام میں عورتیں: مذہبی اور روایتی ثقافت میں ان کا کردار)۔ جریدہ انٹرنیشنل جرنل آف سوشیالوجی آف دی فمیلی 2(ستمبر): 193-201۔

☆ صالحی۔ کرمانی۔ دیکھو کرمانی۔ ایم ایچ صالحی۔

☆ سالنامہ ہمارے کشور (ایران کی کتاب مردم شناسی)۔ ۱۹۷۱۔ تہران: سینٹر فور ایرینین سینس پلان آرگنائزیشن۔

☆ سجاد سہمی۔ آقا محمد۔ ملکیت خود و اقامت و قانون رضاء اسلام (اسلام میں معاہدے اور یک طرفہ اقدالت اور رضاعت کا قانون)۔ تہران: فردوسی پریس۔

☆ صبحی، صفور۔ ۱۳۳۶ / ۱۹۶۷: 'مبدأ اثبات ازدواج از نظر اسلام' (اسلام کے نقطہ نگاہ سے شادی کی حدود و قیاس)۔ اصنامان: فردوسی پریس۔

☆ شمس جوزف ۱۹۵۰: 'Origins of Muhammadan Jurisprudence' (محمدی قانون کی بنیادیں)۔ آکسفورڈ: کلیئر یٹن پریس۔

☆ شفا۔ شجاع الدین۔ ۱۳۶۲ / ۱۹۸۳: 'توضیح المسائل از کلینی تا خمینی' (کتاب تشریح: کلینی سے خمینی تک)۔ بیرج۔

شفاء محسن۔ ۱۳۵۲/۱۹۷۳: 'حجۃ واہر حقوۃ واجتماعین' (حجۃ اور اس کے قانونی و سماجی اثرات)۔
اشاعت ششم۔ تران: حیدری پریس۔

☆ شمالی۔ ایم۔ ۱۳۲۹/۱۹۵۰: 'مودار فقہ' (فقہ کے مودولہ)۔ جلد ۱۔ تران: یونیورسٹی آف تران۔
☆ شیخ ہمائے آلی۔ بہاء الدین محمد بن حسین۔ ۱۳۲۹/۱۹۱۱: 'جمع عباسی' (عباسی خلاصہ و واقعات)۔
تران: مرزا علی اصغر۔

☆ شیل 'ایم ایل۔ ۱۸۵۶: 'Glimpses of Life and Manners in Persia' (فارس میں زندگی اور اطوار کی جھلکیاں)۔ لندن: جے مرے۔

☆ شیرازی۔ ایس آر۔ 'ہندستہء اجتماعی: گفتاکتہ در ازدواج موقت' (معاشرتی مردہ کے خاتمے: عارضی نکاح پر ایک مختصر مضمون)۔ قم: شفا پریس نمبر ۲ (دی سینٹر فور اسلامک پروپیگنڈہ)
☆ شارٹرانساٹیکو پیڈیا آف اسلام۔ ۱۹۵۳ء: لیڈن: ای جے مدل۔

☆ صدیقی زیبا۔ ۱۹۵۹: 'Islamic Personality and Social System-Part 3: Family Life and Personal Relations' (اسلامی شخصیت اور معاشرتی نظام)۔
حصہ سوم: خاندانی زندگی اور شخصی رویہ و رشتے)۔ الاتحاد 12 (2): 14-18۔

☆ سلورمین۔ کاجا۔ ۱۹۸۳: 'The Subject of Semiotics' (علم علامات و اشارات کا موضوع)۔ نیویارک: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ اسناؤک ہر گرونج۔ سی۔ ۱۹۳۱: 'Meka in the Latter Part of 19th Century' (انیسویں صدی کے بعد کے حصے میں مکہ)۔ جے۔ ایچ موناہن نے ترجمہ کیا۔ لندن: لیوژیک۔
☆ اسٹرن۔ جی۔ ایچ۔ ۱۹۳۹: 'Marriage in Early Islam' (ابتداء اسلام میں شادی)۔ لندن: رائٹل ایٹیاک سوسائٹی۔

☆ سروشیان۔ جمشید۔ ۱۳۵۲/۱۹۷۳: 'آئین و قانون زنا شوی در ایران ہستان' (قدیم ایران میں شادی کے رسوم و رواج اور قانون)۔ کتب 'مجموعہ سخن رانی ہائے دو دین منکرہ حقیقات ایرانی' (ایرانی مطالعات کی دوسری کانگریس کے موقع پر دیئے گئے لیکچروں کا مجموعہ) مرتبہ ایچ زرین کب۔ ۱۸۲-۹۹۔ مشهد: یونیورسٹی آف مشهد پریس۔

☆ سوان سن۔ ہارک این۔ ۱۹۸۴: 'A Study of 20th Century Commentary of'۔

Surat al- Nur (Quran) 24:27-33,24 کی بیسویں صدی کی تفسیر کا مطالعہ) جریدہ دُوی

مسلم ورلڈ: 74(3-4)-187-203

☆ سائیکس۔ ای۔ سی۔ ۱۹۱۰: Persia and its People (قارس اور اس کے لوگ)۔ لندن: ے
تھوٹن۔

☆ ہڈی اے اور این پگنہ: ۱۹۸۲: In the Shadow of Islam (اسلام کے سائے میں)۔
لندن: زیڈ پریس۔

☆ طباطبائی۔ علامہ سید حسین۔ ۱۳۳۸/۱۹۵۹: 'زن در اسلام' (اسلام میں عورت)۔ کتب تشویع۔
(مئی): 7-307-

.....'۱۳۳۳/۱۹۵۳: 'حہ' ازدواج موقت' (حہ یا عارضی نکاح)۔ کتب تشویع۔ ۶ (مئی)
20-10-

.....'۱۹۷۷: 'Shi'ite Islam' (شیعی اسلام)۔ سید ایچ نصر البانی، فارسی سے انگریزی میں ترجمہ
کیا۔ اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویڈک پریس۔

☆ طباطبائی۔ علامہ سید محمد حسین۔ ۱۹۸۵: 'ازدواج موقت در اسلام' (اسلام میں عارضی نکاح)۔ قم:
لام صلاوق پریس۔

☆ تاج السلطہ۔ ۱۳۶۲/۱۹۸۳: 'خطیرات تاج السلطہ' (تاج السلطہ کی یادداشتیں)۔ مرتبہ ایم اتعلاویہ
اور ایسی صدو عدیل۔ تران: لغز تاریخ ایمان (ایرانین ہسٹری پریس)۔

☆ فتویٰ۔ ریڈ۔ ایم اے ۱۳۵۶/۱۹۷۷: میکٹوئی اسلامی: مسائل جنسی جو لیان در اسلام (اسلامی:
سیکولوجی / علم جنسیت: اسلام میں جوانوں کے جنسی مسائل) تران: این پی۔

☆ قنائس۔ جی۔ ۱۹۷۸: 'The Conceptualization of Social Change Through Metaphor'
(استعارے کے ذریعہ معاشرتی تبدیلی کی تصویریت)۔ جریدہ 'جرنل آف

الشیخین ایڈز افریقن اسٹڈیز' 13(2-1)-10-

☆ ٹرنر۔ وکٹر ۱۹۶۰: 'The Ritual Process' (ذہبی رسومات کا طریق عمل)۔ 94-130-
شاکو: ایڈٹائن۔

.....'۱۹۷۳: 'Dramas, Fields and Metaphors' (ڈرامے، میدان اور استعارے)۔
اتھاکا۔ نیویڈک: کورنیل یونیورسٹی پریس۔

☆ طوسی، شیخ ابو جعفر محمد۔ ۱۳۴۳/۱۹۶۴: 'انٹہایہ'۔ محمد تقی دانش پزودہ نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران: تہران یونیورسٹی پریس۔

☆ ولیدی، ایم ایس۔ ۱۳۶۵/۱۹۸۶: 'مدراس احکام سقہ جنین یا سقہ حمل' (اسقاط حمل کی ہلکے احکام و ہدایات کا جائزہ)۔ جریدہ: 'فصل نامہء حق' 5 (مارچ۔ اپریل): 870-90۔

☆ وائٹل، پال۔ ۱۹۷۸: 'Iranian Women In the Politics of Family Alli- ance and In Sexual Politics' (خاندانی اتحاد کی سیاست اور جنسی سیاست میں ایرانی عورتیں)۔ جریدہ 'ویمین ان دی مسلم ورلڈ' مرتبہ لونیس بیک اور کئی کیڈی۔ 451-72۔ کیمبرج ماس: ہارورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ وینز۔ ڈیوڈ۔ ۱۹۸۲: 'Through a Veil Darkly: The Study of Women In Muslim Societies' (خیرگی نقاب (پردہ) کے ذریعہ: مسلم معاشرہ میں عورتوں کا ایک مطالعہ و جائزہ)۔ جریدہ 'کمپری میسنیڈ اسٹڈیز آف سوسائٹی اینڈ ہسٹری'۔ 24(4): 59-642۔

☆ ویر۔ بلیس۔ ۱۹۷۶: 'Arabic English Dictionary: A Dictionary of Modern Written Arabic' (عربی انگلش ڈکشنری: جدید تحریری عربی کی ایک ڈکشنری)۔ جے ملٹن کوڈن نے ترجمہ اور مرتب کیا۔ اشاعت سوم۔ اتھاکا نیپارک: اسپرنگ ہونج سر وینز انڈیا پرائیویٹ۔

☆ ویز۔ چارلس جے۔ ۱۸۶۶: 'Persia As It Is' (فارس جیسا کہ یہ ہے)۔ لندن لوئڈ ملٹن سرے ایڈریو کنگن۔

☆ ولسن۔ آرٹھڈ۔ ۱۹۴۱: 'Southwest Persia: A Political Officer's Diary' (جنوب مغربی فارس: ایک سیاسی افسر کی ڈائری)۔ 1907-14 لندن: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ وزہڈ۔ جے جی۔ ۱۹۰۸: 'Twenty Years in Persia' (فارس میں بیس سال)۔ لندن: فیمک ایڈریو کنگن۔

☆ ولف۔ ایمرک۔ آئر۔ ۱۹۵۱: 'The Social Organisation of Mecca and the Origins of Islam' (مکہ کی معاشرتی تنظیم اور اسلام کی بنیادیں)۔ جریدہ 'سائو تھ ویسٹرن جرنل آف اسٹریٹوگری' 7(4): 329-56۔

☆ وینز کمیشن: 'Woman's Commission of the Iranian Student As Socation In the U.S.A. 1982' (ایرانی طلبہ کی ایسوسی ایشن)۔

ایشن کا عورت کا کیشن)۔ دو خنڑا سٹرا گل ان ایران، دو خنڑا کیشن۔ ستمبر ۱۹۸۲ء۔

☆ یفت آبادی۔ حیات۔ ۱۳۵۳/۱۹۷۴: برگ ہائے ازناں، (تاریخ سے لئے ہوئے پتے)۔ تہران: شمس پریس۔

☆ یفتا۔ دیکھو: مین فٹاری۔

☆ یوسف۔ تادیہ ایچ۔ ۱۹۷۸: 'The Status and Fertility Patterns of Muslim Women' (مسلم عورتوں کا درجہ اور زرخیزی کے نمونے) جریدہ دیمین ان دی مسلم ورلڈ، مرتبہ لوئس میک لورنگی کیڈی۔ ۶۹-۹۹۔ کیمبرج۔ ماس: ہارڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ یوسف کی۔ سید حسین۔ ۱۳۴۲/۱۹۶۳: 'حجہ در اسلام' (اسلام میں حج)۔ عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا گیا۔ دمشق۔

☆ زن در اسلام' (عورت اسلام میں)۔ ۱۳۵۶/۱۹۷۷۔ کچہ (میونخ) ۶۶ (مارچ): 46-52۔

☆ زن دروز' (آج کی عورت)۔ تہران: یفت روزہ جریدہ۔

☆ زنجانی۔ حسین حقانی۔ ۱۳۴۸/۱۹۶۹ (ب): 'توزوج موقت از لحاظ جلوہ گیری بستر' (عارضی نکاح

فاشی) / زن سے چاہا ہے) کتب اسلام 10 (9): 31-33۔

..... ۱۳۴۸/۱۹۶۹ (الف): 'ازدواج موقت' (عارضی نکاح / حج) کتب اسلام 10 (7): 13-15۔

☆ الزین۔ عبدالحامد۔ ۱۹۷۷: 'Beyond Ideology and Theology Search for the Anthropology of Islam' (نظریہ اور وحیات کے اس پس: اسلام کی تعریات کی

ظاہر)۔ جریدہ: اینزل ریویو آف انٹروپولوجی: 54-227 8 این پی۔ اینزل ریویوز (انٹروپولوجی)۔

اشاریہ

(انگریزی حروفِ تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے ترجمہ کیا گیا ہے۔)

www.KitaboSunnat.com

شادی، شہین: بہرہ گردی کے اقدام کی حیثیت سے ۱۳۴۷ء - ۱۰۵۔
شرقا کے ایماہ بھیل کے لئے ۱۳۹۹ء کی آراء کے ذریعہ طے پائے والی
شادی ۲۳۳۳

لورکسی (میں) کی شادی ۲۲۵ - ۳۴۶

_____ کے اجراء کی ترکیبی ۱۱۰

معاہدہ مہار کی حیثیت سے ۲۵ تا ۲۸ - ۸۵ - ۹۳ - ۹۵ - ۹۸ تا ۱۰۳ - ۱۰۶ تا ۱۰۷

(میں) ملکیت کے درجہ ۱۰۴ - ۱۰۷

مطالعہ (علم) کی باہیت ۲۵

قرآن مجید، قوانین کی ہفت ۸۸ - ۸۹

۹۵ - ۹۹ مستقل شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور نظام کی شادی (میں) کی دیگر

شادی (میں)

مطالعہ اور روح (میں) کی باہیت ۲۳۸ - ۲۴۰ - ۳۸۵

مطالعہ اور روح کی شادی ۲۵۸ (نوٹ ۱۵)

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

مطالعہ اور روح کی شادی (میں) کی دیگر

----- دروں میں جنسیت

سے اصحاب پر پیر ۲۳۵-۳۱۸

بھلائی جیسا کہ (جنس) جیل کا قدرتی

طور پر مستقل ہو جائے جو عموماً ۴۵ سے ۵۰

برس کی عمر میں ہو تا ہے اور شادی (نکاح)

۱۹۳-۲۶۸ سیدوں (سادات) کے درمیان ۳۵۳ (نوٹ ۵)

طریقات اصولیات (سائنس یا فنون میں)

درجہ دی یا طریقوں کا نظام Methodology

ایران میں سیاسی ترقیات کے ذریعہ

مطلوبہ تبدیلیاں ۹۱-۹۲/۵۴-۵۳ ڈی

(اعداد و شمار) جمع کرنے کے لئے ملاقوں مطلقوں کے سر ۲۶-۲۷/۲۷۵

اندریج کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ ۹۲۔ نور

حصہ لپٹے والے کے مقابلے کے مسائل ۶۳

----- مطالعے کے لئے منتخب ہونے

والے لیا سکھ کے کالمور ۵۱ تا ۵۳

اور مطلق پر گئے ہوئے روایتی

دہاد اور جہولانہ اور اندر و

میں نیچر ریکارڈ کا استعمال ۲۹۶

مرد و خاتون (شادی اور نکاح) ۱۵۵-۱۵۶

محکمہ معاشیاتی و دیگر

نور (مواضع) میں مہر اور دیگر

لے طلاق کی قیمت کی ہے ۱۲۳-۱۲۴

لے شادی (نکاح) کی معاشی ترقی

۱۵۵-۱۵۶۔ شادی نکاح کے لئے صورت

کے حق کو متاثر ۱۵۹ اور اسلامی

قانونی ترقیات ۱۲۳-۱۲۴/۹۰

طلاق دینے کی حدیں (مقرر کردہ) ۱۲۸

ماتر شادی نکاح ۱۱۶-۱۱۸

ایک ماضی (نکاح) میں ۱۹۸ (نوٹ ۱۳)

ماضی نکاح کی معاشی (۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰/۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰)

۲۱۵-۲۱۶/۳۱۳-۳۱۴/۱۹۸ (نوٹ ۱۳)

خود خواہش کی - خشک مطالعہ ۲۱۴-۲۱۵

مہر باقر (مہر باقرین علی دام بچہ) ۳۸-۳۹

مسن (ایک خبر) ۲۱۳-۲۱۴ تا ۲۱۵

لا (ساحبان) کی خلف شادمر گر میں ۳۹۳-۳۹۴

----- سے اندر و طرز استہلال کیا گیا

۹۶-۹۷۔ کوزہ دیا گیا ۸۱ (نوٹ ۲۳)

نہ ہی خضات کی انجمن ۹۶-۹۷-۸۱ (نوٹ ۲۳)

کے درمیان ماضی شادیوں (حد) ۹۶-۹۷ تا ۹۸-۹۹

۲۱۳-۲۱۴/۴۶-۴۷-۴۸/۲۱۳-۲۱۴/۴۶-۴۷-۴۸ (نوٹ ۱۹)

۲۱۳-۲۱۴/۴۶-۴۷-۴۸ (نوٹ ۱۹)

۹۱-۹۲۔ سوالات جو رکے گئے ۵۸-۹۱

۹۶-۹۷۔ روحانی Clergy

معاہدہ کیا نہ ہی بلکہ بھی دیگر

۲۸ تا ۲۹/۲۶۸-۲۶۹

نور ۱۰۸

مطلق کا ماضی ۹۱

۲۰۲ تا ۲۰۳/۱۳۵-۱۳۶

۲۰۲ تا ۲۰۳/۱۳۵-۱۳۶

۲۰۲ تا ۲۰۳/۱۳۵-۱۳۶

۲۰۲ تا ۲۰۳/۱۳۵-۱۳۶

۲۰۲ تا ۲۰۳/۱۳۵-۱۳۶

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

ایران میں متعہ کی ظاہری صورت

LAW OF DESIRE

BY

Shahla Haeri

translated into Urdu

BY

Nigar Erfanoy



Publisher

Al-Rahman Publishing Trust (Regd.),

House No. 3-7-A, Block No. 1, Nazimabad,

Karachi. P.C-74600 (Pakistan)

Phone : 621449-627840